نوٹ: محوّلہ بالا کتب میں سے چند کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔ جن کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے جو دانی چہاشہ چھپوانا چاہیں وہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

خوب چند جین بی اے (خلف مصنف کتاب ہذا)

۱۰۸۔ سوڈل بستی۔
میونسپل میموریل روڈ۔ نئی دہلی۔

مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء

ترجمے کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ابھی طبع نہیں ہوئی۔ کاپی رائٹ کے لئے خلف مصنف سے خط وکتابت کریں

۱۳۔ جین مت سار یا ہندو مت اختصار

کتاب مذکور رہبیر ناظرین ہے۔ اِس کے حسن و قبح آپ کے پیش نظر ہونے کے باعث اظہر من الشمس ہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ تاہم مشتے از خروارے ایک ریویو مطبوعہ جین گزٹ اگست ۱۹۱۶ء یہاں پر دیا جاتا ہے۔

"Jain Mat Sar" by L. Sumer Chand Jain and published by the author at Batinda, Patiala State. This is a closely printed book of 321 pages in the Urdu Language, dealing with the Metaphysics, ritualism, cosmogany, philosphy and ethics of the Jain religion in a thorough and exhaustive manner. We have very much appreciated the liberal, critical and comperative study of the jain religion along with other systems of belief, and recommend it with pleasure to the earnest study of all students of religion, who cannot avail themselves of the original text books or their authentic translation.

The style and diction of the author is natural and popular and his efforts to explain the subtle philosophy of Jainism in a clear manner is highly commendable.

Sd/- Ajit Pershad M. A; LL. B.
Editor Jain Gazette.

is a picture of the ten stages in the life of a man. The 25 Sanskar are given in detail. How a Brahmchari should lead his life, what books he should read on Dharam, Arth, Kam, the Sharirak Sampatti, Samajik Sampatti and Naitik Sampatti, are described in full. On coming back home the Brahmchari marries & becomes a house holder. In leading the family life he puts to practise what he learnt theoritically before. The 8 kinds of enjoyments that a house holder has, and the eleven stages which he has to pass through the rules of conduct to be observed by him when he becomes a Sanyasi are also described. The book seems to be very useful guide to every person.

۱۱۔ مہاراجہ چندرگپت موریہ جین تھے

مہاراجہ چندرگپت کو لوگوں نے غلطی یا تعصب سے ویدک دھرمی بتلایا ہے اس کتاب میں انگریزی ہسٹریوں اور جین گرنتھوں سے جو بیس ثبوت دے کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مہاراجہ چندرگپت جینی تھے۔ کتاب مذکور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۲۔ سمیر اللغات

اس کتاب میں اردو۔ اس کی فارسی اور اس کی انگریزی لکھی گئی ہے۔ آخر میں اردو محاورات اور ان کا فارسی و انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ طلبا کو

the pious became saties. The book is very interesting & should be in every house of Aggarwal jain.

۸۔ پارس چرتر

ٹریکٹ موسومہ میں جین مت کے تئیسویں ترتھنکر شری پارش ناتھ جی کا جیون چرتر درج ہے۔ اس کو بھی شری آتمانند جینی ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے۔

۹۔ سپت ویسن یا ہفت عیوب

ہفت عیوب (۱) قماربازی۔ (۲) ماس خوری۔ (۳) شراب نوشی (۴) رنڈی بازی۔ (۵) شکار۔ (۶) چوری۔ (۷) زناکاری۔ ایسے افعال ہیں۔ جن سے انسان دنیا میں خوار اور عاقبت میں گرفتار رہتا ہے۔ اس مضمون پر یہ ٹریکٹ اردو میں جین متر منڈل دہلی نے چھپوایا ہے۔

۱۰۔ فرائض انسانی یا منش کرتویہ

اسمیں بتلایا ہے کہ انسان کو بچپن سے لیکر بڑھاپے تک کیا کیا کام کرنے چاہئیں جین گزٹ ماہ نومبر ۱۹۲۵ء میں اس کے متعلق لکھا تھا۔

Faraiz-e-Insani or Manushya-Kartavya by Mr. Sumer Chand Jain, Accountant General's Office Lahore, price -/8/- only. The author has treated in this nice book about all that a man should do from his child-hood to old age. In the front page

مورخہ ۱۰/۲۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں لالہ مائی دیال جین بی ۔ اے نے لکھا تھا کہ مصنف کے الفاظ میں کتاب تو چھوٹی سی ہے مگر ہے بڑے کام کی ۔ اسمیں تمام مذاہب کا لُبِ لباب ہے ۔

۷ - اگروال بنساولی

آجکل بہت سے اگروال اپنی ہسٹری سے بھی ناواقف ہیں ۔ انکی آگاہی کے لئے یہ کتاب جین گرنتھوں سے تحقیقات کر کے لکھی گئی ہے ۔ اسمیں لفظ اگروال کے معنی و مطلب ۔ راجہ اگرسین کون تھے ۔ انکی اولاد ۔ انکا دھرم ۔ اُنکے گوت کس طرح مقرر ہوئے ۔ اگروہے کی اُتپتی اور آخر کار تباہی ۔ اگروالوں کے جین بننے کے حالات درج ہیں ۔ اسکے متعلق جین گزٹ انگریزی بابت ستمبر ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل ریویو نکلا تھا ۔

The 'Aggarwal Bansawli' by Mr. Sumer Chand Jain accountant Bhatinda, Punjab, Price -/3/- only The correct compilation of a book on the history the Aggarwal sect was much wanted and that want has now been removed by the small book before us. It describes who Maharaja Uggar Sen, was, when he lived, how he populated Agra, how he encounter-ed with the Raja of Egypt and how he fell a victim in the war, his sons, who were divided into 18 gotras then populated Agroha and began to live there as kings. In the times of Lohacharya, a jain Muni, most of the people were converted to Jainism, which religion they are proffessing even now. In the end it is stated, how the colony of Agroha was conquered by Abdul Qasim & how the women of

۴۔ شاہراہ نجات

اس کتاب میں یوگ سانکھیہ ویغرہ کھٹ درشن اور دین اسلام و عیسائی مت کے مطابق مکتی کا بیان ہے اور اسکا مقابلہ جین مت کی مکتی سے دکھلایا گیا ہے۔ کتاب کی عمدگی کے باعث اس کی ایک کاپی ڈپٹی کمشنر نے مصنف سے منگوا کر ولایت بھیجی تھی۔

۵۔ شیل وتی ناول

اس چھوٹی سی پستک کو شری آتمانند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا تھا۔ استریوں کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ کتاب ہندی میں ہے۔ اسکے متعلق اخبار دھرم ابھیودے ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں مندرجہ ذیل ریویو نکلا تھا۔

यह उपन्यास केवल ३६ पृष्ठों का है परन्तु बड़ा ही उत्तम है। युवा पुरुष और तरुण स्त्रियों को तो इसकी एक २ प्रति अवश्य ही लेनी चाहिये ऐसी शिक्षाप्रद पुस्तकों में यदि एक दो भावपूर्ण मनोरंजक चित्र भी दे दिये जाया करें तो पुस्तक की और भी शोभा बढ़ जावेगी। हम अम्बाले की श्री आत्मानन्द जैन ट्रैक्ट सोसायटी को इसके लिये धन्य-वाद देते हैं हम ने इस सोसायटी की कई पुस्तकें पढ़ी हैं पुस्तकें सभी उत्तम हैं, जैन धर्म साहित्य के अंग की उसके द्वारा बहुत कुछ पुष्टि हो रही है।

۶۔ خلاصہ مذاہب

یہ ٹریکٹ نہایت ہی اچھا ہے۔ اور ایسا منظور نظر ہوا کہ تین دفعہ چھپوایا گیا۔ ایک دفعہ شری آتمانند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے۔ پھر جین مت منڈل دہلی نے اور بعد ازاں لالہ سنبامل جین انبالہ چھاؤنی نے طبع کرایا۔ اسکے متعلق جین پردیپ

مصنفِ کتاب ہذا کی مندرجہ ذیل کتب بھی قابلِ دید ہیں:۔

۱۔ جین سنگیت مالا

یہ پستک ہندی میں ہے۔ اس میں مشہور جین کویوں پنڈت دولت رام و دیانت رائے جی کے بنائے ہوئے چیدہ چیدہ ایک سو ایک بھجن ہیں مشکل الفاظ کے معنے حاشیے پر درج ہیں۔ اور ہر ایک بھجن پر راگنی کا نام درج ہے۔ یہ بھجن صبح کے وقت بطور پرارتھنا کے پڑھنے، شاستر اور سبھا کے وقت کہنے اور بھجن منڈلیوں میں گانے کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔

۲۔ دھرم کے دس لکشن

اس ٹریکٹ میں جین دھرم کے دس لکشن بمقابلہ ہندو دھرم کے دس انگ و عیسائی مت کے دس احکام شرعی کو بزبان اردو بالتفصیل و بالتوضیح عام فہم طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ ٹریکٹ مذکور دوبار چھپ چکا ہے۔

۳۔ جین پرکاش

اس کتاب میں جین مت کی قدامت کا ثبوت۔ مورتی پوجا۔ الشور وچار جین فلسفہ۔ رتن تریہ۔ ثبوت تناسخ و اس کے منطق اعتراضات بمع جوابات وغیرہ مضامین پر نہایت ہی عام فہم زبان میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب ہذا کے بارے میں بہت سے اخباروں میں مثلاً سول ملٹری گزٹ لاہور میں ریویو نکل چکے ہیں۔ کتاب رجسٹری شدہ ہے۔

ریویو جین مت سار

(دوسرا ایڈیشن)

جین مت سار مولفہ بابو سمیر چند جی جین مرحوم (ریٹائرڈ ڈویژنل کاؤنٹینٹ) انبالہ چھاؤنی کا نیا ایڈیشن جین مِتر منڈل دہلی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ میں نے نئے ایڈیشن پر ایک نظر ڈالی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ نیا ایڈیشن پرانے ایڈیشن سے مقابلتہً بہتر ہے۔ کتابت طباعت دونوں عمدہ ہیں کاغذ بھی اچھا لگایا گیا ہے۔ پرانے ایڈیشن کے مشکل الفاظ کو عام فہم کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ کتاب ایک بہترین چیز ہو گئی ہے جین مذہب کا تمام لب لباب اس میں موجود ہے اور اسے بجا طور پر جین دھرم کا نچوڑ کہا جا سکتا ہے۔ جین دھرم کے علاوہ دیگر مذاہب کے متعلق بھی بعض موٹی موٹی باتیں دی گئیں ہیں جس سے کتاب ہر جین و اجین کے لئے یکساں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ہر جین اسکول اور لائبریری میں اس پستک کا ہونا ضروری ہے۔ دھارمک امتحانات کے نصاب میں رکھنے کے بھی یوگیہ ہے۔ اردو زبان میں جین دھرم کے متعلق واقفیت اور معلومات بہم پہونچانے والی اپنی قسم کی یہ ایک ہی کتاب ہے اور شائقین کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

دیپ چند جین۔

ایڈیٹر جین سنسار

۲۱-۱-۳۹

آخری التماس

ناظرین سے میری آخری التماس یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو اول سے آخیر تک
کم سے کم دو دفعہ ضرور پڑھیں اور پھر جو انکی رائے اس کتاب کی بابت ہو اس سے
ہمیں مطلع کریں قومی اور دیگر اخبارات میں ریویو کریں اور اس کتاب کے زیادہ مفید بنانے
کی تجاویز بتلاویں تاکہ وہ تجاویز بعد غور کرکے دوسرے ایڈیشن میں کام میں لائی جاویں
اور جو صاحب اس کتاب کو پسند کرکے اور مفید سمجھکے اسکا ناگری بھاشا میں ترجمہ
کرنا چاہیں وہ میری اجازت لیکر کر لیویں کیونکہ میں نے یہ کتاب اپنی کسی ذاتی فائدہ کے
لئے نہیں لکھی ہے بلکہ میرا مدعا لوگوں کو جین دھرم سے خصوصاً اور ہندو دھرم
سے عموماً واقفیت کرانیکا ہے۔ اگر جین بھائی اور دیگر لوگ اس کتاب کو پڑھکر فائدہ
اٹھاویں تو میں اپنی محنت کو سپھل سمجھونگا۔

ناظرین کو یہ بھی مناسب ہے کہ وہ اپنے دوستوں اور آشناؤں کو اس کتاب
کی خریداری کے لئے سفارش کریں تاکہ میری حوصلہ افزائی ہو۔

آپکا داس شمبھر چند جین۔

ملنے کا پتہ

سیکریٹری جین ترمنڈل دھرم پورہ

بابو خوب چند جین۔ بی۔ اے۔ (خلف مصنف)
جنرل پوسٹ آفس۔ دہلی۔

باہتمام بابو جیوتی پرساد گپتا گپتا پرنٹنگ ورکس سرک پریڈ دہلی میں چھپا اور بابو کشن چند
سکریٹری جین ترمنڈل دھرم پورہ دہلی سے شائع کیا

پارس داس۔ گیان سورج اُدے ناٹک۔ سار چتر بنستکا۔ پارس بلاس۔

فتح لال۔ براہ پدتی۔ دشاوتار ناٹک۔ راج وارتک۔ رتن کرنڈ شراد کاچار ویاکے دیپکا۔ تتوارتھ سوتر زبان بچنکا۔

بھتا رام۔ دہرم بدہی کتھیا۔ حقیقات کھنڈن ناٹک۔ بدہی بلاس۔

بلاتی داس پانڈو پران چھند۔ پرشنوتر شراد کاچار چھند۔

بھاگ چند۔ گیان سورج اُدے۔ ناٹک۔ اُپدیش سدہانت۔ رتن مالا۔ امت گت شراد کاچار۔ پرمان پریکشا۔ نیمی ناتھ پران۔ جن تاند و۔ سکھر پوجا۔ اور بہت سے پدسگرہ۔ تتوارتھ سوتر کی ٹیکا۔

منوہر داس۔ دہرم پریکشا چھند۔

سُندر داس۔ سندر ست سی۔ سندر بلاس۔

راز د گمبر گرنتھ کرتا ادر ان کے گرنتھ ؛

یہ فہرست مشہور دگمبر آچاریوں اور مصنفوں کی ہے ان کے علاوہ اور بہت سے مصنف گذرے ہیں جن کے نام ہمنے اس فہرست میں درج نہیں کئے ہیں۔ سوتیامبر آچاریوں نے بھی ہزار ہا گرنتھ لکھے ہیں۔ جن میں سے بہت سوں کے نام مانو دہرم سنگرہتا سے معلوم ہو سکتے ہیں اور یہاں بخوف طوالت درج نہیں کئے گئے ہیں۔ جین مت کے ہر دو فرقوں کے آچاریوں نے ہزار ہا گرنتھ تصنیف کر کے دوادشانگ بانی کو عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے اور علم ہیئت۔ علم منطق۔ علم ریاضی۔ ویدک۔ کابیہ۔ کوش۔ دیاکرن۔ جوتش۔ فلسفہ۔ شلپ۔ راج نیتی وغیرہ وغیرہ پر طبع آزمائی کی ہے اور ان کی تصانیف برہمن مصنفوں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے اور اس کی تصدیق مقابلہ کرنے سے ہو سکتی ہے۔

سورج بھان وکیل پرماتما پرکاش بھجکا۔ موجود ہیں۔
سیتل پرشاد برہم چاری موجود ہے، گرہست دھرم۔ وغیرہ

جن کا وقت معلوم نہیں

کاشی داس۔ سمیکت کومدی۔
کھیت سی۔ جمبو چارتن۔ سمیکت کومدی۔
گلزاری لال۔ آتم بلاس۔
جے چند۔ متھیات کھنڈن۔
جواہر لال۔ سدھ چیستر پوجا۔ سمید سکھر۔ ترلوک سار پوجا۔ تین چوبیسی پوجا۔
جیو سکھرائے گیان سورج ادے ناٹک۔ ویراگ شتک
دیپ چند۔ انوبھو پرکاش۔ انوبھو بلاس۔ آتماولوکن۔ پربلاس۔ پرماتم پران
سرد بانند۔ گیان درپن۔ گن استھان بھید۔ اپدیش رتن۔ ادھیاتم پچیسی۔
پنا لال چودھری۔ بسونندی شراوکاچار۔ سبھا کہت کرنو۔ پرشنوتر شراوکاچار۔
جن دت چارتر۔ تتوارتھ سار۔ سدبھاکھت آدی۔ بھگتامبر کتھا۔ آرادھنا سار۔ دھرم پرکشا
یشودھر چارتر۔ یوگ سار سپانڈو پران۔ ساوی شتک۔ سبھاکھت رتن سندھو
آچار سار۔ نوتتو۔ گوتم سوامی چارتر۔ جمبو سوامی چارتر۔ جیندھر چارتر۔ بھوکیسوت چارتر
تتوارتھ سار دیپک۔ شراوک پرتی کرمن۔ سوادھیائے پاٹھ۔ سدھ بھگتی۔ آچاریہ بھگتی
یوگ بھگتی۔ چارتر بھگتی۔ بیبر بھگتی۔ نربان بھگتی۔ نندی سورہ بھگتی سکلیان مندر۔ ایکی بھاؤ
بکھا پہار۔ بھوپال ستوتر۔ سدھ پریہ ستوتر۔
پریت دھرمادھن۔ دربیہ سنگرہ۔ سامایک۔ سماہی تنتر۔ پال بودھ چند۔

دیوی داس ربسوانواس سمت ۱۸۴۲ سدھانت سار سنگرہ - تتوارتھ سوتر کی بچنکا

تھان سنگ سمت ۱۸۴۷ سبدھی پرکاش - بیس برہمان پوجا -

جے چند چھاوڑا سمت ۱۸۶۱ سروارتھ سدھی - پرکشا مکھ - دربیہ سنگرہ - سوامی کا تیہ

انوپریکشا - آتم گیان سمے سار - دیو آگم - اشٹ پاہڑ - گیان آرنو - بھکتامر جے

چندر پربھ کا بیہ مت سمجھے - پتر پریکشا -

ڈالو رام سمت ۱۸۶۷ گرو پدیش شراد کا چار چھند - سمیکت پرکاش - اور بہت سی

بہودر قسر سمت ۱۸۷۱ پرشارتھ سدھ اپائے - چرچا سما دہان -

بیسر ہی چند عرف بدھ جن سمت ۱۸۷۹ بدھ جن بلاس - بدھ جن ست سئی - بیوگ

تتوارتھ بودھ - پنچ استکار - دوادشا نوپریکشا -

چھتر پتی سمت ۱۹۰۷ رمحادسانوپریکشا - من مودن پنچا سکا - اودم پرکاش سر

چنپارام سمت ۱۹۱۶ گرتم پریکشا - بسونندی شراد کا چار چرچا ساگر - یوگ سار -

جوہری لال سمت ۱۹۱۵ سمید سیکھر پوجا - پدم نندی پنچ بنستکا -

شوجی لال سمت ۱۹۲۳ رتن کرنڈ - چرچا سنگرہ - نے چکر - پوجیہ الوجیہ زنے - بودھ سار

تتوگیان - ترنگنی - ادھیاتم ترنگنی - کریا بچار - بواہ پدتی - تیرہ پنتھ کھنڈن - درشن سار

سدا سکھ سمت ۱۹۰۸ بھگوتی آرادھنا سار - تتوارتھ سوتر کی ٹیکا ارتھ پرکاش - اکلنک

اشٹک - رتن کرنڈ شراد کا چار - بنارسی کرت سمے سار ناٹک کی بچنکا -

نند رام سمت ۱۹۰۴ یوگ سار - تتو لوک سار پوجا - یشودھر چارتر -

بندرابن سمت ۱۹۰۵ چوبیسی پوجا - بندرابن بلاس -

بختاور مل سمت ۱۹۱۱ نیمی ناتھ پران - تتوارتھ سوتر بچنکا وغیرہ -

ناتھو رام سمت ۱۹۱۹ سکمال چارتر - مہاپال چرتر - درشن سار - سمادھی تنتر - پرماتما

پرکاش سدھ پریہ ستوتر - رتن کرنڈ - شراد کا چار چھند کھوڑس کارن جی مال -

خوشحال چند سمت ۱۷۷۳ سے بھاکتا ولی۔

ہیراج سمت ۱۸۰۰ نے چلک کی ٹیکا۔ گومت سار کی ٹیکا۔ پربچن سار پنج استی کاے
بھکتا مرستوتر۔ چوآسی بجا۔ چھند رستیا مبر مت کھنڈن ؛

دولت رام (بسوا نواسی) سمت ۱۷۷۷ پن اکشر د۔ کریا کوش۔ ادھیاتم بارہ کھڑی
پدم پران۔ آدپران۔ ہری بنس پران۔ پرماتم پرکاش۔ شری پال چرتر۔ چوبس ڈنڈک
پرشار تھ سدھ یاپائے کو ختم کیا۔

دولت رام (شانتی نواسی) سمت ۱۸۰۰ کے قریب۔ دولت پد سنگرہ چھ ڈھالا۔

خوشحال چند کالا۔ (سانگا نیر والے) سمت ۱۷۸۰ ہری ونس پران۔ یشودھر چرتر
پدم پران۔ اُتر پران۔ دھن کمار چرتر۔ چوبیس پوجا پاٹھ۔ جمبو چرتر۔ برت کتھا کوش۔

بھودر داس سمت ۱۷۸۹ پارس پران۔ جین شتک۔ ایکی بھاو۔ بھوپال
چوبیسی بھودر بلاس۔

دیانت رائے (آگرہ) سمت ۱۷۹۸ چرچا شتک۔ دربیہ سنگرہ۔ دیانت بلاس

دیوی داس سمت ۱۸۱۲ پرمانند بلاس۔ پربچن سار۔ چد بلاس۔ چوبیسی پوجا۔

دیوی سنگھ سمت ۱۷۹۲ اپدیش سدھانت رتن مالا چھند۔

بختی سمت ۱۸۲۲ (بھرت پور) اجن گن بلاس۔ سدھانت سار۔ ناگ کمار چرتر۔
جیوندھر چارتر۔ جمبو سوامی چرتر۔

ٹوڈر مل سمت ۱۸۱۸ گومٹ سار ٹیکا۔ چھپنا سار۔ بعد ہی سار ترلوک سار۔ آتما نو
شاسن۔ پرشارتھ سدھ یوپائے۔ موکش مارگ پرکاش۔

ٹیک چند سمت ۱۸۳۸ تتوارتھ سوتر کی شرت ساگری ٹیکا کی ٹیکا۔ شودرشٹ ترنگنی۔
کتھا کوش۔ بدھی پرکاش۔ کھٹ پاہڑ۔ ڈھال گن۔ کرم دہن پوجا۔ سولہ کارن۔
دس لکشن۔ رتن تریہ۔ نندی سور۔ تین لوک۔ پنچ پرمیشٹھی۔ پنچ کلیانک پوجا۔

بھادسین آچاریہ - نیائے دیپکا -

بکرم کوی - نیم دوت کابیہ -

برکھب مکی - پوربی سدھانت ٹیکا - جے دہول چوپتی -

دیو سین سوامی - بھاد ہول سدھانت -

بادبہ سنگہ یا اوسے دیو گرچنتامنی - چھترچوڑامنی کابیہ -

بھاشا کے پنڈت

دہرم داس سمت ١٥٨٨ - دہرم اپدیش شرادکاچار چھند -

رجن داس پانڈے سمت ١٦٤٣ جمبو چرتر - گیان سورج اودے ناٹک - سگرد شتک -

جگت رائے سمت ١٧٢١ آگم بلاس - سمیکت کومدی - پدم نندی پنچ نبسکا چھند -

جن ہرش سمت ١٧٢٢ شرینک چارتر -

جدھ راج رسانگا ینر والے سمت ١٧٢١ پریت انگر چارتر - دہرم سمودر - کتھا کوش - سمیکت کومدی - پربچن سار - بھاو دیپکا - گیان سمدر -

بھگوتی داس سمت ١٧٣٣ پریم بلاس - چیتن چرتر - دربیہ سنگرہ -

کھڑگ سین - نارنول سمت ١٧١٣ اتر لوک درپن - گیان درپن چھند -

رام چند دہلی سمت ١٧١٣ چوبیس پوجا - سمید سکھر پوجا - ستیا چارتر -

بنارسی داس سمت ١٦٩٣ سمے سار ناٹک - نام مالا ہندی کوش - بنارسی بلاس -

جیوراج دہڑ نگر سمت ١٧٦٢ پرماتما پرکاش -

جگ جیون سمت ١٧٠١ آگرہ - بنارسی کرت سمے سار کے ٹیکا - بنارسی بلاس -

سنگھی کشن سنگ سمت ١٧٣٠ - کریا کوش - راتری بھوجن کتھا -

بھدر باہو چرتر چھند بدھ -

بادراج منی رسین سنگھ ، ایکی بھاؤ ستوتر۔ بادمنجری ۔ دہرم تتاکر۔
بادسنگھ۔ پران نوکا۔ ترک دیپکا۔ دہرم سنگرہ۔

نبھگکار سوامی۔ ارتھاو نشاسن ۔ دربیہ سنگرہ۔ بھاؤ سنگرہ ۔ کریاسنگرہ ۔

بل داس ۔ سپت بھنگ ترنگنی۔

پنڈت شبھو شیل۔ پنچ برگی کوش۔

شری دہرسین۔ بشولوچن کوش عرف گمتاولی ۔

شرت ساگر سوامی۔ بھدرد تنس۔ سمتی ترک۔ گرہنی ستوتر۔ کلپ ستوتر۔

ہری چندر مہاکوی کاستھہ۔ دہرم شرم ابھیودے مہاکابیہ۔ جیوندہر چمپو۔
پردویو چمپو۔

ہستی مل کوی ۔ سوبھدرانا ٹک ۔ سلوچنا نا ٹک ۔ انجنا پون انجنی ناٹک
سیتھل پرنے ملنک۔

ہیم چندر دیو۔ رتن مالا کابیہ ۔ یشو پرکاش کوش۔ شبد پرکاش کوش۔
شرت ساندھ۔ مت پراجے ۔

ہیم چندر کوی۔ رتن منجوشا چھند شاستر ۔

امر سنگھ ۔ اینک ارتھہ دہونی منجری۔

گوتم سوامی کوی۔ اشٹو پدیش۔ ہوراگیان رجولغی ؟۔

چادو کیسری گوبتر گیت وتیراگ گیت گوبر کے ڈھنگ پر؟۔

نرچندر جوتش سار۔

پدم پربھو سوامی۔ گرہ بہار پرکاش۔ ہم کاشنک۔

پتامہ۔ سرسوتی ستوتر۔

فتح لال پنڈت۔ جین براہ پدتی ۔ دہرم وشادتامہ ۔

گنبھیر سوامی۔ جے دہول سدھانت۔ چورنی سدھانت کی ٹیکا۔

چندرسین اکری۔ کیول گیان ہوشا دجوتش شاستر)۔

یش کیرتی۔ ہری بنس پران پراکرت۔ پانڈو پران پراکرت۔ گوتم چارتر۔ پربدھ سار۔ جگت سندری ویدک گرنتھ۔ تسر نگار آرنو چندرکا۔ شراد کا آچار۔ دھرم شرم ابھید اوے کی ٹیکا۔ پردمن کابیہ کی ٹیکا۔

دھرم بھوشن۔ نیائے دیپکا۔ پرمان بستار۔

دھرم ساگر سوامی (سنگھ سنگھ) جمبودیپ چار۔ سپت تتو بنے چکر۔ نیپلرتی۔ دربیہ چکر کال گیان۔

پدم نندی سوامی (نندی سنگھ)۔ پدم نندی پنج بنستکا چرن سار پراکرت۔

دھرم رسائن پراکرت۔ جمبودیپ پرگیاپتی پراکرت۔

پربھاویو سوامی۔ پرست بادیکتی باد۔ ابیاپت باد۔ ترک باد۔ نے باد۔

بالک رام کوی۔ وشنو نامادل کوشس۔

برہم سوامی۔ ایکیو پدیت بدہان۔ پرتشٹھا تلک۔ تروورن سنگرہ شراد کا چار۔ بھاوسین۔ وشتو تو پرکاش نیائے گرنتھ۔ سدھانت سار گرنتھ بھاو پرکاش۔ کاتنتر دیاکرن سار۔ شبد ماد یاکرن۔ اشیکھ پرم تو چار۔

مہاویر گنت (اموگھ ورش کے ہمعصر تھے)۔

مہاسین (سین سنگھ) دھرم شرم ابھیہ اوے کابیہ پردمن کابیہ مہاپران۔

یوگندر (یوگندر سنگھ) پرماتما پرکاش۔ یوگ سار۔ بادھیا۔ تم سندوہ سوبھاکہت تو نو کار شردکاہ

راج سنگھ۔ دھرم امرت شراد کا چار۔

واگ بھٹ۔ نیمی نربان کابیہ۔ واگ بھٹ النکار۔ کلیان شاشن۔ پران سنگھ ویدک۔ اشٹانگ ہردے ویدک گرنتھ۔

دکشوبھوشن ٹیکا رکن سمت ۱۶۹۱ اندر دھوج پوجا - دس لکشن ادیاپن - بھگتا مرکتھا
پدم پران چھیتر پال شانتی - نائی تونگی گرپوجا -
سوریندر بھوشن - سمت ۱۸۵۸ بکرم - منی شبرت پران - بجری یا تنن اتھپان -
سادھو ودیپ پوجا - سکھ سمپتی ورت ادیاپن - چتروش ادیاپن - بھگتا مرادیاپن -
کلیان مندر ادیاپن - سمہنی کتھا - سار سنگرہ چرچا تک - پنچ کلیان پوجا

جن کا زمانہ معلوم نہیں

اجت ساگر سوامی (سینگھ سنگھ) ، شدھانت شرون -
اننت ویرج سوامی (سین سنگھ) پریکشا مکھ کی ٹیکا پرمے رتن مالا -
اندر نندی منی نیتی سار - سمے بھوشن -
اگر آچاریہ یا اگر ادیتہ - کنک دیپ ویدک گرنتھ - کلیان کارک ویدک - رام نبود ویدک - بھکیک پرکاش -
رشی پنڈت جت شاستر -
ایک سنگھی - جن سنگھتا سار ودھا ور شلپ شاستر ، ویدی نرنے پرتشٹا کلپ سوتر بسترن پوجا کلپ - سنگھتا شرادکا چار -
کنک سین کوی - گیان سورج اُدے ناٹک -
کارتکے سوامی (سین سنگھ) سوامی کارتکانو پریکشا -
مکند چند (نندی سنگھ) معروف سدھ سین دواکران کو سوتیا بر اپنا آچاریہ مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بکرم کے وقت میں ہوئے ہیں مگر کمند چند ناٹک سے معلوم ہوتا ہے کہ سوتیا بر نہیں تھے کیونکہ انکا باد ایک سوتیا بر آچاریہ سے ہوا تھا -
سمّت درشن سمچیہ - کلیان مندر ستوتر اُن کی تصانیف ہیں -

چرتر۔ راتری بھوجن کتھا۔ جمبودیپ پوجا۔ انت برت پوجا۔ ساردھ دوَدیپ پوجا
چترنیت ادیاپن۔ سوردال ادیاپن۔ انت برت ادیاپن۔ سدھ چکر پوجا۔ دھرم
پنچ استکا۔ ہولی چرتر۔

گیان بھوشن بھٹارک سمت ۱۵۷۵ تتوگیان ترنگنی۔ پنچ استکا ٹیکا۔ نیمی نربان کابیہ
کی پنجکا۔ دس لکھن ادیاپن۔ پرماتم اپدیش۔ آدیشور پھاگ۔ بھگتامر ادھیاپن۔
سرسوتی پوجا۔

نیمی دت برہمچاری سمت ۱۵۷۵ نیمی ناتھ پران۔ بردھمان پران۔ دھرم اپدیش برشن
شراوکاچار۔ اارادھنا کتھا کوش۔ دھن کمار چرتر۔ پریتنکر چرتر۔ سودرشن چرتر۔ سوکوشل
چرتر۔ شری پال چرتر۔ یشودھر چرتر۔ سیتا چرتر۔ راتری بھوجن تیاگ کتھا۔ سکارتکی کی
کتھا۔ سمنت بھدر کتھا۔ دھرم اپدیش۔

شبھ چندر رکھت بھاشا کوی چکرورتی، سمت ۱۶۸۰ بکرم میں۔ سوبھاگیہ ترنگانی
جیوندھر چارتر۔ پانڈو پران۔ پردیمن چارتر۔ کرکنڈ چرتر۔ جن یگ کلپ۔ شرینک چرتر۔
سوبھاگیہ آدلے۔ سمیکت کومدی۔ شری پال چرتر۔ پدم نابھ پران۔ انگ پرگیاپتی۔ ترلوک
پرگیاپتی۔ چنتامنی گہو یاکرن۔ اپ شبد کھنڈن۔ ترک شاستر۔ ستوتر پنجک۔
سہسر نام ستوتر۔ کھٹ پد ستوتر۔ نندیشور کتھا۔ کھوڑ سکارن ادیاپن۔ چترنیت پوجا
سرب توبھدر پوجا۔ تیس دیپ پوجا۔ پنچ پرمیشٹی پوجا۔ کرم دہن پوجا۔ سدھ چکر پوجا۔
پیہ سار پوجا۔ ساردھ دودیپ پوجا۔ گن دھر بلے پوجا۔ امکا کلپ۔ سروپ سنبودھن ٹیکا۔
ادھیاتم پد کی ٹیکا۔ سوامی کارتکی انوپریکشا کی ٹیکا۔ اشٹ پاہڑ ٹیکا۔ تتوارتھ ٹیکا۔
پارس ناتھ کابیہ کی ٹیکا۔ پدم نندی پنچ بنستکا کی ٹیکا اور کئی پوجائیں۔

بادچندر سوامی سمت ۱۶۴۳ گیان سوریہ اُدے ناٹک۔ پارس پران۔ پانڈو پران۔
پون دوت کابیہ۔ یوشودھر چرتر۔

کیشوردنی ثانی سمت ۱۷۰۰ لگومت سار کی سنسکرت پراکرت ٹیکا۔

پربھاچند بھٹارک سمت ۱۳۰۰ بکرم۔ تتوپرکاشکا ٹیکا۔ اشٹ پاہڑ ٹیکا۔ آتمانوشاسن ٹیکا۔ پدم تندی پنچ ونشتکا ٹیکا۔ نیمی نردان کا بیہ ٹیکا۔ رتن کرنڈ شراوکاچار ٹیکا۔ سادھی تنتر ٹیکا۔ چندر پربھ کا بیہ ٹیکا۔ بھکتی کرمن ستوتر ٹیکا۔ آدپران۔ اتر پران۔ ہری بنس پران۔ پدم پران ٹیکا۔ یشودھر چرتر پنجکا۔ یشس تلک کا بیہ پنجکا۔ دس لکشن جن پنجکا۔ دش بھگتی پنج ستوتر کی ٹیکا۔ کریا سنگرہ۔ کرتامرت پران۔ متی سار۔ کریاکلاپ چھپن سار کی ٹیکا۔ ادھیاتم ترنگنی ٹیکا۔ موکشہ دستی نیاس۔ چنتامنی ویاکرن کی ٹیکا۔ ہری بنس پران کی ٹیکا۔ پدم پران کی ٹیکا۔ بھگوتی آرادھنا سار ٹیکا۔ مولاچار کی ٹیکا۔ ستے سار ٹیکا۔ پیربچن سار ٹیکا وغیرہ وغیرہ۔

سکل کیرتی بھٹارک سمت ۱۴۹۰ سدھانت سار۔ تتوارتھ سار دیپک۔ سار چتر بنشتکا۔ دھرم پرشنوتر۔ مولاچار پردیپک۔ پرشنوتر شراوکاچار۔ یتی آچار۔ سدبھاشتاولی۔ آدپران۔ اتر پران دھرم ناتھ پران۔ شانت ناتھ پران۔ مل ناتھ پران۔ سپارس ناتھ پران۔ بردھمان پران۔ سدھانت مکتاولی بکرم بپاک۔ تتوارتھ سار کی ٹیکا۔ دھن کمار چرتر۔ جمبو سوامی چرتر۔ شری پال چرتر۔ گج کمار چرتر۔ سودرشن چرتر۔ یشودھر چرتر۔ اپدیش رتن مالا۔ سکمال چرتر۔

برھمن چند سمت ۱۵۰۰ سدھانت سار۔

بیگھادی پنڈت جن چند کے شاگرد۔ تتو سار۔ دھرم سنگرہ شراوکاچار۔ تروک گپتی (شرت) انگو دیا کھیان۔ پنچ استی کائے ٹیکا۔ دریہ سنگرہ ٹیکا۔ بھگتامر کتھا۔ چتر بدھ ستوتر۔

ملی بھوشن بھٹارک سمت ۱۵۰۱ بکرم۔ جیبیہ بدھاوتی کلپ۔ ناگ کمار چرتر۔ پانڈ کیسری کتھا۔ شری پال چرتر۔ سجن چت بلبھ۔

برھم جن داس برہمچاری سمت ۱۵۱۰ ہری بنس پران۔ پدم پران۔ جمبو سوامی چرتر۔ ہنومان

جنسا سار - دیہ سنگرہ چانڈانے سمت ابھی چندکے شاگرد چلتر سار چانڈاتے پران -
دھنجی سمت کے قریب راجہ بھوج کے وقت میں دھنجی نام ہا - دسی سندان کا بیہ -
یشا پیار ستوتر - دیک نگھنٹو -
تبھ چندر آچاریہ دہرتری ہری کے بھائی گیان آرنو - سشٹی بدن جامند ستا برت
کھنڈن ، ترک شاستر -
باد راج سوری - " یکی بھاو ستوتر - باد بجری - دہرم رتناکر -
واگ بھٹ - " نمی زبان کا بیہ - واگ بھٹ النکار کا بیہ انوشاسن - سوامی
کارتیکے انوپریکشا کے ٹیکا پرکرت پنگل سوترانت - دسی چکتسا نگھنٹو ویدک - اس گمبھرت نید کی گرتھ
مان تنگ آچاریہ " بھگتامر ستوتر -
ملکھین کوی جس کا خطاب ابھے بھاشا کوی چکروتی تھا سمت ۱۱۰۰ بکرم - وجر پنج ردی ہا
پدماوتی کلپ - برہم ودیا تمام کسار کا بیہ - آدیران - ملکھین پرشستی - پریچن سار ٹیکا -
جوالتی کلپ مہاپران - پنچ استی کائے ٹیکا -
سوم دیو سوری سمت ۱۱۲۶ سالباہن یا سمت ۱۲۶۲ بکرم - شبد آرنو چندر کا جینندر ویاکرن کی ٹیکا ،
پنڈت آشادھر سمت ۱۲۳۰ سے سمت ۱۳۰۰ بکرم تک - ساگار دھرم امرت - انگار دہرم امرت -
دہرم امرت کی بھب کمد چندر کا ٹیکا - پچکا ٹیکا - انشٹو پدیش کے ٹیکا - بھارت ، بھیہ اودے چمپو کا بیہ
جن یگ کلپ - پرتشٹا کلپ اشٹانگ ہردے ٹیکا - بھوپال ستوتر ٹیکا - ردوت کے کا بیہ
النکار کی ٹیکا - جن سہسر نام ستوتر - ترشش ٹھت سمرتی شاستر مع ٹیکا - ادھیاتم رہسیا - امرکوش
کی کرپا کلاپ ٹیکا - پدماوتی سہسر نام - نو گرہ شانتک ببرت پرکاش - پنچ نمسکار دیپک - گیان دیپکا
نسرت سکندھ بدھان - پرمیہ رتناکر - آرادھنا ٹیکا - رتن تریہ بدھان - راج متی سپرکا بیہ وغیرہ
کیشوورنی سمت ۱۲۲۵ گومٹ سار کی سنسکرت ٹیکا -
اکلنک دیو ٹھاکر سمت ۱۲۲۲ اکلنک سنگتا - شرلوک پراپت -

پوجا کلپ - ترودنا چار - بدی پرکاش -

اموگھ ورش مہاراجہ ۸۷۱ سے ۹۳۴ بکرم تک - پرشنوتر رتن مالا سنسکرت - کوی راج مارگ کانڑی -

مہاویر آچاریہ (بعہد مہاراجہ اموگھ ورش) گنت سار سنگرہ (یعنی کتاب علم حساب) سار سنگرہ جوتش گرنتھ - جوتش پٹلو -

سوم دیو سوری سمت ۸۸۱ بکرم بیشمار تک چمپو - نیتی واکیامرت - ادھیاتم ترنگنی - کلپ وتی پرکرن - یکتی چنتامنی تروورگ مہیندر تال منجلپ - یوگ مارگ نیتی سار پنچ سنگرہ - راج نیتی بدتی - پنچ ادھیائی - بھلو سنگرہ -

اکلنک دیو سوامی رہبت سمت ۹۰۰ بکرم - چوری - مہاچوری - چونکا - راج وار تک اشٹ ستی - نیائے ونشچے النکار - اکلنک اشٹک -

گن بھدر سوامی سمت ۹۱۵ بکرم - آدی پران اتر بھاگ - اتر پران - آتما نوشاسن - بھاو سنگرہ جن دت کابیہ - ٹپن گرنتھ -

امرت چندر سوامی سمت ۹۶۲ سے سار ٹیکا - سمے سار کلشا - پرچن سار ٹیکا - پنچ استی کاسے ٹیکا - پرشارتھ سدھ ہوپائے - تتوارتھ سار -

اندر نندی سمت ۹۹۹ انکر اردپن بدھان - ساتری کا نیتر پوجا - اوشٹ ہی کلپ پرشنماپاٹھ - اندر نندی سنگھتا - شانتی چکر پوجا - پرتشٹھا سنگار دپن پوجا - منی پراسچت - سمے بھوشن - پوجا کلپ -

دیوسین سمت ۹۹۵ نے چکر - آلاپ پدتی - گیان سار - بھاو سنگرہ - درشن سار پراکرت -

است گتی سمت ۱۰۲۵ سے سمت ۱۰۷۰ بکرم تک راجہ منج کے زمانہ میں - سبھاکمت رتن سندوہ دھرم پرکشا - است گتی شراوکا چار - پنچ سنگرہ بھاونا دواترن ستی

نیمی چندر سدھانت چکرورتی سمت ۱۰۷۰ بکرم کے قریب گومٹ سار - ترلوک سار - لبدی سار -

ماگھ نندی دار ہرلی کے شاگرد، سمت ۷۲۱ بکرم سنگھتا۔ بندسے تان مرید نشکا

یشو نندی سمت ۷۶۳ بکرم ودت کتھا کوش۔ پنج پرمیشٹی پوجا۔ دھرم چکر پوجا۔

پربھا چند سوامی سمت ۷۵۳ بکرم۔ نیائے کمد چندودے پرمے کمل مارتنڈ۔ راج مارتنڈ۔

پرمان دیپک۔ بادکو تنک مارتنڈ۔ ارتھ پرکاش۔

وسونندی سوامی سمت ۸۲۰ بکرم یتیاچار۔ آچار ساچ پرشٹھا سار۔ شراد کاچار۔ نشت

نشتی۔ سنگھتا۔ مولاچار کے ٹیکا۔ جن ست النکار کا ٹیکا۔ پل متی سار۔ بھاو سنگرہ۔

دیونندی مہاکوی سمت ۸۵۶ بکرم آچار سار۔ چندر پربھ چارتر۔ شلپ سنگھتا۔

ملک نندی سمت ۸۶۹ بکرم پریکشا ہک۔

یتیسپ ونت کوی سمت ۹۰۲ آدپران۔ پاکرت ساتر پران۔ پدم پران۔ ہری بنس پران۔

یشودھر چارتر۔ آدیشور پھاگ۔ سکمال چارتر۔

منکل بھوشن۔ سمت ۹۳۷ بکرم کھٹ کرم اپدیش رتن مالا۔

ودیانندی سوامی سمت ۹۵۱ بکرم۔ ودیانندی مہودے۔ پرمان پریکشا۔ پرمان ترنے

ترک پریکشا۔ پتر پریکشا۔ پرمان میمانسا۔ دیوآگم النکرت۔ اشٹ سہری۔ آتم پریکشا۔

شلوک وارتک النکار۔

دوی سین آچاریہ کاشٹھا سنگھ سمت ۹۹۷ بکرم پدم پران۔

دیرسین آچاریہ سمت ۸۰۰ سے سمت ۸۷۵ بکرم تک بدھ وپ ودتی۔ پران ٹوکا۔ دنسپ دیو

گروکرت دیا کھیا پرتیتی کی دھول جے دھول ٹیکا ناتمام۔ پوجا کلپ۔

جن سین سمت ۸۰۰ سے سمت ۹۰۵ بکرم تک آدپران ناتمام۔ ہری بنس پران۔ پارس

ابھیہ ادوے کابیہ۔ جے دھول ٹیکا پوری کی۔

جن سین ثانی ۸۰۰ میں او پا سکا دھین سار ودار۔ پارس ابھیہ ادوے کابیہ کی ٹیکا

وردپدی پربندھ۔ جن نسیسر نام کی ٹیکا جن سین سنگھتا نست دیپک۔ پچا سار۔ سار سنگرہ سین گندھ

جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام پرانیوں سے میتر نا رکھو۔ جو گنوان ہوں ان کو دیکھکر خوش ہو۔ جو دکھیا ہوں ان پر دیا کرو۔ جو مخالف ہوں اونکو اگر دوست نہ سمجھتے ہو تو دشمن بھی خیال نہ کرو۔ اگر آپ میری اس عرضداشت پر عمل کروگے تو آپ کی زندگی پوتر ہو جاوے گی اور یہی دھرم کا بیں ہے آگے آپ کو اختیار ہے۔ اگر میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی بات آپ کی ناگوار طبع لکھدی ہو تو اسکے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

آپکا داس

شمیر چند جین اکاؤنٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب۔

مورخہ ۵ ہر اگست ۱۹۱۵ء

فہرست دگمبر جین گرنتھ کرتا اور انکی تصانیف

سنسکرت و پراکرت گرنتھ

نندی منی۔ نندی مینی بکرم سمت ۱ پنیا بتی سار۔

دہرسین آچاریہ سمت ۱ لبدی پرکارتی۔

وناچاریہ ثانی سمت ۲۴۳ بکرم سمید سکہر مہاتم پراکرت۔

شو آپی سوامی عرف انت ... قریب آرودھنا سار۔ درشن سار۔

سوامی سمنت بہدر ...

بسر کرو کنول کی پھول کی طرح پانی میں رہتے ہوئے پانی سے علیحدہ رہو۔ بھرت چکرورتی کی
طرح (دیکھو صفحہ ۴۹) بھوگ بھوگتے ہوئے دھرم کی طرف دھیان رکھو۔
شاستر کاروں نے کہا ہے کہ۔

द्वौ हि धर्मौ गृहस्थानां लौकिकः पारलौकिकः।
लोकाश्रयो भवेदाद्यः परः स्यादागमाश्रयः॥
सर्व एव हि जैनानां प्रमाणं लौकिको विधिः।
यत्र सम्यक्त्व हानिर्न यत्र न व्रत दूषणम्॥

सोमदेव सूरि -

ترجمہ:۔ گرہستی کے واسطے دو دھرم ہیں ایک دنیوی دوسرا دینی۔ دنیوی کا دار و
مدار دنیا والوں پر ہے اور دین کا شاستروں پر۔ جو دنیاوی دھرم یعنی رسم و رواج ہیں وہ سب
جینیوں کو قابل تسلیم ہیں بشرطیکہ ان میں سمکیت کی ہانی نہ ہو اور ورت کو دوش نہ لگے
اسلئے آپ کی برادری میں اگر کوئی پرانا رواج زمانہ حال کے موافق نہیں ہے تو اس کے
توڑنے میں کچھ ہرج نہ سمجھو۔ ریفارمر بن کر رسم و رواج میں تبدیلی کرو۔ مثلاً بچپن کی شادی کا
بند کرو۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر مستورات کا بیہودہ اور فحش گیت گاتے ہوئے گلی کوچوں میں پھرنا
منع کرو۔ بارات میں سینکڑوں آدمیوں کو لے جاکر اور کپڑوں کے بہت سے تھل جو کہ یونہیں
صندوقچوں میں پڑے خراب ہوجاتے ہیں اور دیکر اپنا دیوالہ نہ نکالو۔ بڈھے کے مرنے پر
برادری کا جمانا اور برادری میں گندوڑا وغیرہ تقسیم کرنا بند کرو۔ افراط تفریط کو چھوڑ کر
میانہ روی اختیار کرو شری امت گتی آچاریہ کے مندرجہ ذیل شلوک کو اپنی زندگی کا موٹو بنالو

सत्वेषु मैत्री गुणिषु प्रमोदं।
क्लिष्टेषु जीवेषु कृपा परत्वं॥
माध्यस्थ भावं विपरीतवृत्तौ।
सदा ममात्मा विदधातु देव॥ अमितगति आचार्य

غرضیکہ اپنی زندگی کو اسی طرح دھرم کے ارپن کریں پر اُپکار تا میں لگا دیں۔ میرے دل
کی خواہش ہے کہ جین لوگ میری ان تجاویز پر سچے دل سے غور کریں اور اگر ان کو مفید سمجھیں
تو عمل کریں۔ جین شاستروں میں جا بجا یہ لکھا ہوا ہے کہ منش جنم ملنا بڑا کٹھن ہے۔ دیوتا
بھی منش ہونے کی آرزو رکھتے ہیں۔

منش جنم مکتی کا دروازہ ہے جیو کی مکتی اس ہی جنم سے ہو سکتی ہے لیکن جو لوگ
اس منش جنم کو یوں ہی کھو دیتے ہیں۔ ان کی غفلت کا کیا ٹھکانا ہے۔ تمثیل ہے کہ ایک
اندھا ایک بڑے احاطے میں گھس گیا تھا وہ اس میں سے نکلنے کی بہت سی تجویزیں سوچتا تھا
مگر بوجہ اندھا ہونے کے اُس کو اُس احاطہ کا دروازہ نہ ملتا تھا ایک بینا آدمی نے اس کی یہ حالت
دیکھ کر اس پر رحم کیا اور اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر دیوار پر لگا دیا اور کہا کہ اس کو پکڑے ہوئے
چکر لگاؤ جب دروازہ آوے فوراً نکل جانا۔ اندھے نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر چاروں طرف
پھرنا شروع کیا مگر جس وقت دروازہ آیا دیوار سے ہاتھ اٹھا سر کھجلانے لگا۔ پھر جو ہاتھ دیوار پر
رکھا تو وہ دروازے کے دوسری طرف رکھ دیا اور پھر چکر شروع ہو گیا۔ اس طرح اُس بیچارے
نے سینکڑوں چکر لگائے مگر سور داس جی احاطہ سے باہر نہ نکلے یہی حالت اس آتما کی ہے
جو سنسار روپی احاطہ میں بند ہے۔ اور آواگون کے چکر لگا رہا ہے۔ جین مت اُپدیش دیتا
ہے کہ اس سنسار سے نکلنے کا دروازہ منش جنم ہے مگر جیو آتما سچا گیان نہ ہونے سے بمنزلہ
اندھے کے ہے جس وقت منش جنم پاتا ہے سنساری سکھوں میں جو مثل کھاج کھجانے
کے ہیں لگ جاتا ہے اور پھر چوراسی لاکھ جونی میں چکر لگاتا ہے۔ اس لئے اس تمثیل کو ہمیشہ
مدنظر رکھو یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ آپ گھر بار کو چھوڑ کر سادھو ہو جاؤ یا اپنی عورت کو چھوڑ کر
برہمچاری بن جاؤ حلوا پوری چھوڑ کر نان خشک چباؤ بلکہ گھر میں رہتے ہوئے اور سب کام
دھرم انوسار کرتے ہوئے۔ دھرم سے دھن کماتے ہوئے۔ اپنی دھرم پتنی کے ساتھ بھوگ
بھوگتے ہوئے ابھکش کے علاوہ جو کچھ تم کو میسر آوے اُس کو کھاتے ہوئے پر اُپکار تا کی زندگی
(نا خوردنی)

اُن کی طرح مہینوں پیچھے نہ رہتے رہو۔ فہرست چندہ لکھ کر کالم سیاہ کئے ہوئے ہوں۔
ان کے اڈیٹر ایسے لوگ ہوں جو کوئی اور پیشہ نہ کرتے ہوں صرف اس ہی کام پر اپنا تمام
وقت صرف کرتے ہوں۔ جبتک کوئی آدمی کسی کام پر یکسو ہو کر دل نہ لگاوے اس کا وہ کام
ٹھیک ہونا مشکل ہے۔ اور جب کام ٹھیک نہ ہوا تو لوگوں کا اِشتیاق دل میں کیسے ہو سکتا
ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ جین اخباروں کی خریداری کم منظور کرتے ہیں۔ اس میں لوگوں کا
قصور کم ہے۔ اور اڈیٹروں کا زیادہ کیونکہ وہ خود تو اپنا تمام وقت اس کام پر نہیں لگاتے معمولی
آدمیوں کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے اخباروں کو دلچسپ نہیں بناتے ان اخبارو
میں جین شاستروں اور جین کتابوں کی ریویو کروا ستشہار نکالو۔ میری تو یہ رائے ہے کہ
یہ کام بھی جین مندر کے ہی متعلق ہو۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ جین مندر کو صرف مندر ہی نہ
رہنے دو بلکہ بودھ لوگوں کے بہار کی طرح ان کے مختلف کمروں میں کسی میں اوشدھالہ کسی
میں پاٹ شالہ کسی میں لائبریری کسی میں سبھا برت لگادو اگر ایسا کروگے تو وہ آجکل کی طرح
خالی نہیں پڑے رہیں گے بلکہ سینکڑوں آدمی اُن سے فائدہ اٹھاویں گے۔ وہ نمونہ مندر کی
بجائے سرچشمہ فیض بن جاوینگے۔ ہر ایک جینی کو ان میں جانیکا شوق ہوگا۔ کوئی وہاں پڑھنے
کی غرض سے جاویگا کوئی درشن کرنے کی خاطر کوئی بیماروں کی خدمت کریگا کوئی جا کر بھوکوں
کو بھوجن دیگا۔ غرضیکہ اس طرح ہر ایک جین کو اپنے سدھار اور پراُپکار کا موقعہ ملے گا۔
ایک دوسرے سے محبت بڑھیگی۔ ایسا کرنے سے جین دھرم کا پربھاؤ دوسروں پر پڑیگا
جین تتو لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔ غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ جو مطلب ہزارہا روپیہ خرچ
کرکے پوجا کرانے سے حاصل نہیں ہوتا وہ ان سے سہل ہی میں حاصل ہوگا۔ میری یہ بھی رائے
ہے کہ جین سادھو جن میں سے بہت سے آجکل احدیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں وہ ان
انسٹیٹیوشنوں میں کام کریں۔ جو پڑھانے کے قابل ہوں وہ پڑھاویں جو اپدیش دینے کی
قابلیت رکھتے ہوں وہ اُپدیش کریں کچھ بیماروں کی تیمارداری کریں اُن کی مرہم پٹی کریں

تو یہی کوشش کی جاتی ہے کہ کسی طرح یہ نہ ہو کیونکہ اگر ایسا ہوا تو اس شخص کا نام ہو جائیگا اور یہ ہم کو منظور نہیں ہے۔ کیا جینیوں کا یہی شیوہ ہونا چاہئے۔ یہ تو ہے جینیوں کے ایک فرقہ کے ممبروں کا حال پھر یہ کب اُمید ہو سکتی ہے کہ مختلف فرقہ آپس میں ایک دوسرے کی سہاتیا کریں دگمبری سوتیامبری کی نندا کرتا ہے۔ سوتیامبری دگمبری کو بُرا سمجھتا ہے۔ ستھانک باسی کے نزدیک دونوں ہی متھیائی ہیں پھر ان میں جو مختلف سمپردائے والے ہیں وہ بھی آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ ذرا ذرا سی اختلاف رائے کی وجہ سے پہلے مختلف سنگھ پھر اُن کی مختلف گچھ پھر ان کے مختلف ٹولے غرضیکہ کہاں تک کہوں سینکڑوں ہی فرقہ بن گئے ہیں۔ جین مذہب کے زوال کا یہ بھی ایک باعث ہے۔ اس لئے آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کو جھگڑے کی بنیاد بناکر فرقہ در فرقہ نہ بنائے چلے جاؤ تمہارا مت تو انیکانت مت ہے اگر ایک آچاریہ ایک سو اندر مانتا ہے اور دوسرا ۶۴ اِندر بتلاتا ہے تو کیا تمہارا انیکانت باد اسکو حل نہیں کر سکتا؟ اگر کر سکتا ہے تو پھر جھگڑا کیسا؟ اسلئے ان جھوٹے جھگڑوں کو ترک کرو۔ مہابیر سوامی کی جو سب سمپردایوں کے اپ اسجد ہیں۔ سب کے سچے گرو (مُرشد) ہیں شرن لو ایک دوسرے کے مختلف طریقہ پرستش پر کچھ دھیان نہ دیتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت اور پریم کرنا سیکھو ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہو ہر ایک جین مندر اور ستھانک کے متعلق ایک ایک دھرم شالہ ایک ایک فری جین سکول۔ فری جین اوشدھالہ۔ اناتھ آلہ۔ لائبریری وغیرہ بناؤ ان استھانوں کو سچے دھرم استھان بنا دو۔ جین مندروں میں جو ہزارہا روپیہ جمع ہے اس کو ان پر اوپکار کے کاموں میں لگاؤ بیاہ شادیوں کے وقت مرنے جینے کے سمے ان انسٹیٹیوشنوں کی مدد کرو۔ جین پریس کھولو اِن میں جین مت کے شاستروں کو طبع کرو۔ اگر ممکن ہوسکے اُن کو نئی طرز میں لکھو۔ اخبار جو جاری کرو کم سے کم ہفتہ وار ہوں۔ تاریخ مقررہ پر نکلتے ہوں آجکل جو اخبار نکلتے ہیں

ہو سکے تن من دھن سے پرانی ماتر کی سیوا کرو۔ جو بھوکا آپ کے پاس آوے اس کو روٹی دو جو
پیاسا ہے اس کی پیاس بجھاؤ جو دکھی بیمار نظر آوے اس کی تیمارداری مرہم پٹی کرو۔ دوا
دارو دو زخمی یا بیمار سمجھ کر اس سے نفرت نہ کرو۔ کیونکہ سمیکت کا انگ نر وچکتسا اس ہی کا نام
ہے۔ غرضیکہ اپنی زندگی کو پر اپکار کی زندگی بناؤ اگر انسان میں پر اپکارتا نہیں ہے تو وہ انسان
نہیں بلکہ حیوان ہے۔ جیو دیا اور پر اپکار کے ایک ہی معنی ہیں یہ الفاظ ایک دوسرے کے
مترادف ہیں۔ جو جینی اپنے آپ کو جیو دیا کا حامی بتلاتا ہو اور اس میں پر اپکار نہ پایا جاوے تو
دراصل وہ جیو دیا کا مطلب ہی نہیں سمجھا ہے۔ بودھ دھرم والوں نے پر اپکارتا کو عملی زندگی
بنایا تھا جس کا اثر یہ ہوا تھا کہ وہ ہندوستان تو درکنار چین جاپان لنکا و افغانستان تک
میں پھیل گیا تھا اور اگرچہ وہ برہمنوں کی زیادتی کی وجہ سے اب ہندوستان میں نہیں رہا
تاہم یہ معلوم دنیا کی ایک تہائی آبادی میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیوں میں پر اپکارتا ہے انہوں
نے ہزارہا سکول و ہسپتال وغیرہ کھول رکھے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ مذہب دم بدم پھیلتا
جاتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں جین مذہب کا حال دیکھئے کہ اس میں دم بدم کمی ہوتی جاتی ہے
اس کی وجہ یہی ہے کہ آجکل اس مذہب کے پیروؤں میں ہمدردی اور پر اپکارتا نہیں
رہی ہے۔ زبانی جمع خرچ زیادہ ہے اس کی تعلیم گاہوں میں صرف خشک فیلوسفی کا اپدیش
دیا جاتا ہے۔ جس سے ایک شخص پنڈت تو بن جاتا ہے مگر دھارمک زندگی کا پہلو اس میں
نہیں ہوتا جینیوں کی ایکتا عام لوگوں میں ابتک بھی تھوڑی بہت مشہور ہے مگر دراصل
اس کا ایک کرشمہ بھی ان میں نہیں پایا جاتا پہلے جب کوئی جینی کسی جینی سے ملتا تھا۔ تب
وہ فوراً بندھو کی طرح اس کی ہر ایک طرح سے سہاتیا کرنے پر تیار ہو جاتا تھا ایک دوسرے
جینی میں واتسلیا انگ یعنی گائے بچھڑے جیسی محبت پائی جاتی تھی اب وہ بات نہیں
رہی ہے ہر شخص خود غرضی کو لئے ہوئے ہے۔ اپنے خیال میں مست ہے ایک دوسرے کی
سہاتیا کا مادہ نہیں رہا ہے۔ سہاتیا تو رہی درکنار اگر کوئی شخص کوئی دھرم کا کاج بھی کرنا چاہتا ہے

چمکتے ہوئے زیور کو اپنے گلے کا ہار بنالیا تو پھر اس نادانی سے "پرتنتر" ہو جاؤ گے۔ شیطان
اپنا افسوں چلا دے گا اور آپ کی وہ سنہری مالا زہری کالا ہو جاویگی۔ سورگ اور نرک
آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ آپ کو سُرگ یا نرک دینے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اگر آپ اِس
رمز کو اچھی طرح سمجھیں گے یا یوں کہو کہ گیان حاصل کریں گے تو پھر اس گیان سے آپ کی
مکتی میں کچھ کلام نہیں ہے۔ آخر میں میرا یہی کہنا ہے کہ اگر کوئی مت یونیورسل مذہب ہو
سکتا ہے تو وہ جین مت ہے۔ میں نے ایسا کہنے میں تعصب سے کام نہیں لیا ہے۔ کیونکہ۔

पक्षपातो न मे वीरे न द्वेषः कपिलादिषु ।
युक्तिमद्वचनं यस्य तस्य कार्यः परिग्रहः ॥

ترجمہ:۔ نہ مجھے مہابیر سوامی سے کچھ پکش پات (طرفداری) ہے اور نہ کپل وغیرہ رشیوں سے میرا
کچھ ودیش (دشمنی) ہے۔ جس کے بچن معقول ہوں۔ وہی ماننے کے لائق ہیں۔

اس کتاب میں اس باب کے لکھنے سے میرا مدعا یہی ہے کہ کسی طرح تمام ہندوؤں میں
اتفاق ہو جاوے اور نااتفاقی جاتی رہے نااتفاقی کا باعث میری رائے میں فرقہ بندی ہے لہذا
ہمیں ایک دوسرے مذہب کی ہجو کرکے۔ دوسرے لوگوں کی طرح نااتفاقی کو بڑھانا نہیں
چاہیئے۔ ؎

من برائے وصل کردن آمدم ؎ نے برائے فصل کردن آمدم

جو اتفاق کی تجاویز میں نے بتلائی ہیں اگر ان کا عملی طور پر ہونا مشکل ہے تو ہر قوم میں اتفاق
کا ہونا بھی مشکل ہے۔

خاتمہ اور جین قوم سے عرضداشت

اے جینی بھائیو۔ دیا دھرم کے ماننے والو میں نے جین مذہب کا خلاصہ آپ کی پیش نظر
کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر مذاہب کی رائے کا بھی مقابلہ دکھلا دیا ہے۔ اب آپ سے
صرف اتنا اور کہنا ہے کہ سچے جینی کی زندگی کا مقصد پر اُپکار ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ جہانتک

فقیر ہوا ہوا کئی دن تک بھوکا مرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے جین مت کا یہ اپدیش نہیں ہے کہ
آجکل کی کمزور نسل سے کند مول و سبزی کا تیاگ کرا کر اور کئی کئی روز تک فاقہ رکھوا کر رہی سہی
طاقت کو زائل کرا کر اُن کو بے اولاد کرا دے تاکہ دن بدن ان کی مردم شماری کم ہوتی جاوے
جین مت تو قدم قدم پر کہتا ہے کہ ہر ایک بات کو ہر ایک پہلو سے دیکھو اور پھر جیسا مناسب
معلوم ہو ویسا عمل کرو دیا کے مسئلہ کو چھوڑ کر زور آور بننے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دوسرے
جانداروں کو ایذا پہنچائی جاوے یا ان کو مار کر لقمہ بنایا جاوے دوسرے انسانوں کا مال و
زر زن و فرزند اپنی طمع نفسانی کو پورا کرنے کے لئے چھین لیا جاوے۔ اگر زور آور سے ایسا ظالم و
جابر شخص مراد ہے تو جین مذہب ایسا بننے کی بیشک اجازت نہیں دیتا بلکہ جین مذہب اپنی
اہنسا کے اُپدیش سے ہر جیو کے ساتھ برادرانہ سلوک تیاگ کے اُپدیش سے خود غرضی کا تیاگ
دوسروں کے مال و زر کی طمع سے باز رہ کر جنگ و جدل سے پرہیز اور تپ کے اُپدیش سے
دوسروں کی خدمت کرنا ان کے دکھ میں شامل ہونا سکھلاتا ہے۔ اگر تمام انسان ان سنہری
اصولوں پر عمل کرنے لگ جاویں تو دنیا سے دنگہ و فساد جنگ و جدل کشت و خون بند ہو کر
دھرم کا راج ہو جاوے۔ انسان آتمیک بل جو سچا بل ہے حاصل کریں۔ سکھ و شانتی مادی
ترقی میں نہیں ہے بلکہ روحانی ترقی میں ہے۔ جرمن وغیرہ سلطنتوں نے جو مادی ترقی کر کے
دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پھیلائی ہے اور اپنے سحر سامری سے لوگوں کی نظر بندی کی ہے
آجکل کا یورپی جنگ مہا بھارت اس ہی کا نتیجہ ہے کیا آپ اس مہا بھارت سے بھی یہ
سبق حاصل نہیں کریں گے کہ دراصل مادی ترقی سکھ دائی نہیں ہے۔ اس کا آخیر دکھ دائی
ہے۔ اصلی ترقی روحانی ترقی ہے جس پر جین مذہب زور دیتا ہے اور جس سے سکھ شانتی
پیدا ہوتی ہے۔ مادی ترقی دوزخ کا نعرہ "ہل من مزید" ہے اور روحانی ترقی بہشتی و
سورگی سکھ۔ اب آپ کو اختیار ہے جس کو چاہیں پسند کریں آپ کی آتما اس انتخاب کے
لئے سوتنتر ہے لیکن اگر آپ نے ۲۵ پہلوؤں والی کسوٹی پر نہ گھس کر ملمع کی چمک سے

جین مذہب میں اب بھی ہر درن برہمن چھتری - ویش اور شودر کی ۸۴ ذاتیں شامل ہیں
یہ دھرم مرد عورت گرہستی اور سنیاسی درجہ بدرجہ سب کے لئے ہے جین سنگھ میں شرادک
شراوکا - منی اور ارجکا چاروں شامل ہیں اس مذہب پر چلنے کے لئے گرہستی کے گیارہ درجے سکول
کی جماعتوں کی طرح مقرر ہیں اور سادھو سنیاسیوں کے واسطے علیحدہ قواعد بتلائے ہیں
جین دھرم ہر دینی و دنیوی کام میں درریہ چھیتر - کال - بھاؤ کا خیال رکھنے کی ہدایت کرتا
ہے یہ نہیں کہتا کہ ہر ملک و ہر زمانہ کے لئے ایک ہی بات ہونی چاہئے - جین مت کا اُپدیش ہے
کہ دھرم وہی ہے جس میں " اہنسا " یعنی دیا و پریم اور ہر انسان و حیوان کے ساتھ برادرانہ سلوک
ہو سنجم یعنی اپنے من اور اندریوں کو حتی المقدور قابو میں رکھا جاوے - جس سے دنیا میں جھگڑے
فساد سے بچکر آرام کی زندگی بسر ہو اور تب خود غرضی کا تیاگ کر کے دوسروں کی خدمت و اُپکار
ہو - بعض لوگ کہتے ہیں کہ جین دھرم نے دیا کے مسئلہ کو حد درجہ پر پہنچا کر سبزی و آلو تک کا تیاگ
گھرہستیوں سے کرا کر اور اپباس رکھوا کر ہندو قوم کو کمزور بنا دیا ہے - یہ بے سمجھی کا اعتراض ہے -
جین دھرم گرہستی سے اہنسا کا کلی تیاگ نہیں کراتا - کلی تیاگ تو سادھو سنیاسیوں اور بن
باسیوں کے لئے ہے - گرہستی کے لئے نباتات وغیرہ ایک اندری جیو کی ہنسا کا تیاگ نہیں بتلایا گیا
اور باقی جیووں کے ساتھ بھی صرف اودمی اور سنکلپی ہنسا کا تیاگ ہے دیکھو صفحہ ۲۱۲ - ۲۱۳
کتاب ہذا جین مذہب عام گرہستی کے لئے سبزی و آلو کا ترک لازمی نہیں بتلاتا گرہستی کی چھٹی
جماعت میں بھی سبزی کا کلی تیاگ نہیں ہے دیکھو صفحہ ۲۷۵ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جہانتک
ہو سکے ہنسا سے بچے اور جو شخص خواہشات کو کم کرنا چاہے اور سادہ زندگی بسر کرنا چاہے - یا نورتی
مارگ کی مشق کرنا چاہے تو وہ اُن سبزیوں کا جن میں ہنسا زیادہ ہوتی ہے یا ان کند مول کا جو
بوجہ زود ہضم نہ ہونے کے قوت حافظہ و ذہن وغیرہ دماغی قوتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ترک کرے
یہی بات اُپباس کے لئے ہے - اُپباس کا اصلی منشا قبض وغیرہ بیماریوں کو دور کر کے اور تندرست
رہکر سنجم پالنے کا ہے نہ کہ بھوکا مرنے کا - اگر کوئی شخص اصل مطلب کو سمجھے بدون لکیر کا

چھند کابیہ۔ ناٹک۔ کوش وغیرہ پر لکھے جن میں سے بہت سے زمانہ کے ہاتھوں سے تلف ہوگئے ہزارہا پونا۔ جے پور جیسلمیر وغیرہ کے کتب خانوں میں اب موجود ہیں اور ہزارہا لندن و جرمنی کے کتب خانوں میں چلے گئے ہیں۔

جین مذہب مثل آریہ سماج توہمات سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ماتا۔ سیتلا۔ بھوت پریت۔ چنڈی۔ بھوانی وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش سے ہٹاتا ہے۔ شرادھ وغیرہ کی رسم کو خود غرضوں کی چلائی ہوئی کہتا ہے اس ہی لئے خود غرض اس کو بُرا کہتے ہیں۔ جین مذہب ہنسا پاپ اور بیماریوں سے بچانے کے لئے پانی چھان کر پینے کی اناج صاف کرکے پسوانے کی۔ رات کو کھانا نہ کھانے کی۔ مانس و شراب سے بچنے کی زود ہضم اور سادہ کھانا کھانے کی ہدایت کرتا ہے۔ ست بیوپار کرنے کی دغا فریب سے بچنے کی فہمایش کرتا ہے اس کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ دوسرے کی آتما کو اپنی آتما جیسی جانو۔ دوسرے کے ساتھ ویسا سلوک کرو۔ جیسا کہ تم چاہتے ہیں کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں۔ جینی سب سے پہلا لفظ جو دوسرے شخص سے ملکر کہتا ہے وہ "جوہار" ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ تو کسی کی گاڑھی محبت میں پڑ کر دین و دنیا کو بھولو اور نہ کسی سے دشمنی پیدا کرکے سنسار سمندر میں ڈوبو بلکہ راگ و دویش دونوں کا ترک کرکے میانہ روی اختیار کرو۔

جین مذہب کے آخری فلاسفر مہابیر سوامی نے اردھ ماگدی بھاشا میں (جو اس زمانہ کی مروجہ زبان تھی) دھرم اپدیش دیکر اپنے پیرووں کے لئے عام فہم زبان میں دھرم اپدیش دینے کی اور کتب لکھنے کی مثال قائم کی اور فرمایا کہ کسی بات کو صرف ایک پہلو سے نہ دیکھو بلکہ اسکی جانچ ۲۵ پہلوؤں سے کرو جین منطق ان ہی ۲۵ پہلوؤں کا بیان کرتی ہے وہ ۲۵ پہلو سات بھنگ سات نے چار نکشیپ ایک پرتیکش پرمان اور چھ پروکش پرمان ہیں جن کا ذکر اس کتاب میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو بات اس کسوٹی پر پوری نہ اترے اس کو درست نہ سمجھو۔ جین دھرم سب جیووں کے لئے ہے نہ کہ کسی خاص ورن کے لئے۔

نہیں آتا ہوتا۔ باقی سب مذاہب کا یہی عقیدہ ہے۔

بودھ دھرم ایشور کے بارے میں خاموش ہے۔ اور اگر اس کا کچھ خیال نرگن برہم کی طرف ہے تو بھی جین مت سے ملتا جلتا ہے۔ دونوں میں ایشور جگت کرتا اور کرم پھل داتا نہیں مانا ہے۔

جین مذہب میں سب مذاہب شامل ہیں۔

غرضیکہ جین مت ایک ایسا مذہب ہے جس میں ہر دیگر مذاہب کے خیالات ملتے ہیں۔ باقی مذاہب جب شے کے ایک پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو جین مذہب ہر پہلو پر نگاہ رکھتا ہے۔ ہاتھی اور پانچ اندھوں کی کہانی سے جو مراد ہے وہ یہی ہے کہ جین درشن کے علاوہ باقی پانچ درشن مثل اندھوں کے ایشور وغیرہ کے سروپ کو صرف ایک پہلو سے بیان کرتے ہیں جین مت ان سب کو سچا مانتا ہوا اپنے انیکانت واد سے سب کا اتفاق کرا دیتا ہے۔

سائنس کے تو یہ مذہب بالکل موافق ہے۔ ڈاکٹر بوس نے جو اپنی نئی سائنٹفک تحقیقات کر کے یہ بتلایا ہے۔ کہ پودوں اور دھات میں بھی جان ہے دنیا کو حیران کیا ہے وہ بات جین مت میں پہلے سے مانی جاتی ہے۔ پانی کے قطرہ میں جو جین فلاسفر بہت سے جیو بتلاتے ہیں وہ اب خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے جینیوں کا جمبودیپ کو بہت بڑا بتلانا بھی نئی نئی دریافت سے صحیح ہوتا چلا جاتا ہے۔ ستاروں میں انسانوں کا ہونا بھی اب لوگ ماننے لگ گئے ہیں۔ جیو اور مادہ کی شکتیوں سے دنیا کے کام چلنے کی صداقت ریل وتار ، فوٹو گراف وغیرہ علوم جتلاتے ہیں۔ جیوں جیوں علمی تحقیقات زیادہ ہوتی جاویں گی تیوں تیوں جین مذہب کی صداقت زیادہ زیادہ لوگوں پر ظاہر ہوتی چلی جاوے گی۔ جین تیرتھنکروں اور فلاسفروں نے یہ سب باتیں یوگ ابھیاس۔ آتمیک بل اور گیان شکتی سے جانی تھیں۔ ان سے سن سنا کر آچاریوں نے ہزارہا گرنتھ علم ریاضی۔ ہندسہ ہیئت۔ جوتش۔ طب۔ ویاکرن

لیکن آپ کہیں گے کہ اس طرح تو بے انتہا ایشور ہو جاتے ہیں۔ بھائی صاحب اس کثرت میں سے ہی تو وحدت کا راز سمجھو۔ علم معرفت اس ہی کا تو نام ہے۔ لفظ ایشور جیودں کا ہی مجموعی Collective نام ہے۔ جیسے فوج سے مراد اس کے تمام سپاہی پیادے۔ افسر وغیرہ ہوتے ہیں۔ فوج سپاہیوں۔ پیادوں اور افسروں سے علیحدہ کوئی شے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایشور تمام جیووں کے مجموعہ کو کہتے ہیں ان سے علیحدہ کوئی اور شے نہیں ہے۔ ایشور کو اس کے سوائے کسی اور طرح پر ماننے میں بے شمار اعتراضات کی بوچھاڑ پڑتی ہے نمونہ کے طور پر دیکھو صفحات ۱۰۲ لغایتہ ۱۱۲ کتاب ہذا ایشور کو جگت کرتا اور کرم پھل داتا بتلانے کا مسئلہ بچوں اور کم فہم آدمیوں کے سمجھانے کے لئے ہے۔ سائنسدان ایشور سے مراد جیو۔ مادہ اور ان کی شکتیوں سے لیتے ہیں۔ جین مت کا یہی سدھانت ہے۔

اہل اسلام و عیسائی جو خدا کو ساتویں آسمان یا عرش معلی پر بتلاتے ہیں وہ بات بھی جین مذہب میں ملتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک جیو آتما جب شدھ ہو جاتا ہے۔ تب وہ سب سے اوپر کے طبقے یعنی موکش استھان میں رہتا ہے اور پرماتما کہلاتا ہے۔

پورانک جو ایشور کا نام برہما دشنو اور مہیش رکھتے ہیں اگر ان سے مراد رشبھ دیو ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے تو بھی یہ جین مت کے مطابق ہے اور اگر ان سے مراد دربیہ کی خاصیت جو اُتپاد۔ دہترو۔ اور ویے ہے (دیکھو صفحہ ۹۸۔۹۹) ہیں تو بھی جین مت کے خیال سے ملتی ہے۔ اور اگر جیوا تما کو جو بالقوی اور دربیہ تجیب سے پرماتما ہے اپنی چترگت بھرمن سنسار کا کرتا برہما اور اس کا پالن پوشن کرنے والا دشنو اور مکتی حاصل کر کے اس کا ناش کرنے والا مہیش کہیں تو بھی جین مت کے مطابق ہے۔

آریہ سماج کا اعتقاد ایشور کے متعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ نیائے اور ویشیشک کا اور اس کی عارضی مکتی کا عقیدہ پورب میمانسا کا عقیدہ ہے۔ اور یہ وہی ہے جس کو جین مت میں سورگ کہا ہے جہاں سے جیو عرصہ دراز کے بعد پھر واپس آتا ہے اصلی مکتی وہی ہے۔ جہاں سے پھر واپس

پوروب میمانسا میں بھی جیمنی رشی ایشور کو جگت کرتا نہیں مانتا اس کی بابت شنکر دگ وجے کے ساتویں سرگ میں لکھا ہے کہ کمارل بھٹ نے جیمنی رشی کے اعتقاد کے مطابق ایشور کو جگت کرتا نہ ماننے کی وجہ سے تُس اگنی میں جلنے کا پرائسچت کیا تھا۔

اُتر میمانسا یا ویدانت جیو اور برہم میں صرف اگیان یا مایا کی وجہ سے فرق بتلاتا ہے۔ اُس کے نزدیک ہر ایک جیو ایشور ہے "برہم سمی" یا میں ہی برہم ہوں"، اُس کا مقولہ ہے یہی بات جین دھرم میں ہے۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ جین مذہب جڑ پدارتھوں کو برہم نہیں مانتا اور نہ وہ گیان دان برہم ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ گیان سے شونیہ (خالی) ہیں۔ ویدانت جڑ پدارتھوں کو بھی برہم سروپ بیان کرتا ہے۔

ویدانت درشن جیو کا گیان ہونے کے بعد برہم میں مل جانا بتلاتا ہے جین مت اس کا سدّھانت یعنی God-hood میں جس کا ترجمہ برہم ہو سکتا ہے شامل ہو جانا بیان کرتا ہے۔ لیکن ویدانت جیو کی اپنی ہستی قائم نہیں رکھتا۔ جین مت قائم رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ جین مت میں جیو علیحدہ علیحدہ بے شمار تعداد میں مانے ہیں ویدانت ان کی کوئی علیحدہ ہستی تسلیم ہی نہیں کرتا۔ سانکھ۔ یوگ۔ نیائے اور ویشیشک بھی مثل جین مت جیووں کو بے انتہا اور علیحدہ علیحدہ مانتے ہیں۔ نیائے اور ویشیشک میں ایشور کی علیحدہ ہستی اور اُس کو جگت کرتا مانا ہے۔ لیکن جب سانکھ درشن کے مطابق پہلے اس کی ہستی ہی ثابت نہیں ہوتی تو اس کا جگت کرتا ہونا کیسے مانا جا سکتا ہے۔ نیائے میں ایشور کے جگت کرتا ثابت کرنے کی جو دلائل دی ہیں اُن کا غلط ہونا صفحہ ۳۰ پر بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر ایشور کی کوئی علیحدہ ہستی نہ مانیں اور جیو کو ہی ایشور قرار دیں تو ایک لحاظ سے یہ جگت کرتا مانا جا سکتا ہے جگت کے تماشہ کا یہی "ہیرو" ہے۔ پرکرتی روپ "ہیروئن" اس کے لئے ہی تمام تماشہ کرتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ کرشمے ہیں اس ہی کی بدولت ہیں یہی گھٹ گھٹ میں براجمان ہے۔ اس ہی کا سب جہان میں ظہور ہے۔ اس ہی پرم شکتی کا مقناطیسی زور سب کے اندر چل رہا ہے

شیو لنگ کی مورتی غیر مہذب ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے وغیرہ وغیرہ۔

ایشور

ایشور تھیے پرانوں اور مورتی پوجن سے کیسی ٹیڑھا ہے۔ لیکن جین کا ایکانت باد دیگر سب مذاہب کے عقائد کو کسی نہ کسی پہلو سے اپنے میں شامل کرتا ہے دیگر مذاہب اور جین مذہب میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ جین مذہب ہر شے کے ہر ایک پہلو پر نظر رکھتا ہے اور دیگر مذاہب اسکے صرف ایک ایک پہلو پر۔ اب آپ اسکی تشریح سنئے۔

سانکھ درشن صرف پُرش و پرکرتی دو ہستیوں کو انادی مانتا ہے ایشور کے بارے میں اس کا بیان ہے کہ ایشور کی علیحدہ ہستی اور اس کا جگت کرتا ہونا۔ کسی پرمان سے ثابت نہیں ہوتا دیکھو سانکھ درشن کا ادھیائے اسوتر ۹۲ و ۱ دھیائے ۵ سوتر ۱۰-۱۲۔

اس کا یہ بھی بیان ہے کہ ویدوں میں جہاں ایشور کا ذکر آتا ہے وہاں مکت یافتہ جیوں سے مراد ہے دیکھو ادھیائے اول سوتر ۹۳ تا ۹۵ چنانچہ ایسا ہی جین مذہب مانتا ہے۔

یوگ درشن بھی جیسے علیحدہ ایشور کو نہیں مانتا لیکن دھیان کرنے کے واسطے ایک سروگیہ ایشور کی کلپنا کرتا ہے۔ چنانچہ جین مذہب بھی مکت یافتہ جیوں کو پرماتما کہہ کر اُن کا دھیان کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے جیو اپنے آخری جنم انسانی میں سروگیہ ہوتے ہیں اور دھرم اُپدیش کرتے ہیں۔ بعد میں وہ دھرم اُپدیش وید وغیرہ ناموں سے پکارے جاتے ہیں اور ایشور واکیہ کہلاتے ہیں۔ ایسے ایشور کے سوائے کوئی اور بدون جسم والا ایشور ویدوں کا اپدیش نہیں دے سکتا۔ سروگیہ کے ہونے میں انومان پرمان ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۶ کتاب ہذا یوگ درشن کے بھوتی پاد میں لکھا ہے کہ مراقبہ و ریاضت سے انسان جانوروں کی بولی سمجھنے لگ جاتا ہے۔ زمین آسمان کا حال۔ ستاروں کی گردش کا حال دوسرے کے من کی بات جاننے لگ جاتا ہے۔

جب تپسیا میں ایسی طاقت ہے تو تمام کرموں کے ناش ہونے پر جو جیو کی ہمہ دانی ہمہ بینی کی طاقت کو روکے ہوئے ہوتے ہیں، سروگیہ ہو جانا کوئی امر محال نہیں ہے۔

رچپہ چھند۔ آورا کی جگ یا ہیں ایک شنکر سر مانے۔ پاربتی اردھ انگ رہت نس
دن لپٹانے بیت راگ نہوں ایک خسری جُت رشبھ دیوار۔ تجو تین کو ہنگ سدا تپ
ہی میں نت پر۔ جڑ جیو لوبیا جگت کے من بہا ٹھگ کے ٹھگے۔ نہیں وشے بھوگ نہیں روگ
ہو یونہی دولت ڈگ گے ۔

بھوگوں سے کسی کی ترقی نہیں ہوئی ان سے دل لگانا اپنے آپ کو آفت میں پھنسانا ہے
اس لئے ایسے رشبھ دیو مہاتماؤں کی مورتیاں دیکھ کر ہمارے دلوں کو شانتی پیدا ہوتی ہے۔
سچے دھرم کا اُپدیش دینے والے اور ہنسا کے ہٹانے والے یہی مہاپرش ہوئے ہیں۔ ان کی
مورتیوں کے درشن سے ہنسا سے نفرت اور دھرم سے محبت بڑھتی ہے جو ہمارے کلیان کا باعث ہوتی ہے
سو تیا مبر آمنائے کی مورتی جو مورکٹ والی ہوتی ہے وہ راگ میں راگ کو مخلوط کرتی ہے۔ لہذا گو مورتی ہی ٹھیک ہے
لیکن وہ پدم آسن والی ہونی چاہئیں۔ کہ جو آسن لاثانی ہیں جیسے رشبھ جی نے کھڑی دیا ہے ایسی مورتیاں آجکل کی ہندو تہذیب کے خلاف ہیں
اس قسم کی مورتیاں اب بھی مندروں میں تھوڑی بہت ہیں۔ زیادہ تر پدم آسن مورتیاں ہیں اور ان رنگ کی مورتیوں کے سامنے جھکنا ہے
ٹھیر ذکر کیا کہ کسی شخص کی اصلی حالت فرض نہیں ہو سکتی کہ کرشن جی کی تشبیہ اور دھرم کی مورتی دیکھ کر ہم کو انکی لیلائیں
یاد آتی ہیں اور وہ لیلائیں ہمارے چال چلن پر بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ سری کرشن جی کے گوپیوں
کے ساتھ جو لیلائیں پرانوں میں بیان کی ہے وہ جین شاستروں میں نہیں لکھی۔ جینی کرشن جی
کو ایک پرم پرش مانتے ہیں اگرچہ وہ اُن کی مورتی اپنے مندروں میں نہیں رکھتے لیکن ان کے
نام پر ہر روز دیپ دھوپ وغیرہ چڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگلی چوبیسی میں وہ تیرتھنکر ہونگے۔
ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ بھگوت گیتا کے جاننے والے سری کرشن گوپیوں کیساتھ
ایسی لیلائیں کیسے کر سکتے ہیں لیکن بھگوت گیتا جیسی مشہور کتاب کے مصنف ہونے کے سوائے
اُن کی لائف سے کوئی اور اچھا سبق بھی ہم کو نہیں ملتا۔ بلکہ بعض اشخاص کا تو خیال ہے
کہ اگر سری کرشن جی ارجن کو مہابھارت پر آمادہ نہ کرتے تو آج یہ بھارت غارت نہ ہوتا۔ خیر
کچھ ہی ہو موجودہ صورت میں ہم ان کی مورتی سے کچھ دھارمک سبق نہیں سیکھ سکتے۔

جیسا رام چندر جی نے سیتا جی کے بارے میں اپنی پرجا کا رکھا تھا یہ سیتا جی کی لاف
اور اس کی مورتی ہم کو ہماری ماتاؤں بہنوں اور استریوں کو پتی ورت دھرم کا سبق
سکھلاتی ہے۔ لچھمن جی کی مورتی دیکھ کر فوراً یہ بھاؤ پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک بھائی کو دوسرے
ساتھ کس طرح برتنا چاہئے ایک کی مصیبت میں دوسرے کو کس طرح کام آنا چاہئے۔
اگر لوگ لچھمن جی کی مورتی کا غور کے ساتھ درشن کرتے اور درشن کے اصل مطلب کو گھنٹوں گھڑیال
کے شور میں نہ کھو دیتے تو آج ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا نہ ہوتا اور مقدمہ
بازی کر کے اپنی تمام جائداد کو نہ کھو بیٹھتا۔

شری رشبھ دیو جی۔ نیم ناتھ جی۔ مہابیر جی و بدھ دیو جی کی مورتیوں سے ویراگ
کا جیسا سبق ملتا ہے اس کی تعریف خود رام چندر جی یوگ بششٹ میں اس طرح کرتے ہیں

नाहंरामो न मेवाञ्छा भावेषुनच मेमनः
शान्तिमास्थातु मिच्छामि स्वात्मन्येव जिनोयथा
सर्ग १० श्लोक ८[1]

(ترجمہ صفحہ ۱۰ پر دیکھو۔)

ایسا ہی بھرتری ہری جی نے اپنی شرنگار پستک میں لکھا ہے۔

एकोरागीषु राजते प्रियतमा देहार्धधारीहरो।
नीरागेषु जनो विमुक्तललनासङ्गोन यस्मात्परः
दुर्वारस्मरबाण पन्नग विषव्या विद्ध मुग्धो जनः
शेषः कामविडम्बितान्न विषयान्भोक्तुं न मोक्तुं क्षमः
भर्तृहरि नाटक कुष्ठकः॥

اس کا ترجمہ شری مہاراج سوائے پرتاب سنگھ جی نے اپنے شرنگار منجری میں اس طرح کیا ہے

حاشیہ نمبر ۱۔ بھرتری ہری کو بعض آدمی راجہ بکرماجیت جس کا سمت عیسوی سن سے ۵۷ سال پیشتر جاری ہے بھائی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے در اصل وہ راجہ منج کے بھائی سنگھل کا بیٹا اور مشہور جین آچاریہ شبھ چندر کا بھائی ہے۔ بھرتری ہری جینی نہیں تھا۔

بنوائی جاتی ہیں سنہ ۱۱۹۹ء سمت ۱۲۵۶ ہیں یعنی مادھواچاریہ وغیرہ کے زمانہ میں ان مورتیوں کی پوجا دیپ دھوپ نئی ویدھ وغیرہ سے ہونے لگ پڑی۔ اسی ہی لئے جینیوں میں سے تارن پنتھ اور ستھانک باسی سمپردائے اور ہندوؤں میں سے بابا نانک وکبیر صاحب سولہویں صدی میں اور ۱۸۷۵ء میں آریہ سماج نکلی جس نے مورتی پوجن کا کھنڈن کیا۔ یہ سب کھنڈن دربیہ پوجا کا ہے۔ بھاؤ پوجا (دل سے بزرگوں کی استتی کرنا انکو یاد کرنا) کی نہیں ہے۔

آجکل دربیہ پوجا کا بھاؤ قدم بقدم روبہ تنزل ہے اور کم ہوتا چلا جارہا ہے۔ اس لئے اسکو اگر اب ترک کر دیا جاوے توکچھ ہرج نہیں ہے (یہ میری اپنی رائے ہے معاف کرنا)۔

کیونکہ اس کے ترک کر دینے سے برادری کے بہت سے جھگڑے رفع ہو جاویں گے۔ مثلاً دسوں بیسوں کا جھگڑا۔ بیس پنتھیوں تیرہ پنتھیوں کا جھگڑا۔ سوتیامبر دگمبر کا جھگڑا کیونکہ اکثر اعتراض یہی ہوا کرتے ہیں کہ فلاں شخص بھگوان کی پوجا نہیں کر سکتا۔ فلاں سمپردائے کا مورتی پوجن کا طریقہ درست نہیں ہے۔ وہ فلاں شے مورتی پر چڑھاتا ہے وہ اس طرح پوجا کرتا ہے بھاؤ پوجا یعنی مورتی کے سامنے کھڑا ہو کر استتی ہر ایک ہی پڑھ سکتا ہے بلکہ بھاؤ پوجا کی ممانعت تو سوتک وپاتک کے موقعہ پر بھی نہیں ہے۔ اس لئے بھاؤ پوجا ہی کافی ہے درحقیقت لفظ پوجا کے معنی ہی کسی بزرگ کی استتی یا تعریف کرنے کے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مندروں میں مورتی کس کی ہونی چاہئے اس کی بابت میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی جس کو ہم اپنا آدرش یا نمونہ بنانا چاہیں اس کی جس جیسے گن ہم اپنے میں پیدا کرنا چاہیں۔ وہ کون ہو سکتا ہے میری رائے میں گرہستیوں میں رام چندر جی سیتا جی لچھمن جی اور تارک الدنیاؤں میں رشبھ دیوجی نیم ناتھ جی۔ مہابیر جی و بدھ دیو جی۔ رامچندر جی کی لائف پڑھنے سے ان کی مورتی کے درشن کرنے سے ہم کو فوراً خیال آسکتا ہے کہ اگر ہم کو اپنے پتا کا ایک سچا پتر بننا ہے یا اپنی پرجا (رعیت) کا پیارا راجا یا لیڈر بننا ہے تو رام چندر جی جیسا بننا چاہئے۔ ہندو قوم کے لیڈر شکایت کرتے ہیں کہ لوگ ہماری پیروی نہیں کرتے لیکن کیا وہ اپنے پیروؤں کی رائے کا ایسا لحاظ رکھتے ہیں

ہزار چھیانوے ہو۔

کیونکہ ہندی کے پہاڑوں میں سولہ اٹھے ٹھائی سو، سولہ نم چوال سو کہنے کا رواج ہے اور ٹھائی سو اور چوال سو سے مطلب ۱۲۸ اور ۱۴۴ ہوتا ہے نہ کہ اٹھائیس اور چوالیس سو۔ اعداد و شمار میں اس قسم کی غلطیاں پرانوں میں بہت جگہ معلوم پڑتی ہیں۔ جن کی تصحیح پراکرت اور سنسکرت گرنتھوں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔

پرانوں میں ان کی تصنیف کے بعد ہی لوگوں نے سب کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے ان ہی میں نہیں بلکہ بڑی بڑی دھرم پستکوں میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تمام کتابیں پہلے سینہ بسینہ زبانی یاد کیجاتی تھیں۔ کتابی شکل میں یہ سب بہت عرصہ بعد لکھی گئی ہیں۔ وید جو بہت عرصہ پہلے کے تصنیف شدہ ہیں۔ مہابھارت کے بعد ویاس نے مرتب کئے۔ جینیوں کے شاستر چندر گپت کے بعد لکھے گئے۔ بودھ مذہب کی کتابیں اشوک کے زمانے میں تحریر ہوئیں۔ قرآن شریف ابوبکرؓ کے زمانہ میں تحریر ہوا۔ بائبل بہت سی زبانوں سے ترجمہ ہوتے ہوئے موجودہ شکل میں ہم تک پہنچی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں میں بہت سی باتیں مشتبہ ہیں مثلاً ویدوں اور منوسمرتی میں کہیں اہنسا کو دھرم بتلاتا ہے کہیں یگ میں پشو ڈالنے کا اپدیش دیا ہے۔ سانکھ درشن کے پہلے ادھیائے کے ۲۵ ویں سوتر میں ویشیشک درشن کا حوالہ ہے حالانکہ ویشیشک درشن ہزارہا سال بعد کا تصنیف شدہ ہے بائبل میں ساتویں حکم شرعی میں لکھا ہے کہ اپنے پڑوسی کی عورت کو بری نگاہ سے نہ دیکھو یہ ظاہرا ترجمہ کی غلطی ہے کیونکہ مصنف نے زنا سے پرہیز بتلایا ہوگا نہ کہ اس حکم کو صرف پڑوسی کی عورت تک ہی محدود رکھا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مورتی پوجن } مورتی پوجا کی کتاب میں علیحدہ بحث کی گئی ہے پرانے زمانے میں بزرگوں کی یہ مورتیں صرف ان کی یادگیری کے لئے اسی طرح بنائی گئی ہیں جس طرح آجکل بھی ملکہ معظمہ وغیرہ کی بسٹ Bust

معلوم ہوتا ہے۔ شارحین و مترجمین نے غلطی کھائی معلوم ہوتی ہے۔ خیر کچھ ہی ہو
ہم کو ان داستانوں سے اخلاقی سبق سیکھنے چاہئیں اور ان کے امر واقعہ ہونے یا نہ ہونے
پر کچھ دھیان نہ دینا چاہیئے۔ ہم کو ان پرانوں کے مصنفوں کا اپکار ماننا چاہئے جنہوں
نے اس زمانہ میں جس وقت کہ کاغذ تک نہ تھا۔ بزرگوں کی جن کو ہم دیوتاؤں اور پرمیشر
کے اوتاروں تک کا رتبہ دیتے ہیں سوانح عمریاں اور نصیحت آموز داستانیں تاڑ
پتروں پر لکھ کر ہمارے تک پہنچائے ہیں۔ ان کے لکھنے والے کوئی سرد گیہ تو تھے ہی نہیں
پھر اگر انہوں نے کچھ سُنی سنائی روایتوں کو بھی درج کتاب کر دیا ہو تو کیا تعجب ہے۔ اگر
ان کتابوں کو ہم صرف دھرماتما پرشوں کی بنائی ہوئی کتابیں مان لیں اور ان کو دھرم پستکیں
ہونے کا درجہ نہ دیں تو پھر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے کیونکہ شاہ نامے میں جب ہم
یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں ؎

ز سمّ ستوراں دراں پہن دشت ÷ زمیں شش شد و آسماں گشت ہشت۔

تو ہم اس پر کبھی اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ صرف استعارہ یا مبالغہ ہے
لیکن اگر کوئی ایسی بات اپنے پرانوں میں دیکھ لیتے ہیں تو اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں مثلاً
جب ہری بنس پران میں لکھا ملتا ہے کہ چھپن کروڑ جادو بنسی دوارکا میں بستے تھے یا جب
ہم ان میں پڑھتے ہیں کہ بھرت راجہ کے ۹۶ ہزار رانیاں تھیں۔ تو حجت کرنے بیٹھ جاتے
ہیں ۵۶ کروڑ تو آبادی ہندوستان کی بھی نہیں ہے۔ پھر ایک دوارکا شہر میں اتنی آبادی
کہاں سے آ گئی۔ ۹۶ ہزار رانیاں ایک راجہ کی کیسے ہو سکتی ہیں۔ اس میں سمجھ کا ہی قصور ہے
وجہ یہ کہ ہم ان کو دھرم پستکیں مان کر ان کو لفظ بلفظ درست سمجھتے ہیں اگر لفظوں کو
چھوڑ کر ۵۶ کروڑ اور ۹۶ ہزار سے مراد صرف تعداد کثیر سے لیویں تو پھر کچھ اعتراض
نہیں رہتا۔ دیگر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہم ان تحریروں کے ترجمہ کرنے میں غلطی کرتے
ہیں ممکن ہے کہ ۵۶ کروڑ اور ۹۶ ہزار کے بجائے شاید اصلی تعداد ایک کروڑ چھپن اور ایک

بھاؤ سے اختلافات پر غور کرے اور اس کے سب پہلوؤں کو وچارے۔ مختلف مذاہب میں اختلاف کا باعث تین باتیں ہیں ایک پران دوسرے مورتی پوجن تیسرے ایشور وشے لہذا اس جگہ انکی بابت اپنی ناقص رائے ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

پران } جن پستکوں میں بزرگانِ دین کی سوانح عمریاں اپنے ملک کی تواریخیں یا عام لوگوں کو سمجھانے کے واسطے داستانیں وقصے کہانیاں لکھی ہوئی ہیں ان کو دیگر جین پرتما تو یوگ کے شاستر سو نیا مبر جینی دھرم کتھانو یوگ بودھ جاتک گرنتھ اور عام ہندو پران کہتے ہیں۔ در اصل یہ پستکیں دھرم پستکیں نہیں ہیں بلکہ دھرماتما پرشوں کی بنائی ہوئی مفید کتابیں ہیں ان میں سوانح عمریوں قصوں وکہانیوں کے ذریعہ دھرم اپدیش دیا گیا ہے اس ہی لئے عام آدمی انکو دھرم پستکیں سمجھتے ہیں۔ عام طور پر ایک دوسرے مذہب والے ان ہی کتابوں کی تحریروں پر اعتراض کرتے ہیں۔ سدھانت کی جو پستکیں ہیں اور جو در اصل دھارمک پستکیں ہیں ان پر بہت تھوڑے اعتراضات ہوتے ہیں۔ ان پر زیادہ اعتراض ہو دیں بھی کیونکر۔ ان پر اعتراض کرنا کسی ایسے ویسے آدمی کا تو کام ہی نہیں ہے ان پر تو ودوان ہی وچار کر سکتے ہیں۔ پرانوں میں بعض باتیں تو کسی بزرگ کی بڑائی جتلانے کے واسطے اور بعض النکار روپ سے (استعارات) لکھی ہوئی معلوم پڑتی ہیں مثلاً مہابیر سوامی بدھ دیو وغیرہ کی پیدائش وغیرہ کے وقت اندر اور دیوتاؤں کا آنا۔ دیو انگناؤں کا ناٹک کرنا اور بہت سے عجیب وغریب بعید از عقل تماشے دکھلانا۔ آجکل کوئی دیوتا سورگ سے زمین پر آکر کچھ تماشہ نہیں دکھلاتا لہذا ایسی ایسی باتوں پر یقین نہیں آتا لیکن ایسی ایسی باتیں کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی کیا پارسی وغیرہ وغیرہ سب کی کتابوں میں لکھی ہیں نہ معلوم کیا بھید ہے؟ پرانوں میں اندر کا سورگ سے آکر گوتم رشی کی بیوی پر عاشق ہونا اور گوتم رشی کے شراپ سے اندر کے ایکہزار بھگ کا ہو جانا لکھا ہے۔ یہ کچھ النکار

(ناظرین معاف کرنا اور میرے صاف کہنے پر مجھے بُرا بھلا نہ کہنا) جمع ہو کر ایک بات کو طے
کر لیتے ہیں وہاں ہی یہ قرار پا جاتا ہے کہ کل عام جلسے میں فلاں شخص فلاں بات کو
پیش کرے گا فلاں اس کو سیکنڈ کریگا اور بس۔ کیا آپ اسی "ملی بھگت" کی کارروائی
کو لوگوں پر فورس کرنا چاہتے ہو؟ زیادہ کہنا فضول ہے۔ اس کی تشریح لاحاصل ہے۔
اس لئے مناسب ہے کہ ایک جلسہ میں صرف ایک ہی ریزولیوشن پر غور کیا جاوے۔ مضمون
کو پہلے سے اخبارات کے ذریعہ مشتہر کیا جاوے۔ تب ریزولیوشن پیش ہونا چاہئے جو چاہے
اس کو سیکنڈ کرے جو چاہے اسکی تردید کرے۔ ہر ایک شخص کی رائے کو وقعت دی جاوے
مخالفت والے کو فول (احمق) بناکر بٹھلا دیا نہ جاوے۔ بلکہ اس کے دلائل پر غور کیا جاوے۔ اگر
ایک بات ایک دن میں طے نہ ہو دوسرے روز پھر اس ہی پر بحث کیجاوے۔ آخیر میں نتیجہ
نکالا جاوے جو نتیجہ ہو اس پر عمل کرنیکا انتظام کیا جاوے اور جب پہلا موقعہ اس پر عمل کرنے
کا آوے تو کمزوری نہ دکھلائی جاوے۔ بُری رسومات کی ترمیم یا تنسیخ اس ہی طرح
ہو سکتی ہے اور طرح نہیں۔ سبھا و سوسائٹیوں کے پریسیڈنٹ ایسے اشخاص بنائے
جاویں جن کو ان معاملات میں مس ہی نہو۔ لکھے پڑھے نہ ہوں صرف نمائشی ہوں اور
اُن سے کچھ روپیہ وصول کرنے کی غرض سے پریسیڈنٹ بنایا گیا ہو جس کام میں آنیسٹی
Honesty کو نہیں برتا جاتا وہ سپھل نہیں ہوتا۔ اس لئے پریسیڈنٹ
ایسے چنے جاویں جو قابل شخص ہوں تن من دھن سے اُس کام کو چاہتے ہوں جس کے
واسطے وہ منتخب کئے گئے ہوں۔ سالانہ جلسوں کے علاوہ سال کے اندر بھی جہاں کہیں کسی
موقعہ پر بہت سے لوگوں کے اکٹھا ہونے کا موقعہ ہو وہاں بھی اس بات پر پرچار کیا جائے

(۷) ایسی کوشش کیجاوے کہ کسی طرح مذہب ایک ہو جاوے۔ اس بات
کی خواہش ہندو دھرم کی ہر ایک شاخ رکھتی ہے۔ لیکن ایسا جب ہی ہو سکتا ہے۔
جب ہر ایک اپنی تھوڑی بات کو چھوڑے اور تعصب کو ایک طرف رکھکر دھرم

(۵) جو قومی سکول کھولے جاویں ان میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاوے سکولوں میں کیا کیا مضامین پڑھانے چاہئیں اس کے لئے دیکھو صفحات ۲۵۴ لغایت ۲۵۴ کتاب ہذا۔

(۶) سالانہ جلسوں میں صرف کاغذ سیاہ کرنے کے لئے ریزولیوشن پاس نہ کئے جاویں بلکہ ایک سال کے جلسہ میں صرف ایک بات پر بحث کیجاوے اور جب تک وہ بات قوم میں رواج نہ پا جاوے آیندہ سالوں میں بھی اس پر ہی غور کیا جاوے۔ کسی دوسرے مضمون کو اس وقت تک نہ چھیڑا جاوے جب تک کہ پہلا قصہ طے نہ ہو چکے۔ لوگ کہتے ہیں کہ قوم ریزولیوشنوں پر عمل نہیں کرتی لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ وہ ریزولیوشن قوم کے پاس کئے ہوئے نہیں ہوتے وہ تو صرف دو چار آدمیوں کی زبانی جمع خرچ ہوتے ہیں جن پر خود ان کا بھی عمل نہیں ہوتا۔ ہر قوم میں دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرے غیر تعلیم یافتہ ایک پُرانی رسومات و رواجات کے دلدادہ جن کو انگریزی میں کنسرویٹیو کہتے ہیں اور دوسرے آڈوانسڈ Advanced خیالات کے آدمی جو پروٹسٹنٹ Protestants کہلاتے ہیں ایک کو اولڈ فیشنڈ دوسرے کو نئی روشنی والے New Light بھی کہتے ہیں ان دونوں کا تعلق ایسا ہوتا ہے جیسے سانکھ درشن میں پرش اور پرکرتی کا بتلایا ہے۔ ایک اندھا اور دوسرا لنگڑا۔ پُرانے خیالات کے آدمی لنگڑے ہیں اور نئے خیالات کے اندھے اندھا اور لنگڑا دونوں علیحدہ علیحدہ اپنے کاروبار نہیں کر سکتے۔ لیکن جب لنگڑے کے گردن پر اندھا سوار ہو جاوے تو دونوں مل کر اچھی طرح چل پھر سکتے ہیں اور اپنا کاروبار کر سکتے ہیں لہذا جب تک قوم کے تمام آدمی پُرانے فیشن والے بھی اور نئی روشنی کے بھی شامل نہوں تب تک قومی رسم و رواج کی درستی نہیں ہو سکتی۔ آجکل سبھا سوسائٹیوں کی سبجکٹ کمیٹیوں میں صرف تھوڑے سے آدمی فری میسنوں کی طرح

گوڑ برہمن سبھا کتری سبھا وغیرہ وغیرہ میں درپیش ہے - اس پر عمل درآمد کرنا شروع
کیا جاوے - ریزولیوشن کے پاس کرنے سے اب کام نہیں چلتا جس وقت کسی سبھا
میں کوئی ریزولیوشن پاس ہو اُس کے ممبر اُس ریزولیوشن پر عمل کرنے کا پرن کریں -
ہندو سبھا کے پلیٹ فارم پر اس مضمون پر زیادہ زور سے ویاکھیان ہوں - دھرم
شاستر ایسی شادیوں کے برخلاف نہیں ہیں - دیکھو صفحہ ۲۴ کتاب ہذا بلکہ پہلے زمانہ
میں تو ملیکشوں تک کی لڑکیوں سے بیاہ کرتے تھے دیکھو صفحہ ۲۰ استری پرش کے مذہبا
کی بھی ہوتی تھی دیکھو صفحہ ۲۴-

(۲) کچی پکی رسوئی کی تمیز اٹھا کر کسی بھی ویجیٹیرین ہندو کے ہاتھ کی رسوئی کھانے
میں کچھ ہرج نہ سمجھا جاوے - مگر اتنا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ رسوئی شدھی کے ساتھ
پکائی جاوے میلے کچیلے آدمی سے نہ پکوائی جاوے - کیونکہ تندرستی کا دارومدار شدھ
بھوجن پر مبنی ہے -

(۳) خواہ کسی بھی مذہب کا جلسہ ہو اس میں دوسرے مذہب والوں کو خاص طور
پر بلایا جاوے اور اس میں ان کو اپنے مذہب کے لکچر دینے کی اجازت دی جاوے
تاکہ لوگوں کو ایک دوسرے کے مذہب کے خیالات میں مشابہت وغیر مشابہت معلوم
کرنے کا موقعہ ملے - جو لکچر ہوں نازیبا الفاظ میں نہوں جس سے ایک دوسرے کی
دل شکنی ہو -

(۴) گورنمنٹ سے استدعا کر کے فقیروں کے لئے ایک قانون پاس کرایا جاوے
کہ جو فقیر بھنگ چرس یا شراب پیتا ہو - مذہبی لکچر نہ دے سکتا ہو - پڑھنے پڑھانے میں
اپنا وقت نہ گذارتا ہو وہ بازاروں گلیوں میں بھیک نہ مانگ سکے - جب فقیروں
میں سے حرام خوروں اور ناکاروں کی تعداد نکل جاویگی تو باقی فقیر ہندومت کے
اُپدیشکوں کا کام دے سکیں گے اور تنخواہ پر اُپدیشک نہ رکھنے پڑیں گے -

قائل ہونے ایشور۔ جیو اور پرکرتی تین کو نہ مانتے سانکھ و پورب میمانسا ہیں کرتا ہے صاف طور پر انکار ہی ہے۔ ایشور کو جگت کرتا مانتے ہوئے ان درشنوں کو اپنی مذہبی کتاب بتلانا کیسے ہو سکتا ہے۔ سب درشنوں کے مت کو گڈمڈ کر دینا اور سب کو ایک بتلانا کون ودوان تسلیم کر سکتا ہے۔ جن بزرگوں کی بہت سے آدمی عزت کرتے ہوں ان کو بُرا کہنا لوگوں کو کیسے پسند آسکتا ہے آریہ سماج کے بعض جوشیلے اُپدیشکوں نے ہندو مسلمان سب کے بزرگوں کی نسبت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اپنی کتابوں میں دوسرے مذاہب کی بابت غلط سلط حوالے دئے جینیوں کی نسبت ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سملاس میں لکھا کہ جینی ۸۴ کوس کی جون مانتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ جین مت سمیکشا کتاب میں لکھا ہے کہ جینیوں کے ماں ماس کھانا جائز ہے جو بالکل ترکیش کے خلاف ہے کیا ایسے غلط واقعات لکھ کر دوسرے مذاہب کا کھنڈن ہو سکتا ہے۔ یہ تو ہے آریہ سماج کا تاریک پہلو لیکن اگر اُس کے روشن پہلو پر غور کیا جاوے تو سوامی جی اور آریہ سماج نے ہندو جاتی کا جو اُپکار کیا اسکو وہ کبھی نہ بھولے گی۔ ہندوؤں میں ایکتا کا خیال پیدا کرنا۔ سب کا اپنے اپنے مذہب کے بھولے بسرے پستکوں کو از سر نو پڑھنا ہر قوم میں سکول و کالج و یتیم خانوں کا کھلنا۔ ایک ورن کی مختلف جاتیوں کا آپس میں میل ملاپ بڑھانے کا خیال پیدا کرنا آریہ سماج ہی کا کام ہے۔

ہندو جاتی کیسے ایک ہو سکتی ہے۔ اچھا تو اب ہندو جاتی ایک کس طرح ہو سکتی ہے یہ ایک بڑا اہم سوال ہے مگر آج کل اس بات کی فکر ہر ایک غور کرنیوالے ہندو کو لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ جو کچھ میری عقلِ ناقص میں آتا ہے میں بھی عرض کر دیتا ہوں۔ ہندو جاتی مندرجہ باتوں پر عمل کرنے سے ایک ہو سکتی ہے۔

(۱) بالفعل کم سے کم ایک ورن کی چھوٹی چھوٹی جاتیوں میں خواہ انکا مذہب علٰحدہ علٰحدہ ہو آپس میں شادی کرنے کا رواج جاری کیا جاوے۔ آجکل یہ سوال جین سماج

آریہ سماجی ہندو جاتی میں ایکتا کیوں نہ کر سکی

اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کس طرح کیا جاوے حال ہی میں سوامی دیانند سرسوتی جی نے تمام ہندو جاتی کو ایک کرنا چاہا تھا مگر ناکامیابی ہوئی۔ ناکامیابی کیوں ہوئی۔ مصنف کی رائے میں اس کے دو باعث ہیں۔ اوّل ویدوں اور چھ درشنوں کا من مانا ترجمہ کرکے اس پر سماج کی بنیاد قایم کرنا۔

دوئم:۔ دیگر مذاہب کا نازیبا الفاظ میں کھنڈن کرنا اور بعض جگہ غلط حوالے دینا۔

اب انکی وجوہات سنئے ویدوں اور چھ درشنوں کو ماننے میں سوامی جی نے شاید یہ سوچا ہوگا کہ تمام ہندو خواہ وہ کسی خیالات کے ہوں ویدوں اور درشنوں کی تعلیم سے باہر نہیں جا سکتے اس لئے اُن کو تسلیم کرنا مناسب ہے لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ان میں ایک دوسرے کی تعلیم میں کس قدر فرق ہے۔ انہوں نے اپنی من مانی تاویلات کرکے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ان شاستروں میں ایک دوسرے میں اختلاف نہیں ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ ویدوں کے منتر بھاگ میں تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے وہ تو اندر اگنی۔ وایو وغیرہ نیچرل طاقتوں کی تعریف کے بھجنوں کا مجموعہ ہے۔ سوامی جی نے اندر اگنی۔ وایو سب کا ترجمہ ایشور کر ڈالا۔ ودوان اس کو کیسے منظور کر سکتے تھے۔ دوسرے برہمن بھاگ میں اور پورب میمانسا میں جو ہنسامئی یگیوں کا ذکر ہے اس کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس میں جیو ہنسا ہی نہیں ہے اگر ویدک یگیوں میں ہنسا نہوتی تو سانکھیہ درشن کے پہلے ادھیائے کے ۴۲ و ۴۳ شلوک میں ان سے مکتی حاصل نہونا نہ کہا جاتا۔ میکس مولر جیسے ودوان اُس کا ترجمہ ایسا نہ کرتے جس سے ویدوں میں صاف طور پر ہنسا کا اُپدیش ملتا ہے اور مسٹر تلک جیسے ویدوں کے ماننے والے پنڈت یہ نہ کہتے کہ جینیوں نے ہنسا والے یگ ہٹائے ہیں۔ اور ہندو دھرم پر دیا کی چھاپ ماری ہے (دیکھو صفحہ ۵۲) ویدوں کے تیسرے بھاگ اُپنشدوں میں اور ویدانت درشن میں جو ادویت باد ہے اگر سوامی جی اس کو مانتے تو ایک برہم دو تیہ ناستی کے

۳ سوتر ۵ ۲ پران کا بھاشیہ) مگر جین مذہب کی چھاپ ویدک دھرم پر پورے طور پر لگ چکی تھی۔ اس لئے ہنسا می یگ کا راج اس دیس سے اٹھ گیا۔

شنکر سوامی کے بعد ان کی چار پھیر وائے گری۔ پوری۔ بھارتی او سنیاسی ہو گئی۔ بعد ازاں سمت ۱۰۱۱ بکرم میں راما نج ہوئے۔ انہوں نے رام چندر و سیتا جی کی پرستش کا رواج دیا۔ رام چندر جی کو وشنو کا اوتار بتلایا۔ اور وشنو مت چلایا پھر سمت ۱۲۲۵ میں مادھو آچاریہ ہوئے انہوں نے سری کرشن جی و رادھکا جی کی مورتی مندروں میں ستھاپن کی اور کرشن لیلا چلائی۔ بنگال میں سمت ۱۴۰۷ میں چیتن پر بھو ہوئے سمت ۱۵۴۰ میں کبیر جی بلبھ سوامی۔ بابا نانک۔ گورکھ ناتھ ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے پنتھ چلائے سمت ۱۶۰۱ میں دادو جی نے دادو پنتھ نکالا۔ سمت ۱۸۸۵ بکرم یا ۱۸۲۸ء میں راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کی بنیاد ڈالی پھر دیو سماج ہوئے۔

سمت ۱۸۵۸ میں رادھا سوامی مت نکلا۔ پھر سمت ۱۹۳۲ بکرم مطابق ۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند سرسوتی نے آریہ سماج قایم کی۔ غرضیکہ ہندوستان میں جس کی دفلی اس ہی کا راگ والا معاملہ ہو گیا جس نے چاہا ذرا ذرا سا تفاوت طریقہ پرستش میں کر کے کسی نے سیدھا کسی نے ٹیڑھا کسی نے ترچھا ٹیکا لگا کے اور اپنا نیا طریقہ سلام نمونا رائن شو آئے نمہ۔ جے رام جی کی۔ جے کرشن بلدیو کی۔ جے رادھا سوامی کی۔ نمستے مہاراج وغیرہ ایجاد کر کے بھائی سے بھائی باپ سے بیٹا علیحدہ کر دیا۔ قدیمی آرش دھرم کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہندوؤں میں نا اتفاقی کا باعث یہی فرقہ مذاہب ہیں۔ ہر ایک آدمی اپنے چھوٹے سے دائرے میں تیلی کے بیل کی طرح گھوم رہا ہے۔ آجکل ہندو جاتی اس نا اتفاقی پر وچار کر رہی ہے اور سب کو ایک کرنا چاہتی ہے لیکن یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب سب کا ایک دھرم ہو سب کا ایک معبود ہو۔ اپنے اپنے دھرم اور طریقے خیالات علیحدہ رکھتے ہوئے ایک ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

بجود ہوا کرتا ہے - پرمیشور کسی کا پن و پاپ نہیں کیا بلکہ اگیان کے سبب گیان پر پردہ پڑ جانے سے جیو موہ کے بس میں ہیں اور کرم کرتے ہیں اور پھل بھوگتے ہیں"

ایشور کو کرتا کپل رِشی و پاتنجلی و جیمنی نے بھی نہیں مانا ہے کیونکہ یہ سب "پرنیام وادی" ہیں آرنبھ باد صرف نیائے اور ویشیشک کا مت ہے یہی آرنبھ باد کا مسئلہ عیسائی اور مسلمان مذہب کی بنیاد ہے جنہوں نے اس کو اور بھی بہت کچھ ترقی دی ہے یعنی سرب و یاپک ایشور سے یہ کام ہوتا ہوا نہ دیکھ کر انہوں نے اس کو عرش معلے پر بٹھلایا ہے اور بہت سے ملائک کو اس کا کارندہ ٹھہرایا ہے - انہوں نے ایمان و دین کو مکتی کا مارگ تبلایا ہے اور گیان کو ہیچ ٹھہرایا ہے - کیونکہ اگر گیان کو اس میں لڑایا جاوے تو پھر یہ مسئلہ قائم نہیں رہتا - شیطان کا قصہ اس کی تصدیق کرتا ہے - انہوں نے جو بابا آدم کو سب سے پہلا انسان ٹھہرایا ہے - مصنف کی رائے میں یہ رشبھ دیو جی ہیں زیادہ بحث کے لئے دیکھو صفحہ ۲۱

جین مذہب کی سخت ریاضت اور گاڑھے ویراگ نے اس کو ہمیشہ نقصان پہنچایا ہے چنانچہ جس طرح مہاویر اور بودھ اس سے پہلے علیحدہ ہوئے تھے اسی طرح راجہ چندر گپت کے وقت میں سوتیامبر فرقہ علیحدہ ہوا - اس کے بعد بکرم کی پہلی صدی میں کنادرشی نے اپنا ویشیشک درشن لکھا - جس کا مت وہی ہے جو نیائے کا ہے - اس نے بھی ایشور کو جگت کرتا مانا ہے اور ایشور پرکرتی اور جیو تین ہستیاں قائم بالذات قرار دی ہیں - ویشیشک جیو میں گیان گن نہیں مانتا وہ کہتا ہے گیان ایشور کا گن ہے -

کنادرشی کے بعد سمت ۳۱۰۳ یودھشٹری یا سمت ۱۱۳ بکرم میں شنکر سوامی پیدا ہوئے انہوں نے ویاس کے ویدانت درشن پر بھاشیہ لکھا اور ادویت مت کا اپدیش دیا - شیو مت چلایا - بودھوں کو ہرایا اور بہت نقصان پہنچایا ان کے بہت سے مندر تڑوا کر اپنے شوالے بنائے جینیوں کا سیت بھنگی نیائے (دیکھو صفحہ ۱۹۴) اس کے سمجھ میں نہیں آیا - اس نے ویدک ہنسا کو جائز ٹھہرایا (دیکھو ویاس کے شاریرک سوتر ادھیائے

کے ثبوت میں کاریتو اور ساویوتو कार्यत्व सावयवत्व
بتلایا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مرکب شے کا کرتا ہوتا ہے جیسے کہ کپڑے کا جولاہا
چونکہ جگت پرمانوؤں کے سنگھ سے بنا ہوا مرکب شے ہے۔ اس لئے اس کا کرتا ایشور
ضرور ہے۔ جو لوگ منطق کو اچھی طرح نہیں سمجھتے اور مغالطوں سے واقفیت نہیں رکھتے
ان کو تو یہ دلیل بڑی مضبوط معلوم دیتی ہے۔ دوسرے انکی موٹی سمجھ میں دنیا کا خود بخود بننا
بھی نہیں سماتا کیونکہ یہ تو خاص خاص سائنس دان ہی سمجھ سکتے ہیں لہذا بہت سے آدمی
کرتا کے مسئلہ کے قایل ہیں۔ اس دلیل میں جو مغالطہ ہے وہ ہم آپ کو بتلاتے ہیں۔ دنیا کے
مرکب ہونے سے کرتا ثابت کرنے کی دلیل خود محتاج ثبوت ہے یعنی جب تک یہ ثابت نہ کیا
جاوے کہ دنیا کبھی غیر مرکب یا پرمانو روپ بھی تھی تب تک یہ دلیل ٹھیک نہیں ہو سکتی یہ ہیتو
پرسدھ ہیتوابھاس ہے کاریتو ہیتو میں اپکشت کر ہیتوابھاس ہے یعنی ایشور روپ کرتا اور
جگت روپ کاریہ میں کوئی ویاپتی (تعلق لازمی) نہیں ہے۔ انومان جب ہی ٹھیک ہو سکتا
ہے جب ہیتو اور سادھیہ میں ویاپتی ہو جیسے آگ کو ثابت کرنے کے لئے دھوئیں کی دلیل ہے
کیونکہ دھواں آگ میں سے نکلتا ہے اس قسم کی ویاپتی اپادان کارن اور کاریہ میں ہوا کرتی
ہے۔ نمت کارن اور کاریہ میں نہیں ہوتی۔ ایشور جگت کا اپادان کارن نہیں ہے اپادان
کارن پرکرتی ہے اس لئے پرکرتی اور جگت میں تو ویاپتی ہو سکتی ہے کرتا اور جگت میں نہیں۔
جگت کرتا کے مسئلہ کو سری کرشن جی بھی اپنی بھاگوت گیتا میں نہیں مانتے وہ فرماتے ہیں

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः ।
न कर्म फलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १४ ॥
नादत्ते कस्यचित्पापं न चैव सुकृतं विभुः ।
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यन्ति जन्तवः ॥ १५ ॥

یہ گیتا کے پانچویں ادھیائے کے ۱۴ و ۱۵ اشلوک ہیں جن کا ترجمہ ہے کہ پرمیشور نہ کرم
کو پیدا کرتا ہے اور نہ کرم کرنے کی خواہش کو اور نہ کرم پھل کے یوگ کو بلکہ یہ سب کچھ خود

پشوؤں کا ایک احاطہ میں بند کرنا بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے کہ اس وقت
بہت سے آدمی مانس کھاتے تھے اور بہت نہیں بھی کھاتے تھے۔ نیم ناتھ جی کو ان بند
شدہ پشوؤں کے بلبلانے کی آواز پر دیا آئی انہوں نے فوراً اپنی شادی بند کر دی۔ اور
دیائی دھرم کا اُپدیش دینا شروع کیا۔ ویشم پاین ویاس نے اس وقت ویدوں
کے بھجنوں کو ترتیب دی اور موجودہ شکل میں رکھا اپنا ویدانت درشن تصنیف کر کے
اپنشدوں کے مت کی تشریح کی جس میں بتلایا کہ دنیا میں جو کچھ ہے سب برہم ہی برہم
ہے۔ جیو جو علحدہ علحدہ معلوم پڑتے ہیں یہ بھرم ہے یہ ایسے ہیں جیسے بہت سے گھڑوں
میں سورج کا عکس۔ لیکن یہ غلط ہے وجہ یہ ہے کہ سورج کا عکس تمام گھڑوں میں یکساں
ہوتا ہے مگر جیو کوئی سکھی ہے کوئی دکھی کوئی روگی اور کوئی تندرست ہے۔

ویدانتیوں کے نزدیک مکتی گیان سے ملتی ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ اٹھارہ پران
بھی ان ہی ویاس جی نے بنائے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے بعد اور لوگوں نے بنائے۔ نیم
ناتھ جی کے بعد پارس ناتھ جی بنارس میں ہوئے۔ انہوں نے بھی دیا دھرم کا پرچار کیا ان کے
ساتھ جو ایک تپسوی کا جھگڑا ہوا (دیکھو صفحہ ۴۶) وہ بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے
بکرم سمت سے ۴۷۰ برس پیشتر مگدھ دیش میں مہابیر سوامی ہوئے ان کے زمانہ میں بدھ
دیو ہوئے جنہوں نے پہلے جین دکشا لی اور پھر اسکو سخت سمجھ کر چھوڑ دی اپنا نیا بودھ
مذہب جاری کیا۔ مہابیر سوامی اور بدھ دیو دونوں نے یگیوں کے برخلاف اُپدیش دیا
جن کا یہ اثر ہوا کہ ہنسا میئی یگ ہندوستان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور برہمن دھرم پر
جین دھرم کی چھاپ لگی۔ (دیکھو صفحہ ۵۲) اس ہی زمانہ میں اکش پاد گوتم نامی برہمن
نے جین اور بودھوں کے حملوں سے بچنے کے لئے اپنا نیائے درشن رچا۔ ایشور جواب تک
صرف ایک آدرش مانا جاتا تھا ایک علحدہ قائم بالذات ہستی قرار دی اور اسکو جگت کرتا
بتلایا۔ گوتم نے اس کو بہت سی من گھڑت دلیلوں سے ثابت کیا۔ جگت کرتا ایشور کی ہستی

بہک مت کا شر دھانی ہوا۔ کوئی کوئی سادھو اپنے من کو مارتا رہا۔ کوئی جنگل میں جاکر بھی
عورت کو ساتھ لے کر کندمول کھا رشیوں کے پھندے میں پھنسا رہا۔ کوئی رشبھ دیو جی کو اپنا
آدرش مان اُس کے ہی تعریف کے بھجن گاتا رہا۔ کوئی نیچرل طاقتوں۔ سورج۔ وایو۔ اگنی
اندر وغیرہ کی استتی کرنے لگ پڑا۔ (ایسے بھجن بعد میں ویدوں کا منتر بھاگ کہلائے)
کوئی پاپوں سے ڈرتا رہا کوئی کہتا رہا کہ پاپ کوئی شے نہیں سورگ نرک کسی نے دیکھا نہیں
کھانا پینا موج اڑانا ہی انسان کا دھرم ہے۔ جیو کوئی چیز نہیں۔ خاک۔ باد۔ آب آتش
سے ہی بنا ہوا یہ جسم ہے۔ اس میں جیو ایسا ہے جیسے شراب میں نشہ۔ گھڑی میں کٹ کٹ
اس خیال کے لوگ جو چار چیزوں خاک باد۔ آب۔ آتش کو ماننے لگے چارواک ناستک کہلائے
رفتہ رفتہ جین مت جو ان پاپوں سے روکتا تھا تاریکی میں آگیا عیاشی کا بازار گرم ہوا عیاشی
کے واسطے راجاؤں نے ماس و شراب کا رواج ڈالا۔ یہاں تک کہ راجہ رام چندر جی و راون
کے زمانہ میں بڑے بڑے یگ ہونے لگے ان میں گائے۔ بکری وغیرہ پشو ڈالے جانے
لگے۔ بعض بعض برہمنوں نے ایسے یگیوں کو جائز بتلایا۔ ویدوں کا دوسرا
حصہ جو برہمن بھاگ کہلاتا ہے اس زمانہ میں تصنیف ہوا جس میں ایسے ہی یگیوں
کا بدھان ہے۔ اور جیمنی رشی نے اس ہی زمانہ میں پورب میمانسہ رچا۔ اس میں بھی
یگیوں ہی کے مضمون کی تشریح کی۔ یگیوں سے سورگ کا ملنا بتلایا۔ اور سدا ہی مکتی
کے خیال کو دھکا لگایا۔ ویدوں کا تیسرا بھاگ جو اپنشد ہیں وہ بھی اس ہی زمانہ
میں تصنیف ہوئے۔ ان میں بتلایا گیا کہ کیا پشو کیا پکشی کیا زمین کیا آسمان کیا انسان
کیا حیوان۔ کیا اینٹ کیا پتھر جو کچھ ہے سب برہم ہی برہم روپ ہے وام
مارگ بھی اس ہی وقت یا اس سے ذرا پیچھے چلا۔ کرشن جی کے زمانے تک یہی حال
رہا بہت سے لوگ ماس کھاتے رہے بہت سے پرہیز کرتے رہے۔ چنانچہ
شری کرشن جی کے تایا زاد بھائی نیم ناتھ جی کی شادی کے موقعہ پر کھلانے کے لئے

اب باقی درشنوں کا حال سنئے۔ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ رشبھ دیوجی کے وقت
میں شہروں کے بسنے اور لوگوں کے اکٹھا رہنے سے زر۔ زمین۔ زن کے جھگڑے پیدا ہوگئے
لوگ ایک دوسرے کے زر۔ زمین اور زن کو چھیننے لگے Might is right
کا رواج ہوا۔ رشبھ دیوجی کے بیٹے بھرت نے تمام ایشیا فتح کیا۔ جہاں گیا لوگوں نے
اپنی زر۔ زمین اور لڑکیاں اسکی نذر کیں۔ یہ بھرت چکرورتی راجہ کہلایا بہت سے راجہ اس کے
ماتحت ہوئے۔ ایشیا کا پرانا نام بھرت کھنڈ اس ہی کے نام پر پڑا۔ اس بھرت نے دان
دینے کے لئے دھرماتما پرشوں کو چھانٹ کر ان کا نام برہمن رکھا جن میں سے بہت سے بعد
میں جین مت سے علیحدہ ہوگئے۔ اس کے زمانے میں زبردست لوگ جن کی لڑکی خوبصورت سی
دیکھتے تھے چھین لیا کرتے تھے اس کے گاؤں پر اور مکان پر بہت سے آدمیوں کو لیکر چڑھ جایا
کرتے تھے آجکل بیاہ میں بارات لیجانے کا جو رواج ہے اس ہی کی نقل ہے۔ نوشہ کے معنی ہی
ننھے بادشاہ کے ہیں جس کے سر پر موڑ بجائے خود کے ہے اور بدن میں جامہ بجائے زرہ بکتر کے
ہے منہ پر روئی سے جو لکیریں سی بنائی جاتی ہیں وہ اس کے منہ پر تیروں کے لگنے سے
خون بہنے کے نشان ہیں عصا علم شاہی نشان اسکے ساتھ ہوتے ہی ہیں۔ باراتی لوگ گویا
اس کی فوج ہے۔ جب زبردست آدمی لوگوں کی لڑکیوں کو اس طرح چھیننے لگے تو سوئمبر کی رسم
قائم کی جس سے مطلب یہ تھا کہ کسی کے ساتھ زبردستی نہ کی جاوے بلکہ لڑکی خود جس کو پسند
کرلے اس کے ساتھ شادی کرے یہ رسم جاری تو ضرور کی لیکن زبردست لوگ کب مانتے تھے
چنانچہ ہر ایک سوئمبر میں جھگڑا ہی ہوتا تھا بھرت کے زمانہ میں کاشی کے راجہ اکنپ نے
اپنی لڑکی سلوچنا کا سوئمبر کیا۔ سلوچنا نے جے کنوار والئے ہستناپور کو پسند کیا خاص بھرت
کے بیٹے ارک کیرتی یا سورج یش نے (جو سورج بنس کا بانی ہے) جھگڑا کیا غرضیکہ یہی قصہ
چلتا رہا۔ کوئی کوئی ایک ایک شادی پر قناعت کرتا رہا کسی کسی نے بہت سی عورتیں اپنے
محل میں داخل کیں۔ کوئی رشبھ دیوجی کے چلائے ہوئے جین دھرم پر قائم رہا کوئی سانکھ

ٹروپ بھوگوں سے ہٹایا جاوے اور پہلی کدورت کو بذریعہ تپشیا کے دُور کیا جاوے۔
ایسا کرنے سے کدورت ختم ہو جائیگی یہی کدورت سے چھٹکارا مکتی ہے۔ اور وہ ویراگ اور
تپشیا سے ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ویراگ کس طرح کیا جاوے انسان
چاروں طرف بھوگ وستوؤں سے گھرا ہوا ہے وہ ہر وقت ان کو دیکھتا اور بھوگتا رہتا
ہے جن میں ہر وقت ان ہی کا سنکلپ بکلپ رہتا ہے اُس کو کیسے روکا جاوے۔ اُس
کو روکنے کے لیئے اس کی تحریک کو ایک خاص طرف لگا دینے کی ضرورت ہے اُس کے
لیئے اِس کا ایک آدرش بنانا مناسب ہے۔ وہ آدرش کیسا ہونا چاہیئے جو بھوگوں سے
وِرکت ہو پاک ہو۔ اُس زمانہ کے لیئے جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں سوائے رشبھ دیو کے
اور کون آدرش ہو سکتا تھا چنانچہ لوگوں نے اس کو ہی اپنا آدرش بنایا اور ایشور
اُس کا نام رکھا۔ اس طرح ایشور کا مسئلہ نکلا۔ رشبھ دیو کے مکت ہونے کے بعد
لوگوں نے اُس کی مورتی بنا کر اُس کو اپنا آدرش بتلایا اور اس طرح مورتی پوجا کی بنیاد
پڑی۔ سانکھ مت میں بھی ویراگ ریاضت اور آدرش کی ضرورت پڑی چنانچہ ان تینوں
کو مان کر یوگ درشن اس کا نام ہوا۔ جین مت کا یوگ اور پاتنجلی کا یوگ قریب قریب
ایک ہی ہے یہانتک کہ اس کی آٹھ انگوں کے بھی دونوں میں ایک ہی نام ہیں۔ علاج یوگ
وہی ہے بعد میں دھوتی نیتی سے حلق وغیرہ صاف کرنے کا جو رواج چلا وہ ہٹ یوگ
کہلایا وہ جین مت میں نہیں ہے۔ جین مت میں آتما کی شدھی ویراگ سنتوش وغیرہ سے
ہی ہو سکتی ہے دھوتی نیتی سے نہیں۔ پاتنجلی یوگ درشن میں ایشور کو علحدہ ہستی تسلیم نہیں کرتا
ہے بلکہ وہ صرف دھیان کرنے کے لیئے ایک خیالی آدرش یا Ideal ہے۔
چونکہ سانکھ اور یوگ دونوں درشن اس ہی وقت کے ہیں جبکہ جین مت ہے اس لیئے
ان میں بہت کچھ مشابہت ہے اور تینوں میں دو اشیا ہی انادی مانی ہیں ایک جیو یا
پُرش دوسرا اجیو یا پرکرتی۔

حاصل ہوا اور وہ گیان سیکھے جب وہ گیان کے ذریعہ اپنے آپ کو پرکرتی سے علیحدہ سمجھ جاتا ہے
تب اُس کی مکتی ہو جاتی ہے یعنی پرکرتی کا اور اس کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے مطلب یہ کہ
مکتی صرف گیان سے ہے۔ جیو کو جو بندھ ہے وہ صرف اگیان سے ہے یا یوں کہو کہ اگیان
ہی کا نام بندھ ہے۔ جین مت بھی جیو اور پدگل کا سمبندھ انادی مانتا ہے۔ مگر جیو کو کرتا
اور بھوگتا دونوں کہتا ہے چونکہ جو کرتا نہیں ہوتا وہ بھوگتا بھی نہیں ہو سکتا جو بوتا نہیں وہ
کاٹتا نہیں جیو کو لطیف و شفاف اور پدگل کو کثیف و مکدر بتلاتا ہے۔ جیو کی جو لطافت ہے
وہ ہی گیان ہے۔ اور پدگل کی جو کثافت ہے وہی کدورت ہے جیسے صاف پانی میں مٹی ملنے سے
اُس میں کدورت آجاتی ہے۔ اسی طرح جیو کے گیان میں بوجہ پدگل کے سمبندھ کے
کدورت ہے جس کی وجہ سے جیو اشیاء کو کچھ کا کچھ سمجھ رہا ہے۔ جیسے ایک آدمی رنگدار
عینک لگانے سے ہر ایک چیز کو رنگدار دیکھتا ہے اگرچہ وہ اصل میں رنگدار نہیں ہوتی بھوگ
پدگل روپ ہیں کیونکہ وہ پدگل سے بنی ہوئی اشیاء ہیں بھوگے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ
بھوگوں سے جیو کے گیان میں کدورت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور بھوگوں سے ہٹنے سے کدورت
زیادہ نہیں ہوتی۔ جین مذہب میں ویراگ کا اُپدیش اس ہی لئے ہے پانی کی طرح پہلی کدورت
جو اس میں ہے وہ یا تو عرصہ پاکر نیچے بیٹھ جاتی ہے یا بذریعہ فلٹر کے صاف کیجا سکتی ہے چنانچہ
خود بخود کدورت دور ہونے کو جین فلاسفی میں کرم کا خود بخود رس دیکر جاتا بتلایا ہے اور بذریعہ
فلٹر کے صاف کرنے کا نام تپ یا ریاضت کہا ہے مکدر پانی میں اگر کسی ڈھیلے وغیرہ کے ذریعہ
حرکت بھی پیدا کی جاوے۔ تو اس میں دو طرح کی ترکیب ہوتی رہیگی یعنی کچھ کدورت بیٹھتی
رہیگی اور کچھ زیادہ ہوتی جائیگی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پانی ہمیشہ گندا ہی رہیگا۔ حرکت کو جین
فلاسفی میں کریا کہتے ہیں اور اس کے اثر کو کرم۔ کرم چونکہ پدگلیک وستو میں پیدا ہوتا ہے اسلئے
وہ بھی پدگل ہی ہوتا ہے جیسے پانی کی لہر پانی ہی ہوتی ہے۔
چنانچہ جین مذہب کا یہ اُپدیش ہے کہ اپنی آتما کو کدورت دور کرنے کے واسطے پدگل

اور درشنوں کا جین درشن سے مقابلہ

میں نے بیان کیا تھا کہ سانکھ مت میں پرکرتی یا اجیو کی ۲۴ اقسام مقرر ہیں وہ یہ ہیں پردھان بدہی اہنکار من (آخری تینوں کو انتہ کرن کہتے ہیں) آنکھ ناک کان ۔ زبان ۔ جسم ۔ (ان کو پانچ گیان اندریاں کہتے ہیں) ۔ دراصل گیان اندریوں سے مراد دیکھنے کی طاقت چکھنے کی طاقت وغیرہ سے ہے ۔ آنکھ زبان وغیرہ دیکھنے کے اوزار ہیں زبان ۔ ہاتھ ۔ لنگ ۔ گدا ۔ پاؤں ۔ ان کو پانچ کرم اندریاں کہتے ہیں دراصل قوت گویائی و قوت گرفت وغیرہ کو کرم اندریاں کہتے ہیں ۔ زبان ہاتھ وغیرہ اوزار ہیں ۔

شبد ۔ سپرس ۔ روپ ۔ رس ۔ گندھ ۔ ۔ ان کو پانچ تن ماترا کہتے ہیں ۔

آکاش ۔ ہوا ۔ آگ ۔ پانی ۔ مٹی ان کو پانچ مہا بھوت بولتے ہیں ۔

جین مت ان چوبیس میں سے آکاش کو علیحدہ رکھ کر باقی سب کا نام پدگل رکھتا ہے اور ان کے علاوہ آکاش کال ۔ دھرم ۔ ادھرم کو بھی قائم بالذات ہستیاں مانتا ہے یعنی سانکھ درشن میں دو ہستیاں ۔ پرش اور پرکرتی قائم بالذات مانی ہیں اور جین مت میں چھ ہستیاں یعنی جیو ۔ پدگل ۔ دھرم ۔ ادھرم ۔ کال اور آکاش اس کی وجہ یہ ہے کہ جب جیو اور پدگل دو چیزیں انادی مان لیں تو اُن کے ساتھ وہ جگہ کی قدیم ماننی پڑیگی جہاں وہ ہمیشہ سے ہیں چنانچہ اس ہی کا نام آکاش ہے ۔ چونکہ ہر ایک چیز تبدیلی حالت تبدیلی جگہ کرتی رہتی ہے اسلئے اُس کی تبدیلی حالت کے واسطے کال یا وقت کی ضرورت ہے اور تبدیلی جگہ کے واسطے کسی دو اور ایسی اشیاء کی جو اُن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاوے یا ایک جگہ ٹھہرا رہنے دے چنانچہ ان کا نام دھرم و ادھرم ہے ۔ دھرم و ادھرم کو کسی اور فلسفے میں آجتک علیحدہ ہستیاں نہیں مانا ہے مگر سائنس داں آجکل ایسی ہستیوں کی تلاش میں ہیں اور وہ یہی دھرم ادھرم ہیں ۔ سانکھ مت کہتا ہے کہ جیو کرتا نہیں ہے بلکہ صرف بھوگتا ہے ۔ پرکرتی اُس کے واسطے طرح طرح کے بھوگ سجتی ہے تاکہ اس کو تجربہ

بدھ دھرم کے مطابق یہ تمام کائنات ایک غیر متبدل قانون کے تابع ہے لیکن اس قانون کے پیچھے کوئی مقنن نہیں ہے۔ اس دھرم راج کا کوئی راجہ نہیں گناہ کی سزا اور ثواب کی جزا تو ضرور ملتی ہے لیکن سزا جزا دینے والا کوئی نہیں۔ برہم نرگن اور اُداسین ہے وہ کسی کے دکھ دور نہیں کرتا اور نہ کسی کی مکتی میں مددگار ہے۔ دنیا میں دکھ اگیانتا کی وجہ سے ہے انسان اگیانتا اور موہ میں پھنسا ہوا۔ میرا میرا کرتا ہے۔ یہ اگیانتا اپنی ہی طاقت سے دور ہو سکتی ہے اور اس کے دور ہونے کا مدار چار اعلیٰ صداقتوں پر ہے۔ اوّل دنیا دکھ کی جگہ ہے۔ استری پتر سب مایا کا کھیل ہے دوم ترشنا ہی سب دکھوں کا کارن ہے۔ سوم۔ ترشنا کے دور کرنے سے دکھ کا ناش ہوتا ہے چہارم دکھ دور ہونے کا ذریعہ اشٹانگ مارگ ہے جو اس طرح پر ہے۔

(۱) شدھ درشٹی یعنی اشیاء کی حقیقت کا صحیح علم ہونا (۲) ست سنکلپ یعنی پریم دیا اور آتم تیاگ کے خیالات رکھنا (۳) سدواکیہ یعنی نندا۔ فضول گوئی۔ جھوٹ اور سخت کلامی سے پرہیز کرنا (۴) سدبیوہار یعنی نیک چلنی سے رہنا جیو ہنسا بے ایمانی اور خواہشات کی غلامی سے پرہیز کرنا (۵) سراجیوکا یعنی جائز طریقوں سے روزی کمانا (۶) سدبیایام یعنی من بچن کائے سے برائی کو چھوڑنا اور بھلائی میں لگنا (۷) ست سمرتی یعنی جسم۔ جودی۔ دنیاوی اشیا کی ناپائیداری کا خیال رکھنا (۸) سمیک سمادھی یعنی چت کی سچی شانتی جو جیون کے پوتر کرنے سے حاصل ہوتی ہے حاصل کرنا۔

بودھ دھرم کے دس شیل نوٹ صفحہ ۳۱۹ پر بیان کئے گئے ہیں۔ بودھ دیو کہانیوں کے ذریعہ اُپدیش دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ لوگ بچوں کی طرح کہانیاں سننے کے شائق ہیں اس لئے میں اُن کو کہانیوں میں ہی اُپدیش دوں گا یہ دُنیا کیونکر پیدا ہوئی اس کا جواب بدھ نے نہیں دیا (از سوانحمری بُدھ دیو مصنفہ پرکاش دیو) ملوک پتر نے جب بدھ سے پوچھا کہ موت کے بعد بُدھ قائم رہتا ہے یا نہیں تو اُس کا جواب بدھ نے صاف نہیں دیا۔ (از چول ملوک وواد فہم تکاء) درشنوں کا مختصر بیان کر کے اب میں اپنے سلسلہ مضمون کو پھر شروع کرتا ہوں۔

اگر است یا نیست ہوتا تو گدھے کے سینگ کی طرح معلوم ہی نہ ہوتا۔ پس مایا نہ تو ست ہے اور نہ است بلکہ انرو چینہ یا ناقابل بیان ہے۔ مایا انادی ہے کیونکہ برہم شدھ گیان ہونے کی وجہ سے اس کا کرتا نہیں ہو سکتا۔ باقی جو کچھ ہے وہ سب مایا سے پیدا ہوا ہے مثلاً شدھ ایشور جیو جگت وغیرہ مایا اگرچہ انادی ہے مگر چونکہ اُس کا کوئی سچا وجود نہیں ہے اس لئے یہ صرف نام ماتر ہے دراصل ایک ہی وجود یعنی برہم سچا وجود ہے۔ مایا میں تین گن ست۔ رج اور تم ہیں۔ برہم سچدانند ہے جب برہم اپنے آپ کو شرو شکتیمان سمجھے تو اس کا نام ایشور ہے اور جب تھوڑی شکتی والا سمجھے تو جیو ہے۔ برہم ہی جگت کا اپادان کارن ہے اور یہی نمت کارن جب اصل گیان حاصل ہو جاتا ہے اس کو موکش کہتے ہیں گیانی اپنی ذات کے سرور میں مست رہتا ہے دنیا اس کو تکلیف دہ نہیں رہتی ایسی حالت کو جیون مکت کہتے ہیں۔ جب جسم بھی باقی نہیں رہتا تب بدیہہ مکت ہوتی ہے۔ جیون مکتی کی حالت میں اودیا کا کچھ لیش باقی رہ جاتا ہے وہ بدیہہ مکت ہونے پر چھوٹ جاتا ہے جیو جو اپنے آپ کو علیحدہ سمجھ رہا تھا وہ اگیان جاتا رہتا ہے (مستخرجہ رسالہ سادھو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء)

بودھ دھرم

بدھ دیو نے نفسانی اور جسمانی خواہشوں کو ایک طرف اور پرم ویراگ اور سخت تپشیا کو دوسری طرف چھوڑ کر میانہ روی کی تعلیم دی ہے جس پر عمل کرنے سے انسان کی اندرونی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور سچی شانتی جس کو نروان کہتے ہیں اس ہی جنم میں حاصل ہو جاتی ہے۔ بدھ روح کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے وہ کہتے تھے کہ شخصیت یا اہنکار یا خودی یا "میں کا خیال" اودیا کی وجہ سے ہے اودیا دور ہونے سے "میں" کا خیال برہم کی ہستی کے سمندر میں فنا ہو جاتا ہے اگرچہ وہ روح کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے مگر تناسخ اور کرموں کے پھل کو تسلیم کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کرم قایم رہتا ہے اور جب جیو مر جاتا ہے تو اس کے کرم کے موافق دوسرا جیو پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک چراغ کے شعلہ سے دوسرے چراغ کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کی سزا جزا دوسری نسل کو ملتی ہے۔

سوتر۔ اندھ تامر۔ سات پاتال ہیں۔ اتل۔ وِتل۔ سُتل۔ رساتل۔ تلاتل۔ مہاتل اور پاتال ہیں۔ دیو لوک کے چھ لوک یہ ہیں۔ بھوَر۔ سوَر۔ مہر۔ جن۔ تپ۔ ستیہ۔ زمین سے نیچے کے لوکوں میں نارکی رہتے ہیں اور اونچے کے لوکوں میں دیوتا۔ اس دنیا میں آدمی کے ساتھ خواہشیں لگی ہوئی ہیں ان کے پورا کرنے کی تگ و دو میں وہ دُکھی رہتا ہے یہی بندھ ہے یہ دُکھ ویدک کرم یا یگیہ کرنے سے دور ہوتے ہیں اور اونچے لوک نصیب ہوتے ہیں جہاں ہزاروں برس بھوگ بھوگ کر پھر اسی دنیا میں آنا پڑتا ہے پھر یگیہ کرنے سے پھر اونچے لوک یا سورگ ملتے ہیں سورگوں کے بھوگ کا ہی نام موکش ہے۔ دوامی موکش کسی کو نہیں مل سکتی کیونکہ کرم کا پھل ایک میعاد معلوم تک ہی ہو سکتا ہے اگر جیووں کو دوامی موکش ہو جاوے تو پھر کوئی جیو کرم آنے والا نہ رہیگا اور اس کا انتظام عالم نہ چلے گا۔ سروگیہ کوئی نہیں ہے۔ وید کسی پرش کے بنائے ہوئے نہیں ہیں پرمان چھ ہیں۔ پرتیکش۔ انومان۔ شبد۔ اُپمان۔ ارتھاپتی۔ ابھاو۔

آترمیمانسا یا ویدانت

آترمیمانسا یا ویدانت میں ویدوں کے تیسرے حصے یا گیان کا وچار ہے یہ اپنشدوں کا سار ہے۔ ویدانت میں صرف ایک ہی ہستی جس کو برہم کہتے ہیں قائم بالذات مانی ہے۔ برہم سرب ویاپی ہے اور وہی شدھ گیان ہے۔ گیان میں دو طرح کا ان بھو ہوتا ہے ایک اصلی جیسے آدمی کو عالم بیداری میں معلوم ہوتا ہے کہ میں آدمی ہوں دوسرا فرضی جیسے خواب میں اپنے آپ کو بادشاہ یا کنگال دیکھنا جو سا کھہ درشن میں جو پرکرتی کو ایک علیحدہ قائم بالذات شے مانا ہے وہ غلط ہے یہ اصل بات کا فرضی ان بھو ہے۔ اس لئے اس کا نام مایا ہے اگیان ہے۔ اگیان کے معنے گیان کا ابھاؤ نہیں ہے بلکہ گیان میں جو چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے رسّی کا سانپ۔ مایا اور مایا کے کاریوں کو نہ ست کہہ سکتے ہیں نہ است کیونکہ ست وہ ہوتا ہے جو تینوں زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل میں قائم رہے جیسے گیان لیکن رسّی میں جو سانپ نظر آتا ہے۔ اس کے گیان سے اس کا ناش ہو جاتا ہے اس واسطے اس کو ست نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ ہی وہ است ہے کیونکہ

بھوگتا ہے۔ دکھ ناموافق احساس کو کہتے ہیں۔ موکش وہ حالت ہے جس میں دکھ نہیں ہے۔
آتما کی دو قسمیں جیو آتما اور پرماتما ہیں۔ آتما جسم نہیں ہے کیونکہ جسم بدلنے والی شے ہے بچپن میں
جو جسم تھا وہ جوانی میں نہیں رہتا۔ لیکن "میں" کا اطلاق برابر رہتا ہے اس واسطے جیو آتما
جسم سے علیحدہ ہے۔ پرماتما جیو آتما سے علیحدہ ہستی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ کاریہ سے کاریہ کے
بنانے والے کا انومان ہوتا ہے جیسے کپڑے سے جولاہے کا مکان سے معمار کا اسی طرح کائنات
کا بھی ایک بنانے والا ہے جس کو پرماتما یا ایشور کہتے ہیں۔ جو چیز پرتیکش سے نہ جانی جاوے
اس کو انومان سے جانتے ہیں۔ انومان کے پانچ اجزاء ہوتے ہیں (۱) پرتگیا (۲) ہیتو (۳)
درشٹانت (۴) اُپ نے (۵) نگمن ان کا مفصل حال منطق کے ذیل میں آگے چلکر کیا جاویگا
نیائے اور ویشیشک درشن انومان کے ان پانچوں اجزاء کو مانتے ہیں لیکن ویدانت میں پچھلے
دو کو چھوڑ کر پہلے تین استعمال کئے جاتے ہیں۔

پورب میمانسا میمانسا کے معنے وچار کے ہیں۔ وچار سے مراد وید کا وچار ہے۔ وید
کے تین حصے ہیں اول منتر بھاگ جس میں دیوتاؤں کی حمد و ثنا
کے بھجن ہیں دوسرا برہمن بھاگ جس میں یہ بتلایا ہے کہ ویدک کرم یعنے یگیہ وغیرہ کیونکر کئے
جاتے ہیں اور کس کس موقع پر کون کون سا منتر کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہئے ان یگیوں کا
پھیلاؤ بہت ہے تیسرے اپنشد بھاگ ہے جو گیان کے متعلق ہے اور جس میں آتما کا صرف
بیان کیا گیا ہے۔ ویدوں میں کرم۔ اُپاسنا اور گیان کا ذکر ہے ان کو تری ودیا یعنی وید کہتے
ہیں۔ میمانسا میں جیمنی رشی نے ویدوں کے دوسرے بھاگ کی تشریح کی ہے اس میں کرم اور
یگیہ کا بیان ہے۔ کرم کرنے سے دھرم ہوتا ہے دھرم سے اونچے لوک ملتے ہیں اونچے لوکوں میں
دیوتا رہتے ہیں لہٰذا وید۔ کرم لوک۔ اور دیوتا یہی ویدک کرم کانڈ کے بڑے اجزاء ہیں۔ لوک
دو ہیں ایک دیو لوک دوسرے بھولوک جس کو ارضی کہتے ہیں اس میں چودہ لوک ہیں ایک
زمین چھ مہا نرک اور سات پاتال چھ مہا نرک یہ ہیں۔ مہا کال امرتش۔ رورو۔ مہارورو۔ کال

ہونے سے جنم مرن نہیں ہوتا اور جنم مرن کے نہ ہونے سے موکش ہوئی ہے۔
شے کی موجودگی کو اس کی ستا اور غیر موجودگی کو ابھاؤ کہتے ہیں۔ ابھاؤ دو طرح کا ہوتا ہے ایک اتینت ابھاؤ یا نیستی محض جیسے اس جگہ گھڑا نہیں ہے دوسرے سنسرگ بھاؤ یعنی تعلق سے غیر موجودگی اس کی تین قسم ہیں ایک پراگ ابھاؤ یعنی چیز کے وجود میں آنے سے پیشتر کی حالت دوسرے پردھونس ابھاؤ یعنی چیز کے ٹوٹنے کے بعد کی حالت تیسرے انیونیہ ابھاؤ یعنی ایک چیز میں دوسری کا نہ ہونا۔ جیسے گھڑا کپڑا نہیں ہے ہر ایک کاریہ یا معلول اپنی کارن یا علت سے بنتا ہے یا یوں کہو کہ کاریہ اپنے پراگ بھاؤ کی ضد ہے۔ مثلاً ایک ٹھٹھیرے نے کلسے کے اوپر نیچے کے دو حصے بنائے اور ابھی جوڑے نہیں تو کلسے کا پراگ بھاؤ ہے جُڑ جانے پر وہ کلس کاریہ روپ موجود ہو جاتا ہے۔ کلسے کے دو ٹکڑے کرنے سے اس کا پردھونس ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ کارن چار طرح کے ہوتے ہیں ایک اُپادان کارن یا علت مادی جیسے کپڑے کے لئے سوت۔ دوسرے نمت کارن یا علت فاعلی جیسے کپڑے کے لئے جولاہا تیسرے اسادھارن کارن یا علت آلی جیسے جولاہے کے اوزار چوتھے سادھارن کارن یا علت عامہ جیسے دیش کال وغیرہ۔ دنیا میں اشیاء کا علم پرمان کے ذریعہ ہوتا ہے پرمان چار ہیں پرتیکش انومان اُپمان اور شبد جو چیز پرمان سے جانی جاوے اُسے پرمیہ کہتے ہیں ایسی اشیا بارہ قسموں میں منقسم ہیں آتما شریر۔ اندریہ۔ ارتھ۔ بُدھی۔ من۔ کرم۔ دوش۔ جنم۔ پھل۔ دُکھ اور موکش۔ آتما جسم انسان میں بھوگنے والا ہے اُس کے آٹھ گن ویشیشک درشن کے ذکر میں بیان کئے گئے ہیں۔ شریر آتما کے رہنے کا گھر ہے جس میں بھوگ بھوگے جاتے ہیں۔ اندریہ بھوگ کے سادھن یا اوزار ہیں ارتھ وشے بھوگ ہیں اور یہ شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس اور گندھ ہیں۔ بُدھی یا گیان ان کے بھوگنے کا نام ہے۔ من بھوگ یا اُپ بھوگ کرانے والا ہے کرم من بچن شریر کی تحریک کو کہتے ہیں جو بھوگ کے واسطے کی جاتی ہے دوش کرم کرانے والی چیزیں ہیں اور راگ دویش وغیرہ کی صورتوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ جنم کرموں کا نتیجہ ہے۔ پھل سکھ دُکھ کا

ادھرم سنسکار۔ جن میں سے پہلے پانچ گن پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور آکاش کے ہیں
پچھلے آٹھ جیو آتما کے ہیں اور باقی بیچ کے گیارہ گن ایسے ہیں جو کئی کئی دربیوں میں عام ہیں۔
بدہی گیان کو کہتے ہیں یہ آتما کا گن ہے۔ اور وہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک انبھو یا احساس
دوسرے سمرتی یا حافظہ۔ سمرتی سنسکاروں سے پیدا ہوتی ہے ان بھو سنسکاروں
سے پیدا نہیں ہوتا ان بھو و سمرتی دو طرح کا ہوتا ہے ایک پرما یا تحقیق دوسرے اپرما یا غیر
تحقیق۔ پھر اپرما کی بھی دو قسمیں ہیں ایک سنشے یعنی تشکیک دوسرے دیر یہ یعنی مخالف پرمان
کی تین قسم میں پرتیکش۔ انومان اور شبد اور ان کے کرن یا ذرائع بھی تین ہیں جن کو پرمان
کہتے ہیں یعنی پرتیکش پرمان۔ انومان پرمان اور شبد پرمان۔ ویشیشکوں کے چھ پدارتھ ہیں۔
دریہ۔ گن (وصف)۔ کرم (حرکت)۔ سامانیہ (عام)۔ وشیش (خاص) اور سماوائے (تعلق دائمی) لیکن کنادرشی کے مقلد تین پدارتھ شکتی
سادرسیہ (مشابہت)۔ اور ابھاو اور شامل کرتے ہیں اس طرح نو پدارتھ ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ تر منطقی
سات پدارتھ مانتے ہیں شکتی اور سادرسیہ کو نہیں مانتے۔ ان پدارتھوں کے سادھرم (موافق) اور ویدھرم (ناموافق)
کے گیان سے جو تتو گیان ہوتا ہے اس ہی سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ ویشیشک مت
کا دوسرا نام پشو پت اور اولوکیہ بھی ہے۔

نیائے درشن

نیائے کا مت ویشیشک جیسا ہے وہ بھی آرنبھ۔ باد اور تین وجود قایم
بالذات مانتا ہے نیائے میں سولہ پدارتھ مانے ہیں (۱) پرمان (۲)
پرمیہ (۳) سنشے (۴) پریوجن (۵) درشٹانت (۶) سدھانت (۷) اویو (۸) ترک
(۹) نرنے (۱۰) باد (۱۱) جلپ (۱۲) وتنڈا (۱۳) ہیتوا بھاس (۱۴) چھل (۱۵) جاتی (۱۶)
نگرہ استھان۔ ان پدارتھوں کے گیان سے مکتی ملتی ہے وہ اس طرح کہ جیو کو بندھ اگیان سے
ہے۔ تتو گیان سے اگیان کا ناش ہوتا ہے۔ اگیان کے ناش سے راگ دویش وغیرہ دوشوں
کا ناش ہوتا ہے۔ دوشوں کے ناش سے پرورتی کا ناش ہوتا ہے۔ پرورتی کے ناش سے
کرم بند ہو جاتے ہیں کرموں کے بند ہونے سے پراربدھ کا بننا بند ہوتا ہے۔ پراربدھ کے بند

ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سمپرگیات یا با علم سمادہی جس میں دھیان کی ہوئی چیز کا علم رہتا ہے دوسرے اسمپرگیات سمادہی جس میں یہ علم بھی نہیں رہتا عالم و معلوم کا فرق اُٹھ جاتا ہے۔ اور فقط یکتائی رہجاتی ہے۔ اسمپرگیات والے یوگیوں کو موکش ہوتی ہے اور وہ پھر سنسار میں نہیں آتے۔ دھارنا۔ دھیان۔ سمادہی تینوں کو ملا کر سنیم یا سنجم کہتے ہیں۔ انشٹانگ یوگ سے بڑی بڑی سدھیاں یا کراماتیں حاصل ہوجاتی ہیں مگر موکش کا متلاشی ان سے دل نہیں لگاتا۔ سنجم سے جب پرش و پرکرتی میں تمیز ہوجاتی ہے تو اس کو ہی کیولیہ کہتے ہیں۔ سمادہی میں رکاوٹیں وکشیپ اور کلیش سے ہوتی ہیں۔ بیماری۔ شک و شبہ کم چوری وغیرہ وکشیپ یا خلل ہیں۔ اگیان۔ اسمتا۔ راگ دویش۔ ابھینویش پانچ کلیش کہلاتے ہیں۔ جن کو دور کرنے کی کوشش درکار ہے۔

ویشیشک درشن

ویشیشک درشن میں آر مبھ باد اور تین وجود یعنی ایشور۔ جیو اور پرکرتی قائم بالذات مانے ہیں۔ ایشور سرب شکتیمان اور سرو گیہ ہے جیو الپ شکتی مان و الپگیہ ہے۔ جیو گیان سروپ نہیں ہے بلکہ وشے کے سنجوگ سے اندریاں میں اور اندری کے سنجوگ سے من میں اور من کے سنجوگ سے استر و گیان پیدا ہوتا ہے۔ ایشور میں گیان گن ہمیشہ سے ہے اس واسطے وہ سرو گیہ ہے وہ مثل کمہار کے دنیا کو رچتا ہے۔ دنیا میں نو دربیہ ہیں پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ آکاش۔ کال۔ دشا۔ آتما اور من۔ سانکھ کی طرح ویشیشک میں آکاش کو تنہا نہیں مانا ہے بلکہ اس کے نزدیک خلا کو آکاش کہتے ہیں۔ آتما دو طرح کا ہے ایک غیر دوامی گیان والا جیو آتما دوسرا دوامی گیان والا پرماتما۔ آتما کی دونوں قسمیں سرب ویاپی ہیں چونکہ ہر ایک جیو آتما کے سکھ و دکھ کے گیان میں اختلاف ہے اس لئے ہر ایک جسم میں علیحدہ علیحدہ جیو ہے۔ نو پدارتھوں میں ۲۴ گن ہیں گندھ رس۔ روپ۔ سپرش۔ شبد۔ تعداد۔ مقدار۔ علیحدگی۔ میل۔ جدائی۔ تقدیم تاخیر بھاری پن۔ مائع پن۔ چکنا پن۔ بدھی۔ سکھ۔ دکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پرتین۔ دھرم

یوگ درشن یوگ درشن کا مت سانکھ درشن کے مطابق ہے۔ یہ بھی پرنیام واد کو مانتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یوگ میں "پرش" و "پرکرتی" کے علاوہ ایک تیسرے وجود یعنی ایشور کو مانا ہے جو سوگیہ ہے اور صرف دھیان کے واسطے ہے۔ سانکھ صرف گیان پر زور دیتا ہے مگر یوگ عملی طریقہ بتلاتا ہے جس پر عمل کرنے سے سمادھی کی حالت بہم پہنچی ہے اور پرش کی پرکرتی سے تمیز ہو جاتی ہے اور موکش ملتی ہے۔ یوگ سے چت کی برتیاں رُکتی ہیں۔ ان کے رُکنے سے درشٹا اپنے سروپ میں قایم ہو جاتا ہے" چت" وہی ہے جس کو سانکھ میں "انتہ کرن" کہا ہے اور یہ بدھی۔ آہنکار اور من تینوں کا مجموعہ ہے۔ تمام لطیف و کثیف چیزوں کے گیان کا باعث یہی ہے۔ یہ ایک جھیل کی طرح ہے۔ باہر کے وشئے (Sense organs) اندریوں پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اس اثر کی تحریک چت میں اس طرح پہنچتی ہے جس طرح جھیل میں کنکر پھینکنے سے لہریں اُٹھتی ہیں۔ ان لہروں ہی کا نام برتی (حالتِ نفس) ہے۔ چت کی یہ برتیاں ہی دنیا کے جھگڑوں میں پھنساتی ہیں اور ناکردنی کام کراتی ہیں ان برتیوں کا نرادھ ابھیاس اور ویراگ سے ہوتا ہے۔ ابھیاس سے مراد تپشیا یا ریاضت اور ویراگ سے مراد وشئیوں سے من کو روکنا ہے۔ یوگ کے آٹھ انگ یم نیم۔ آسن۔ پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان اور سمادھی ہیں۔ یم پانچ ہیں اہنسا۔ ست۔ استے۔ برہمچریہ اپرگرہ۔ نیم بھی پانچ ہی ہیں شوچ۔ سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور۔ پرندھان ÷ آسن طرزِ نشست کو کہتے ہیں اس کے بھی کئی اقسام ہیں جیسے پدآسن کھڑک آسن وغیرہ پرانایام سانس کی رکاوٹ کو بولتے ہیں پرتیاہار اندریوں کے رخ کو باہر کی طرف سے ہٹا کر اندر کی طرف کرنا جس سے آنکھوں کے سامنے کی گذری ہوئی چیز دکھائی نہ پڑے۔ کان میں آواز سنائی نہ دے۔ دھارنا چت کو ایک خاص مقام پر مثلاً ناک کے سرے پر لگانا دھیان دھارنا کو متواتر جاری رکھنا۔ سمادھی ایک قسم کی بھاونا ہے جس میں ڈانول برتیاں فنا ہو جاتی ہیں سمادھی گہری نیند کی طرح عالم بیہوشی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وہ جاگرت کی اوستھا

ہے۔ اس میں ست۔ رج۔ تم تین گُن ہیں۔ پرکرتی سے ۲۳ تتو یعنی پردھان۔ بُدھی۔ اہنکار۔ من۔ پانچ گیان اندری پانچ کرم اندری پانچ تن ماترا پانچ مہا بھوت پیدا ہوتے ہیں ان میں پرش تتو ملا کر سانکھ کے ۲۵ تتو ہوتے ہیں۔ ۲۴ تتو بھوگ روپ ہیں۔ پُرش ان کا بھوگنے والا ہے جو گیان سروپ ہے۔ گیان میں کریا نہیں ہے۔ اسواسطے پرش اکرتا ہے مگر بھوگتا ضرور ہے پرش کی تعداد لا انتہا ہے کیونکہ ایک کے انبھو علم میں جو چیز ہے وہ دوسرے کے انبھو میں نہیں ہے۔ بُدھی میں چیتن کا عکس پڑتا ہے اس لئے وہ کام کرتی ہے جس طرح لوہا آگ میں پڑ کر آگ کا کام دینے لگتا ہے یا جس طرح کچا لوہا برقی رَو کے قربت سے مقناطیس کا عمل کرنے لگ جاتا ہے اسی طرح جڑ بدھی چیتن کی قربت سے نظامِ عالم رچتی ہے۔ پرکرتی اور پرش کا حال مثل اندھے اور لنگڑے کے ہے اندھا دیکھ نہیں سکتا مگر چل سکتا ہے لنگڑا چل نہیں سکتا مگر دیکھ سکتا ہے دونوں ملکر جو کام چاہیں کر سکتے ہیں۔ پرش نور بصارت پہنچاتا ہے۔ اور پرکرتی اس کی روشنی میں تمام کام کرتی ہے مگر پرش اگیان سے سمجھ رہا ہے کہ میں کرتا ہوں۔ یہ اگیان انادی ہے۔ پرکرتی صرف اس واسطے کام کرتی ہے کہ پرش بھوگ بھوگے اور تجربہ حاصل کرکے جانے کہ میں ان تماشوں سے علیحدہ صرف گیاتا اور درشٹ ہوں۔ اگیان کا نام بندھ اور گیان کا نام موکش ہے اور اس ہی کو کیولیہ کہتے ہیں۔ یہ گیان ۲۵ تتوؤں کے وچار سے حاصل ہوتا ہے۔ سانکھ میں ریاضت یا تپسیا کی تعلیم نہیں ہے صرف گیان سے مکتی ہوتی ہے۔ پرکرتی چونکہ جڑ ہے اس کی اپنی کوئی غرض اس تماشہ کرنے سے نہیں ہے۔ اس کا عمل صرف ایسا ہے جیسا کہ گائے کے اچیتن تھنوں میں سے بچھڑے کو دیکھ کر خود بخود دودھ کا نکل آنا۔ سانکھ میں آرمبھ واد یعنی یہ بات کہ دنیا کسی خاص وقت میں بنتی ہے، نہیں مانا گیا ہے اس لئے وہ خالق یا کرتا کے مسئلہ کو نہیں مانتا بلکہ پرنیام واد مانتا ہے یعنی پرکرتی کو ہی اسکا ایک وجود تسلیم کرتا ہے جو بدھی اہنکار وغیرہ مختلف قسم کی صورتیں اختیار کرتی ہے اور جگت رچتی ہے۔ سانکھ متی یاں جہان کرتے ہیں۔

شردھان اور Faith کہتے ہیں اور دین کو دھرم یا Conduct
ایمان سے مراد ہے پاپ پن سورگ - نرک - بندھ - موکش - آواگون یا ایشور
پاپ کی سزا اور پن کی جزا وغیرہ وغیرہ میں اعتقاد رکھنا اور دین سے مطلب ہے - ہنسا جھوٹ
چوری - زنا وغیرہ پاپوں سے بچنا اور پراُپکار - خیرات - ایشور بھگتی وغیرہ نیک کام کرنا جو لوگ
دھرم و ایمان دونوں کے پابند ہیں اُن کو آستک کہتے ہیں - اور جن کے نزدیک نہ کچھ پاپ ہے نہ پن
نہ کسی بد فعل کی سزا - اور نہ نیک کی جزا ہے - نہ کوئی جیو ہے نہ ایشور ہے وغیرہ وغیرہ ان کو ناستک
کہتے ہیں - چنانچہ پہلے پانچ درشن والے آستک اور چھٹا چارواک ناستک کہلاتا ہے - دین و
ایمان کو درست طور پر جاننے کے لئے گیان کی بھی ضرورت ہے - اس لئے مذہب کے یہی تین
پہلو ہیں یعنی ایمان - دین - اور گیان -

جین مذہب ان تینوں کو مانتا ہے اور ان کا نام تین رتن رکھتا ہے - جین مت کی
رُو سے جب تک یہ تینوں نہ ہوں مکتی حاصل نہیں ہو سکتی - باقی مذاہب میں سے کوئی صرف
گیان کو جانتا ہے کوئی صرف دین کو کوئی صرف ایمان کو کوئی دین و ایمان دونوں کو - تینوں کو اور
کوئی مذہب نہیں مانتا اسلئے اگر سچ پوچھو تو سچا آستک مت یہی ہے باقی ادھورے ہیں
جیسا آگے چلکر مقابلہ سے معلوم ہوگا - یہاں پہلے درشنوں کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے -

سانکھ درشن

سانکھ درشن کے مطابق دنیا میں تین قسم کے دکھ ہیں (۱) ادھیاتمک
یعنی اپنی آتما سے تعلق رکھنے والے جیسے بخار فکر وغیرہ (۲) ادھی
بھوتک جو دوسرے جانداروں یا مادی اشیا سے پہنچتے ہیں جیسے غیر کے کاٹنے اور مکان کے
گرنے سے (۳) ادھی دیوک یعنی آفات ارضی و سماوی جیسے زلزلہ و وبا وغیرہ - یہ دکھ ویدک
طریقہ یعنی یگ وغیرہ سے دور نہیں ہوتے ان کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے انسان دکھ
کی ماہیت جانے - اپنا سروپ جانے اور یہ جانے کہ دکھ سے اس کا کیا تعلق ہے ایسا کرنے
سے دکھ دور ہو سکتا ہے - اشیاء دنیا کی علت اولیٰ پرکرتی ہے جو تبدیلی اشکال کرتی رہتی

جن کو جیو اور اجیو کہتے ہیں۔ دوسری پارٹی نے جس کا ہیڈ خود رشبھ دیو جی کا پوتا ماریچ تھا جیو اور اجیو کا نام پُرش اور پرکرتی رکھا۔ دونوں نے جیووں کی تعداد بے شمار بتلائی۔ رشبھ دیوجی نے اجیو کو پانچ اقسام میں تقسیم کرکے ان کا نام پدگل۔ دھرم۔ ادھرم۔ کال۔ آکاش رکھا۔ ماریچ نے پرکرتی کی سنکھیا (شمار) ۲۴ اقسام میں منقسم کی۔

اس طرح ایک مت سے دو مت بن گئے۔ ایک رشبھ جی والا ابتدائی مذہب جو جین مت کہلایا اور دوسرا ماریچ والا جو بعد میں سانکھ مت کہلایا۔ اب قبل اس کے کہ میں دوسرے مذاہب کے آغاز کا سبب بتلاؤں یہ مناسب ہوگا کہ پہلے میں انکی فلاسفی کو مختصراً بیان کردوں ایسا کرنے سے ایک تو ناظرین کو ان کا علم ہو جاوے گا دوسرے آیندہ بیان آسانی سے سمجھ میں آسکے گا۔

ہندوستان میں ۹ قسم کے فلسفیانہ خیالات مانے جاتے ہیں۔ ایک جین دوسرے سانکھ تیسرے یوگ چوتھے میمانسا۔ پانچویں ویدانت چھٹے بودھ۔ ساتویں نیائے آٹھویں ویشیشک۔ نویں چارواک ناستک۔ جین فلسفہ تو اس کتاب میں بالتفصیل بیان کردیا گیا ہے۔ چارواک کا اگر سچ پوچھئے تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے کیونکہ اس کے نزدیک پن و پاپ اگلا دوسرا جنم سورگ موکش کچھ ہے ہی نہیں۔ مگر تاہم اس کا تھوڑا سا ذکر بھی صفحہ ۱۳ پر ہو چکا ہے باقی کا بیان اب کیا جاوے گا۔ میں یہاں یہ بھی شک رفع کرنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر چھ درشن بتلائے جاتے ہیں اور میں نے یہاں نو بتلائے ہیں اس کا سبب کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ورا اصل درشن یا فلسفہ چھ ہی ہیں۔ ایک جین دوسرے بودھ تیسرے سانکھ یوگ چوتھے ویدانت۔ پانچویں نیائے ویشیشک چھٹے چارواک ناستک۔ سانکھ اور یوگ کا ایک مت ہے اور نیائے ویشیشک کا ایک سدھانت ہے۔ اس لئے ان کو ایک ایک ہی شمار کیا گیا ہے۔ ہندوستان سے باہر جو مذاہب ہیں وہ انہی خیالات میں سے کسی نہ کسی کو لئے ہوئے ہیں۔

ہر ایک مذہب کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں۔ ایک ایمان دوسرے دین۔ ایمان کو ہی

جنگلی لائف کی سختی برداشت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہاں ننگا رہنا ہوتا تھا اور جاڑے گرمی برسات
کی موسمی تکالیف برداشت کرنی پڑتی تھی اسلئے انہوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا مگر وہ رشبھ دیو
جی کے بیٹے بھرت کے خوف کے مارے شہر میں واپس نہ آئے جنگل میں ہی رہتے رہے۔ اور
وہاں ہی اپنے رہنے کے لئے کسی نے کٹیا بنائی کسی نے چھتری رکھنی شروع کی کسی نے بھگویں کپڑے
پہننے اختیار کئے وہاں ہی جنگل کے کند مول کھانے شروع کئے۔ کند مول وغیرہ مقوی اشیا
کھانے سے جب کام دیو ستانے لگا تو اپنے ساتھ عورتوں کو بھی رکھنا شروع کر دیا۔ اس
طرح وہ بیاہ شادیاں ہو گئیں۔ ایک رشبھ دیو والی دوسرے دوسرے سادھوؤں والی چونکہ
دوسرے سادھوؤں نے جنگل میں رہتے ہوئے بھی ایک طرح کی تمدنی حالت اختیار کر لی۔
اور بجائے سادھو کے گرہستی بن بیٹھے اور اس جھگڑے کا باعث ان کا کند مول کھانا ہوا
اس لئے رشبھ دیو جی کی پارٹی نے سادھو کے لئے بھکشا بھوجن جائز بتلایا اور کند مول کھانا
منع کیا مگر دوسروں نے کند مول کو جائز رکھا اس زمانہ میں رشبھ دیو جی کو اوتار
مانا جاتا تھا اگر کوئی لاحل مسئلہ ہوتا تھا۔ تب ان سے ہی رائے لی جاتی تھی جب
لوگوں نے ان سے دنیا کی بابت سوال کیا کہ یہ کیسے بنی ہے تو انہوں نے بھی فرمایا کہ یہ ہمیشہ
سے ایسی ہی چلی آرہی ہے اس میں جزوی تغیرات تو ہوتے ہیں مگر اس کا ناش نہیں ہوتا
پدارتھ کا یہی سوبھاؤ ہے اس میں تبدیلی حالت چاہے ہوتی رہے۔ مگر وہ ہمیشہ قایم رہتا
ہے۔ قایمی کے لحاظ سے دنیا میں ایک ہی شے ہے جو ہمیشہ قایم رہتی ہے۔ یہ کبھی پیدا نہیں
ہوتی بلکہ خود آدھ خدام ہے خود بخود ہونے والی ہے وہ انت اور تصوف کا مسئلہ کہ دنیا
میں ایک برہم ہی یا برہم یا خدا ہی خدا یا ہمہ اوست ہے اس ہی پہلو کو لئے ہوئے ہے اگرچہ
دنیا میں بحاظ قایمی ایک درجہ ہے مگر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس میں کہیں گیان پایا جاتا
ہے۔ اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ گیان والے حصہ کا نام جیو اور گیان نہ رکھنے والے حصے کا نام
اجیو ہے۔ اس طرح گیان کے ہونے یا نہ ہونے کے پہلو سے دنیا میں دو قسم کی اشیا ہیں

شہر بسایا۔ خانہ بدوشی ترک کر کے شہر و قصبے آباد کئے۔ کھیتی باڑی۔ لکھنا پڑھنا کھانا پکانا
جو کچھ بھی کام تمدنی حالت کے لئے درکار ہیں سکھلائے اور اسی واسطے رشبھ دیوجی دنیا
کے رچنے والے برہما کہلاتے۔ چونکہ رشبھ دیوجی نے پالن و پوشن کے طریقے بھی لوگوں کو سکھلائے
اسی واسطے ان ہی کا نام وشنو یا پرورش کرنیوالا بھی پڑا۔ انہوں نے ہی دنیا کے کاروبار
باقاعدہ چلانے کے واسطے چھتری اور ویش و شودر تین ورن مقرر کئے۔ جب تک لوگ
خانہ بدوشی کی حالت میں تھے اور اپنی تمام کارروائی درختوں سے کرتے تھے۔ تب تک ان کو
کسی دوسرے کو تکلیف دینے جھوٹ بولنے چوری کرنے۔ زنا کرنے۔ اسباب دنیا اکھٹا
کرنیکی کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب لوگ تمدنی حالت میں باہم ایک جگہ مل کر رہنے لگے۔ تب
لوگوں کو اسباب دنیا کے اکٹھا کرنیکا شوق ہوا اور ایک دوسرے کا سامان دیکھ کر رشک و
حسد کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دوسرے کی چیز چرانے لگے۔ جھوٹ بولنے لگے ایک دوسرے
کی عورت کو تکنے لگے آپس میں دنگا فساد کرنے لگے۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کا راج ہوگیا۔
اس لئے رشبھ دیوجی نے ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ کو پاپ بتلایا اور ان سے بچنے
کو دھرم کہا۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کو پاپ کرنیکا ذریعہ بتلا کر اس کے جہاں تک ہوسکے
کم کرنے کی ہدایت کی۔ جب بہت عرصہ راج کرتے کرتے گذر گیا۔ لوگوں میں دنیاوی جھگڑے
بڑھنے لگے اور بیٹے پوتے پیدا ہوگئے تو دنیا ایک دھوکہ کا گھر نظر آیا۔ پرانی جنگل کی زندگی کو
جس میں نہ جھگڑا تھا نہ رگڑا۔ یاد کیا۔ آخر اپنے بیٹے بھرت کو راج سپرد کر آپ کیلاش پہاڑ
پر چلے گئے بہت سے اور لوگ بھی جو شہری لائف سے تنگ آگئے تھے انکے ہمراہ ہولئے۔
اس طرح ان کا نام انہوں نے کلیان کرنے والا شیو رکھا جس کا باسا کیلاش پربت میں
بتلایا جاتا ہے پھر ملک کیلاش پر رشبھ دیوجی کے درشنوں کو گئے انہوں نے ان کو بھی
ہنسا جھوٹ وغیرہ کے ترک کا اپدیش دیکر مذہب کی بنیاد ڈالی۔ بہت سے لوگ رشبھ دیو
جی کے ساتھ ہو تو گئے تھے مگر بہت عرصہ شہری لائف کے عادی ہونے کے بعد ان سے

پالنا ہے ۔ اگر کسی بات پر ایمان لانا ہے وشواش کرنا ہے تو یہ ہے کہ اپنے ہی آتما پر بھروسہ رکھو اپنے ہی اعمال کو کرتا ہرتا جانو اور اگر دین ودھرم ہے تو یہی ہے کہ کسی پرانی کی ہنسا مت کرو جہاں ہنسا ہے وہاں ہی گناہ ہے جس کام میں ہنسا ہوتی ہے کسی پرانی کی جان جاتی ہے یا کسی کو تکلیف پہنچتی ہے خوف وفکر پیدا ہوتا ہے وہی پاپ ہے جھوٹ چوری قتل وزنا وغیرہ جن کو پاپ کہا جاتا ہے وہ پاپ اس ہی لئے ہیں کہ ان میں اپنی آتما یا پران کو دکھ پہنچتا ہے اس لئے ان دونوں اصولوں کو ہر وقت مد نظر رکھو ان پر عمل کرو اگر ایسا کروگے تو تمہارا کلیان اور تمہاری مکتی میں کچھ شبہ نہیں ہے ۔

جین مذہب ہی سچا آدرش دھرم ہے اور یہی ایک یونیورسل مذہب ہوسکتا ہے

جین مذہب کی ہسٹری ۔ اس کے فرقوں کا حال ۔ اسکی فلاسفی ۔ اسکا اپدیش ۔ اسکی منطق وغیرہ کا بیان ختم ہو چکا ۔ اب میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ باقی سب مذاہب کے خیالات جین مت میں شامل ہیں اور یہی یونیورسل مذہب ہوسکتا ہے ۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ تمام مذاہب ایشیا میں پیدا ہوئے ہیں اور یہاں سے ہی دیگر ممالک میں گئے ہیں ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ مذاہب کس طرح پیدا ہوئے ۔ تیسرے کال کے (دیکھو صفحہ ۱۷) ختم ہونے کے قریب تک تمام انسان خانہ بدوشی کی حالت میں رہتے تھے نہ کوئی گاؤں و شہر آباد تھا نہ کھیتی باڑی ہوتی تھی انسان اپنی سب کارروائی درختوں سے کرتے تھے ۔ اس زمانہ کو جین مذہب میں بھوگ بھومی کی حالت اور ویدک مت میں برہم راتری کہا ہے ۔ ویدک مت کا بیان ہے کہ برہم راتری کے بعد وشنو بھگوان کی "نابھی" سے کنول کا پھول نکلا اور اس سے برہما جی پیدا ہوئے ۔ برہما جی نے اس سرشٹی کو رچا جین مذہب کہتا ہے کہ " نابھہ راجہ کے ہاں رشبھ دیو جی پیدا ہوئے انہوں نے پہلے پہل اجڑے ہوا

مین بتّی کے نیچے بچھائی گئی - لالہ جی چارپائی پر لیٹ گئے - اور اُن کی گھروالی اُن کے پاس بیٹھ گئی
تھوڑی سی دیر کے بعد اِدھر اُدھر کی باتیں ہونے لگیں لالانی بولی لالہ جی آپ کے باپ کی چِتر پکا
میں تھوڑے ہی دن باقی رہ گئے ہیں آپ نے اس کے واسطے گھی کا بھی کچھ فکر کیا ہے یا نہیں؟ لالہ
جی بولے باولی کیا فکر ہے گھی کا انتظام سب اوپر والا کر دے گا لالہ جی کی مراد تو یہ تھی کہ اوپر
والے بھگوان کی کرپا سے سب کچھ ہو جاوے گا - مگر چور نے جو بتّی کے اوپر لیٹ رہا تھا سمجھا کہ
لالہ جی نے مجھے دیکھ لیا ہے اسلئے اپنے پتا کے چتر پکی کے واسطے جو گھی درکار ہے وہ لالہ
جی میرے سے لیں گے - اچھی کمبختی آئی - آئے تھے مال چورانے گلے پڑے لالانی نے پھر کہا
کہ اچھا گھی کا بندوبست تو ہو جاویگا - مگر کھانڈ وغیرہ جو لڈوؤں کے لئے درکار ہوگی اُس کے
واسطے بھی آپ نے کچھ فکر کیا ہے یا نہیں لالہ جی بولے تو بڑی نادان ہے اوپر والے کو سب
فکر ہے کھانڈ وغیرہ کا بندوبست بھی وہی کر دے گا - چور نے کہا یار دیکھو اچھا جھگڑا ہوا ان
چیزوں کا بندوبست کہاں سے کروں گا - نہ معلوم لالہ جی میرے ذمہ اور کیا کیا کام کر دیں گے -
یہ سوچ کر جھٹ نیچے کود پڑا - اور چار چور جو کونوں میں چھپے ہوئے تھے انکی طرف اشارہ کر کے کہنے
لگا کہ سارا انتظام اوپر والا ہی کرے گا اور یہ نیچے والے کیا کریں گے - یہ بھی کچھ کریں گے یا نہیں بس
یہی حال ان لوگوں کا ہے جو سب کام پرمیشر کے ذمہ لگاتے ہیں اور آپ کچھ کرنا کرانا نہیں چاہتے جین
مذہب اُپدیش دیتا ہے کہ تم کسی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو اپنے ہی آتما کو کرتا بھوگتا سمجھو -
تمہارے فعل ہی تمہاری قسمت کے بنانے والے ہیں - جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے گیہوں کاشت
کرو گے گیہوں حاصل کرو گے - جو بوؤ گے - جو کاٹو گے - کیکر کا درخت لگا کر یہ اُمید مت رکھو
کہ پرمیشور تمکو آم کا پھل دے دیگا ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو | از مکافاتِ عمل غافل مشو

جب یہ حالت ہے تو پھر پرمیشور خواہ کوئی ہے یا نہیں ہے تمہاری قسمت کا فیصلہ تمہارے اعمال
پر منحصر ہے - لہٰذا جین مت میں ایمان دھرم " اپنے اوپر بھروسہ کرنا " اولاً منسا ورت

وہ اصول اہنسا پرمودھرمہ" پر اپنا تن من دھن نثار کر دو اور اگر مکتی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آتما پر بھروسہ رکھو۔ اپنے آتما سے پرے پرماتما کو تلاش نہ کرو۔ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں کے مصداق نہ بنو جو لوگ صرف ایشور کی دیالتا پر بھروسہ رکھکر خود اپنی سدھار کی کوشش نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ایشور منت سماجت سے ہمارے گناہ معاف کر دیں گے یا کسی دوسرے کی شفاعت و سفارش سے ہم کو بخشدیں گے اور سورگ یا مکت میں بھیجدیں گے وہ بڑی غلطی پر ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمتِ مرداں ہی مددِ خدا ہے۔ پرشارتھ ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ دنیاوی نمایش گاہ میں انعام ان ہی شخصوں کو ملتا ہے جو اچھے اچھے کام بنا کر لیجاتے ہیں اس لئے وہ شخص بڑے ہی دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں جو صرف چاپلوسی اور سفارش کے بھروسہ انعام کی امید رکھتے ہیں۔ اور خود ہاتھ پاؤں نہ ہلاتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ پرماتما ہی اپنی کرپا سے ہم کو نجات بخشدیں گے۔

کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لالہ جی رہا کرتے تھے جو دس بجے صبح کے وقت روٹی کھا اپنا سوداگری کا مال ایک گھوڑے پر لاد قرب و جوار کے شہروں میں جاکر فروخت کیا کرتے تھے اور رات کے وقت اپنے گھر واپس آیا کرتے تھے ایک روز پانچ چوروں نے ان کے ہاں چوری کرنے کا ارادہ کیا وہ سرِ شام ہی سے آہستہ آہستہ لالہ جی کے گھر میں گھس گئے ایسا اتفاق ہوا کہ جب چور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اسی وقت لالہ جی بھی اپنا مال فروخت کرکے واپس آئے گھر والی کو آواز دی چور لالہ جی کا آنا معلوم کرکے گھبرائے۔ جلدی میں چار چور تو دالان کے چاروں کونوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ پانچواں چور سوچنے لگا کہ کہاں چھپوں۔ لالہ جی نے گھر میں گھستے ہی گھر والی سے کہا۔ آج میری طبیعت خراب ہے میرے واسطے دالان میں چارپائی ڈال دے دالان کا نام سنتے ہی یہ چور دالان کے بیچ کھڑا چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہا تھا گھبرایا۔ اتفاق سے اسکی نظر جو دالان کی چھت کی طرف پڑی تو دالان میں ایک موٹی بلی بطور الگن کے لگی ہوئی دیکھی جس کے اوپر کچھ کپڑے پڑے ہوئے تھے چور جھٹ سے لو جھیل اس بلی پر لپٹ گیا اور کپڑے اپنے اوپر ڈال لئے۔ لالہ جی کی چارپائی

آجتک جتنے بڑے بڑے فلاسفر سائنس داں پیدا ہوئے ہیں۔ اُن میں کوئی بھی مانس خور نہیں
تھا۔ سقراط۔ بقراط۔ ارسطو۔ افلاطون۔ نیوٹن۔ ڈارون۔ کپل۔ گوتم۔ ویاس رشب دیو
سے لیکر مہابیر تک۔ کبیر۔ نانک۔ دیانند وغیرہ سب ہی ویجیٹرین تھے ہنسا مانس خوری کو
بُرا اور پاپ کا کام سمجھ کر اسکا تیاگ مناسب ہے۔ ہنسا سے انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔
دیا درحم جو انسانی بلکہ رحانی صفت ہے دور ہو جاتی ہے۔ انسان اشرف المخلوقات کے درجہ سے
گر جاتا ہے۔ ہنسا انسان کی روحانی ترقی میں بڑی سخت ارچ ہوتی ہے سنسار چکر کو بڑھاتی ہے
راہ نجات میں کانٹے بوتی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حتی المقدور کسی بھی جاندار کو خواہ وہ انسان
ہو خواہ حیوان بلکہ ایک اندری جیو تک کو کیونکہ ان میں بھی چار پران ہوتے ہیں (دیکھو صفہ ۱۱۵ کتاب
ہذا) کسی طرح تکلیف نہ دو۔ گرہستی سے ہنسا کا کُلی تیاگ ہونا مشکل ہے۔ اسلئے جین شاسترا
میں اُس کے لئے ترس جیون یا جاندار ان متحرک کے ہنسا کی تیاگ کا حکم ہے (دیکھو صفہ ۱۲۱ کتاب ہذا)
لیکن دنیا دار کو لازم ہے کہ ایک اندری جیو کو بھی ضرورت سے زیادہ تکلیف نہ دے مثلاً خواہ مخواہ
سبز درخت نہ کٹواوے ایک داتن کے واسطے ساری شاخ کو نہ توڑے گھر میں اگر آدھ سیر سبزی کی ضرورت
ہو تو خواہ مخواہ ایک سیر نہ خرچ کرے۔ گھر کے کاروبار میں اگر پانچ گھڑے پانی کی ضرورت ہو تو
دس گھڑے نہ منگا وے۔ چلتا ہوا دیکھ بھال کر چلے۔ اودھر ادھر لاٹھی مارتا ہوا نہ چلے۔ ضرورت سے
زیادہ اسباب دنیا فراہم نہ کرے۔ دل میں یہی خیال رکھے کہ جہانتک ہوسکے کہ کسی جاندار کو میرے
قول و فعل سے نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ جہانتک ہوسکے دوسرے کا درد و شریک ہو اسکا دکھ دور
کرے۔ بھوکے کو بھوجن پیاسے کو پانی۔ مفلس کو کپڑا۔ بیمار کو دوا۔ متفکر کو تسکین عطا کرے
تمام جانداروں میں اپنی ہی جیسی جان سمجھے۔ جو بات اپنے لئے پسند نہ کرے۔ دوسروں کے لئے
روا نہ رکھے۔

مترو! اگر یونیورسل برادر ہڈ قائم کرنا چاہتے ہو تو ہنسا دھرم کے پورے قائل ہو۔ کالے
گورے۔ ہندو مسلمان۔ انسان و حیوان کی تمیز کو اٹھا دو۔ اور جین دھرم کے سنہرے اصول

کہ خدا کا منشا یہی تھا۔ کہ وہ نباتات خور ہو۔ اس لئے اس کی خلقت کو مار کر کھانا اس کی حکم
عدولی ہے انگلستان و امریکہ میں بہت سے تجربے ہوئے ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ
نباتات خور انسان سختی کو زیادہ برداشت کر سکتے ہیں۔ بعض شخص یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ماس
کھانے سے آدمی بہادر ہوتا ہے یہ غلط ہے ماس میں نائٹروجن اور سٹارچ یا سوجی بمقابلہ
نباتات کے کم ہے اس کا مقابلہ اس طرح ہے۔

نام جنس	نائٹروجن	سٹارچ	نام جنس	نائٹروجن	سٹارچ
ماس	۱۴	۲۳	نخود	۱۹	۶۲
چانول	۷	۷۸	ارہر	۲۰	۶۱
ساگودانہ	۴	۸۲	مٹر	۲۵	۵۴
آلو	۲	۲۳	مسور	۲۴	۵۹
مکھن	۰	۱۰۰	باجرہ	۱۰	۷۳
گندم	۱۳	۷۲	جوار	۹	۷۴

نائٹروجن سے ماس اور سٹارچ سے حرارت اور نشو و نما ہوتی ہے اسکی زیادہ تشریح کے
لئے دیکھو تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم مصنفہ لیکھرام آریہ مسافر
طاقت انتراے کرم کے چھٹے اُپشم سے پیدا ہوتی ہے اگر طاقت کا دارومدار گوشت خوری پر ہوتا
تو رام مورتی جیسے وجیٹیرین، اپنی چھاتی پر ہاتھی کو کھڑا کرکے اور ہاتھوں سے آہنی زنجیروں کو توڑ کر
اپنی بہادری کا اظہار کیسے کرتے؟
ماس کے کھانے سے عقل پر تیرگی آجاتی ہے کاہلی بڑھتی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان بمقابلہ ہندوؤں
کے دماغی کاموں علم ریاضی وغیرہ میں کمزور ہوتے ہیں۔ ماس خور آدمی دل یکسو نہیں کر سکتا اور
دل کو یکسو نہ کرنے کی وجہ سے نہ پرماتما کا دھیان لگا سکتا ہے نہ کوئی ایجاد و اختراع کر سکتا ہے۔

نظر آتا ہے وہ سب جین دھرم کی بدولت ہے ورنہ آج تمام ہندوستان مثل دوسرے ملکوں کے ماس آہاری ہوتا۔ لفظ ہندو کے معنے ہی ہنسا سے دور رہنے والے کے ہیں۔ جب دیگر ملکوں کے آدمیوں نے اس دیش میں جو آریہ ورت کہلاتا ہے اپنے دیش کے باشندوں سے اس بات میں مخالف پایا تو اس کا نام ہندوستان یا ہندووانوں کا دیش رکھا۔ اہنسا کے گولڈن رُول پر اب مغربی ممالک میں بھی عمل شروع ہوا ہے وہاں بھی بہت سی ویجیٹیرین سوسائٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ جو ماس خوری کی مخالفت کرتی ہیں دراصل ماس انسان کی غذا نہیں ہے دنیا کے تمام جاندار بلحاظ اپنی قدرتی خوراک کے تین گروہوں میں منقسم ہیں (۱) ایک صرف ماس کھانے والے جیسے شیر (۲) دوسرے نباتات کھانے والے جیسے بندر (۳) تیسرے دونوں کھانے والے جیسے بلی کتا ۔

جو ماس خور جانور ہیں وہ زبان سے لپ لپ کرکے پانی پیتے ہیں ان کو پسینہ نہیں آتا ہے۔ ان کے دانت تیز اور نوکدار ہوتے ہیں اندھیرے کو بہ نسبت روشنی کے زیادہ پسند کرتے ہیں ۔

نباتات خور جانور وہ ہیں جن میں یہ چاروں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ انسان کی عادات و خصلات ماس خور جانوروں سے نہیں ملتی اس لئے ماس اُس کی قدرتی خوراک نہیں ہے۔ ملی جلی خوراک کھانیوالے جو تھوڑے سے جانور بلی کتے وغیرہ ہیں ان کی قدرتی خوراک ماس ہے وہ ماس کو زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں۔ لیکن عرصہ دراز سے انسان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ انسانی خوراک نباتات سبزی پھل اناج بھی کھانے لگ گئے ہیں۔ قدرتی خوراک کسی جاندار کی وہی ہوسکتی ہے جس کو کھاکر وہ زندہ اور تندرست رہ سکے۔ چنانچہ ماس خور جانور نباتات کھاکر تندرست نہیں رہ سکتے۔ انسان رہ سکتا ہے۔ یہی اس کی نباتات خور ہونے کی دلیل ہے۔ انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ خدا نے بابا آدم کو بنا کر پہلے پھل باغ عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ "دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بیج اور بیج سے درخت پیدا ہوں گے یہ سب تمہاری خوراک ہوں گے" اس سے صاف ظاہر ہے

بائبل مقدس میں بھی آتا ہے اور Thou shalt not kill
کسی کو قتل نہ کرو عیسائی دہرم کا بھی چھٹا حکم ہے۔ بودھ دھرم کا پہلا شیل بھی اہنسا ہے
مسلمانوں کے احادیث میں بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ ملفوظات حضرت عثمان ہارونی صفحہ
۷۵، ۷۶ میں لکھا ہے "رسول فرمودہ است کہ شاید جانورے را کسے در آتش افگند
یا بہ بیرحمی بکشد کفاوت او آن است کہ بردہ آزاد کند یا شصت مسکین را طعام دہد
یا دو ماہ روزہ دارد و پیوستہ رسول گفتے میبایدکہ ہیچ جانورے را آتش نہ رسد
مگر خدائے تعالیٰ شما را بعقوبت در دنیا و آخرت عذاب خواہد کرد و ہر کہ جانوراں را در
آتش افگند چنان است کہ مادر خود را زنا کردہ باشد۔ وکلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۴۰)
مولانا نظامی بھی فرماتے ہیں میازار مورے کہ دانہ کش است۔ کہ جان دارد و جان شیرین
خوش است۔ تلسی داس جی بھی کہتے ہیں۔ کہ دیا دھرم کا مول ہے نرک مول ابھیمان
تلسی دیا نہ چھوڑیئے۔ جب لگ گھٹ میں پران وغیرہ وغیرہ مگر آپ خود دیکھ سکتے ہیں
کہ یہ لوگ اپنے سنہری اصول کے کہاں تک پابند ہیں۔ اگر دنیا کا کوئی مذہب اہنسا کا
سچا اپدیش دینے والا ہے تو وہ جین دھرم ہے۔ اگر کوئی شخص اہنسا پر پورا
کاربند ہے تو وہ جینی ہے۔ جینی کا یہی چن (نشان) ہے۔ جیو رکھشا ہی
اس کا موٹو ہے۔ یہی اس کا قول منتر ہے یونیورسل برادرہڈ کی پکار
ہر شخص کرتا ہے مگر دراصل اس کا کاربند وہی ہو سکتا ہے جو کسی بھی جاندار
کو تکلیف دینا پسند نہ کرے دنیا میں سکھ شانتی پھیلانے والا۔ دنیا
کے دکھ دور کرنے والا تمام جانداروں کو اپنی مانند جتلانے والا۔
Live & let live. Do as you would be done by ہر چہ بر خود پسندی
بدیگراں بسند مرنج و مرنجان" پر عمل کرانے والا اگر کوئی مذہب ہے تو جین ہے
یہی ایک ایسا دہرم ہے جس میں تمام انسان بلکہ چرند پرند وغیرہ جملہ جاندار شامل
ہو کر سکھ شانتی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ہندو لوگ جو ست دھرم سے علیحدہ
ہو کر اور دہرم کا نام لیکر ہزارہا پشوؤں کو یگ دہوم میں ڈالنے لگ گئے
تھے اور مہا گھور پاپ کے بھاگی ہوتے تھے۔ ان کا اس پاپ سے بچانیوالا دیوی دیوتاؤں پر
بھینٹ کے مرغے اور حلوا چڑھوانے والا جین دہرم ہی ہے ہندوؤں میں جو مانس خوری کا ترک

کیونکہ جو شخص ہنسا کا تیاگی ہے اور کسی دوسرے کو اپنے قول و فعل سے تکلیف دینا پسند نہیں کرتا وہ جھوٹ نہیں بولے گا. کیونکہ جھوٹ بولنے سے دوسرے کو نقصان پہونچتا ہے وہ چوری نہیں کرے گا- کیونکہ چوری سے دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے وہ زنا کا مرتکب نہیں ہوگا کیونکہ اس سے اشانتی ہو کر خود اپنی آتما تک کا گھات ہوتا ہے وہ فراہمی اسباب دنیا کا دلدادہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں ہنسا ہے. وہ کرودھ نہیں کرے گا- کیونکہ کرودھ کے بس ہی میں انسان ہنسا کرتا ہے وہ مایا یا مکر و فریب کا جال نہ بچھاوے گا اس سے بھی دوسرے کو تکلیف دینا مقصود ہوتا ہے وہ لوبھ نہیں کرے گا. کیونکہ لوبھ سے ہی چوری زنا. فریب. قتل وغیرہ ہوتے ہیں. لہذا دھرم کے دس انگوں میں سے جو شخص صرف ایک انگ "اہنسا" پر کاربند ہوگا. تو دوسرے نو انگ اُس میں خود بخود پیدا ہو جاوینگے یہی وجہ ہے کہ جین مت میں اہنسا ہی کو پرم دھرم کہا ہے اور یہی جین دھرم کا بنیادی پتھر ہے ہنسا کچھ انسان ہی کو مارنے یا تکلیف دینے کا نام نہیں ہے بلکہ کسی بھی پران دھاری کے پران کو تکلیف پہونچانا ہنسا ہے. بعض مذاہب والوں نے ہنسا کا اطلاق انسان تک محدود رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حیوانات میں روح نہیں ہے.

ہم کو ایسا ماننے والوں کی عقل پر بڑا افسوس آتا ہے. کیا حیوانات سکھ دُکھ معلوم کرتے ہوتے مارنے پیٹنے ذبح کرنے سے ڈر کر بھاگتے ہوئے چلاتے ہوئے تڑپتے ہوئے نظر نہیں آتے؟ پھر اس ثبوت بدیہی سے انکار کرنا اور ان میں روح کا نہ بتلانا سراسر جہالت نہیں تو اور کیا ہے. ویسے تو دیگر مذاہب والے بھی ہنسا کو بُرا کہتے ہیں. ہنسا پرمو دھرم

منو سمرتی میں دھرم کے دس انگ اسطرح لکھے ہیں (۱) دھرتی- استقلال (۲) کشما (۳) دم- دل کو قابو میں رکھنا (۴) استے (۵) شوچ (۶) اندری نگرہ (۷) بُدی کو بڑھانا (۸) ودیا عقل علم (۹) ست (۱۰) کرودھ عیسائیوں کے دس احکام شرعی یہ ہیں (۱) خدا کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکانا (۲) بت پرستی نہ کرنا (۳) خدا کا نام بیفائدہ نہ لینا (۴) اتوار کے دن کو مبارک سمجھکر اس روز کوئی دنیاوی کام نہ کرنا (۵) والدین کی تعظیم کرنا (۶) کسی جاندار کو قتل نہ کرنا (۷) زنا سے پرہیز کرنا (۸) چوری نہ کرنا - (۹) جھوٹ نہ بولنا (۱۰) کسی شخص کے مال و متاع کی حرص نہ کرنا- بودھ مت کے دس شیل یہ ہیں (۱) کسی جاندار کو نہ مارنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) جھوٹ نہ بولنا (۵) نشہ دار اشیاء نہ کھانا (۶) شام کے بعد کھانا نہ کھانا (۷) پھولوں کی مالا نہ پہننا (۸) اونچے آسن پر یا نرم بستر پر نہ سونا (۹) ناچ مجرا و ناٹک نہ دیکھنا (۱۰) سونا چاندی نہ لینا. اس میں سے پہلے پانچ گرہستی کے واسطے ہیں اور تمام پر عمل کرنا

کھال - تن بچن - جسم - عمر - اور سانس کو جو دس پران کہلاتے ہیں نقصان پہنچانا در حقیقت دنیا میں تمام جھگڑوں کی جڑ اور تمام خونریزی کے باعث دوسرے کو تکلیف دینے کے یہی بندہ کارن ہیں کیونکہ جب ایک شخص دوسرے انسان یا حیوان کو کسی طرح کی تکلیف دیتا ہے تو اس کی تہ میں یا تو لذات محسوسات ہوتے ہیں یا کرودہ مان - مایا - لوبھ ہوتے ہیں - یا رگ دوویش یعنی دوستی دشمنی کا خیال ہوتا ہے - چار کتھا سننے یا کہنے سے بدعادات کا تخم بویا جاتا ہے مختصر قصہ کہانی پڑھنے سننے سے انسان رنڈی باز و زنا کار ہو جاتا ہے اور پھر تمام قسم کی ناجائز کارروائیاں کرتا ہے - چوروں کے تذکرات لوٹ مار کی داستانیں پڑھ سنکر چوری و ڈاکہ زنی کی عادت ہو جاتی ہے رات دن کھانے پینے کے ذکر اذکار سے آدمی چٹورا ہو جاتا ہے - مانس کھانے لگ جاتا ہے - راجاؤں کے حالات پڑھ کر انسان پولٹکس Politics میں پڑ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جین شاستروں میں استری کتھا - چور کتھا - بھوجن کتھا - اور راج کتھا کو قابل ترک اذکار کہا ہے - بہت سونے سے بھی انسان کاہل الوجود ہو جاتا ہے - سوچ بچار کی طاقت کم ہو جاتی ہے - سادھو کی گھٹ جاتی ہے - ان پندرہ پرمادوں کی وجہ سے انسان کی عقل بھرشٹ ہو جاتی ہے - اس لئے وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا کر اپنی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے - دھرم سے گر جاتا ہے - لوگوں نے دھرم کے سمجھنے میں بڑی غلطی کھائی ہے - کوئی بھیک دینے کو دھرم مانتا ہے - کوئی دان وپن کرنے میں دھرم جانتا ہے کسی کے نزدیک تیرتھ جاترا دھرم ہے - کسی کے خیال میں بے زبان جانوروں کو قربانی میں دینا دھرم ہے - دراصل دھرم کے معنی خاصیت جبلی کے ہیں - جیسے آگ کا دھرم جلانا - پانی کا پیاس بجھانا - سورج کا گرمی پہنچانا - وغیرہ اسی ہی طرح آتما کا دھرم شانت چت رہنا ہے - چنانچہ کارج کارن کے لحاظ سے جن باتوں سے آتما کا شانت سبھاؤ قائم ہے وہ دھرم کہلاتے ہیں - ایسے کام آہنسا ست استیے - برہم چریہ - اپگرہ - کشما - مارود - ارجو - شوچ - تپ ہیں - ان کو جین شاستروں میں دھرم کے دس لکشن کہتے ہیں - آہنسا ان سب میں مقدم ہے -

* نوٹ : مزید وضاحت کے لئے ہمارا ٹریکٹ دھرم کے دس لکشن پڑھیں -

اہنسا

اہنسا یا یونیورسل برادرہڈ سب سے بڑا دین ہے۔ اور سیلف ریلائینس یا اپنے اوپر بھروسہ رکھنا سب سے بڑا دھرم ہے۔

جب آپکو یہ معلوم ہوگیا کہ کیا انسان کیا حیوان ۔ کیا نباتات ۔ کیا جمادات سب میں یکساں جان ہے ۔ اور وہی جان جو ایک دفعہ کسی حیوان میں ہتی انسان میں آ سکتی ہے ۔ اور انسان کی جان حیوان میں جا سکتی ہے تو پھر قتل انسان اور قتل حیوان میں کچھ فرق نہیں رہتا ۔ جین شاستروں میں ہنسا کی تعریف اس طرح لکھی ہے ۔

प्रमत्त योगात् प्राणव्यपरोपणं हिंसा

جس کا مطلب یہ ہے کہ پرماد کے بس کسی جیو کے پران علیحدہ کرنا ہنسا ہے ایسی صورت میں پرماد کے معنی لاپرواہی میں پڑنے اور عقل کو بالائے طاق رکھنے کے ہیں جبکہ انسان جہالت میں پڑ کر ضمیر کی آواز کی پرواہ نہیں کرتا ۔ جین شاستروں میں وہ کام جن میں لگ کر انسان نیکی بدی کی تمیز چھوڑ دیتا ہے اور ضمیر کی آواز پر دھیان نہیں دیتا ۔ پندرہ بتلائے ہیں ۔ پانچ اندری وشے یا لذات محسوسات چار کشائے یا جذبات رکرودھ ۔ مان ۔ مایا ۔ لوبھ) چار وکتھا (استری کتھا ۔ چور کتھا ۔ بھوجن کتھا ۔ راج کتھا) نیند یا سستی ۔ راگ ا سنیہ یا محبت (سوتیا مہر شاستروں جین تتو آدرش کے مطابق نقشہ) چنانچہ یہ پندرہ کام پرماد کہلاتے ہیں ۔ لہذا ہنسا کے معنی ہیں ۔ مندرجہ بالا پندرہ باتوں میں لگ کر اور عقل کو جواب دیکر کسی جانور کی آنکھ ۔ کان ۔ ناک ۔ زبان

اس طرح دو اندری۔ تین اندری۔ چار اندری کے دو دو لاکھ جونیاں ہیں۔ پانچ اندری
حیوانات مطلق کی سنگی اور اسنگی دو قسم ہونے سے ان کی ۲۶ لاکھ اجسام ہیں۔
اس سے زیادہ تفصیل جین شاستروں سے معلوم کریں۔ جیو۔ ان چوراسی لاکھ قالبوں
میں اپنے کرم کے مطابق جاتا ہے۔ جب کرم کا بالکل ناش ہو جاتا ہے تب مکتی
حاصل ہو جاتی ہے۔ وہاں کرم روپ بیج نہ رہنے سے جسم روپ درخت نہیں اُگتا۔
جیسے چانولوں پر سے تُش اُتر کر پھر بویا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر
اور مکتی حاصل کر کے پھر جنم مرن میں نہیں پھنستا۔ اور سنسار میں واپس نہیں آتا۔
جین شاستروں میں لکھا ہے کہ چھ مہینے اور آٹھ سمے میں ۶۰۸ جیو ابیوہار راشی سے
بیوہار راشی میں آتے ہیں۔ اور اتنے ہی اس عرصہ میں مکت میں چلے جاتے ہیں۔
مگر سنسار کبھی جیووں سے خالی نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ سنسار میں جیو انت
ہیں۔ انت میں سے اگر کچھ نکال لیا جاوے تو پھر بھی انت ہی باقی رہتا ہے۔
جیسا کہ الجبرے میں لکھا ہے کہ اگر Infinity (لاتعداد) میں سے Infinity
(لاتعداد) بھی نکال لیا جاوے تو پھر بھی Infinity (لاتعداد) ہی باقی رہتا ہے
قدرتی اور انت چیزوں کے ختم ہونے کا خیال نادانی ہے۔ کیا کال جس میں سے
ہر وقت گھنٹہ۔ دن۔ مہینے۔ سال نکلتے رہتے ہیں کبھی ختم ہو جاوے گا۔؟ اگر کال
ختم نہیں ہوگا تو جیو کیسے ختم ہو جاوینگے۔ اس لئے جیووں کے ختم ہونے کے خیال کو
لے کر مکتی سے واپس آنے کا مسئلہ ایجاد کرنا جو مکتی کی حیثیت کو خاک میں ملا دیتا ہے
نادانی ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں جیو انت ہیں۔ سب ہی وقتاً فوقتاً مکت حاصل کرتے
رہتے ہیں اور مکت حاصل کرنے پر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیووں سے کبھی خالی نہیں
ہوتی ۔

بلکہ کرم کے مطابق دو اندری سے چار میں اور چار سے ایک میں چلا جا سکتا ہے۔ ایک اندری سے لیکر پانچ اندری والے جیو بیوہار راشی کہلاتے ہیں۔ بیوہار راشی سے Definite State مراد ہے۔ گویا جیووں کی راشیاں یا Groups گروہ ہیں۔ ایک وہ جو ابھی تک نگود میں ہیں اور جن کی ایک بھی اندری نہیں ہے۔ اور ابیوہار راشی کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نگود سے نکل کر ایک اندری وغیرہ قالبوں میں ہیں جو ہم تم سب کو معمولی طور پر نظر آتے ہیں۔ وہ بیوہار راشی ہیں۔ جب جیو ابیوہار راشی سے بیوہار راشی میں آتا ہے تو اس کو اہل اسلام نے عدم سے وجود میں آنا کہا ہے۔ لیکن درحقیقت عدم سے کوئی شے وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ صفر سے عدد صحیح کبھی نہیں نکل سکتا۔ عدم سے وجود میں آنے سے اصلی مراد ابیوہار راشی سے بیوہار راشی میں آنے سے ہے۔ اس طرح جین مذہب عدم سے وجود میں آنے یا لانے کے مسئلہ کو حل کرتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ عدم سے وجود میں کون لاتا ہے تو جین مذہب کے اعتقاد کے مطابق وہ کرم ہے اور کرم ہی کا دوسرا نام ایشور ہے جیسا کہ ہم نے صفحہ ۱۱۲ پر بیان کیا ہے جیووں کی جو بیوہار راشی ہے اس میں ۸۴ لاکھ جونی ہیں۔

جن کی تفصیل اس طرح پر ہے:۔

(صفحہ آیندہ ۳۱۲ پر دیکھو)

(بقیہ صفحہ گذشتہ) معلوم ہوتا ہے دھات میں جیو کا ہونا ڈاکٹر بوس نے ثابت کر ہی دکھایا ہے۔ بنسپتی میں جان ہونا اسکے نزدیک سے بیراج دنتی کو چھونے سے اس کے سکڑ جانے سے معلوم ہوتا ہے +

تو بھی جیو میں اپنے ذاتی گن۔ درشن۔ گیان۔ سکھ اور ویریج قائم رہتے ہیں کیونکہ کسی دربیہ سے اُس کے گن کبھی بھی علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ اگر دربیہ سے گن علیحدہ ہو جاویں تو وہ دربیہ ہی نہیں رہتا۔ دراصل دربیہ گُنوں ہی کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ گُنوں سے علیحدہ دربیہ کوئی چیز نہیں ہے۔ نگود کی حالت میں جیو ایک سانس میں اٹھارہ دفعہ جنم مرن کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

وہ اپنے جسم کو ایسا جلدی جلدی بدلتا ہے کہ ایک سانس میں اٹھارہ دفعہ جنم مرن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جنم مرن سے مراد تبدیلی حالت سے ہی ہے۔ جیو جب کوئی موقعہ پاکر اس نگود کی حالت سے نکلتا ہے تو وہ ایک اندری جیو بنتا ہے۔

ایک اندری جیو وہ ہیں جن کے صرف ایک جسم ہی اندری ہے اور صرف لمس ہی کی طاقت ہے۔ ایک اندری جیو کی پانچ قسم ہیں۔ جو بائیو کائے۔ تیج کائے۔ اپ کائے پرتھوی کائے۔ بنسپتی کائے کہلاتے ہیں۔ دھات۔ پتھر۔ موتی۔ مونگا۔ درخت گھاس وغیرہ سب ایک اندری جیو ہیں۔ حتیٰ کہ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک میں بھی جیو ہیں جنکی صرف ایک حس لامسہ ہے۔ ڈاکٹر بوس نے اپنی تحقیقات علمی سے ہندو مذہب کے اس مسئلہ کو سائنس سے تحقیق کرکے دکھلایا ہے کہ دھات میں بھی جان ہے۔ ایک اندری سے گذر کر جیو دو تین چار یا پانچ اندری قالب اختیار کرتا ہے جین مذہب کے اعتقاد کے مطابق یہ قاعدہ نہیں ہے کہ جیو یکے بعد دیگرے یہ مدارج حاصل کرتا ہے

---

[۱] وایو کائے کے وہ جیو ہیں جن کا جسم ہوا ہی ہے۔ مطلب یہ ہر کہ ہوا میں بھی جیو ہیں۔ جو بہت لطیف ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ ہوا میں جو تیز چلنے کی شکتی ہے یہ جیو ہونے کی وجہ سے ہے۔ تیج کائے کے وہ جیو ہیں جن کا جسم آگ ہی ہے۔ آگ میں جیو ہو جانے کی دلیل اس میں گرمی اور چمک کا ہونا ہے۔ کیونکہ اُن میں کرم شتاب کی طرح جگنو اور بخار کے مریض کی طرح گرمی ہوتی ہے آپ کائے کے جیو پانی کے جسم والے ہیں۔ انڈے میں جیو ہونا اسکی دلیل ہے۔ پرتھوی کائے۔ پتھر میں بڑھنے کی طاقت ہونے سے جیو معلوم (بقیہ آئندہ)

دنیا میں جیوا ننت ہیں۔ جن میں سے بہت سے وقتاً فوقتاً مُکتی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور مُکتی حاصل کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیووں سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔

جین مذہب کی تعلیم کے مطابق یہ دنیا جیووُں سے ایسی بھری پڑی ہے جیسے کہ گھڑا کھی۔ سے بھرا ہوتا ہے۔ بس اس میں ذرا سی جگہہ بھی جیوُوں سے خالی نہیں ہوتی۔ خلا جو ہمارے چاروں طرف اوپر نیچے خالی جگہہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خالی نہیں ہے۔ اس میں لاتعداد جیو بھرے پڑے ہیں۔ یہ سب جیو اناد سے ہیں۔ انکو کبھی کسی نے نہیں بنایا۔ چونکہ پُدگل (مادہ) بھی اناد سے ہے۔ اور وہ بھی دنیا میں ایسا ہی بھرا پڑا ہے جیسے جیو۔ اس لئے جیو اور پُدگل کا انادی سمبندھ ہے۔ گویا ایسا سمجھیے جیسا کہ سونا اور مَیل کان میں اناد سے اکٹھے ہوتے ہیں۔ جیووں کی ایسی حالت کا نام جین فلاسفی میں نگود [illegible] یا ابیوہارراشی ہے۔ ابیوہارراشی کے معنے Indeterminate group یا گروہِ نا تحقیق کے ہیں۔ نگود کی حالت میں جیو اور پُدگل کا تعلق کیسے ہوا اس کا جواب یہی ہے جیسے کان میں سونے اور میل کا جیسے سونے کے لئے کان کی حالت سے پیشتر کوئی حالت نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو کے لئے نگود کی حالت سے پہلے کوئی حالت نہیں ہے۔ جیسے سونے اور مَیل کا ملاپ اناد سے ہے اور اس ملاپ کا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو اور پُدگل کا تعلق انادی ہے اور اس کا کوئی کرنے والا نہیں ہے سروگیہ دیو نے فرمایا ہے کہ نگود کی حالت میں جیو کے پردیس پُدگل سے خالی رہتے ہیں اور اگرچہ اس کا پُدگل سے گاڑھا سمبندھ ہے

دیتے وقت کی ہے جس میں وہ ایک انگلی سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دکھلائے جاتے ہیں جینیوں کے مورتی دمیان کے وقت کی ہیں۔ ان میں زیادہ تر پدم آسن ہیں۔ اور تھوڑی سی کھڑگ آسن۔ علاوہ ازیں جینیوں کی مورتیوں پر مندرجہ ذیل نشانوں میں سے کوئی ایک نشان ضرور ہوتا ہے:۔

(۱) بیل (۲) ہاتھی (۳) گھوڑا (۴) بندر (۵) چکوا چکوی (۶) پدم (۷) ستھیا (۸) چاند (۹) مگر مچھ (۱۰) بچھو (۱۱) گینڈا (۱۲) بھینسا (۱۳) سور (۱۴) سیہ (۱۵) بجر (۱۶) ہرن (۱۷) بکرا (۱۸) مچھلی (۱۹) کلس (۲۰) کچھوا (۲۱) کنول (۲۲) سنکھ (۲۳) سانپ (۲۴) شیر۔ یہ نشان چوبیس تیرتھنکروں کی مورتیوں کے بالترتیب ہیں

جین مورتیاں

براہ میر نے جو بعد راہو سوامی کے بھائی تھے اور چندر گپت کے وقت میں ہوئے ہیں اپنی برہت سنگھتا ادھیائے ۵۸ شلوک ۵۴ میں لکھا ہے کہ گھٹنوں تک لمبا ہنچا اور چھاتی میں سری وتس نشان۔ شانت مورتی۔ ننگن۔ ترن (جوانی) اوستھا اور روپ وان ایسی مورتی جینیوں کے دیوکی بنائی چاہئیں ؛

اور شلوک ۴۴ میں درج ہے کہ "جس کے چرنوں میں کمل کا نشان ہے پرسن جس کی مورتی ہے۔ کیش شندر اور نیچے لٹکے ہوئے ہیں۔ اور جو پدم آسن لگے ہوئے ہیں۔ ایسے جگت کے پتا کے سمان بدھ کی مورتی ہوتی ہے"

اگر کسی مورتی کا کوئی انگ ٹوٹ جاوے مگر وہ بہت پرانی ہو یا اُس میں کسی قسم کے استھے (کرامات) ہوں تو وہ بھی پوجنے کے لایق ہے لیکن اگر ایسی مورتی کا مستک ٹوٹ جاوے تو وہ پوجنے کے لایق نہیں ہے۔ ایسی پرتما کو ندی یا سمندر میں جہاں بہت گہرا پانی ہو چھوڑ دینی چاہیئے۔ دیکھو دھرم سنگرہ شراوکاچار ادھیکار ۹۔ شلوک ۲۷ ؛

اُس کا نقشہ کھینچکر بتایا جا دے تو وہ بات بہت جلد سمجھ میں آسکتی ہے۔ اس لئے
شاستر اور مورتی میں جغرافیہ اور نقشہ جیسا تعلق ہے۔ اگر شاستر پرمیشر کے گُن بیان
کرتا ہے تو مورتی اُن گُنوں کو Personify مجسّم کر کے دکھاتی ہے۔

ناظرین! اب آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ جین لوگ کس طرح کے بت پرست ہیں
وہ Idol worship نہیں کرتے بلکہ Ideal worship کرتے
ہیں۔ اور ان ہی کا طریقہ مورتی پوجن درست ہے اور راہِ نجات میں ایک کارن ہے۔
دیگر اہلِ ہنود کی مورتیاں سنساری حالتوں کی تصویریں ہیں۔ اُن کے درشن سے
سنساری ترقی تو ہوسکتی ہے مگر وہ روحانی ترقی میں کچھ مدد نہیں دے سکتے
اس لئے پرستش گاہوں میں جینیوں جیسی مورتیوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان مورتیوں
نے بھارت ورش کی پرانے زمانے کی ترقی ثابت کرنے میں بھی بڑا کام دیا ہے۔
جیسے جزائر جاوا۔ سماترا۔ امریکہ وغیرہ میں جو مورتیاں ہیں اور بودھ کی نکلی ہیں ان سے
ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک کے باشندوں نے کہاں کہاں تک پہنچکر اور دھرم اپدیش
دیکر لوگوں کو دنیاوی دکھوں سے چھڑایا ہے اگر یہ مورتیں نہ ہوتیں تو دوسرے ممالک
کے لوگوں کو قائل کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اس امر کا نہ تھا کہ یہ
ملک بھی کبھی ترقی پر تھا۔ مورتی پوجن مرد اور عورت دونوں کر سکتے ہیں۔ لیکن عورت
حیض کے موقعہ پر پوجا نہیں کر سکتی۔ پوجا کرنے کے وقت کپڑے پاک ہونے چاہئیں جن
کپڑوں کو پہنے پیشاب یا پاخانہ کیا ہو یا ہم بستری کی ہو۔ اُن کو پہنے پوجا کرنا مناسب
نہیں ہے۔

بہت سی جگہوں سے جو پرانی مورتیں نکلتی ہیں۔ انکو عام طور پر بودھ کی
مورتیں خیال کیا جاتا ہے لیکن اُن میں سے بہت سی مورتیں جینیوں کی ہوتی ہیں۔
اس لئے ہم ان کی شناخت کی واسطے آگاہ کرتے ہیں کہ بودھ دیو کی تصویر اپدیش

تجیوریٹیکل سین حاصل کرنے کے اصلی دودھ نکالنا چاہیئے۔ تو وہ پاگل کے سوائے
اور کیا خطاب پا سکتا ہے۔ اس طرح وہ لوگ ہیں جو مورتی پوجا سے اصلی مدعا کو نہیں سمجھتے

مورتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تداکار (مشابہ شکل مورتی) دوسرے اتداکار
(غیر مشابہ شکل والی) تداکار مورتی میں شے کے تمام آکار (نشان) بنائے جاتے ہیں۔
جیسے آپنے امرتسر میں ملکہ کی اور لاہور میں لارڈ لارنس کی مورتی دیکھی ہوگی۔ تداکار
میں مشابہ آکار نہیں بنائے جاتے بلکہ صرف ایک نشان سا بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ
نقشوں میں شہروں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پرماتما کی تداکار و اتداکار دونوں طرح
کی مورتی بنائی جاتی ہے۔ اتداکار تو لفظ ॐ سے یا ✠ سوستکا یا سنجیا
سے تعبیر ہوتی ہے۔ جو ہر ایک شبھ کام کے شروع میں یا شادی کے موقعہ پر ہر
ہندو کے ہاں تھالیوں پر یا زمین پر بنائی جاتی ہے۔ اور جل۔ چندن وغیرہ سے
پوجا جاتی ہے دوسرے تداکار جو انسان کی شکل میں بنائی جاتی ہے۔ ان کا
مثالی نمونہ دگمبر جین مورتی ہے۔ جو سروگتا۔ نروکارتا۔ موہتا۔ اہنسا وغیرہ
صفات کو مورتی کی شکل میں ظاہر کرتی ہے۔

اگر بموجب ویدانت مت پرمیشور تمام دنیا میں دیاپک ہے تو جگت کا نقشہ
بموجب جین شاستروں کے پرتما کار ہے۔ اس لئے پرمیشور کی مورتی انسان کی شکل
کی بنائی جاتی ہے۔ اور عیسائیوں کی انجیل کتاب پیدائش باب اول آیت ۲۶ و ۲۷
میں تو صاف لکھا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنے نمونہ پر بنایا ہے۔ اس طرح
انسان کی مورتی خدا کی مورتی ہے۔ اور جب پرمیشور دنیا کی ہر چیز میں موجود ہے تو
کیا وہ مورتی میں نہیں ہے کیونکہ جو چیز کل میں ہوتی ہے وہ جزو میں بھی ہوتی ہے
بعض شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم پرمیشور کا گن شاستروں سے جان سکتے ہیں مورتی
کے بنانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر کسی شے کا بیان کرنے وقت

سمجھنے کے لئے عقل رسا و فہم ذکا کی ضرورت ہے۔ بعض شخص مورتی پوجا کی تردید کرتے
ہوئے ایک کہانی بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک ساس اپنی بہو کو ایک شوالے میں مورتی
پوجن کے لئے لے گئی۔ بہو ہوشیار تھی۔ اس نے جب مندر کے قریب ایک گائے
کی مورتی دیکھی تو دام کے عوض بالٹی سے دھونے لگی۔ ساس نے کہا۔ بہو یہ کیا کرتی
ہے۔ بہو نے جواب دیا کہ دودھ دوہتی ہوں۔ ساس نے کہا کہ بہو پتھر کی گائے دودھ
نہیں دیا کرتی۔ اس لئے آگے چل۔ آگے چل کر پتھر کی ایک شیر کی مورتی تھی۔ بہو
اس کو دیکھ کر چیخنے اور بھاگنے لگی۔ ساس نے کہا کہ بہو پتھر کا شیر تیرا کچھ نہیں کرے گا
آگے چل کر جب وہ دونوں مندر میں پہونچیں تو ساس نے کہا کہ شیو جی مہاراج کے
آگے ہاتھ جوڑ اور پوجا کر۔ یہ سب کچھ دیں گے۔ اور تیری مکتی کرینگے۔ بہو نے جواب دیا
کہ اگر پتھر کی گائے دودھ نہیں دے سکتی۔ اور پتھر کا شیر نہیں مار سکتا۔ تو پتھر کے
شیو جی مکتی کیسے دے سکتے ہیں۔ لوگ یہ تمثیل دیتے ہیں مگر اس پر غور نہیں کرتے
مورتی پوجک اپنے دیوتا کی مورتی کو مکتی داتا اس طرح نہیں مانتے جس طرح ایک
گائے دودھ دینے والی ہے بلکہ وہ دیو مورتی کو ایک خیالات کے پیدا ہونے کا
ایک کارن مانتے ہیں جس سے مکتی حاصل ہو سکتی ہے جیسے پتھر کی گائے دودھ تو
نہیں دے سکتی مگر زبان حال سے بتلاتی ہے کہ میری ہی اصلی گائے دودھ دیتی ہے۔
پتھر کا شیر یہ سبق دیتا ہے کہ میرے جیسا اصلی شیر مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح جین پرتما یہ
شکشا دیتی ہے کہ میری طرح شانت اوستھا کو پراپت ہو کر ہی مکتی حاصل ہو سکتی ہے
کسی اور طرح نہیں۔ جو اگیانی پتھر کی گائے سے دودھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور
اس سے ہوشیاری کا سبق نہیں سیکھتے وہی مورتی سے دھن دولت اور پتر کی خواہش
کرتے ہیں۔ مگر گیانی لوگ اس سے ویراگ کا سبق حاصل کرتے ہیں اگر مدرسے میں ویراگ
کا سبق سیکھتے وقت ایک لڑکا مٹی کی گائے کے نیچے لوٹا لے کر بیٹھ جاوے اور چاہے

وغیرہ سکل پر ماتما۔ اور رامچندر جی۔ وکرشن جی وغیرہ مہاتماؤں کی ہیں۔ جو مورتیک تھے۔ اور جن کے نقشِ قدم پر ہم چلنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو ہم اپنا آدرش بناتے ہیں۔ دوسرے ذرا زیادہ غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ اگر پرماتما امورتیک ہے تو امورتیک شے کو سمجھانے کے لئے بھی مورتی ہی بنانی پڑتی ہے۔ جیسے علم ہندسہ میں نقطہ کی تعریف کی ہے کہ نقطہ وہ ہے جس کی لمبائی۔ چوڑائی۔ اور گہرائی نہیں ہوتی لکیر وہ ہے جسکی لمبائی ہوتی ہے۔ مگر چوڑائی اور گہرائی نہیں ہوتی۔ لیکن جب ان کے سمجھانے کے واسطے بورڈ پر نقطہ اور لکیر کھینچے جاتے ہیں تو وہ خواہ کیسے ہی باریک بنائے جائیں تاہم نقطے میں لمبائی۔ چوڑائی۔ گہرائی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے مُبتدیوں کے سمجھانے کے واسطے مورتی کا بنانا ضروری ہے۔ اگر ہم الفاظ کی جو منہ سے بولتے ہیں اور امورتیک ہیں کاغذ پر مورتی (حروف) نہ بناتے تو دنیا کے لوگ کس طرح لکھے پڑھے اور عقلمند بنتے۔ اگر ہم تیر اندازی سیکھنے کے واسطے نشانہ نہ بناتے تو تیر انداز کیسے بنتے ؎

تیسرے امورتیک پرماتما کا دھیان ہونا ہی ناممکن ہے۔ اسکو ذرا غور سے سوچو کیا آپ کسی ایسی شے کا خیال کر سکتے ہیں جس کا کالا پیلا سرخ وغیرہ کوئی رنگ نہو کیا آپ کسی ایسے ذائقہ کو سوچ سکتے ہیں۔ جو کھٹا۔ میٹھا۔ چرچرا وغیرہ نہ ہو۔ ہرگز نہیں آپکے دماغ میں رنگ اور ذائقہ دار شے کے سوائے کسی اور شے کا خیال ہی نہیں سما سکتا۔ اور جس کا رنگ اور ذائقہ نہ ہوگا وہ مورتیک شے ہوگی۔ کیونکہ رنگ اور ذائقہ مادہ کے گن ہیں۔ روح کے نہیں ؎

اور یہی تو وجہ ہے کہ دنیا کے مذاہب آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا ایشور مورتیک ہے یا امورتیک۔ اور یہی زیادہ تر مذاہب کے اختلاف کی وجہ ہے۔ اگر لوگ جین مذہب کو اچھی طرح سمجھیں تو یہی ان اختلافات کو مٹا سکتا ہے۔ لیکن اس کے

پوشانید لباس ہر کہ عیبے دید　　　بے عیباں را لباس عُریانی داد

برہنہ مورتی پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ جیسا اُسکے دیکھنے سے شانتی
حاصل ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس کو دیکھ کر فاسد خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔
لیکن اگر اس پر بخوبی غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ چونکہ وہ مورتی ایک مرد کی ہے۔
اِس لئے مردوں کو تو اُسکے دیکھنے سے خیالات فاسد کا پیدا ہونا محال ہے۔ کیونکہ
ایسے خیالات اپنے وسائل کے جنس کو دیکھ کر ہوا کرتے ہیں۔ باقی رہیں عورتیں۔
اِن کو اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ ایسے مہاتماؤں کی مورتیں ہیں جنھوں نے صحبت
زنان کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ مجھے اِس موقعہ پر ہندو مت کی ایک تمثیل یاد آئی ہے
جو آپ کو سناتا ہوں۔ ایک دفعہ بہت سی عورتیں ایک دریا میں ننگی اشنان کر رہی
تھیں کہ اُنکے سامنے کو شک دیو جی جو ننگے رہا کرتے تھے چلے گئے اور اُن عورتوں
نے کچھ خیال نہ کیا۔ پھر جب ویاس جی کو شک دیو جی کے پتا تھے آ گئے تب اُنہوں نے پردہ
کیا۔ اِس پر ویاس جی نے اُنسے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ تب عورتوں نے جواب دیا۔ کو شک دیو
جی تو ننگ رہتے تھے اِس لئے اُن سے پردہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ مگر چونکہ آپ
کپڑے پہنے رہتے ہیں اِس لئے آپ سے پردہ ضروری ہو گیا۔ آپ کا چت دیسا نہیں ہے۔
کسی کی تصویر کو دیکھ کر اس شخص کی عادات و خصلات کا خیال پیدا ہوا کرتا ہے۔ ان ہی
عادات و خصلات کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً رنڈی کی تصویر کو دیکھ کر بدفعلی کے خیالات
اِس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ رنڈی خود بدفعل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورت کو اپنے ننگے
بچے کو دیکھ کر بھی بد خیالات پیدا ہو جایا کرتے۔ جو بالکل واہیات ہے۔

مورتی پر بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں کہ امورتیک پرمیشر کی مورتی نہیں
بن سکتی۔ مگر اُنہوں نے اعتراض کرنے سے پہلے یہ خیال نہیں کیا کہ مورتیں جو ہیں وہ
کسی امورتیک یا نِکل پرماتما کی نہیں ہیں۔ وہ تو رشبھ دیو جی کی۔ پارس ناتھ جی کی۔ مہابیر جی

جسم تک سے ساتھ محبت نہیں رکھی تھی۔ عریانی اور غیر عریانی۔ نیکی و بدی کے خیال تک کو دل میں جگہ نہ دیکر اور آتما کو شاریرک بندھن اور تعلقاتِ پوشش سے آزاد کر کے صرف خود شناسی ہی میں مصروف رہ کر نجات حاصل کی تھی۔ دگمبر یعنے سمت ہی کو اپنا لباس رکھنے والے تب ہی تو اُن کا لقب تھا۔ سوتیامبر فرقہ جو اپنی مورتیوں کو مکٹ پہناتا ہے اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اُسکے خیال کے مطابق وہ رشی کپڑے پہنتے تھے۔ کیونکہ دونوں فرقوں میں مورتیاں ایک ہی مہاتماؤں کی ہیں جو دونوں فرقوں کے خیال کے مطابق برہنہ ہی رہتے تھے۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ اُن کی مورتیں سموسرن کے وقت کے فوٹو ہیں۔ جن میں اندر کے لگائے ہوئے چھتر وغیرہ کی وجہ سے ان کے سر پر مکٹ معلوم ہوتا تھا۔ مگر در اصل یہ رواج سوتیامبر فرقہ میں اُس وقت سے چلا ہے جس وقت مادھو آچاریہ نے شری کرشن جی کی مورتی ستھاپن کر کے اُس کے سر پر مکٹ رکھا تھا۔ اور مندروں میں بہت سا آرائش کا سامان لگانا شروع کیا تھا۔ برہنہ رہنا زمانہ قدیم میں معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسلئے صرف جین رشی ہی برہنہ نہیں رہتے تھے۔ بلکہ ہندو مت کے مہاتما شوجی و شنکھا چاریہ وغیرہ بھی عریاں رہتے تھے۔ عیسائیوں کے حضرت آدم و حوا بھی بہشت میں عریاں ہی تھے۔ اور عریانی یا غیر عریانی اور نیکی و بدی (ثواب و گناہ) میں تمیز نہ کرتے تھے۔ جب انہوں نے نیکی اور بدی کے درخت کا پھل کھایا۔ اور اپنی عریانی کو جانا تب ہی بہشت سے نکالے گئے۔ مسلمانوں کے ولی اللہ بھی بہت سے برہنہ رہتے تھے۔ چنانچہ اورنگزیب کے وقت میں سرمد نام فقیر برہنہ رہتا تھا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اورنگزیب نے سرمد کے پاس ایک خلعت بھیجا۔ اور اُس کے پہننے کے لئے کہا۔ مگر اُس نے اُس کا جواب مندرجہ ذیل رباعی میں دیا۔

آنکس کہ ترا کلاہِ سلطانی داد — مارا وہمہ اسبابِ پریشانی داد

پھر صفحہ ۵۹ پر لکھا ہے کہ جس طرح لڑکا اپنی لاٹھی کو گھوڑا کہہ دیتا ہے۔ اسی طرح ہم پتھر کی مورتی کو بھگوان کا آکار کہدیں گے۔ مگر اُسے نمسکار نہیں کرینگے۔ اور اسکے آگے لڈو پیڑا نہیں رکھیں گے۔ صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے کہ ہم مورتی کو مورتی ضرور مانتے ہیں مگر مورتی کا پوجن کرنا تسلیم نہیں کرتے۔ جہاں کہیں اور سوتروں میں ایسا آتا ہے کہ فلاں شخص نے بھگوان کی پوجا کی وہ کہتے ہیں کہ پوجا کا ارتھ استتی ہے۔ دربیہ سے پوجا کرنا نہیں ہے۔ اِس پستک کو پڑھ کر جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ یہ ہے کہ جین سوتروں سے جینیوں میں مورتی پوجا کا رواج ضرور پایا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پندرہویں صدی بکرمی میں جب بھٹارکوں کی بہت سی گدیاں قائم ہوئیں۔ تب مورتی پوجن کی شکل کچھ سے کچھ ہوگئی۔ بھٹارکوں نے آڈیا پن کرانا۔ اُس میں چاندی کے برتن وغیرہ قیمتی چیزیں چڑھانا شروع کیا۔ تو سولھویں صدی میں اِس رواج کو بُرا سمجھ کر کچھ لوگوں نے اِس کا کھنڈن کیا۔ اور یہاں تک کھینچا کہ مورتی تک کے رکھنے کو جو اس تمام جھگڑے کا باعث تھا بُرا بتلایا۔ یہ فرقہ ستھانک باسی اور ڈھونڈیا کہلایا جن کا مولو ہے کہ (دوہرا) ڈھونڈن نکلا برہم کو ڈھونڈ پھرا سب ڈھونڈ۔ جو تو چاہے ڈھونڈنا تو اسی ڈھونڈ میں ڈھونڈ ۔ یعنے اے نادان اگر تو پرمیشر کو ڈھونڈنا چاہتا ہے تو منڈروں وغیرہ میں مت تلاش کرو۔ اُسکو تو اپنے ہی جسم میں جان۔ اور آتما کو ہی پرماتما سمجھ ۔

جینیوں کی مورتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ دگمبر فرقہ کی بالکل برہنہ اور سویتامبر فرقے کی مورتیوں پر مکٹ ہوتا ہے۔ دگمبر فرقہ کی مورتیں اِس لئے برہنہ ہوتی ہیں کہ وہ اُن مہاتماؤں کی مورتیں ہیں جو بالکل برہنہ رہتے تھے۔ اور جنہوں نے۔

تن عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس - یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں اُلٹا سیدھا

پر عمل کرکے اور دنیاوی جاہ و حشمت کو۔ اور دنیاوی ٹیپ ٹاپ کو ترک کرکے اپنے

متھیات ترمِر ناشک نام پستک مطبوعہ سمت ۱۹۶۱ کو اول سے آخر تک پڑھا جس میں
مورتی پوجا کرنے یا نہ کرنے پر بحوالہ جین سوتروں کے بحث کی ہے۔ اس کتاب کے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جین سوتروں رائے پسینی، اپاشک دسانگ، آبائی
گیاتا دھرم کتھا۔ بھگوتی جی وغیرہ میں चइय ! चइयाणि
پراکرت الفاظ آتے ہیں۔ جن کی سنسکرت चैत्यालय चैत्य
ہے مورتی پوجک جینی ان کا ارتھ مورتی اور مندر کرتے ہیں۔ اور ستھانک باسی۔
ارہنت دیو کی آگیا انکول سنجم پالنے والے گیانی یعنے آچاریہ۔ اُپادھیائے
اور سادھو اور اُنکے رہنے کی جگہ کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ سوتروں میں جہاں
مورتی کا ذکر آتا ہے۔ وہاں "جن پڑما" الفاظ آتے ہیں۔ گیاتا دھرم کتھا میں لکھا ہے
کہ دروپدی نے "جن پرتما" پوجی۔ اس کے متعلق سُتی جی کہتے ہیں کہ یا تو دروپدی
نے جن پرتما سنسار کھاتے میں بطور رسم و رواج پوجی ہے۔ یا یہاں "جن" کا ارتھ
کام دیو یا مہا دیو کا ہے جس کی اُس نے پوجا کی ہوگی۔ جیسا کہ ہیم چندر آچاریہ کرت
نام مالا میں لکھا ہے۔

वमिगरागे जिनः स्यात जिनः सामान्य केबली।
कंदर्पो जिनसन्यात जिनो नारायण स्तथा ॥

اُبائی سوتر میں جہاں چنپا پوری کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہاں बहवे
अरिहन्त चेइय بہت سے جن مندر تھے۔ اس کی بابت سُتی جی صفحہ
پر لکھتے ہیں کہ یہ پاٹھ پیچھے کا ملایا ہوا ہے۔ صفحہ ۹۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اِس
بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دیولوکوں میں पाषाणपूर्ति یعنی قدیمی مورتیں ہوتی
ہیں۔ مگر وہ کہتی ہیں کہ دیوتاؤں کا مورتی پوجن جیت بیوہار یعنے ایک رسم و رواج
ہے۔ خاندانی رواج سمجھ کر سمیک درشٹی بھی پوجتے ہیں۔ اور متھیا درشٹی بھی۔

کو مورتی پوجن کا اُپدیش ایسا ہے جیسا کہ چتر وید کا اپنے بخار میں مبتلا ہوئے ہوئے مریض بچے کو جو مٹھائی کھانے کا شوقین ہے۔ شوگر کوٹڈ کونین پل دکونین کی بنی چینی سے پکی ہوئی) دینا۔ لیکن جیسے شوگر کوٹڈ پل ایک دانا مریض کو نہیں دیتے اسی طرح یہ مورتی پوجن تارک الدنیا کے واسطے ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ کہاوت ہے کہ پرماتما جی کا پوجنا جوں گڑیا کا کھیل۔ جب من لاگا پیو سے دھری پٹارے میل۔ سوتیا مبر امناے کے مت بستار نیچکا کے بموجب چندن پُشپ وغیرہ سے پرتما پوجن کرنا شراوک کی ساتویں پرتما تک کہا ہے۔

اور رتھ جاترا وغیرہ جو جین کرتے ہیں وہ سمیکت (صادق الاعتقادی جسکے آٹھ انگ ہیں) کا پربھاونا انگ ہے۔ پربھاونا کے معنے بڑائی ظاہر کرنے کے ہیں۔ رتھ جاترا وغیرہ سے جین مت کی بڑائی دیگر اقوام پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس موقع پر پوجا وغیرہ پبلک میں کرنے سے تمام لوگوں کو سچا طریقہ پرستش معلوم ہو جاتا ہے۔ اور بیسیوں قسم کی غلط فہمیاں جو پوجنا واقفیت جین مذہب کی نسبت قائم ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس موقعہ پر دُور دُور سے بڑے بڑے پنڈت ودوان دعالم آکر دھرم کا اُپدیش دیتے ہیں۔ ناواقف لوگ اپنے طرح طرح کے شکوک رفع کرتے ہیں۔ ایسے میلوں سے ودیا کی اونتی۔ تجارت کی ترقی۔ ایک دوسرے سے محبت اور میل جول پیدا ہوتا ہے۔ اور دیگر اقوام کے لوگوں کو اس سچے دھرم میں داخل ہونے کا ایک اچھا موقعہ ملتا ہے۔

مورتی پوجن پر اعتراض

مورتی اور مورتی پوجن پر بہت سے اعتراض ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمارے ستھانک باسی (ڈھونڈئے) جینی بھائی۔ مورتی پوجن سے انکاری ہیں۔ اسکے متعلق ہم نے "ستی" پاربتی جی کی تصنیف کردہ ستیارتھ چندر اودے ہے۔ معروف

ان اشیاء ہشتگانہ نے دکھ دے رکھا ہے۔ اور دنیا میں پھنسا رکھا ہے۔ آپ نے
ان سب کا تیاگ کیا ہے۔ اس لئے آپ میرے دل سے انکو ہٹا دیں۔ شانتی۔ اور
ویراگ بھاؤ کو پیدا کریں۔ جیسا کہ دیانت رشیو جی نے اشٹائی پوجا میں کہا ہے۔ (اشٹل)

(۱) تم کام بناشک دیو دھیاؤں پھولن سوں
لہوں شیل لکشمی ایو چھوٹوں سولن سوں

(۲) یہ ارگھ کیو رنج ہیت تم کو ارپت ہوں
دیانت دیچو شیو کھیت بھوپ سمرپت ہوں

مطلب

(۱) اے پرماتما! تم شہوت پرستی کے دور کرنے والے ہو۔ اس لئے میں۔
پھولوں کو جو شہوت پرستی اور سامان عیش و طرب کے جزو اعظم ہیں۔ آپ کے
سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ مجھے زہد و تقویٰ عنایت کریں۔ تاکہ میں دکھوں
سے رہائی پاؤں۔

(۲) میں نے یہ اشیاء ہشتگانہ اپنے بھلا ہونے کے لئے تیار کی ہیں۔ آپ کے
کھلانے کے واسطے نہیں لایا ہوں۔ آپ تو بھوک پیاس وغیرہ وغیرہ جھگڑوں
سے مبرا ہو۔ میں انکو صرف آپکے سامنے پیش کر کے ملتمس ہوں کہ آپ مجھے
ان سے چھڑا کر نجات ابدی کا دان دیں۔

دنیادار لوگ دنیاوی عیش و عشرت کے سامان سے چاروں طرف سے گھرے
ہوئے ہیں۔ ان کا دل بہ نسبت خشک دھیان کے راگ رنگ میں زیادہ لگتا ہے۔
بزرگوں نے اس بات کا خیال کر کے راگ میں تیاگ کا اپدیش دیا ہے۔ یہ ایسی تجویز
ہے کہ جب انسان حسب منشار ملہار و بھیروں گاتا ہوا پرمیشر کی استوتی کرتا ہے۔ اور
اس طرح ایک گیانی پرش سے بھی زیادہ عرصہ ایشور کے دھیان میں لگاتا ہے۔ دنیادار

اس ذریعہ سے پشت ہا پشت تک چلتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو اُنکے نقش قدم پر
چلنے کی ہدایت ملتی ہے۔ ملکہ وغیرہ کی مورتی کے سامنے ہم نے بعض انگریزوں کو
ٹوپی اُتارتے دیکھا ہے جس طرح انگریز لوگ ٹوپی اُتار کر ان بزرگوں کی تعظیم کرتے ہیں
اِس ہی طرح ہندو اپنے بزرگوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر اُن کے آگے پھول وغیرہ چڑھا کر
اُنکی تعظیم کرتے ہیں۔ یہ اُن کا پُرانا دیسی طریقہ ہے۔ جینی رشب دیوجی۔ پارس ناتھ
جی۔ مہاویرجی وغیرہ کو جن کی وہ مورتیاں بناتے ہیں۔ سکل پرماتما کہتے ہیں۔ شیو
رشوجی۔ کو۔ وشنو رام چندرجی اور کرشن جی کو پرمیشرجی کا اوتار بتلاتے ہیں۔ جیسا
کسی بزرگ کے فوٹو اور مورتی بنوانا۔ اور اُس کے آگے ہاتھ جوڑنا اُسکی عزت ہے
ایسی ہی۔ دیپ۔ دھوپ وغیرہ سے اُس کی پوجا کرنا۔ اُس کی گاڑھی بھگتی ہے۔
جس سے پوجا کرنے والے کا پریم اس بزرگ میں جس کی وہ مورتی ہے بڑھتا ہے۔
عاشق اپنے معشوق کی تصویر کو سینہ سے لگاتا ہے۔ اُسکی انگوٹھی کو چومتا ہے۔
عام لوگ خواہ اُس کو پاگل سمجھیں۔ لیکن یہاں تو دیوانہ بکارِ خود ہوشیار والا معاملہ ہے
اُسکے پریم کو وہی جانتا ہے۔ یہی حال مورتی پوجکوں کا ہے۔ جینیوں کا مورتی پوجن
عام ہندوؤں جیسا نہیں ہے۔ جین لوگ جو اشٹ یا مورتی کے آگے چڑھاتے ہیں۔ اُسکا
مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ مثل اپنے دیگر اہلِ ہنود بھائیوں کے مورتی کو بھوگ لگاتے
ہیں۔ بلکہ آٹھ قسم کی اشیاء جن کو اشٹ دربیہ کہتے ہیں۔ جو جل۔ چندن۔ اکشت
پشپ۔ نئی وید۔ دیپ۔ دھوپ۔ پھل ہیں۔ جن میں سے جل میں تمام اقسام کے مائعات
چندن میں۔ بدن پر لگانے کی خوشبودار چیزیں۔ اکشت میں تمام اقسام کی اجناس
پشپ میں ہر قسم کے پھول۔ نئی وید میں ہر قسم کی شیرینی۔ دیپ میں ہر قسم کی روشنی
دھوپ میں بخورات۔ اور پھل میں میوہ جات۔ غرضیکہ سب قسم کے سامان پیش ہو جاتے
ہیں۔ بھگوان کی مورتی کے آگے پیش کر کے یہ کہتے ہیں کہ اے پرماتما مجھ کو سنسار کی

تب سولہویں صدی بکرمی میں سوتیامبر فرقے میں سے لوکا یا ڈھونڈیا مت اور دگمبر
فرقے سے تارن پنتھ - اور ویدک ہندوؤں میں سے کبیر پنتھ - نانک پنتھ نکلا - جنہوں
نے مورتی پوجن کا نشیدھ کیا - مورتی پوجن کے نشیدھ کے کئی باعث معلوم
ہوتے ہیں - اول تو مسلمانوں کا اُس وقت زور ہو گیا تھا جو ہندوؤں کے مندروں
کو توڑ ڈالتے تھے - اور مورتی کے برخلاف تھے - دوسرے مورتی پوجا کا اسقدر
زور ہو گیا تھا کہ لوگ مورتیوں کو مہاتما پرشوں کی صرف مورتی ہی نہیں بلکہ ساکشات
پرمیشر سمجھنے لگ گئے تھے - سترہویں صدی میں دگمبر جین فرقہ میں سے ایک فرقہ
تیرہ پنتھ نکلا جس نے بجائے اصلی پھول و مٹھائی وغیرہ کے چانول کو کیسر میں
رنگ کر کے اُس کو پھول - اور دہوپ کو نئی وید کھیسر میں رنگے ہوئے کو دیپ قرار دیا -
اور تازہ پھلوں کی بجائے خشک پھل بادام وغیرہ مورتی کے آگے چڑھانے شروع
کئے - جو لوگ مثل رسم سابقہ اصلی پھول و مٹھائی اور تازہ پھل مورتی کے آگے
چڑھاتے رہے وہ بیس پنتھی کہلائے - انکا مفصل ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں -

اب اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ مورتی پوجن سے کیا فائدہ ہے تو پہلے ہم
اُس سے یہ پوچھتے ہیں کہ کسی شخص کے فوٹو اُتروانے سے کیا فائدہ ہے - آریہ
سماجی جو مورتی پوجن نہیں کرتے - سوامی دیانند کے فوٹو اپنے آریہ سماج مندر میں -
سکھ جو مورتی پوجا نہیں کرتے بابا نانک کی تصویر گوردوارے میں کیوں رکھتے ہیں
انگریزوں نے جو مورتی پوجا نہیں کرتے لارڈ لارنس کی تصویر لاہور میں - ملکہ وکٹوریہ
کی تصویر امرتسر میں - جارج پنجم کی تصویر دہلی میں کیوں بنوائی ہے - رڑکی کالج میں
بڑے بڑے پرنسپلوں کی اور بہت جگہ میں بڑے بڑے آدمیوں کی تصویریں -
کیوں رکھ چھوڑی ہیں - اِس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ملک
و قوم کی خدمت کی ہے ان کی مورتی بنا کر ان کی عزت کی جاتی ہے - ان کا نام

اُس وقت سے جینیوں میں گربجادان وغیرہ سنسکار کرنے کا رواج بند ہوا۔
اور وہ بھی اپنی مورتی کی اشٹ دربیہ پوجا کرنے لگے۔ اب اگنی کنڈ کے بجائے
صرف ایک دھوپ دانی رہ گئی۔ جس میں اب تک دھوپ ڈالی جاتی ہے۔
اشٹ دربیہ جو مورتی کے آگے چڑھنے لگے بعض لوگ اُن کو متروک سمجھ کر مثل
ویشنوؤں کے گھر لاکر اور پرشاد سمجھ کر کھانے لگے اور بعض لوگ اسکو نرمالیہ سمجھ کر
پوجاری۔ مالی وغیرہ مندروں کے نوکروں کو دینے لگے۔ بعض اگنی میں جلانے
لگے۔ بعدازاں ۱۱۹۹ء یا سمت ۱۲۵۶ بکرم میں مادھواچاریہ ہوئے۔ جنہوں نے
شری کرشن جی کی پرستش کا رواج دیا۔ اور وشنو مندر بنوا کر شری کرشن جی اور
رادھکا جی کی مورتیاں ان میں ستھاپن کرائیں۔ اور مندروں میں نرت یا ناچ
کرنے کا رواج چلایا۔ جب ویشنو لوگوں نے اِس طرح اپنے مندروں کو سجانا شروع
کیا۔ اور مورتیوں کے بڑے بڑے سنگار ہونے لگے۔ تب اُنکی دیکھا دیکھی جینیوں
کے سوتیامبر فرقہ نے بھی اپنے مندر شہروں میں بنالئے۔ اور بڑی بڑی لاگت کے
مُکٹ بھگوان کی مورتی پر چڑھانے شروع کئے۔ اور مورتی پوجن بڑی دھوم دھام
سے اشٹ دربیہ کے ساتھ ہونے لگا۔ یہاں تک یہ اشٹ دربیہ کی پوجا صرف
ارہنتوں تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ دھرم کے دس انگوں۔ آرجو۔ ماردو۔ ست
شوچ وغیرہ کے بھی جو صرف گُن ہیں پوجا ہونے لگی۔ جو اب تک جین مندروں
میں ہوتی ہے۔ اِس طرح جب پوجا سے مراد صرف تعظیم نہیں رہی۔ بلکہ وہ اشٹ
دربیہ کے ساتھ ہونے لگی۔ اور مندروں میں ناچ رنگ نرت۔ وغیرہ ہونے لگے۔

سلہ سوتیامبراچاریہ شانتی بجے جی اپنی پستک مانو دھرم سنگتھا کے صفحہ ۲۰۴ پر لکھتے ہیں کہ سمت بکرم سے
پہلے کی تیار کی ہوئی دگمبر۔ سوتیامبر دونوں کی پرتماؤں میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ اب جو زیادہ فرق ہو گیا ہے
وہ دوہر میں سے ڈالا ہے +

क्रियमाणोपि बाह्योपि द्रव्य पूजा विधानतः ॥५३॥

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے بچن اور جسم کو سمیٹ کر بھگوان کی طرف لگانے کو
دربیہ پوجا۔ اور دل کو یکسو کر کے بھگوان کی طرف لگانے کو بھاؤ پوجا کہتے ہیں۔ یا گندھ
پھول۔ نیئ وید۔ دیپ۔ دھوپ۔ اکشت۔ وغیرہ سے پوجا کرنے کو دربیہ پوجا
کہتے ہیں۔ اِس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نویں صدی سے پہلے مورتی پوجن
اشٹ دربیہ کے ساتھ نہیں کیا جاتا تھا جس طرح اب ہوتا ہے۔ بلکہ اشٹ دربیہ
کو اگنی کُنڈ میں ڈال کر ہوم کیا جاتا تھا۔ اِسی طرح کا ہوم کیا جینی اور کیا ویدک
دھرمی سب کرتے تھے۔ اور سب آریہ کہلاتے تھے۔ جینیوں اور ویدک دھرمیوں
کے رواج ایک ہی تھے۔ سب گربھادان جنو وغیرہ سنسکار کرتے تھے۔ جو تین
وقت صبح۔ دوپہر۔ شام۔ اگنی کُنڈ میں ہوم کرتے تھے۔ اگنی ہوتری کہلاتے تھے
اس کا مفصل حال جن سین آچاریہ کے بنائے ہوئے آدپران سے معلوم ہوسکتا
ہے۔ دسویں صدی تک مندر زیادہ تر باغیچوں میں بنائے جاتے تھے۔ جیسا کہ
سوتیا سبر تحریروں سے معلوم پڑتا ہے۔ جین مندروں میں جو مالی رہتے ہیں۔ وہ
اس بات کو صاف طور پر ثابت کر رہے ہیں۔ اور ساگار دھرم امرت سے ایسا ہی
معلوم ہوتا ہے کہ سمت ۱۱۰۰ بکرمی میں رامانج ہوئے ہیں۔ جو سری رامچندر جی کے
بڑے بھگت تھے۔ اُنہوں نے جینیوں کے سات سو مندر تڑوائے۔ میسور کے
راجہ ہوئیسال کو جینی سے وشنوی بنایا۔ جینیوں کو بڑی تکلیف دی۔ اور شہر میں
وشنو مندر بنوا کر رام چندر جی۔ اور لکشمن جی اور ستیا جی کی مورتی اِن میں
اِستھاپن کرائی۔ دیپ۔ دھوپ۔ نیئ وید سے انکی پوجا شروع کی۔ اور لوگوں
کو رغبت دلانے کے واسطے۔ لڈو۔ پیڑے بطور پرشاد کے تقسیم کرنے شروع
کئے۔ غالباً اِنکی دیکھا دیکھی جینیوں نے بھی بہت سے مندر شہر میں بنوائے۔ اور

گئے ہیں اچھا جانتا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج اپنی کتاب ستیارتھ
پرکاش کے گیارہویں سملاس کے بیسویں پیرے میں لکھتے ہیں کہ مورتی پوجن
پہلے جینیوں نے چلایا۔ یہ درست ہے۔ کیونکہ جین شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ
بھرت چکرورتی نے کیلاش پر ۷۲* مندر بنوائے۔ بھرت کا زمانہ تہذیب کا ابتدائی زمانہ
ہے۔ بھرت کے بعد اور جینیوں نے مہاپرشوں کی مورتیاں بنوائیں۔ اور اس طرح
انکی تعظیم کرکے دنیا کو گن کی قدر کرنا سکھلایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے پہل ان
مورتیوں کے آگے صرف ہاتھ جوڑ کر یا انکو اشٹ انگ نمشکار کرکے انکی پوجا یعنی تعظیم
کیجاتی تھی۔ بعد ازاں پھل پھول وغیرہ اشٹ دربیہ سے انکی پوجا کرنے کا رواج پڑا۔
پرانے جین رشیوں شری کند کند آچاریہ۔ شری سمنت بھدر سوامی۔ شری پوج پاد
سوامی۔ شری امرت چندر سوامی کے کلام میں اشٹ دربیہ سے پوجا کرنے کا
صاف طور پر ذکر نہیں ملتا ہے۔ جن سین آچاریہ (جو نویں صدی بکرمی میں ہوئے
ہیں) کے بنائے ہوئے آدپران میں گربھادان وغیرہ سنسکاروں کے موقعہ
پر اشٹ دربیہ اگنی کنڈ میں ڈال کر ہوم ویگ (پوجا) کرنے کا ذکر آتا ہے۔ بعد
ازاں سری امت گت آچاریہ کے (جو گیارہویں صدی بکرمی کے شروع میں ہوئے
ہیں) بنائے ہوئے شراوکا چار میں۔ شلوک نمبر ۱۲ و ۱۳۔ اس طرح آتے ہیں۔

वचो विग्राड संकोचो द्रव्य पूजा निगद्यते
तत्र मानस संकोचो भाव पूजापरा तनै ॥१२॥
गंध प्रसून स्नात्त्रा घ दीप धूपा क्षता धिभिः

* بھرت نے یہ مندر رشب دیوجی کے موکش جانے کے بعد بنوائے تھے۔ اور ان میں رشبھ دیوجی کی مورتی انکی یادگار
قائم رکھنے کے واسطے استھاپن کی تھی۔

اور ناشکر گذار ہو جاتا ہے۔ اور قابل تعظیم بزرگوں کی تعظیم اور عزت نہیں کرتا وہ
ہمیشہ آفات سے گھرا رہتا ہے۔ اس میں سکھ اور شانتی کبھی پیدا نہیں ہوتی جن وان
پرمش دوسروں کے لئے تقیل ہوتے ہیں۔ جب تک وہ زندہ رہتے ہیں۔ لوگ
مونکی جیسا کہ اوپر بیان ہوا پوجا کرتے رہتے ہیں۔ فوٹو اتروا تے ہیں۔ اور اپنے
گھروں میں رکھتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کی مورتی یا بسٹ بنواتے ہیں۔ ایسے
بزرگوں کی مورتی بنانے کا رواج ہر ایک تہذیب یافتہ ملک اور قوم میں ہے۔
اور یہ بہت پرانا رواج ہے۔ پہلے پہل جینیوں نے اپنے تیرتھنکروں۔ رشب دیو
جی۔ پارس ناتھ جی۔ مہابیر جی۔ وغیرہ کی مورتیاں بنائیں۔ اور ایسی جگہ بنائیں۔
جہاں ان بزرگوں نے لاکھوں انسانوں کو دھرم اُپدیش دیا۔ انکو اُن کے فرائض
ادا کرنے کی ہدایت کی۔ جیو ہنسا کو بند کرایا ہے۔ نشہ۔ چوری۔ جھوٹ۔ زنا۔ وغیرہ
پاپوں سے متنفر کیا۔ ایسی جگہ۔ اس دیس میں سمیری شیکھر جی۔ گرنار جی۔ کوہ آبو۔
شترنجے جی۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور تیرتھ چھیتر کہلاتے ہیں۔ تیرتھ چھیتر کے معنے
گھاٹ کے ہیں۔ گویا یہ جگہ ایسی ہیں جہاں دھرم روپی کشتی میں بیٹھ کر جیو سنسار
سمندر سے پار ہوتے تھے۔ اور سنسار کے دکھوں سے رہائی پا۔ نجات ابدی یا سُرگ
حاصل کرتے تھے۔ یا جہاں دنیا دار منی۔ ارجکا دساد ہوئی) شراوک و شراوکا د چہار
تیرتھ کہلاتے ہیں) کے ورت لیکر اپنا کلیان کرتے تھے۔ ان تیرتھ چھیتروں میں
بڑی اچھی اچھی مورتیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کو دیکھ کر انسان کے دل میں ان مہاتماؤں
کی جن کی وہ مورتیاں ہیں اُنکے کئے ہوئے اُپکاروں کی یاد آتی ہے۔ اُسکے منہ سے
خواہ مخواہ اُن کی استتی د تعریف) نکلتی ہے۔ استتی کرتے کرتے اُس کا اثر ایسا
ہوتا ہے کہ انسان مورتی کے آگے ہاتھ جوڑنے لگ جاتا ہے۔ پاؤں پڑ جاتا ہے۔ اس
بھگتی بھاؤ کو وہی شخص محسوس کرتا ہے جو اُن کاموں کی جو اُن بزرگوں نے

سیکھنا چاہتا ہے تو وہ پہلے دیوار پر ایک سیاہ نشان بنا کر اس پر تیر مارتا ہے اور جس وقت مشق ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اس نشان کو استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح جو شخص دھیان لگانے کی مشق کرنا چاہتا ہے۔ وہ بھگوان کی مورتی کے سامنے بیٹھ کر اسکو اپنے دھیان کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور پھر جب مشق ہو جاتی ہے۔ تب اس کو مورتی کے درشن کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ سا ترین گن استھان میں چڑھتے ہوئے منی کے واسطے مورتی پوجن کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اُس وقت وہ خود ویسا ہی جن ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ابتدائی حالت تک مورتی بدون دھیان کا لگانا۔ اور چت کا ایکسو کرنا چاہتا ہے وہ گویا خلا میں تیر پھینک کر تیر اندازی سیکھنا چاہتا ہے۔ جو نا ممکن ہے۔ اب یہ تو ثابت ہو گیا کہ جن پرتمانیک خیالات کے پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسکی پوجا کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

لفظ پُوجا کے اصلی معنے کسی گن وان کی عزت و تعظیم کرنے کے ہیں۔ جو لوگ اپنی قوم کا۔ اپنے ملک کا۔ یا تمام انسانوں کا اپکار کرتے ہیں۔ اُنکو کسی طرح کا فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اُنکے دکھ دور کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اور ہر ملک میں قابل تعظیم سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اپنی صفات حسنہ کی وجہ سے ہر ایک کا دل اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اور اُن میں خود بخود کچھ ایسی کشش سی پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسرے انسان خواہ مخواہ اُن کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح بھی بن سکے اُنکی تعظیم کرتے ہیں۔ اُن کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ اُن کے پاؤں میں پڑتے ہیں۔ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُنکی خدمت کرتے ہیں۔ پھل پھول اُنکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ پُوجا کہلاتی ہے۔ جس قوم میں گنوان کا ادب و تعظیم کیا جاتا ہے۔ وہ قوم و ملک ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ اور جو قوم و ملک احسان فراموش۔

پیدا کرنے کے لئے نیک اور عمدہ کارن کی تلاش درکار ہے۔ چنانچہ ارہنت دیو کی پرتما دیکھ کر دل میں ویراگ ہوتا ہے۔ اور وہ مورتی اُس ویراگ بھاؤ اور نیک خیال کا کارن بنتی ہے۔ جیسا کہ پنڈت بھودرداس جی نے شری پارشس پُران میں کہا ہے۔ دوہا۔

جن پرنامن پُن بہو بندھے انتقا ناہ رتن بھاون کو نمت ہے جن پرتما جگ ماہ
ویتراگ مندر رتر کہہ شدھ آوے بھگوان وہی بھاؤ کارن مہا پُن بندھ کو جان
راگ دویش برجت امل سکھ دکھ داتا ناہ درپن دت بھگوان ہیں یہ ۲ تو اُرماہ
یہ پی شلبی کرت کرتم جنور یجب اچیت ندپی نہی انتر بچے شبھ بھاون کو ہیت

ترجمہ۔ جن نیک خیالات سے پُن کا بندھ ہوتا ہے۔ اُن کے پیدا کرنے والا بھگوان کی مورتی ہے۔ تارک الدنیا کی تصویر کو دیکھ کر پرماتما کا خیال آتا ہے اور یہی خیال پھر مہا پُن بندھ کا باعث ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بھگوان کی مورتی الفت اور نفرت سے مُبرا ہے۔ نہ کسی کو دُکھ دیتی ہے۔ اور نہ سُکھ۔ وہ تو مثل آئینہ کے ہے۔ یعنے جیسا سیدھا یا ٹیڑھا مُنہ آئینہ کے سامنے کیا جاتا ہے ویسا ہی اس میں نظر آتا ہے۔ اِسی طرح بھگوان کی مورتی بھی پُوجنے والے کو اُس کے خیالات کے اجر ملنے میں مدد ہوتی ہے۔ اگرچہ بھگوان کی مورتی سنگ تراش کی بنائی ہوئی مصنوعی شے اور جڑ وستو ہے۔ تاہم دل کے اندر نیک خیالات پیدا کرنے کا سبب ہے ٭

جس طرح ایک رنڈی کی تصویر دیکھ کر فاسد خیال پیدا ہوتا ہے۔ ایک بہادر شخص کی مورتی دیکھ کر دلیری آتی ہے۔ اُسی طرح ارہنت دیو کی پرتما دیکھ کر نیک خیال اور ویراگ بھاو پیدا ہوتا ہے۔ نیک خیال کو پیدا کرنے کے علاوہ پرتما دھیان کو سدھارنے کا بھی کام دیتی ہے۔ جیسے جب کوئی شخص تیراندازی

اِس کے اُس نے گدے سے پن کا کام کیا۔ اور رامچندر جی کی استری سیتا جی کو چرا کر لیگیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کا اور اُس کے خاندان کا ستیاناس ہوگیا۔

غرضیکہ جب بزرگانِ سلف نے عام لوگوں کے سمجھانے کے واسطے مختلف بھاؤں کی تصویریں بنائیں۔ تو اُنہوں نے میشورکا بھی چتر بنایا جس کا سب سے اعلیٰ نمونہ جین دگمبر مورتی ہے۔ جس سے وتیراگتا۔ نرموہتا۔ آدا سینتا۔ پرم شانتا اور پرم آنند تا ٹپکتی ہے۔ اور دیکھنے والوں پر اپنی اِن صفات کا اثر ڈالتی ہے جینیوں کی یہ مورتی سکل پرماتما کی تصویر ہے۔ اور مانند دیگر اہلِ ہنود کی مورتیوں کے سنساری جیون کیسی اور گرہستیوں جیسی نہیں ہے۔ یعنی نہ اِس کے پاس استری ہے۔ نہ کوئی ہتھیار ہے۔ اور نہ کوئی پوشاک وغیرہ سامان عیش ہے۔ دنیادار کو دنیادار کی تصویر دیکھنے سے کچھ روحانی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ایسا تو وہ خود بھی ہے۔ بلکہ اُسکو شانتی حاصل کرنے کے واسطے ویراگ مئی مورتی کے درشنوں کی ضرورت ہے۔ انسان کے نیک و بد ہونے کا دارومدار اُس کے خیالات پر ہے کیونکہ خیال ہر نیک و بد کام کی سب سے پہلی منزل ہے۔ ہر ایک کام کا سب سے پہلے خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد خیال کردہ بات۔ اِرادہ اور زبان پر آتی ہے۔ اور پھر اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی کارج اپنے کارن بدون نہیں ہوتا۔ چنانچہ خیال بھی بغیر کسی کارن کے پیدا نہیں ہوتا۔ جیسے ایک معشوق کی یادآوری کے کارن اُسکی صفات کا سُننا۔ اُسکی انگوٹھی کا دیکھنا اُسکی چھٹی کا پڑھنا۔ اُسکی تصویر کا دیکھنا ہوسکتے ہیں۔ اِسی طرح نیک خیال کا کارن۔ نیک آدمیوں کی داستانیں سُننا۔ اور اُنکی تصویریں اور فوٹو دیکھنا ہیں۔ ایسے کارن بہرنگ (بیرونی) کارن کہلاتے ہیں۔ اور ان کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیساکہ ایک گھڑے کے بنانے کے واسطے چاک کا۔ انسانوں کو نیک خیالات پیدا

ہیں۔ اس خواص صفت کو بِنظر رکھتے ہوئے ہم ویسا ہی عمل کرتے ہیں۔ اس طرح کی مشق سے وہ صفت ہمارے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ایشور بھگتی سے یہی مطلب ہے۔ اس کے نام لینے سے یہی غرض ہے۔ اس کی مالا جپنے سے یہی مدعا ہے۔ پرمیشور ہماری زندگی کا آدرش ہے۔ اور ہماری سنسار روپی سمندر میں بہتی ہوئی کشتی کے لئے لائٹ ہاؤس ہے۔

مورتی پوجن

جو نجات کے متلاشی ابھی مُبتدی ہیں اور پرمیشور کی صفات کو اپنے چنچل دل میں جگہ نہیں دے سکتے۔ اُن کے واسطے بزرگانِ قدیم نے اسکی صفات پرم ویراگتا۔ پرم آنندتا۔ پرم شانتی وغیرہ کو Personify مجسم کرکے اُسکی مورتی بنائی ہے جس کو سامنے رکھ کر مُبتدی لوگ اُسکی صفات کا دھیان اپنے دل میں کر سکتے ہیں بزرگانِ سلف نے عام لوگوں۔ کو سمجھانے کے واسطے بہت سی مورتیاں بنائی ہیں۔ مثلاً کام دیو کی مورتی۔ بڑی خوبصورت مگر آنکھوں سے اندھی بنائی ہے۔ اُس کے ہاتھ میں پھولوں کی کمان دی ہے۔ جسکو وہ چھوڑتی ہے۔ ایسی مورتی بنا کر لوگوں کو سمجھایا ہے کہ کام (شہوت) کے بس میں ہوا ہوا آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ نیک و بد میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اُس کا دل استری کی میٹھی میٹھی اداؤں سے جو ہر کا کام دیتی ہیں گھائل ہو جاتا ہے۔ راون کی مورتی بنا کر اُس کے دس سر اور بیس ہاتھ لگائے ہیں۔ اور دس سروں کے اوپر ایک گدھے کا سر بھی لگایا ہے۔ سر عقلمندی کا۔ ہاتھ طاقت کا اور گدھا بیوقوفی کا نشان ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ راون ایک دانا تھا کہ اُس میں دس سروں کی عقل تھی اور وہ ایسا زور آور تھا کہ بیس ہاتھوں کی طاقت تھی مگر باوجود

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد   کسے را باکسے کارے نباشد۔

مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا جیو جو مکت کو چلا گیا ہے۔ ہمارا کیا بھلا کر سکتا ہو
اور جب اِس کا انتظام دنیا میں نیکی اور بدی کے پھل دینے میں کوئی تعلق نہیں ہو
تو اسکی پرستش کرنے سے اور اس کا نام لینے سے کیا فائدہ ہے؟ درحقیقت پرماتما
ہماری آتما کے لئے موڈل ہے۔ وہ ہمارا آدرش ہے۔ جیسے طفلِ مکتب کو اپنا خط
درست کرنے کے واسطے کاپی سلپ کی ضرورت ہے۔ کاپی سلپ ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمسے
نہیں لکھواتا۔ نہ ہم کو لکھنے کی لئے کہتا ہے۔ لیکن ہم اُس کو اپنا آدرش بنا کر اس کی نقل
کرتے ہیں۔ اِسی طرح پرماتما اُداسین اور ویتراگ ہوتے ہوئے اور ہمارے کسی کام
میں دخل نہ دیتے ہوئے ہمارے لئے ہمارے کلیان کا کارن بنتا ہے۔ جو مذہب
آستک کہلاتے ہیں وہ سب ایشور کے وجود سے تو اقرار ہی کرتے ہیں۔ اگر ان میں
نااتفاقی ہے تو اُسکی صفات کے بابت ہے۔ اور ایشور کے جتنے نام ہیں وہ سب
صفتی نام ہیں۔ اور یہ صفتی نام اُپاسنا کرنے والوں نے اپنے اپنے مطلب کے موافق
جو وہ اُس سے نکالنا چاہتے ہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً روزی کا طالب اسکو سرب
شکتیمان۔ قادرِ مطلق وغیرہ ناموں سے پکارتا ہے۔ سکھ کا خواہشمند اُس کو اننت سکھ
کا بھنڈار و منبعِ سرور بتلاتا ہے۔ گیان کا طالب سروگیہ و علیمِ کُل نام دھرتا ہے۔ ویراگ
پسند ویتراگ۔ نیائے کا چاہنے والا نیائے کاری۔ گناہ کی معافی مانگنے والا۔ رحیم و
کریم۔ دیالو۔ اور نجات کا مُتلاشی پرم ہِت۔ اُپدیشک۔ سروگیہ۔ اور نردوش کہکر
اُس سے مدد مانگتا ہے حتیٰ کہ دشمنوں پر فتح چاہنے والوں نے اِس جنم و مرن سے رہت
و راگ و دویش سے مُبرّا پرماتما کو اُسر سنگھار کرنے کے لئے اوتار لینے والا تک بتلایا ہے
اِن سب سے یہی ظاہر ہے کہ وہ دراصل ہمارا اُمیڈیل (آدرش) ہے اور جیسا ہم بننا
چاہتے ہیں۔ ہم اُس کو اُس ہی روپ میں دیکھتے ہیں۔ اور اُس کا ویسا ہی نام پکارتے

اور پھر وہ پاک روح دنیا میں نہیں آتی۔ کیونکہ پھر کرم روپ بیج نہ رہنے سے جگت روپ درخت نہیں اُگ سکتا۔ اِس دلیل سے آریہ سماج کے مکتی سے واپس آنے کے مسئلہ کی تردید ہوتی ہے۔ اور پورانک مت کے اوتار واہن کے مسئلہ کی اور ایشور کا موتیک اور اموتیک دونوں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جیو جو مکتی میں جاتے ہیں اُن کا گیان وگن یکساں ہوتا ہے۔ اِس لئے وہ تمام مل کر ایک روپ برہم ہوتے ہیں۔ مگر اپنی ہستی علیحدہ علیحدہ قائم رکھتے ہیں۔ ویدانت مت میں جو جیو کا برہم میں ملجانا اور اُس میں لئے ہو جانا لکھا ہے وہ درست نہیں ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیو کرموں کا ناش کر کے گوڈہڈ Godhead جس کا دوسرا نام "برہم" ہے میں مِل جاتا ہے۔ اور ایک روپ ہوجاتا ہے۔ جیو کا مقصد اعلیٰ یہی ہوسکتا ہے۔ نہ یہ کہ وہ اپنی ہستی ہی کو کھو بیٹھے جیسا کہ ویدانت مت کا خیال ہے۔ اِس طرح پرمیشور کے ایک اور انیک ہونے کا مسئلہ حل ہوتا ہے۔ لوگ ایشور کو سرب ویاپک کہتے ہیں۔ لیکن سرب ویاپک کا اصلی مطلب نہیں سمجھتے۔ جب ایشو جیو ہی کی ایک حالت کا نام ہے۔ اور جیو گھٹ گھٹ میں براجمان ہے۔ تو اِس طرح ایشور سرب ویاپک ہے۔ اس ہی راز کو سمجھ کر منصور جیسے جیوں نے "انا الحق" کا نعرہ بلند کیا ہے۔ اور ویدانت کے رموزدانوں نے "تت تُو اسمی" کہا ہے دوسرے ایشور بذریعہ اپنے گیان کے سرب ویاپک ہے۔ کیونکہ وہ اپنے گیان سے دنیا کے ہر جیو اور ہر شے کی ہر حالت کو یک دم جانتا ہے۔ مگر ایک ایشور کا سب میں کسی اور طرح ہونا ممکن نہیں ہے ؂

شدھ مکت یافتہ جیو یا پرماتما انت درشن۔ انت گیان۔ انت سکھ۔ انت ویرج والا اجر۔ امر۔ پوتر۔ اموریتک۔ اور ویتراگ ہوتا ہے۔ وہ اپنے سرور روحانی میں مست رہتا ہے۔ وہاں اسکو کسی قسم کی خواہش کسی قسم کا دکھ نہیں ہوتا۔ اِس کو کسی سے کچھ مطلب نہیں ہوتا کسی نے کیا اچھا کیا ہے ۵

مکتی یا ہوگئی تو چوراسی لاکھ جونیوں سے رہائی بھی ہوگئی۔جنم مرن کے جھگڑے سے
بری ہو گیا۔بری ہونے کا ہی نام نجات یا مکتی ہے۔ایسی حالت میں جیو کا نام پرماتما
یا عالم کل ہوجاتا ہے۔جیسے بتی چراغ سے ملکر خود چراغ ہوجاتی ہے۔اور درخت اپنے
ہی سے گھس کر آگ ہوجاتا ہے۔ایسے ہی انترآتما اپنے اصلی سبھاؤ میں لگ کر شدھ
ہوجاتا ہے اور پرماتما کہلاتا ہے۔پرماتما کی دو قسمیں ہیں ایک سکل پرماتما۔یا جیون مکت
دوسرا نکل پرماتما یا بدیہ مکت۔جیون مکت کی حالت جیو کی اس وقت ہوتی ہے۔
جب اسکو کیول گیان ہوتا ہے۔یعنی جب وہ سب اشیاء کی ہر حالت کو جاننے لگتا
ہے اور اٹھارہ دوشوں سے بری ہو جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۶۵) اس وقت جیو کے
آٹھ کرموں میں سے چار گھاتیا کرم تو بالکل دور ہو جاتے ہیں۔اور باقی چار اگھاتیا کرموں
کی خاص خاص پرکرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔اس وقت وہ اپنے آخری جسم میں ہوتا ہے
اور سنساری جیووں کو دھرم اپدیش دیتا ہے۔اور جس رستہ پر چلکر اس کو یہ درجہ
حاصل ہوا ہے اسکی تعلیم و تلقین دوسروں کو کرتا ہے۔وید و شاستر اس ہی وقت بنتے
ہیں۔بعض مذہب والے جو پرماتما کو صرف امورتیک مانتے ہیں۔اور پھر کہتے ہیں۔کہ
اس نے وید اور شاستروں کا اپدیش لوگوں کو دیا غلطی کرتے ہیں۔کیونکہ وید وغیرہ شاستر
الفاظ کا مجموعہ ہیں۔اور الفاظ کا ادا کرنا زبان اور حلق کے بدون نہیں ہوسکتا۔اس لئے
بدون جسم والے پرماتما کے۔یا یوں کہیں کہ جیون مکت کی حالت ماننے بدون ایشور کا
اپدیش دینا تسلیم کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔جب وہ سکل پرماتما اگھاتیا کرموں کا
بھی ناش کر دیتا ہے اور آیو کرم کو ختم کرکے آخیری جسم کا تیاگ کر دیتا ہے تو پھر نکل پرماتما
یا بدیہ مکت کہلاتا ہے۔اس وقت جیو کا تعلق جسم اور کرم سب سے چھوٹ جاتا ہے
پاک جیو رہ جاتا ہے۔اس کا اکار اپنے آخری جسم کے ساتھ صرف ایک عکس کی مانند رہتا ہے

جب جیو کرموں سے رہائی پاکر اور پُدگل سے علیحدہ ہو کر نجات حاصل کر لیتا ہے تو
اس ہی کا نام جیو آتما سے پرماتما ہو جاتا ہے۔ جیو کے بلحاظ گیان کے تین حالتیں ہیں
جب اُس کا گیان گُن پر گیانا ورن کرم کا گاڑھا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے اور وہ اپنے اور
پرائے میں یعنے جیو۔ آتما۔ اور پُدگل میں تمیز نہیں کرتا۔ پُدگل کو ہی آپا جانتا ہے۔
جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والے زن و فرزند کو اپنا سمجھتا ہے۔ کسی کو دوست سمجھکر
اُس سے محبت۔ کسی کو دشمن مانکر اُس سے دشمنی کرتا ہے۔ اشیار دُنیا اور لذات
محسوسات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اصلیت کو نہیں سمجھتا۔ رسی کو بھرم سے سانپ سمجھتا ہے
ایسی حالت بے تمیزی میں جیو کو بہر آتما یا جاہل کہتے ہیں۔ اور جب وہ بھید گیان
سے جیو اور پُدگل میں۔ نیک و بد میں فرق معلوم کر لیتا ہے۔ اشیار کی حقیقت سمجھ
لیتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن ہے۔ نہ عورت ہے۔
نہ مرد ہے۔ نہ باپ ہے نہ بیٹا ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک دُنیاوی رشتہ مثل سرائے
کے مسافروں کے ہے۔ اور وہ دُنیا میں رہتا ہوا۔ دُنیا کی اشیا میں محو نہیں ہوتا۔ کنول
کے پھول کی طرح جس طرح وہ پانی میں رہتا ہوا بھی پانی سے اوپر ہمیشہ علیحدہ رہتا ہے
زندگی بسر کرتا ہے۔ اور بھرم کو دُور کر کے رسی کو رسی سمجھنے لگتا ہے۔ اور اس میں سانپ
کا بھرم چھوڑ دیتا ہے۔ تو ایسی حالت والے جیو کو انتر آتما یا عارف بولتے ہیں۔ اس انتر
آتما کی حالت میں جیو پہلے اکٹھے کئے ہوئے کرموں کی نرجرا کرتا ہے۔ اور آئندہ کرم
باندھنے سے رُکتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے اکٹھے کئے ہوئے کرم آہستہ
آہستہ دُور ہو جاتے ہیں۔ جب پہلے کرم دور ہو گئے اور آئندہ باندھے نہ گئے تو جیو اکیلا
رہ جاتا ہے۔ اُس کا ساتھ پُدگل سے ہٹ جاتا ہے۔ جب پُدگل سے اور پُدگل روپ

اوچھٹے پرتماوا سے کا کام ہے۔ اُن لوگوں سے کرایا جاتا ہے جو پاکھنڈ بھی کہلانے
کے لائق نہیں ہیں۔ اِس گڑبڑ کا نتیجہ یہ ہے کہ آن کل صرف پہلی پرتماوالا بھی کوئی
ہی نظر آتا ہے۔ ایسا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص سبزی کھانا اور رات کا
بھوجن ترک نہ کرے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ باقاعدہ دھرم کو پالن کرے۔ جو شخص باقاعدہ
جماعت وار تعلیم پاکر سند حاصل کرتا ہے وہی تعلیم یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ مکتبی تعلیم
جہاں نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ قاعدہ تعلیم نہیں سمجھی جاتی۔ جین مذہب پہ چلنا۔ اِس
بے قاعدگی ہی کی وجہ سے مشکل ہو رہا ہے۔ اِس لئے مناسب ہے کہ پہلے آٹھ مول گن
دھارن کئے جاویں اور پھر آہستہ آہستہ اپنی طاقت کے مطابق آگے چلا جاوے۔
اور گرہست آشرم کو چھوڑ تارک الدنیا کا سلسلہ شروع کرے اِس طرح میں نے آپ کو ان
ٹوٹے پھوٹے مختصر لفظوں میں بتا دیا ہے کہ سمیک درشن گیان اور چارتر کے اکٹھا کرنے سے
مُکتی ملتی ہے۔ اسکو حاصل کیا جاوے۔

نجات یا مُکتی

شُدھ مُکت یافتہ	جیو ہی کا نام پرماتما ہے جو اننت درشن

اننت گیان۔ اننت سکھ۔ اننت ویرج والا اجر۔ اور پوتر۔ امورتیک۔ اور
ویتراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے لئے موڈل (نمونہ) بنکر اُسکی راہِ
نجات میں رہبر کا کام دیتا ہے۔ اِس لئے ہر انسان کو اپنی بہتری اور مُکتی
حاصل کرنے کے لئے اُسکی پرستش واجب ہے ؎

میں رہتا ہے اِس لئے یہ بان پرست آشرم کہلاتا ہے۔ اور اس ہی کا نام اپاد لنگ بھی ہے۔ اِس کے بعد سنیت آشرم ہے۔ جس میں منی یا سادھو ہوتے ہیں۔ جن کو جن کلپی۔ چتر لنگی۔ مت سرگ لنگی بھی کہتے ہیں۔ اور جو بالکل برہنہ اور جنگل میں رہتے ہیں۔ ان کے اقسام رشی منی۔ سادھو۔ اور یتی۔ اور پھر ان کے بھی کتنے ہی بھید ہیں۔ جن کو شاستروں میں دیکھنا چاہیئے۔ اِن کے لئے چوتھا اور آخیری پرشارتھ موکش پرشارتھ حاصل کرنا ہے۔

دگمبر فرقہ کے شاستروں سے مطابق شودر چھولک تک ہوسکتا ہے۔ ایلک اور منی نہیں ہوسکتا۔ ایلک اور منی۔ برہمن۔ اور چھتری۔ اور ویش۔ تین بڑے کُل والے انسان ہی ہوتے ہیں۔ سوتیامبر فرقہ کے خیال میں ہرانسان خواہ وہ کسی ورن کا ہو منی تک ہوسکتا ہے۔ لیکن ان کے موجودہ منی جن کو وہ ستھاورکلپی منی کہتے ہیں پرگرہ کے پورے تیاگی نہیں ہوتے۔ لہٰذا دگمبر فرقہ کے خیال کے مطابق انکو چھولک کے درجہ تک سمجھنا چاہیے۔ دگمبر فرقہ میں جن کو منی کہا ہے وہ سوتیامبر فرقہ کی اصطلاح میں "جن کلپی منی" کہلاتے ہیں۔ جو بالکل برہنہ اور جنگل میں رہتے ہیں۔ ایسا ہی حال ارجکا کا ہے +

دھرم پر چلنے کا راج مارگ (شاہراہ اور پختہ سڑک) تو یہی ہے کہ پہلے برہچاری رہ کر دین و دنیوی علوم سیکھے۔ پھر گرہست آشرم میں داخل ہو کر پہلے پاکِٹ شراوک بنے اور پھر شراوک کی پہلی پرتما میں داخل ہو۔ پھر دوسری میں۔ پھر تیسری میں۔ اور اس طرح درجہ بدرجہ دھرم میں ترقی کرے۔ لیکن آجکل یہ سلسلہ بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ اور دگمبر فرقہ میں تو کوئی گرو بھی نہیں رہا ہے جو شراوکوں کو سلسلہ وار دھرم پر لگاوے۔ اِس لئے لوگ اپنے من مانا دھرم کرنے لگ گئے ہیں۔ سبزی کا تیاگ جو پانچویں پرتما میں بھی نہیں ہے۔ چاروں قسم کے بھوجن کو رات میں کھانا جو چھٹی پرتما میں ہے۔ ورت رکھنا جو دوسرے

سوتک سوتک یا بچہ کے جنم لینے کی وجہ سے جو اشدّہی مانی جاتی ہے وہ تین طرح کی ہے ایک سراو (स्राव) دوسرے پات۔ تیسرے پرسوت۔ جو گربھ تیسرے یا چوتھے مہینے گر جاوے اُس کو سراو جو پانچویں یا چھٹے مہینے اسقاط ہو اُسے پات بعدازاں بچہ پیدا ہونے کو پرسوت کہتے ہیں۔ گربھ سراو و گربھ پات میں ماتا کو صرف اتنے دن تک اشدہ سمجھنا چاہئے جتنے مہینے کا گربھ تھا۔ پتا وغیرہ صرف اشنان کرنے سے شدھ ہو جاتے ہیں۔ گربھ پات کے موقعہ پر ایک روز کا اشوچ (ناپاکی) ماننا چاہئے

عام طور پر سوتک دس دن تک مان کر گیارہویں روز گھر۔ کپڑا وغیرہ شدھ کر کے مٹی کے پرانے برتنوں کو تبدیل کر کے بھگوان کے درشن کرنے چاہئیں۔ گوت کے لوگوں کو سوتک پانچ روز ماننا چاہیئے (دیکھو دھرم سنگرہ شراو کا چار شلوک ۲۵۸ لغایت ۲۶۱ - ہندو مت کی رو سے چھتری کو پانچ دن۔ برہمن کو دس دن۔ ویش کو بارہ دن۔ اور شودر کو پندرہ دن تک سوتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو شلوک ۲۶۲۔

پاتک کسی کے مرنے کی وجہ سے جو اشدھی مانی جاتی ہے وہ بھی دس دن تک مناکر گیارہویں دن مکان وغیرہ صاف کرنا چاہیئے۔ بارہویں روز بھگوان کی پوجا کر کے پاتر یا شراوکوں کو بھوجن کرانا چاہیے۔ اگر اپنے گھر میں نوکر مر جاوے تو تین دن کا پاتک مانے۔ بچہ اگر پیدا ہونے کے دن مر جاوے تو صرف ایک دن کا۔ آٹھ سال تک کی عمر کے بالک کا پاتک آٹھ روز کا۔ سادھو کے مرنے کا ایک دن کا۔ اور گھوڑے گتے وغیرہ جانوروں کا جب تک اُن کو اُٹھا کر باہر نہ بیجا یا جاوے پاتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو دھرم سنگرہ شراوکاچار۔ زیادہ حال جین گرنتھوں میں دیکھو۔ یا جو کچھ جہاں رواج ہو ویسا کرو۔ سوتک پاتک میں بھگوان کی پوجا کرنی منع ہے۔ مگر درشن کرنا منع نہیں ہے۔

دسویں پرتما تک گرہست آشرم ہے۔ گیارہویں پرتما والا ایلک جو نکہ جنگل

والی عورت کے چھونے سے آنکھوں کا مریض اندھا ہو جاتا ہے۔ پکوان وغیرہ چیزیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اور مجیٹھ وغیرہ کا رنگ بے رنگ ہو جاتا ہے۔

لہٰذا حیض والی استری کو مناسب ہے کہ وہ ایام حیض میں کُشا کے آسن پر سووے۔ صاف من کر کے یکسو بیٹھی رہے۔ کسی سے نہ بولے اور نہ کسی کو چھوئے نمو کار منتر جپتی رہے۔ دن میں نہ سووے۔ مالتی موگری یا کند بیل کی بیل ہاتھ میں کھے دہی دودھ کا استعمال نہ کرے۔ سرمہ و تیل کا استعمال نہ کرے۔ زیور نہ پہنے۔ آئینہ میں اپنا منہ بھی نہ دیکھے۔ دن میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ پر یا پتّے پر لیکر بھوجن کرے۔ اگر دھات کے برتن میں بھوجن کرے تو اُسکو آگ سے شُدھ کیا جاوے۔ اگر اُس کا کوئی دودھ پیتا بچہ ہو اور وہ اُسکو چھوئے تو صرف پانی چھڑکنے سے اور اُس سے بڑا۔ اشنان کرنے سے شُدھ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حیض والی عورت کے ہاتھ کا بھوجن کر لیوے تو اُس کو ایک دو دن کا اُپباس کرنا مناسب ہے تاکہ کوئی بیماری نہ ہو۔

حیض کے دن تین گنے جاتے ہیں۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے حیض آجاوے تو اُسی روز سے تین دن شمار ہونگے ورنہ اگلے روز سے۔ تین دن تک اشنان کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے چوتھے دن چھ گھڑی دن چڑھے اشنان کر کے کپڑوں اور سوکھی چیزوں کو چھونا چاہیئے۔ (دھرم سنگرہ شراوکا چار ادھیہ ۹ شلوک ۱۷۲) میں لکھا ہے کہ چوتھی رات استری کے ساتھ بھوگ کیا جاوے۔ ورنہ اُس کے بدکار ہونے کا اندیشہ ہے۔ پانچویں دن اشنان کر کے کپڑے تبدیل کر کے مندر میں پوجا کرنا اور کھانا بنانا چاہیئے

اگر کسی عورت کو حیض ہونے سے اٹھارہ دن کے اندر پھر حیض آجاوے تو وہ صرف اشنان کر کے شُدھ ہو جاتی ہے۔ اور اٹھارہویں دن سے اکیسویں دن تک حیض ہونے سے دو دن اور اکیس دن کے بعد ہونے سے تین دن ناپاک رہتی ہے۔ (دیکھو ترورنا چار سوم سین سوری کرت)

سامایک وغیرہ دھرم دھیان میں اپنا وقت گذارے۔ دسویں اور گیارھویں پرتما شراوک کی انٹرنیس کلاس ہے۔

استری دھرم شراوک کے جو گیارہ پرتما اوپر بیان کئے گئے ہیں یہ صرف مرد کے ہی واسطے نہیں ہیں۔ بلکہ اُن پر عمل کرنے کی عورت کے لئے بھی ہدایت ہے۔ عورت جب دسویں پرتما تک کے ورت پالتی ہے شراوکا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارھویں پرتما میں داخل ہوتی ہے تب اُسکو ارجکا دُا ریہ پکا کہتے ہیں۔ ارجکا اپنے پاس صرف ایک سفید ساڑھی اور پیچھی اور کمنڈل رکھتی ہے اور سر کے بال نوچ ڈالتی ہے۔ اور چھولک کی طرح برتن سے بھوجن کرتی ہے۔

بدھوا کے فرائض اگر کوئی استری اپنے پہلے کرموں کی وجہ سے بدھوا ہو جائے تو اسکو مناسب ہے کہ شراوکا ورت دھارن کرے۔ تمام زیورات کو اتار دیوے۔ دھوتی پہنا کرے۔ اوپر کے کپڑے سے پیشانی کو ڈھانپے رکھے۔ چارپائی پر نہ سویا کرے۔ سرمہ نہ لگایا کرے۔ اُبٹنا یا تیل لگا کر اشنان نہ کیا کرے۔ اپنے پتی کا شوک نہ رکھے ورنہ رووے۔ کوئی قصہ کہانی نہ سُنے۔ تینوں وقت کوئی ستوتر پڑھا کرے۔ یا شاستر سُنا کرے۔ یا جاپ کیا کرے۔ بارہ بھاؤنا کا وچار کیا کرے۔ جہاں تک اپنے سے بنے دان دیا کرے۔ مقوی غذا نہ کھایا کرے۔ دن میں صرف ایک دفعہ بھوجن کیا کرے۔ پان کا استعمال نہ رکھا کرے۔ اگر ان باتوں پر عمل ہوگا تو اسکی زندگی دھرم و سنجم سے گزرے گی۔ ورنہ اُس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے (دیکھو ترور ناچار)

حیض والی استری کا دھرم عورت کو جو ہر ماہ حیض آتا ہے وہ صرف اندام نہانی سے ہی نہیں آتا۔ بلکہ ان دنوں میں اُس کے تمام مسام سے ایک قسم کا خراب مادہ نکلتا ہے اس لئے اُس کی چھوئی ہوئی اشیا ناپاک ہو جاتی ہیں۔ اور اُن کے استعمال سے بیماری کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا دھرم سنگرہ شراوکاچار ادھیا ۹ شلوک ۲۶۹ میں لکھا ہے کہ حیض

کرتا تھا۔ دوپہر کو بھوجن کے لئے جو بُلانے جاتا ہے اُس کے یہاں چلا جاتا ہے۔ پہلے سے
نوتہ نہیں مانتا۔ اور نہ یہ کہتا ہے کہ فلاں شئے پکانا۔ نویں پرتما میں نوتہ بھی مان لیتا تھا۔
اور یہ بھی کہہ دیتا تھا کہ فلاں شئے بنوا لینا۔

اُدِشٹ تیاگ پرتما شراوک کی گیارہویں اور آخیری پرتما اُدِشٹ تیاگ نام ہے
اُدِشٹ نام اُس آہار کا ہے جو کسی کے لئے بنایا جاوے۔ چنانچہ اس پرتما والا کسی کے
بُلانے سے بھی کسی کے یہاں کھانا کھانے نہیں جاتا۔ بھوجن کے وقت مُنی کی طرح جاتا ہے
جو بھگتی کے ساتھ کھانا کھلاوے اُس کے ہاں کھا لیتا ہے۔ بند دروازہ کھولتا نہیں۔
آواز کرکے مانگتا نہیں۔ اس پرتما والے شراوک کی دو قسم ہیں۔ ایک چھُلک۔ دوسری
ایلک۔ چھُلک وہ جو سفید کوپین اور کھنڈ بستر و کمبل رکھے۔ اپنی مونچھ ڈاڑھی۔
سر کے بال قینچی۔ یا اُسترے سے کتروائے۔ ایک ماہ میں چاروں پرب کے دن
چاروں قسم کا بھوجن تیاگ کر اپواس کرے۔ بیٹھ کر یا اپنے ہاتھ میں رکھ کر۔ یا برتن میں
لیکر کھانا کھاوے یا ہاتھ میں۔ برتن میں لئے ہوئے گرہستی کے گھر میں اُس کے صحن
تک جاوے اور کھڑا ہو کر "دھرم لابھ" کہے۔ اگر وہ آہار کے لئے کہیں تو لیوے۔ ورنہ
دوسرے گھر چلا جاوے۔ اُس کو اختیار ہے خواہ وہ ایک ہی گھر بھوجن کر لیوے خواہ
پانچ گھر تک مانگ کر آخیر گھر بیٹھ کر اور پانی لیکر بھوجن کر لیوے۔ دو برتن۔ ایک آہار
دوسرا پانی کے لئے رکھے اور گرو کے پاس ورت لیوے۔ اور گھر کو چھوڑ کر مٹھ یا مندر
میں رہے۔ سپرش شودر لوہے کا برتن۔ اور برہمن۔ کشتری۔ ویش پیتل وغیرہ دھات
کے برتن رکھے۔

ایلک وہ جو صرف ایک کوپین پہنے اور کمنڈل رکھے۔ شراوک کے گھر جا کر اکشے
دان کہے۔ کھڑا ہو کر بھوجن کرے۔ صرف ایک برتن پانی کے لئے رکھے۔ بال نوچ
ڈالے جنگل میں رہے اور سردی گرمی کی تکلیف برداشت کرے۔ چلو میں پانی پیوے

میں آجاویں (۶) گوترہ برہمچاری۔ جو پہلے گرہستی ہو کر شاستر پڑھیں اور پھر پرلیش سہنے کے
قابل نہ ہو کر گھر واپس آجاویں (۵) نیشٹک برہمچاری۔ جس کے سر پر چوٹی اور چھاتی پر جنیو
ہو۔ سفید یا لال کپڑے پہنتے ہوں۔ اپنے گھر پر یا دوسرے گھر کھانا کھاتے ہوں۔

ساتویں پرتما والا نیشٹک برہمچاری ہی ہوتا ہے اُسکو چاہیئے کہ بچھونے وغیرہ آرام دہ
بستروں پر نہ سوئے۔ پان نہ کھاوے مہین کپڑے نہ پہنے۔ سنگار نہ کرے۔ جسم پر
تیل وغیرہ نہ لگائے۔ لکڑی کی داتن نہ کرے۔

آرنبھ تیاگ پرتما آٹھویں پرتما آرنبھ تیاگ ہے۔ جس میں ہر قسم کا لین دین چھوڑنا
ہوتا ہے۔ اِس پرتما والا اپنا مال و متاع اپنے لڑکوں کے سپرد کر تھوڑا سا روپیہ اپنے
گزارہ کے لیے اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ مگر اُس سے کوئی لین دین نہیں کرتا۔
دھرم کے متعلق آرنبھ اس کے رہتا ہے۔ دُنیاوی کاموں کا آرنبھ نہیں رہتا۔

نوٹ۔ نورتی مارگ کا شروع یہاں سے ہو جاتا ہے۔

پرگرہ تیاگ پرتما نویں پرتما پرگرہ تیاگ ہے۔ اِس کا دھارنے والا ہر قسم کے
سامان دُنیا کا تیاگ کر صرف ضروری پارچہ پوشیدنی و برتن کو رکھ لیتا ہے۔ اور اکیلے گھر
میں یا دھرم شالہ میں رہ کر رات دن دھرم دھیان میں گذارتا ہے۔ کسی کے بلانے سے
بھوجن کرتا ہے۔

نوٹ۔ چھٹی پرتما سے نویں پرتما تک کے شراوک کو مدھم شراوک کہتے ہیں۔ گویا نویں جماعت
تک شراوک کی مڈل کلاس ہے۔

انومتی تیاگ پرتما دسویں پرتما انومتی تیاگ والا شراوک کسی کو دُنیاوی کاموں کے
متعلق صلاح تک نہیں دیتا۔ اِس سے پہلے خود تو نہیں کرتا تھا مگر صلاح مشورہ دیدیا

ان کو کرت۔ کارت۔ انو مودنا میں ضرب دو = ۱۲ × ۳ = ۳۶

اِن کو پانچ اندریوں سے ضرب دو = ۳۶ × ۵ = ۱۸۰

(کیونکہ مُباشرت میں پانچوں اندریوں کی چنچلتا ہوتی ہے)

ان کو دس قسم کے سنسکاروں سے ضرب دو تو = ۱۸۰ × ۱۰ = ۱۸۰۰

ان کو دس قسم کے کام چیشٹا سے ضرب دو = ۱۸۰۰ × ۱۰ = ۱۸۰۰۰

دس قسم کے سنگار یہ ہیں (۱) شریر سنسکار۔ کنگھی پٹی سے آراستہ کرنا۔ (۲) شرنگار زیور کپڑے سے جسم کا آراستہ کرنا (۳) ہاسیہ کریڑا۔ یعنی ہنسی مخول کرنا۔ (۴) سنسرگ باچھا یعنے خواہش مُباشرت (۵) وِشے سنکلپ۔ یعنی مُباشرت کا ارادہ کرنا (۶) شریر نرِیکشن یعنے عورت کے جسم کو دیکھنا (۷) شریر منڈن۔ یعنی جسم کو ٹیکا وغیرہ لگا کر سجانا (۸) دان۔ یعنی عورت کو خوش کرنے کے لئے کوئی تحفہ دینا (۹) پورب رَت سمرن۔ یعنے پچھلے عیش یاد کرنا (۱۰) من چنتا۔ یا من میں مُباشرت کا خیال کرنا۔

دس قسم کے کام چیشٹا یہ ہیں۔ (۱) چنتا۔ اِستری کی فکر (۲) درشن اِچھا۔ استری کے دیکھنے کی خواہش۔ (۳) دیرگھ اُسواس۔ آہ کرنا (۴) شریر آرتی۔ جسم میں پیڑ معلوم کرنی (۵) شریر داہ۔ شریر میں جلن پیدا ہونا (۶) مندا گنی۔ ہاضمہ کم ہو جانا اور کھانا نہ پچنا۔ (۷) مورچھا۔ غش آجانا۔ (۸) مدون مت۔ دیوانہ ہو جانا (۹) پران سندھیہ۔ پران نکلنے کا شبہ کرنا (۱۰) شکر موچن۔ اِنزال ہو جانا۔

برہم چاریوں کی پانچ قسم ہیں (۱) اُپ نے برہمچاری۔ جو ۸ سال کی عُمر میں جنیؤ لیکر پھر گُروکل میں جا کر ودیا پڑھتے ہیں (۲) اودکشا برہمچاری۔ جو بدون کسی لباس وبان کے شاستر پڑھکر گرہست آشرم میں داخل ہوتے ہیں (۳) اونسب برہمچاری۔ جو پہلے چُھٹک ہوکر شاستر پڑھیں۔ اور پھر لوگوں کے کہنے سے یا کسی اور سبب سے گرہست آشرم

فوراً قے ہو جاتی ہے چیونٹی کے کھانے سے جلندھر روگ ہو جاتا ہے۔ مکڑی سے کھاج
اور کوڑھ تک ہو جاتا ہے۔ رات کو سورج نہ ہونے سے کھانا دیر میں ہضم ہوتا ہے۔
اس سے رات کو کھانا نہ کھانا بیماری اور گناہ دونوں سے بچاتا ہے۔ رات کا کھانا۔
مہابھارت و مارکنڈے پران میں بھی منع کیا ہے۔ اور بودھ مت کا چھٹا شیل بھی یہی
ہے۔ اس پرتما والا دن کو مباشرت بھی نہیں کرتا۔ دن کو مباشرت کرنے سے کمزوری
زیادہ آتی ہے۔ جو شخص رات کو بھوجن نہیں کرتا اس کے ایک سال میں چھ ماہ کے
اُپواس کا پھل ہوتا ہے۔

برہم چریہ پرتما شراوک کی ساتویں جماعت برہم چریہ پرتما کہلاتی ہے۔ جب
شراوک اس میں داخل ہوتا ہے تب وہ اپنی استری کے ساتھ بھی بھوگ نہیں کرتا ہے۔
وہ من۔ بچن۔ کائے۔ کرت۔ کارت۔ انو مودنا۔ ہر طرح سے استری بھوگ کا تیاگ کرتا ہے
اور شیل کی نو باڑ پالتا ہے (۱) جہاں استری رہتی ہو وہاں نہ رہنا (۲) محبت کی نگاہ
سے عورت کی طرف نہ دیکھنا (۳) محبت آمیز گفتگو نہ کرنا (۴) سنگار نہ کرنا (۵) عورت
کے بستر پہ نہ سونا (۶) سابقہ عیش یاد نہ کرنا (۷) مقوی غذا نہ کھانا (۸) عشقیہ قصہ کہانی
نہ پڑھنا نہ سننا (۹) شکم سیر ہو کر بھوجن نہ کھانا۔ جیسا کہ زراعت کو مویشیوں کے
حملہ سے بچانے کے لئے کھیت کے گرد باڑ بنائی جاتی ہے ویسی ہی شیل (زہد) قائم
رکھنے کے لئے یہ نو باتیں باڑ کا کام دیتی ہیں۔

برہمچاری شیل کے اٹھارہ ہزار بھیدوں کو پالتا ہے جو اس طرح پر ہیں:۔
استری جسکو دیکھ کر خواہش پیدا ہوتی ہے۔ چار قسم کی ہوتی ہے۔
دیولی (حور) منشی (عورت) پشونی (حیوان) اچیتن یعنی
لکڑی۔ پتھر۔ کاغذ۔ وغیرہ کی تصویر = ۴
ان کو من۔ بچن۔ کائے۔ تین میں ضرب دو = ۳ × ۴ = ۱۲

کو کھاتا ہے تو پراسک کر کے کھاتا ہے۔ پراسک کرنے سے مُراد جیو رہت کرنے سے ہے۔ وہ چیز کو توڑ پھوڑ کر یا آگ میں پکا کر۔ یا دھوپ میں خشک کر کے۔ یا نمک یا کھٹائی لگا کر کی جاتی ہے۔ اناج پیس کر یا بھُن کر۔ دھان کُٹ کر۔ پھل پک کر پراسک ہو جاتا ہے۔ دھرم سنگرہ شراد کا چار ادھکار ۸ شلوک ۱۶ اسکے مطابق موسم یا آگ یا کسی اور طرح پکایا ہوا پھل سچت تیاگ پرتما والا کھا سکتا ہے۔ اور کچے پانی میں لونگ وغیرہ ڈالکر پی سکتا ہے۔ پانچویں پرتما والے کے صرف اِندری سنجم ہے پران سنجم نہیں ہے یعنے وہ ستھاور جیووں کا گھات اپنی ضرورت کے مطابق کرتا ہے۔ مگر اپنی زبان کو مزے سے روکنے کے لئے اُن کو جیسا کا تیسا جبکہ وہ سچت ہے نہیں کھاتا۔ اور نہ کسی کو کھلاتا ہے تیواہر سوتر بھگوتی کے چھٹے سنک میں لکھا ہے کہ دھان۔ جوار۔ کنگنی مٹر۔ باجرہ۔ یہ پانچ اناج۔ اور مٹر۔ مسور۔ تل۔ مونگ۔ اُڑد۔ کلتھہ و چنا۔ پانچ سال بعد السی۔ کرڈ۔ کودا۔ کنگنی۔ ارل۔ سن۔ سرسوں۔ سات سال کے بعد اچت ہو جاتے ہیں بنولہ بھی تین سال کے بعد پھر بونے سے نہیں اُگ سکتا۔

پانچویں پرتما تک جگینیہ شراوک کہا جاتا ہے۔ یعنے پانچویں پرتما تک شراوک کی پرائمری کلاس ہے۔

راتری بھوجن تیاگ پرتما
وودا میتھنہ تیاگ پرتما

شراوک کی چھٹی پرتما (راتری) بھوجن تیاگ ہے۔ اس میں چاروں قسم کا بھوجن۔ دیکھو صفحہ ۲۶۳

ترک کرنا پڑتا ہے جس شخص کے راتری بھوجن تیاگ ہے وہ دوسرے کو بھی رات کو کھانا نہیں دیتا۔ اور رات کے وقت کوٹنے پیسنے۔ جھاڑو دینے وغیرہ کا کام نہیں کرتا رات کو بھوجن پکانے۔ اور کھانے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے جیووں کا جو کہ آنکھ سے نظر نہیں آتے گھات ہوتا ہے اور بہت دفعہ بڑے بڑے جیو بھی بھوجن میں گر جاتے ہیں جن کے کھانے سے بہت سے مرض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مکھی کھانے سے

۳۵-۱۶-۹-۶-۵-۴-۳-۲-یا ۱- اکشر والے کسی منتر کا جاپ کیا جاتا ہے۔ ۳۵- اکشر والا منتر نمو کار منتر ہے- دیکھو صفحہ ۸۴ کتاب ہذا-

۱۶- اکشر کا منتر

अरहंत सिद्ध आइरिया
उवज्झाया साहू ।

अरहन्त सिद्धाचार्योपाध्याय सर्व साधुभ्यो नमः

नमोऽर्हत्सिद्धेभ्यः अरहंत सिद्ध

असि. आ उ सा: अरहंत सिद्ध ॐ

یا سامایک کرتے وقت بارہ بھاؤنا یا کسی اور ستوتی کو پڑھنا اور اپنی آتما کا سچا سروپ وچارنا چاہیے زیادہ دیکھو صفحہ ۲۳۱

سامایک کو سکشاورت میں بھی شمار کیا ہے اور یہاں علیحدہ پرتما بھی بیان کیا ہے اس کا تفاوت اتنا ہے کہ سکشاورت والا اشٹمی و چودش وغیرہ پرب دنوں میں تو سامایک ضرور ہی کرتا ہے مگر باقی دنوں میں اُس کا نیم نہیں ہوتا- مگر سامایک پرتما والا ہر روز تین وقت سامایک ضرور کرتا ہے-

پروشدوپ باس پرتما چوتھی پرتما پروشدوپباس ہے- اس پرتما والا ہر اشٹمی و چودش کو تا عمر بموجب تفصیل صفحہ ۲۳۳ ورت کرتا ہے- ورت تو دوسری پرتما والا بھی کرتا ہے مگر اُس کی نیم نہیں ہے- اس پرتما میں صرف یہی بات زیادہ ہے-

سچت تیاگ پرتما شراوک کی پانچویں جماعت تیاگ نام ہے اس پرتما والا کوئی بھی سبزی - ساگ - شاخ - کند - پھول - جڑ - بیج - وغیرہ کوئی شے جو جیو والی ہو یا جس میں پیدا ہونے کی طاقت ہو نہیں کھاتا- ٹھنڈا پانی نہیں پیتا- کسی پھل کو منہ سے نہیں کھاتا- خشک اناج بھی جس میں بویا جانے کی طاقت ہو نہیں کھاتا- جب ان چیزوں

اس طرح پہلی جماعت والے شراوک کی کارروائی جسکو وارشنک شراوک کہتے ہیں -
ختم ہوئی - اس کا سب سے بڑا کام اپنے اعتقاد کو ٹھیک کرنا - چاروں انویوگوں -
پرتھما نویوگ - چرنا نیوگ - کرنانویوگ - دربیا نویوگ - شاستروں کو پڑھ کر گیان حاصل کرنا
اور میتھیا آچرن کا چھوڑنا ہے - نشچے درشن کے حاصل ہو جانے سے وہ اپنی آتما کو
شدھ - بدھ - گیایک - ویتراگ - آنند مئی - نرنجن - اپنی پرنامون کا کرتا - اور بھوگتا مانتا ہی
اور خود ہمیشہ آنند میں رہتا ہے +

ورت پرتما درت پرتما شراوک کی دوسری جماعت ہے - اس درجہ میں مایا -
متھیا - ندان - تین شلیہ چھوڑ کر بارہ ورتوں کا پالنا ہوتا ہے - یعنی وہ کسی ورت کو
باہر کے دکھاوے کے لئے دہرماتما کہلانے کیلئے نہیں کرتا - اس کا نام مایا ہے
وہ ورتوں کو پالتا ہوا یہ شبہ نہیں کرتا کہ نہ معلوم ان سے کچھ فائدہ ہوگا یا نہیں -
اس کا نام متھیا ہے - وہ یہ نہیں چاہتا کہ مجھے ان کے کرنے سے سورگ وغیرہ مل جائے
جہاں میں بہت سے دیو انگناؤں سے بھوگ کروں اور بہت سے دیوتاؤں پر حکومت
کروں - اس کا نام ندان ہے - بارہ ورتوں کی تفصیل اس طرح پر ہے -
پانچ انوبرت - تین گن برت - چار سکشا ورت تفصیل صفحہ ٢٠٨ لغایت ٢٣٦
دیکھو ورت پرتما والا شراوک ان کو معہ اتی چاروں کے کرتا ہے - اگر کوئی اتی چار
لگ جاوے تو پرائشچت لیتا ہے - تین گن برت اور چار شکشا ورت کو سات شیل بھی
کہتے ہیں +

ساما یک پرتما ورت پرتما کے بعد تیسری ساما یک پرتما ہے - اس پرتما والے کو دن
میں تین دفعہ صبح - دوپہر - شام - کو کم سے کم ایک انتر مہورت یعنے ٤٨ منٹ اور زیادہ
جس قدر عرصے تک چاہے ساما یک کرنی ہوتی ہے - ساما یک میں جن بانی - جن دھرم -
جن پرتما - پنچ پرمیشٹی - جن مندر ان نو دیوتاؤں کو بندنا کی جاتی ہے - اور پنچ پرمیشٹی یا جگ

پانچ اودمبر پھل سے اتی چار اجان پھل۔ بدون پھوڑی سپاری پھل کا کھانا۔

جوئے سے اتی چار جوا کھیلتے ہوئے بھی کسی کو نہ دیکھنا۔ لوٹری نہ ڈالنا۔ سٹانہ لگانا۔ تاش اور گنجفہ بھی شرط لگا کر نہ کھیلنا۔

رنڈی بازی کا اتی چار رنڈی کا ناچ نہ دیکھنا۔ اُس کی رہائیش کی جگہ نہ جانا۔ اور رنڈی بازوں سے صحبت نہ رکھنا۔

چوری سے اتی چار محصول چنگی نہ مارنا۔ رشوت نہ لینا۔ کسی کا حق نہ مارنا وغیرہ۔

شکار سے اتی چار آٹے یا مٹی کے مرغے وغیرہ کی بھینٹ نہ دینا۔ اور کاغذ یا مٹھائی کے جانوروں کو نہ توڑنا اور نہ کھانا۔

پرستری سے اتی چار کنواری سے صحبت نہ کرنا۔ گندھرب بیاہ نہ کرنا۔

راتری بھوجن کا اتی چار جو پہلی پرتما والا بچاتا ہے وہ یہ ہے کہ دو گھڑی دن رہنے کے بعد اور دو گھڑی صبح ہونے سے پہلے بھوجن نہیں کرتا ÷

علاوہ ازیں گیانانند شراوکاچار کے بموجب پہلی پرتما والے شراوک کو ۲۲ ابھکش یا ناخوردنی اشیاء بھی جن کی تفصیل صفحہ ۲۲۸ پر درج ہے نہ کھانی چاہئیں ان میں سے بہت سی اشیا اوپر بیان ہو چکی ہیں یہاں انکو ایک جگہ کر دیا گیا ہے۔

له بیاہ کی چھ قسمیں ہیں (۱) گندھرب بیاہ۔ عورت مرد کا محبت کے بس ہو کر والدین کی بلا مرضی پوشیدہ طور پر آپس میں بیاہ کر لینا (۲) اسر بیاہ۔ جوے کی شرط میں ہار کر اپنی لڑکی دوسرے کو دینا (۳) راکھسش بیاہ۔ دوسرے کی لڑکی زبردستی چھین کر اپنے گھر میں ڈال لینا (۴) پشاچ بیاہ چھل کپٹ سے دوا کے زور سے کسی کی لڑکی کو اُڑا لیجانا (۵) آرش بیاہ۔ بن باسی رشی (برہمنوں کے جینیوں کے نہیں) اپنی کنیا کو دوسرے بن باسی رشی کے لڑکے کے ساتھ ایک گائے یا بچھڑا دیکر بیاہ دینا (۶) پرجاپت بیاہ۔ والدین کی رضامندی سے پنچوں کے سامنے جو بیاہ ہو۔ ان میں سے پرجاپت بیاہ جائز باقی ناجائز ہیں۔

فرمایا ہے اور جس کی کچھ تھوڑی سی تشریح ہمنے اِس کتاب میں کی ہے۔ ویسا ہی ماننے
کو کہتے ہیں۔ سمیک درشن کا ہی نام آستیکتا ہے اور سمیک گیانی یا سچے شردھانی کو ہی
آستک کہتے ہیں۔ اور جھوٹے اعتقادی یا مِتھیاتی کو ناستک۔ سچے اعتقادی یا
سمیکتی میں ۴۸ مول گن اور ۱۵ اُتّر گن پائے جانے چاہئیں۔ ۴۸ مول گن اسطرح پر
ہیں۔ سمیکت کے آٹھ انگ دیکھو صفحہ ۱۶۸۔ آٹھ مد دیکھو صفحہ ۱۷۳۔ تین موڑھتا دیکھو صفحہ ۱۷۲۔ چھ
اناتن دیکھو صفحہ ۱۷۴۔ آٹھ سم بیگ وغیرہ دیکھو صفحہ ۱۷۰۔ سات بہے یا خوف دیکھو صفحہ ۱۶۹
پانچ اتی چار دیکھو صفحہ تین شلیہ دیکھو صفحہ ۲۳۹۔ اور ۱۵ اُتّر گن حسب ذیل ہیں۔
پانچ اُدبر کا تیاگ تین مکار کا تیاگ اور ست ویسن تیاگ۔ پانچ اتی چار جو ۴۸ مول گن میں شمار
کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ شنکا۔ کانکشا۔ بچکتسا۔ انیہ درشٹی پرسنسا انیہ درشٹی سنستو
لیکن یہ آٹھ انگوں میں ہی آ گئے ہیں۔ بعض شاستروں میں ان کو الگ گنا ہے۔ انیہ
درشٹی پرشنسا اور انیہ درشٹی سنستو۔ اموڑھ درشٹی نام انگ کے بھید ہیں۔ پاکشک
شراوک کے پانچ اُدمبر تین مکار اور سات ویسن تیاگ اتی چاروں کے ساتھ نہیں تھا
پہلی پرتما والے کے یہ تیاگ اتی چاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اتی چار اس طرح پر ہیں۔ ماس
کے اتی چار۔ چرم کے رکھے ہوئے برتن کا گھی۔ تیل۔ پانی وغیرہ۔ یا چمڑے کے اوزار چھاج
وغیرہ کا چھوا ہوا اناج و آٹا۔

مدیا شراب کے اتی چار بھنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ نشے کا تیاگ۔ آٹھ پہرے
زیادہ کا اچار و مربہ۔ دہی و چھاچھ۔ پھوئی لگی ہوئی چیز کا بھی۔ شرابی کے ہاتھ کا چھوا
ہوا بھوجن و پانی +

مدھو یا شہد کے اتی چار جن پھولوں سے چھوٹے چھوٹے جیو علٰحدہ نہیں
ہو سکتے۔ جیسے گوبھی۔ کچنار وغیرہ اُن کا تیاگ۔ اور شہد کو کسی دوا وغیرہ میں بھی استعمال
نہ کرنا +

وہ چند مضامین میں داخلے کا امتحان لیتے ہیں۔ اسی طرح جین مذہب کے اچاریہ اور گرو شراوک دہرم میں داخل کرنے سے پہلے یہ معلوم کرتے ہیں کہ آیا اس شخص میں شراوک دہرم گرہن کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں اور وہ قابلیت آٹھ مول گن کے معہ اتی چار پالن بیوہار سمیکت کے دہارن اور سات ویسنوں کے تیاگنے کی مشق سے پائی جاتی ہے۔ جو شخص ان میں قابلیت حاصل کر لیتا ہے اسکو شٹھک شراوک کے درجہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ شراوک دہرم یا گرہست دہرم اس ہی کا نام ہے۔

شراوک کی گیارہ پرتما

شراوک دہرم گیارہ درجوں میں تقسیم کیا ہے (۱) درشن سمکیت پرتما (۲) ورت پرتما (۳) سامایک پرتما (۴) پوشدہ پرتما (۵) سچت تیاگ پرتما (۶) دوامیتھن تیاگ پرتما (۷) برہم چریہ پرتما (۸) آرنبھ تیاگ پرتما (۹) پرگرہ تیاگ پرتما (۱۰) انومتی تیاگ پرتما (۱۱) اودشت سمن بہوت پرتما۔ جن کی تشریح اس طرح ہے۔

درشن پرتما

درشن پرتما دہارمک سکول کی پہلی جماعت ہے۔ اس میں زیادہ تر شردہان یا اعتقاد کی درستی کی جاتی ہے۔ اور اس ہی وجہ سے اس کا نام درشن پرتما ہے۔ کیونکہ درشن سے مراد جین فلوسفی میں اعتقاد سے لی ہے۔ اعتقاد جھوٹا و سچا دو طرح کا ہوتا ہے۔ چنانچہ جین فلوسفی میں سچے اعتقاد کو سمیکت درشن یا صرف سمیکت اور جھوٹے اعتقاد کو متھیا درشن یا صرف متھیات کہتے ہیں۔ پھر سچے اعتقاد یا سمیکت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بیوہار سمیکت۔ دوسرے نشچے سمیکت۔ بیوہار سمیکت سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کے ماننے۔ اور جھوٹے دیو۔ جھوٹے گرو۔ اور جھوٹے دہرم کے چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ انکی پہچان کے لئے دیکھو صفحہ ۱۶۵ لغایت ۱۶۸۔ یہ بیوہار سمیکت تو درشن پرتما میں داخل ہونے سے پہلے پاکشک کی حالت میں ہی ہو جاتی ہے۔

درشن پرتما میں داخل ہو کر نشچے سمیکت حاصل ہونی چاہیئے۔ نشچے سمیکت سچے دیو (جس کو آپت بھی کہتے ہیں) کے فرمائے ہوئے سات تتوں کے سروپ کو جیسا انہوں نے

جو پاد،ش شاستروں نے دوزخ میں بھگتنا تبلایا ہے۔ اسکی چاشنی بشکل آتشک و سوزاک وغیرہ اس ہی قالب اور اس ہی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اس موذی (زناکاری) کے کہلائے ہوئے کے واسطے مندرجہ ذیل منتر ہے۔ جس کے باربار جپنے سے اس کا زہر دور ہوسکتا ہے +

سویا اسم۔ از دہرم پریکشا

اگیانی کہت کچ کنکم کنک چھوہی ۔ گیانی من ییں بچارے مانس گرنتھ ہو ہی
اگیانی کہت بھگ امرت کو رس کنڈ ۔ گیانی یوں بچار سے مانو سوت کی ہو بھی
اگیانی کہار بند دیکھ دیکھ ترچی ماسنے ۔ گیانی کے سلیکھار و ہماس ہے سہی
اگیانی اگیان متی و پریت دیکھے سب ۔ گیانی گن کے ندھان موکش تیتھ کے وہی

ترجمہ۔ اگیانی تو پستان کو رنگ زعفران کا بھرا ہوا سونے کا گھڑا سمجھتا ہے۔ مگر گیانی کے نزدیک وہ صرف ایک مانس کا لوتھڑا ہے۔ اگیانی اندام نہانی کو آبحیات کا چشمہ جانتا ہے۔ مگر گیانی اسکو ناپاکیوں کی کان سمجھتا ہے۔ اگیانی کنول جیسے چہرہ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر گیانی جانتا ہے کہ یہ تو کف۔ خون اور ماس کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ اگیانی کو ہر چیز الٹی ہی نظر آتی ہے۔ مگر جو گیانی اور شیا کی حقیقت کو جاننے والے ہیں وہ صرف راہ نجات ہی پر چلتے ہیں بعض آدمی سوال کیا کرتے ہیں کہ رنڈی بازی اور زناکاری کو سات دیسنوں میں علیحدہ علیحدہ کیوں کہا ہے۔ یہ دونوں پر استری میں آجاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ لت کے لحاظ سے یہ ہر دو باتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کسی کو رنڈی بازی کی اور کسی کو خانگی بازی کی لت ہوتی ہے۔

اس طرح پاکشک شراوک کے فرائض بیان کئے ہیں۔ پاکشک شراوک کا درجہ ایسا ہے جیسا کہ رڑکی کالج کے پرنسپل اپنے کالج میں داخل کرنے سے پہلے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آیا یہ لڑکا ہمارے کالج میں تعلیم پاسنے کے لائق ہے یا نہیں۔ اس واسطے پہلے

دان کے سمیپ رہے گن گرام دھی۔
گھر کی شنکھ سوئی چوری کو دیں جان۔
نج ناری بن پر ناری ووشش سہی۔
ہی نگر نائیکا کو بچھے جو کہاوے سادھ۔
اس کو ملا پی سودھا پاپی کھی۔

ترجمہ۔ نندی بازی میں ساتوں وتیسن کا پاپ لگتا ہے۔ وصن کا جو ناش ہوتا ہے اُس کو تو قمار بازی سمجھو۔ بوس و کنار کو ماس خوری جانو۔ مباشرت کرنے کو شکار کے برابر فرض کرو۔ چونکہ اپنی عورت سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے چوری اور چونکہ وہ اپنی عورت نہیں ہے اس لئے زنا کاری ہے۔ اس کی صحبت سے تمام نیک صفات ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس کا ترک کرنے والا اخرایند شمار کیا جاتا ہے۔
شکار میں پانچ اندری جیو کا گھات ہے۔ اس لئے ممنوع ہے۔ جو شخص دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف جیسی جانتا ہے وہ ہرگز اس کا عادی نہیں ہو سکتا۔ ہندو دھرم میں تو کسی جاندار کو ایذا پہنچانا بہت ہی بُرا کہا ہے۔ اہل اسلام کے ہاں بھی بیت اللہ (خدا کا گھر) مراد کعبہ میں خون گرانا منع ہے۔ مگر افسوس کہ یہ ممانعت کعبہ تک ہی محدود رکھی جاتی ہے۔ یہ نہیں سوچا جاتا۔ کہ اگر خدا حاضر و ناظر ہے تو تمام دنیا اُس کا گھر ہے جس میں خون گرانے کی سخت ممانعت ہے۔ نہ کہ صرف کعبہ میں۔ عیسائیوں کا چھٹا حکم شرعی ہے Thou shalt not kill کسی کو قتل اور ذبح نہ کرو۔ کیا اچھا ہو اگر ہمارے بہادر شکاری بجائے بیگناہ حیوانات کے اپنے جذبات حیوانی کا شکار کھیلا کریں

کسی بیکس کو اے بیدادگر مارا تو کیا مارا		جو آپ ہی مر رہا ہو اس کو گر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امّارہ کو گر مارا		نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

چوری کو ہر مذاہب و ملت میں منع کیا ہے۔ تشریح لا حاصل ہے زنا کاری کا

پیتے ہی مدہوش نشے میں سُدھ نہ دیہہ کی آن ۔ بھگتی دھرم انجان جہت (زوجہ) داس
(غلام) بیتا (والد) دیکھت ہیں ایک سمان ۔ نفع نہیں آوت سمجھ بچار ۔ بُری ہے .....
پڑا ہوا نالی کے بیچ ۔ اور مکھ میں مُوتے سوان (کتا)، دُردشا ایسی ہو رہی تب بھی
آوے تیز (دہی کان (زیادہ تیز) کرے ہے ہردم ہی پکار ۔ بُری ہے ......
کُل کا دھرم ۔ بڑوں کی عزت ۔ سب پڑ ڈالے خاک ۔ بکتا ہے بے تُکی اور دامن
کرتا ہے چاک ۔ نہیں سوجھے وہ جو ہے سار ۔ بُری ہے ......
چندر سُمیر کہے شن پیارے ۔ تیاگو یہ اگھہ مول (پاپ کی جڑ) پرگھٹ دوش دیکھت
ہیں اِس میں اس کے سر پہ دھول سچے ہے نرک آخرکار ۔ بُری ہے ...... فقط
رنڈی بازی کے بدنتائج اظہر من الشمس ہیں ۔ جس شخص کو یہ بُری لت لگ جاتی
ہے گھر سے محبت تو اس کو بالکل نہیں رہتی ۔ اپنی عورت ۔ خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت
اور بعض ماس ہو بُری لگنے لگ جاتی ہے ۔ رنڈی کی فرمائشوں کے پورا کرنے میں
روپیہ برباد کرنا پڑتا ہے ۔ بعض دفعہ تو آتشک و سوزاک وغیرہ مہلک مرض لگ جاتے
ہیں ۔ دہرم کرم سب جاتے رہتے ہیں ۔ بھکش (خوردنی) و ابھکش (ناخوردنی) کا خیال
نہیں رہتا ۔ لوگ رنڈی باز کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے ۔ شراب نوشی ۔ ماس خوری
وغیرہ بُری عادتیں پڑ جاتی ہیں ۔ چنانچہ اگر اس کا نام اُم العیوب رکھا جاوے تو بجا
ہے ۔ مندرجہ بالا ساتوں عیوب تو اس میں ظاہرا ہی موجود ہیں ۔ جیسا کہ پنڈت منوہر لال
جی نے دھرم پرکاش میں کہا ہے ؎

سویّا ۳۱

دھن کو ناس ہوئے سو ہی ٹوٹ کرم جانو ۔
چھین کو دے مدھو ماس دوش لہی ۔
بھوگ جو کرت نانا بھانت سوئی کھیٹ کرم

تک کا جسے میں ہارنا ہر ایک کو معلوم ہے۔ اور پھر اس کا جو آخری نتیجہ جنگ مہابھارت جس نے بھارت کو غارت کر دیا کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے ۔

ماسن خوری کو ترک کرنا ہندو دھرم کا اصول ہی ہے۔ عاقبت اندیش اہل اسلام صوفی وغیرہ بھی اسے برا جانتے ہیں۔ عیسائیوں کی کتاب پیدایش (جو انجیل کا ایک حصہ ہے) سے بھی ماس خوری کی ممانعت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا نے حضرت آدم کو پیدا کر کے اُس کو باغ عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا ۔

Behold, I have given you every herb bearing seed, which is upon the face of all the earth, and every tree in the which is a fruit of a tree yielding seed to you it shall be for meat

ترجمہ۔ دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بیج اور بیج سے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب تمہاری خوراک ہونگے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی خوراک نباتات ہے۔ نہ کہ ماس۔ علاوہ ازیں انسان کے جسم منہ۔ اور دانتوں کی بناوٹ ماس خور حیوانات جیسی نہیں ہے۔ حیوانات میں سے صرف وہ جانور ماس خور ہیں جو زبان کے ذریعہ پانی پیتے ہیں۔ جیسے شیر اور کتا وغیرہ۔ جو حیوانات گھونٹ بھر کر پانی پیتے ہیں جیسے بندر وغیرہ وہ بھی ماس خور نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اور جانتا ہے کہ ؎

اے یار کسیکو جو کوئی کل پاوے گا	یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاوے گا
اس دارِ مکافات میں سُن رے پیارے	جو آج کرے گا وہ کل پاوے گا

تپسیا کے بارے میں مندرجہ ذیل چند سطور قابل ملاحظہ ہیں۔

لاونی دھن پیلو۔ تال قوالی طرز۔ "کروں کیا تجھ کو اسے یار بہار"

بڑی ہے مدرا کی پھٹکار۔ بدھی ۔ ویرج ۔ مان اور دولت ناش ہوت اکبار۔

اسنان کرے۔ جہاں ندی یا تالاب کا پانی بہت گہرا ہو اور وہ ہوا یا دھوپ سے مس ہوتا ہو تو وہ جل اشنان کرنے کے لائق ہے۔

بادل کا جل جو ہوا سے مس ہوتا ہو۔ وہ پانی جو فلٹر کے ذریعے صاف کیا ہوا ہو یا دھوپ سے گرم ہوا ہوا سے پراسک جل یا صاف پانی کہتے ہیں۔

ست ویسن اس کے علاوہ اس کو مناسب ہے کہ اگر وہ سات ویسنوں میں سے کسی کا عادی ہو تو اسکو بھی چھوڑنے کی کوشش کرے۔ ویسن व्यसन شوق یا لت کا نام ہے۔ اکثر آدمیوں کو مندرجہ ذیل سات ویسنوں میں سے کسی نہ کسی قسم کے ویسن کی عادت پڑ جاتی ہے۔ سات ویسنوں کا نام اس طرح پر ہے (دوہا)

جوا کھیلنا۔ ماس۔ مد۔ ویشیا ویسن۔ شکار۔ چوری۔ پردھنی رمن۔ ساتوں پاپ نوار۔

یہ اس قسم کی بد عادتیں ہیں کہ انسان ان میں لگ کر باقی سب باتوں کو بھول جاتا ہے رات دن ان ہی کا خیال رکھتا ہے۔ ہر وقت ان ہی میں لگا رہتا ہے اُس کو کسی اور کام کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی ہے اس لئے جن شخصوں کو دھرم کی راہ پر چلنا منظور ہے اُن کو چاہیئے کہ وہ پہلے ان عادتوں اور خراب شغلوں کو بھی آہستہ آہستہ کم کرے۔ ماس اور شراب کا تیاگ تو پاکشک شراوک تین مکاروں میں پہلے ہی کر چکا ہے اب پانچ بد عادتیں اور باقی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اس میں ہو تو اُس کو چاہیئے کہ وہ اُن کو بھی چھوڑنے کی مشق کرے۔ بعض آدمی یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ ماس اور شراب کو پہلے تین مکاروں میں اور پھر سات ویسن میں دو دفعہ کیوں شمار کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دو چیزوں میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو سخت جیو ہنسا اور دوسری بڑی لت۔ تین مکاروں میں تو ان کو بلحاظ ہنسا کے شمار کیا ہے۔ اور سات ویسنوں میں بہ لحاظ بڑی لت کے۔

ان میں سے جوا کھیلنے کو ہر شخص بُرا جانتا ہے۔ پانڈوں کا اپنی استری دروپدی

۵ اس کے لئے ہمارا ٹریکٹ ست ویسن پڑھو۔

ایسا کرنے سے جیو ہنسا نہیں ہوتی۔ پانی کا چھان کر پینا صرف جین مت ہی کی ہدایت
نہیں ہے۔ بلکہ منو سمرتی ادھیائے ۶ شلوک ۴۶ میں بھی لکھا ہے کہ
[illegible]
اور بودھ مت میں بھی ایسی ہی کہا ہے۔ پاکشک شراوک کو چاہیے کہ وہ حتی المقدور راتری
بھوجن کا بھی تیاگ کرے۔ بھوجن کی شاستروں میں چار قسم بیان کی ہیں۔ (۱) کھادیہ۔ وہ اشیاء
جو بھوک دور کرنے کی غرض سے کھائی جاویں۔ جیسے روٹی۔ پوری۔ کچوری۔ مٹھائی
وغیرہ (۲) سوادیہ۔ جو ذائقہ کے واسطے کھائی جاوے۔ جیسے پاپڑ۔ الائچی۔ پان۔
سپاری وغیرہ (۳) لیہئے۔ جو چاٹی جاوے۔ جیسے ربڑی۔ لپسی۔ دوائی۔ وغیرہ (۴)
پیئے۔ جو پی جاوے۔ جیسے دودھ۔ پانی وغیرہ۔ بعض شاستروں میں ان کے بجائے
(۱) اسن یعنی روٹی وغیرہ (۲) پان و پانی وغیرہ (۳) کھادیہ۔ لڈو وغیرہ مٹھائی (۴)
لیہئے۔ ربڑی وغیرہ لکھے ہیں۔ ان تیاسے پاکشک شراوک کے لئے ساگار دھرم امرت
کے ٹیکا میں صرف رات کو اناج کھانے کی ممانعت بتلائی ہے۔ ہماری رائے میں بھی
یہ ٹھیک بات نظر آتی ہے۔ کیونکہ ایک مبتدی سے رات کو پانی کا تیاگ کرانا اس کے
لئے ایک مشکل کا پیدا کرنا ہے اور یہ بات رواج کے مطابق بھی ہے۔ کیونکہ بہت سے آدمی
رات کو صرف اناج کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور پانی دودھ وغیرہ پی لیتے ہیں۔ پاکشک
شراوک کو مناسب ہے کہ اگر اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ بھگوان کا مندر ہو تو سچے
دیو کا شردھان کرنے کے لئے ہر روز صبح جین پرتما کا درشن بھی کیا کرے۔ اور بھگوان کی
پوجا کرنے اور اپنی "مت پرستی" قائم رکھنے کے لئے ہر روز پراسک جل سے اشنان کیا کرے
جیسا کہ دھرم سنگرہ شراوکا چار ادھکار ۹ شلوک ۵ تا ۲۰ میں مرقوم ہے جہاں لکھا ہے
کہ چونکہ بھگوان کی پوجا وغیرہ کے لئے گرہستی کو اشنان کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مناسب
ہے کہ صاف جگہ میں جہاں کوئی جیو نہ ہو چیانٹے ہوئے یا منتروں کے ذریعہ صاف
کئے ہوئے جل سے اپنے بال اور دانت دھو کر اور پورب یا اُتر کی طرف منہ کر کے برہنہ

دہرم کے رستے چلنا چاہے۔ یا کوئی اجین جین مت دہارن کرے۔ وہ تین مکار اور
پانچ ادمبر کا موٹا تیاگ ضرور کرے کیونکہ اِن آٹھوں اشیار کا استعمال بہت سے
چھوٹے چھوٹے جیووں کی ہنسا کا کارن ہے۔ ان میں ظاہرا ہنسا نظر آتی ہے۔ اِن کا
تو لے روحانی پر بد اثر پڑتا ہے۔ نگھنٹو وغیرہ ویدک شاستروں میں یہ اشیار دل
دماغ و جگر و معدہ کے لئے بالخصوص مضر تبلائی ہیں۔ اِن کے ترک بدون کوئی شخص
شراوک کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ اِن کا تیاگ مول گن یا بنیادی وصف کہلاتا
ہے۔ جیسے بدون بنیاد کے مکان نہیں بن سکتا۔ اسی طرح اِن کے ترک کے بدون
شراوک نہیں کہلا سکتا۔ یعنی جو شخص مانس۔ شرب۔ شہد۔ گولر وغیرہ میں آنکھوں سے
جیو ہنسا دیکھتا ہوا بھی ان کا تیاگ نہیں کرسکتا۔ وہ دیا دہرم پالنے والا سراوگی (یہ لفظ
شراوک کا بگاڑ ہے) کیسے ہوسکتا ہے؟ ساتھ ہی ساتھ اسکو مناسب ہے کہ وہ حتی
المقدور جیودیا بھی پالے۔ اور صبح و شام دو وقت پنچ پرمیشٹی کی استتی روپ نوکار منتر
اکسی اور ستوتر کا پاٹھ بھی کیا کرے تاکہ وہ جیو سمیکت پال سکے۔ یعنے اُس کو
سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کا اعتقاد ہو سکے۔ جل کو صاف کپڑے میں جو میلا کچیلا
نہ ہو اور جو ۳۶ انگل لمبا۔ اور ۲۴ انگل چوڑا ہو۔ یا جو برتن کے منہ سے تین گنا چوڑا
ہو چھان کر استعمال کرے۔ چھنا ہوا جل صحت کے لئے بڑا مفید ہے۔ بعض کیڑے
جو بغیر چھنا پانی پینے سے اندر چلے جاتے ہیں بڑی بڑی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ نارو
ایسی ہی بے احتیاطی سے ہوتا ہے۔ بعض آدمی یہ کہتے ہیں کہ پانی چھاننے میں ہنسا
ہوتی ہے۔ کیونکہ چھنے ہوئے جیو پانی سے علیٰحدہ ہوکر مرجاتے ہیں۔ اُس کے لیے جین
مت میں یہ ہدایت ہے کہ ڈول میں دو کُنڈے ایک اوپر ایک نیچے لگوانے چاہئیں
پانی چھان کر اور چھلنے کو دھو کر وہ پانی پھر کنوئیں میں اس ڈول کے ذریعہ پہنچانا چاہئے
اور نیچے کنڈے میں دوسری رسی باندھ کر اور اسکو کھینچ کر پانی کنوئیں میں ڈال دینا چاہئے

لجاوان ہو بے شرم نہ ہو (۷) جس کا کھان پان اور چلن مناسب ہو (۸) اچھے بھلے مانس آدمیوں کے ساتھ جس کی محبت ہو (۹) عقلمند ہو (۱۰) احسان ماننے والا ہو (۱۱) پانچ اندریوں کو قابو میں رکھتا ہو (۱۲) دہرم کی بات سننے میں جس کا دل لگتا ہو (۱۳) جو دیاوان ہو (۱۴) پاپ سے ڈرنے والا ہو۔ ایسا شخص گرہست دہرم پر چلنے کے قابل ہوتا ہے۔ جس شخص میں یہ چودہ باتیں یا ان میں سے چند بھی پائی جائیں اسکو اگر دہرم کا اُپدیش دینگے تو وہ دہرم قبول کرے گا جس میں یہ باتیں نہ ہوں اُس کو دہرم اُپدیش دینا زیادہ فائدہ نہ کرے گا ❖

شرادک کی تین قسمیں

جین شاستروں میں شرادک کی تین اقسام بیان کی ہیں۔ اول پاکشک۔ یعنی وہ شخص جو دہرم کی پکش رکھتا ہو۔ اور جس کا میلانِ طبع ابھی دہرم کی طرف جھکا ہو۔ دوسرے نشٹک جو شرادک کی گیارہ پرتماؤں میں سے کسی کا پالنے والا ہو۔ تیسرے سادھک جو سنیاس مرن کرے۔ پاکشک شرادک جو بالکل مبتدی ہوتا ہے اور شرادک کلاس میں داخل ہونے کی تیاری کرتا ہے۔ اُس کے آٹھ مول گنوں کا سندوش تیاگ ہوتا ہے۔ پورا تیاگ نہیں ہوتا۔ اُس کے صرف بیوہار سمیکت ہوتا ہے نشچے سمیکت نہیں ہوتا۔ دہرم سنگرہ شراوکا چار۔ ادہکار۔ پانچ شلوک ۸ امیں تین مکار اور پانچ اُدمبر کے تیاگ کو مول گن کہا ہے۔ جس کے مطابق پاکشک شرادک کو صرف ماس۔ مدرا (شراب) مدہو (شہد) اور بڑ بیٹی پیپل بیٹی۔ اومر (گولر) کٹھومر (کٹھیا گولر) پاکر (پلکھنی کا پھل) ان آٹھ چیزوں کا ستھول ترک ہوتا ہے۔ ان کی اتی چاروں کا ترک۔ اس سے نہیں ہوتا۔ مگر ساگار دہرم امرت میں آٹھ مول گن اس طرح شمار کئے ہیں۔ (۱) ماس (۲) مدرا (۳) مدہو (۴) پانچ ادمبر (۵) راتری بھوجن (۶) پنچ پرمیشٹی کی استتی (۷) جیو دیا (۸) چھان کر پانی پینا اور برتنا۔ کسی کسی اور شاستر میں تین مکار اور پانچ انوبرت کو آٹھ مول گن کہا ہے۔ ہمارے خیال میں شروع شروع میں جب کوئی شخص

چھوڑ دیوے۔ اس بات کا خیال کر کے اور نیز اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے دھرم
دھرم روپی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے ہمارے پرم دیالو جین آچاریوں نے گیارہ
ڈنڈے مقرر کئے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ دھرم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیارہ
کلاسیں قائم کی ہیں۔ جنکو شراوک کی گیارہ پرتما کہتے ہیں۔

شراوک کی تعریف

شراوک کے لفظی معنے سُننے والے کے ہیں۔ اصطلاحاً شراوک اُس گرہستی
شخص کو کہتے ہیں جو سادھوؤں اور آچاریوں سے دھرم کو سُنے۔ لفظ
شراوک کے تین حروف श्रा. व. क. کو لیکر بعض آدمی اِس کا
ترجمہ شردھا وان۔ وویک وان اور کریا وان بھی کرتے ہیں۔ یعنے ایسا شخص جسکو
دھرم اور دھرماتما میں شردھا یا اعتقاد ہو۔ بھلے بُرے کی تمیز ہو اور جو دھرم کے
کاموں پر چلتا ہو۔ شراوک اور سادھو میں چیلہ اور گرو والا تعلق ہے۔

شراوک دھرم اُپدیش سُننے والا۔ اور سادھو دھرم اُپدیش سُنانیوالا ہوتا ہے
جسکو دھرم سنایا جاوے اُس میں چودہ باتیں ہونی چاہئیں۔ جن کو "ساگار دھرم
امرت" نام شاستر میں اِس طرح بیان کیا ہے۔

न्यायोपात्त धनो यजन गुणगुरुन् सद्गीस्त्रिवर्गंभज
नन्योन्यानुगुणं तदर्हगृहिणीस्थानालयो ह्रीमयः
युक्ताहार विहारआर्यसमितिः प्राज्ञः कृतज्ञो वशी
शृण्वन् धर्मविधिं दयालुरघभीः सागार धर्मं चरेत्

ترجمہ۔ جو شخص (۱) دیانت داری اور نیک نیتی کے ساتھ روپیہ کمانے والا ہو (۲)
گنوں میں جو بڑے ہیں اُن کا ادب و عزت کرتا ہو (۳) راست گفتار ہو (۴) دھرم ارتھ
اور کام۔ تین پرشارتھوں کا ان میں سے ایک دوسرے کو تناسب میں رکھ کر سیون
کرنے والا ہو (۵) تین پرشارتھوں کے لائق استری اور استھان رکھنے والا ہو (۶)

کسی سے متکبر ہو کر کسی دوسرے شخص کی ازالیت حیثیت عرفی کی ہے اور دفعہ ۵۰۰ یا
۵۰۱ کا گنہگار ہوا ہے تو مان کشائے کا دوش ہے۔ اگر کسی شخص کو دھوکا دیا ہے۔ اور زیر
دفعہ ۴۱۷ لغایت ۴۲۰ سزا پائی ہے تو مایا کا قصور ہے۔ اگر رشوت ستانی یا جعلسازی
جرائم دفعہ ۱۶۱ و ۴۶۵ کا گناہ کیا ہے تو لوبھ میں آکر کیا ہے۔ اگر کسی حیوان کو بیگناہ
ستایا ہے اور زیر دفعہ ۴۲۸ و ۴۲۹ آیا ہے تو اسکی بنیاد ہنسا ہے۔ جھوٹ کی سزا
زیر دفعہ ۱۹۳ چوری کی سزا زیر دفعہ ۳۷۹ لغایت ۳۸۲ زنا کی سزا زیر دفعہ ۳۷۶
ملتی ہے۔ پرگرہ یا دس اسباب دنیا کی فراہمی کو کہتے ہیں جو دیگر گناہوں کا باعث
ہوتی ہے۔ دنیاوی جیلخانوں کو چھوڑ کر دینی نرک اور دوزخ بھی ان ہی چاروں کشایوں
اور پانچ پاپوں کی بدولت ملتے ہیں۔ اِس لیئے اِن سے بچنا ہی دھرم ہے۔ دھرم کے
دوسرے معنے وستو کے سبھاؤ یا خاصیت جبلی اشیار کے ہیں۔ جیسے آگ کا دھرم
جلانا۔ اور پانی کا پیاس بجھانا۔ اسی طرح آتما (روح) کا دھرم شانت (اطمینان) اور چت
دگیان) ہے۔ یہ دھرم آتما میں ایسے ہی موجود ہیں جیسے آگ میں گرمی۔ جو شے کسی
دوسری شے کے اوصاف کو قائم رکھتی ہے وہ اُس کے موافق۔ اور جو ان اوصاف
کو کم کرتی ہے وہ مخالف کہلاتی ہے۔ چونکہ مندرجہ بالا اشیار آتما کے شانت چت
پنے میں ہرج ڈالتے ہیں۔ اِس لئے ان کو ادھرم کہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ
یہ آتما کے دھرم کے مخالف ہیں۔ اسکے برخلاف۔ کشما۔ مارو و۔ آرجو۔ ست۔ اُتّم
شوچ۔ تیاگ۔ سنجم۔ تپ۔ برہمچریہ۔ آتما میں شانت اور چت پنا قائم رکھتی ہیں۔ اِس لئے
اِن کو دھرم کہتے ہیں۔ دھرم ہی کا نام پُن اور ادھرم کا نام پاپ ہے۔ پاپ دراصل مندرجہ
بالا نو اشیار یعنے پانچ گناہ اور چار کشائے کو کہتے ہیں۔ جن کو ترک کرنا مناسب ہے
لیکن آپ جانتے ہیں کہ ایک گرہستی جسکو دنیا کے سب کچھ کاروبار کرنے پڑتے ہیں
ان نو باتوں کو جس کا اُس کو قدم قدم پر لحظہ بہ لحظہ مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ بالکل کیسے

امراض سے بچ جاتا ہے۔ موسم گرما میں جماع سے جہاں تک ہو سکے پرہیز کرنا بہتر ہے
ہم نے کام پرشارتھ کا یہ تھوڑا سا حال اس جگہ موقعہ سمجھکر درج کر دیا ہے۔ زیادہ
کام شاستر سے معلوم کریں ؞

دھرم پرشارتھ اب ہم آپ کو یہ بتلاتے ہیں کہ دھرم کسکو کہتے ہیں لفظ
دھرم سنسکرت زبان میں धृ دھاتو (مشتق) سے نکلا ہے جس کے معنے دہرنے
کے ہیں لہٰذا دہرم سے وہ شے مراد ہے جو جیو کو دُکھ سے نکال کے سکھ میں دھرے
اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ایسی شے کونسی ہے۔ اس کا جواب مندرجہ ذیل دو دوہروں
کے آخیر حصہ میں ہے۔ **دوہرا**

دہرم دہرم سب کہت ہیں دہرم نجانے کوئے	دہرم دہرم جانے بنا۔ کہو کہاں سکھ ہوئے
جو تو مجھ سے پوچھے ہے آئے بتاؤں توئے	پانچ چار کو تیاگ کے۔ بھگوت بھجن بھجوئے

یعنی جسکو دہرم کہتے ہیں وہ کیا ہے ؟ وہ پانچ پاپ (ہنسا۔ چوری۔ جھوٹ
زنا۔ پرگرہ (ہوس) اور چار کشائے (کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ) کو ترک کرکے بھگوان
کے نام لینے کا نام ہے۔ تمام مذہبی کتابوں کا خلاصہ اس میں آگیا ہے۔ جو شخص ان
نو چیزوں سے جسقدر پرہیز کرکے اپنا من بھگوت بھجن میں لگلائے وہ اسی قدر دُکھ
سے نکلکر سکھ میں داخل ہوتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ دُکھ اور جو کچھ تکالیف۔ جو کچھ جھگڑے
جو کچھ فساد۔ جو کچھ جنگ نظر آتے ہیں۔ ان سب کی تہ میں ان نو باتوں میں سے کچھ
نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ کیا دنیا کے تمام جیلخانے اُن ہی اشخاص سے نہیں بھرے
پڑے ہیں جو ان میں سے کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر کسی شخص نے
غصے کی بشتا لک میں آکر کسی دوسرے پر حملہ کیا ہے یا اسکو زدوکوب کیا ہے۔ اور
دفعہ ۳۲۳ یا ۳۲۴ و ۳۲۵ تعزیرات ہند کی رُو سے سزایاب ہوا ہے۔ یا کسی کو قتل
کرکے زیر دفعہ ۳۰۲ لغایت ۳۰۴ سزا پائی ہے تو وہ کرودھ کشائے کا پھل ہے۔ اگر

بگی۔ فٹن۔ وموٹر۔ وغیرہ سواریاں چڑھنے کے لئے میسر آویں تو اُنکے استعمال میں
کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کو ٹھگ کر، دوسروں کی عورت کو پھسلا کر امانت
میں خیانت کر کے مزے اڑانا پاپ اور ادہرم ہے۔ بھوگوں کے بھوگنے میں اعتدال
کو نگاہ میں رکھنا دانائی ہے۔ اور ان میں محو ہو کر آپ کو بھول جانا بیوقوفی اور رسوائی۔
اَبلا (عورت) اور طلبہ کا ہردم خیال رکھنا پگلا بنا دیتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ استری
بھوگ اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہے نہ کہ حظ کے واسطے۔ جو شخص اس بات کو خیال
میں رکھتا ہے وہ دوسرے کی عورت اور رنڈی کے پاس جانا ہرگز پسند نہ کرے گا۔
کیونکہ اولاد پیدا کرنے کی غرض وہاں پوری نہیں ہوتی۔ اپنی عورت کے ساتھ بھی ایام
حیض میں جماع کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حیض آنے سے چوتھی
رات صحبت کی جاوے۔ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ پانچویں۔ ساتویں۔ نویں۔
گیارھویں۔ تیرھویں اور پندرھویں رات جماع کرنے سے لڑکی۔ اور چوتھی۔ چھٹی۔ آٹھویں
دسویں بارھویں۔ چودھویں۔ سولھویں رات صحبت کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
حیض سے سولھویں دن کے بعد بچہ دانی کا مُنہ بند ہو جاتا ہے۔ پھر صحبت کرنے سے
اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ حیض سے گیارہویں روز اور اشٹمی۔ چودس۔ اماوس اور پورنماشی
کو اشٹانکا اور دس لکشمی میں اور دن کے وقت جماع کرنا منع ہے۔ حمل قرار پا جانے
کے بعد بچہ پیدا ہونے سے چالیس روز بعد تک جماع کرنا مناسب نہیں ہے۔ جب تک عورت
کو حیض آنا شروع نہ ہو۔ اور چالیس سال کی عمر سے زیادہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا کمزوری
پیدا کرتا ہے۔ بارہ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ خواہ وہ اپنی ہی عورت کیوں نہ ہو۔ جماع
کرنا قطعاً منع ہے۔ بھوک کے وقت اور جب تک کھانا ہضم نہ ہوا ہو اُس وقت تک جماع
کرنا کمزوری اور بدہضمی پیدا کرتا ہے۔ جماع کے بعد پانی پینے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے
لیکن دودھ پینا بہت فائدہ مند ہے۔ جماع کے بعد پیشاب کرنے سے انسان بہت سے

کام پرشارتھہ۔ انتھہ پرشارتھہ سے کمائے ہوئے دھن کو اپنے اور اپنے کٹنب کے پالن پوشن میں کام لانے اور جو بھوگ میسر آدیں انکو بھوگنے کا نام کام پرشارتھہ ہے

بھوگ کے اقسام۔ بھوگ اور اپ بھوگوں کی سامگری کو بزرگوں نے آٹھ قسم میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی (۱) خوشبو (۲) استری (۳) پوشاک (۴) گیت (۵) پان[۱] (۶) بھوجن (۷) مکان (۸) سواری۔ دیکھو صفحہ ۲۲۶ چنانچہ گرہستی کے لئے جائز طور پر مہیا ہوئے ہوئے ان اسباب عیش وآرام کے کام میں لانے کی ممانعت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو عطر و پھلیل وغیرہ خوشبویات سونگھنے اور لگانے کے لئے۔ اپنی خوبصورت استری بھوگنے کے لئے۔ مخمل و کمخواب۔ شال و دوشالے پہننے کے لئے۔ سنہرے اور روپہلے زیورات زیب تن کرنے کے لئے۔ سُریلے راگ سننے کے لئے۔ ہارمونیم۔ ستار جل ترنگ باجے وغیرہ بجانے کے لئے پان گلوری کھانے کے لئے۔ حلوا۔ پوری۔ لڈو برفی۔ قلاقند۔ گلاب جامن۔ وغیرہ وغیرہ لذیذ کھانے تناول کرنے کے لئے۔ جھاڑ فانوس گدی۔ تکیوں سے سجے ہوئے عالیشان مکانات ومحلات رہنے کے لئے۔ ہاتھی۔ گھوڑے

---

[۱] بھیتو پرکاش میں پان کے گن اس طرح بیان کئے ہیں

ताम्बूलंकटुतिक्त मुष्णमधुरं
क्षारंकषायान्वितम् ।
वातघ्नंकफनाशनं कृमिहरं
दौर्गन्ध्यदोषापहम् ।
वक्त्रस्याभरणं मलापहरणं
कामाग्निसंदीपनं । ताम्बूल
स्य सखे त्रयोदश-गुणाः
स्वर्गेऽपि ते दुर्लभाः ॥

ترجمہ۔ پان کڑوا۔ چرپرا گرم۔ میٹھا۔ کھارا۔ کسیلا ہوتا ہے۔ یہ بائی کو دور کرنیوالا۔ کف کا ناش کرنیوالا۔ منہ کی بدبو کھونیوالا۔ کرم کو دور کرنیوالا۔ منہ کا سنگار ہے۔ میل کو دور کرنیوالا۔ شہوت پیدا کرتا ہے۔ اس طرح اس میں تیرہ گن ہیں۔ اور اس کا ملنا سورگ میں بھی مشکل ہے۔ مگر پان کے یہ تیرہ گن جبھی اسی وقت ہوتے ہیں جب اسکو مندرجہ ذیل مصالحہ کیساتھ کھایا جائے۔ بھیم سینی کافور۔ کنکول۔ لونگ۔ جائفل۔ جاوتری۔ الائچی۔ بادام۔ کیسر۔ کتھا۔ چونا۔ سپاری +

مشتمل کیا ہے۔ اور دہرم پرشارتھ کو سب سے اول رکھا ہے۔ اس کا منشار یہ ہے کہ ارتھ اور کام میں بھی دہرم کا خیال رکھا جاوے یعنے روپیہ کماتے وقت یہ خیال رہے کہ کسیکو دھوکہ فریب نہ دیا جاوے اور بھوگ بھوگتے وقت جائز ناجائز کا خیال رہے۔

ارتھ پرشارتھ ۔ ارتھ پرشارتھ روپیہ کمانے کی تجاویز کا نام ہے۔ جس میں بددیتی وجعل سازی کو کام میں نہ لایا جاوے۔ زیادہ قیمت کی شے میں کم قیمت کی شے ملا کر فروخت نہ کی جائے۔ خریدتے وقت زیادہ وزنی اور فروخت کرتے وقت کم وزنی باٹ استعمال نہ کئے جاویں۔ کپڑا چھوٹے گز سے نہ ناپا جائے۔ کم نفع مقرر کرکے زیادہ نہ لیا جاوے۔ مال آرڈر کے مطابق تیار کیا جاوے۔ آجکل اِس قسم کے دھوکے بڑے کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کسی کو کسی کا اعتبار نہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ اِس آریہ ورت دیس کے لوگ سچے آریہ (دہرماتما) تھے۔ یونانی سفیر میگاستھینز نے جو سن عیسوی کے تین سو سال پہلے ہندوستان میں آیا تھا۔ لکھا ہے کہ ہند کے آدمی راست گو اور بہادر عورتیں نیک اور پاک تھیں۔ ہر شخص ایک دوسرے کی بات پر اعتبار کرتا تھا۔ کوئی اپنے دروازے کو قفل نہ لگاتا تھا۔ کیونکہ چور اور اُٹھائی گیرے ہوتے ہی نہ تھے۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ نہ تھا لیکن اب حال بالکل برعکس ہے۔ ہر ایک پیشہ میں ٹھگی اور فریب سے کام لیا جاتا ہے اور اس کا نام "دوکانداری" بتلایا جاتا ہے۔ افسوس! اِس لئے اے دیس اور قوم کے ہی خواہو۔ اے آریہ بھومی کے سپوتو! جلد سنبھلو اور راستی اور دیانتداری کا بیوپار کرو۔ پاپ سے ڈرو۔ جن پیشوں میں زیادہ ہنسا ہوتی ہے وہ بھی نکرو۔ برہمن چھتری اور ویش کے لئے جو ۱۵ پیشے (دیکھو صفحہ ۲۲۸) منع کئے ہیں ہرگز اختیار نہ کرو سباقی آپکو اختیار ہے کہ خواہ اپنے دیس میں خواہ پردیس میں تجارت کرو۔ جین شاستروں میں سمندر پار تجارت کرنے اور علم سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ بشرطیکہ تم وہاں اپنا کھان پان و شرہان ٹھیک رکھو۔ غرضیکہ ارتھ پرشارتھ پورا کرتے ہوئے دہرم کا خیال رکھو ✦

اور کب ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف وسیرائے کب سے کب تک رہے۔ ان باتوں
سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے۔ دماغ پر بیفائدہ زور پڑتا ہے۔ حافظہ خراب ہوتا ہے۔
آجکل بعض مضامین مثلاً اقلیدس۔ الجبرا حصہ دوم وغیرہ ایسے پڑھائے جاتے
ہیں جن کا پریکٹیکل لائف یا گرہست آشرم میں کچھ کام نہیں پڑتا۔ ان کے بجائے
سالہ تعلیم میں قوانین دیوانی و فوجداری سکھلانے چاہئیں۔ جن کا کام انسان
کو ہر وقت پڑتا ہے۔ اگر ایسا کیا جاوے تو لا کلاس و میڈیکل کالج علیحدہ کھولنے کی
اور وکالت و ڈاکٹری کو بطور ایک پیشہ کے سکھلانے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی
ہر ایک شخص اپنے حقوق کو خود جاننے لگے گا اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا علاج خود
کرلیگا۔ سب سے اخیر کام شاستر کی تعلیم دینی چاہیئے۔ اور بتلانا چاہیئے کہ کن کن خراب
عادتوں سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ کس کس موسم میں کیا کیا بھوگ
اپ بھوگ بھوگنے چاہئیں۔ جب برہم چاری اس طرح دینی و دنیوی تعلیم پاکر برہم چریہ
آشرم یا سکول کو چھوڑ کر گرہست آشرم میں داخل ہو تو پھر اس کا بیاہ کرنا چاہیئے۔
برہم چریہ کی حالت یا سکول لائف میں بیاہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بیاہ کے واسطے مناسب
کنیاں اور بر تلاش کرنے چاہئیں *

گرہست آشرم۔ گرہست آشرم میں انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے ورن کے مطابق
یا جس طرف اس کی طبیعت کا میلان ہو۔ اچھے اچھے بیوہار جن میں ہنسا کم ہوتی ہو کر کے
روپیہ پیدا کرے۔ اور گرہستی کے واسطے جو چھ فرائض۔ اجیا (دیو پوجا) وارتا (روزگار)
تپ (سمایک دویت) دان (خیرات) سوادھیائے (کتب مذہبی کا مطالعہ) سنجم (حسب طاقت
من کو اور اندریوں کو قابو میں رکھنا اور دیگر جانداروں کو تکلیف نہ دینا) مقرر ہیں انکو ہمیشہ
ادا کرتا رہے اور دھرم کے ساتھ کمائے ہوئے دھن سے جو بھوگ میسر آویں ان کو بھوگتا
رہے۔ بزرگان سلف نے ان سب باتوں کو تین پدارتھ دھرم۔ ارتھ۔ اور کام میں

سیکھی ہوئی باتوں کو پریکٹیکلی Practically کام میں لاتا ہے۔ یعنے
اُن پر عمل کرتا ہے۔ آجکل چاروں آشرم۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ اور
سنیت۔ خراب خستہ ہو گئے ہیں۔ اور اس ہی وجہ سے سوسائٹی کی حالت خراب
ہے۔ آجکل کے موجودہ سکولوں اور کالجوں میں اور برہم چریہ آشرموں میں (جواب پھر
کھلنے لگے ہیں) ان ہی چھ باتوں۔ دھرم۔ ارتھ کام۔ شاریرک سمپتی۔ سماجک سمپتی۔
اور نیتک سمپتی کی تعلیم ہونی چاہیئے۔ بچوں کو شروع ہی سے جھوٹ نہ بولنے۔ بلا ضرورت
ہنسانہ کرنے۔ چوری نکرنے۔ جوآنہ کھیلنے۔ ماس نہ کھانے۔ شراب نہ پینے۔ سگرٹ
استعمال نہ کرنے کی تعلیم چھوٹی چھوٹی کہانیوں کے ذریعہ سے دینی چاہئیں پھر
اُن کو حفظان صحت کے اُصول اور حساب بتلانا چاہیئے۔ پھر دس سال کی عمر کے
بعد ارتھ ودیا۔ یا روپیہ کمانے کے علوم مثلاً درزی کا کام۔ بڑھئی کا کام۔ صرافی کرنا۔
دوکان کرنا۔ کلرکی کا کام۔ اکاونٹنٹ کا کام۔ خزانچی گری۔ روپیہ پرکھنا۔ ٹائپ کرنا۔ بیوپار
کرنا۔ حکمت۔ ڈاکٹری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ وہ کام جن کے ذریعہ سے وہ گرہست آشرم
میں جاکر اپنی روزی کماسکے سکھلانے چاہئیں۔ پھر سماجک پتی رسم و رواج کی تعلیم دینی
چاہیئے۔ پھر نیتک سمپتی۔ یا میونسپل قواعد و قوانین دیوانی و فوجداری وغیرہ کی تعلیم
دینی چاہیئے۔ اپنے ملک کی ہسٹری اور غیر ممالک کی تواریخ پڑھانی چاہئیے۔ جس سے وہ
یہ جانے کہ ملک میں ترقی اور زوال کے کیا کیا اسباب ہوتے ہیں۔ سلطنتیں کن وجوہات
سے ضائع ہوئیں۔ مغلیہ خاندان کی حکومت کے زوال کے کیا اسباب ہوئے۔
انگلینڈ نے کس طرح ترقی کی۔ جاپان نے اپنی حالت کس طرح سدہاری وغیرہ وغیرہ
تواریخ کی کتابیں جو آجکل سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں ان باتوں پر زیادہ زور
نہیں ہے۔ ان میں زیادہ تر یہ بتلایا جاتا ہے اور امتحان کے وقت یہ پوچھا جاتا ہے
کہ اکبر بادشاہ نے کس سنہ سے کس سنہ تک سلطنت کی۔ سکھوں کی لڑائی کہاں

کرتا ہے یہ سب پرورتی مارگ ہے۔ نورتی مارگ ترک کا نام ہے۔ یہ سادھوں کے واسطے ہے اور اس ہی کا نام مکتی دھرم۔ اناگا دھرم۔ سنت دھرم۔ یوگ مارگ یا ویراگ مارگ ہے۔ اِس کا کچھ ابھیاس جو تیاگ روپ ہے گرہست آشرم میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ پرورتی مارگ۔ نورتی مارگ کی پہلی منزل ہے۔ پرورتی مارگ اور نورتی مارگ پر چلنے کے لئے چار آشرم۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ اور سنیت مقرر ہیں۔ اور ان چاروں آشرموں کا آدھار گرہست پر ہے۔ گرہستی کے واسطے چار پرشارتھ (مقاصد زندگی) دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش میں سے پہلے تین پرشارتھ ہیں۔ باقی چوتھا پرشارتھ سادھو کے لئے ہے۔ گرہستی کے لئے جو تین پرشارتھ ہیں۔ اُن کو پُورا کرنے کے لئے اِس کے واسطے تین باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک شاریرک سمپتی (تندرستی) دوسرے سماجک سمپتی (سماج یا سوسائٹی کی اچھی حالت) اور تیسرے نیتک سمپتی (ملکی قوانین کا اچھا ہونا)۔ اِن چھوں باتوں۔ یعنے دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ شاریرک سمپتی۔ سماجک سمپتی۔ اور نیتک سمپتی کی تعلیم۔ جب تک انسان پہلے حاصل نہ کرے۔ یعنی جب تک وہ یہ نہ جانے کہ دھرم کس کو کہتے ہیں۔ ارتھ یا روپیہ کمانے کے اصلی طریقے کیا ہیں۔ کام۔ یا وشئے بھوگ کس طرح اور کس وقت بھوگنے چاہئیں تندرستی قائم رکھنے کے کیا اصول ہیں۔ سماجک ترقی کن باتوں پر منحصر ہے۔ اور اُس کے زوال کے کیا اسباب ہیں۔ ملکی قوانین اور میونسپل قواعد کیا ہیں۔ ان میں کس کس ترمیم کی ضرورت ہے۔ تب تک گرہستی ایک اچھا گرہستی یا مہذب انسان نہیں بن سکتا۔ اِن علوم سیکھنے کے لئے برہم چریہ آشرم ہے۔ جس میں انسان اوائل عمر یا زندگی کے پہلے چوتھے حصہ میں پانچ سال کی عمر سے کم سے کم سولہ سال اور زیادہ سے زیادہ بیس سال کی عمر تک رہ کر ان تمام علوم کو تھیورٹیکلی Theoratically یا ذہنی طور پر سیکھتا ہے۔ اور جب وہ برہم چریہ آشرم چھوڑ کر گرہستی بنتا ہے۔ تب اُن

سکے اسی کہیں اُٹھ جائیں کہیں سکے
سکے اسی پرنام کریں گھر مورت
سکے اسی پہاڑ چڑہیں چڑھ چھین سکے
سکے اسی کہیں آسمان کے اُوپر
سکے اسی کہیں پربھو ہیٹ زمین سکے
میرا دھنی نہیں دُور دِسا نتر
موہے میں ہے موہے سو جھت نیکے

تارک الدنیا ایسی حالت میں رہتا ہے۔ جس میں فعل۔ فاعل و مفعول کی تمیز نہیں رہتی۔ سمیک درشن گیان چارتر ایک ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں سادھو اوپادھیائے آچاریہ کے درجے سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا کیول گیان (علم کل) حاصل کرلیتا ہے۔ اور بعدازاں سلسلۂ تناسخ کو توڑ ہمیشہ کے سلئے نجات حاصل کرلیتا ہے۔

پرورتی مارگ اور نورتی مارگ

اِس طرح سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر روپ جو موکش مارگ ہے اُس کا بیان کیا گیا۔ اِس پہ چلنے کے واسطے دو مارگ ہیں۔ ایک پرورتی مارگ۔ دوسرا نورتی مارگ۔ پرورتی مارگ وہ ہے جس میں لگ کر انسان خاص خاص رسومات مذہبی ادا کرتا ہے۔ یہ مارگ گرہستی کے واسطے ہے اور اِس ہی کو گرہست دھرم۔ یا شراوک دھرم۔ ساگار دھرم۔ یا بھگتی مارگ کہتے ہیں۔ پراتم استتی گرہست کے ہر ایک شبھ کارج۔ بیاہ۔ شادی۔ وغیرہ کے موقعہ پر اپنے اشٹ دیو کی پوجا۔ نیت پوجا۔ پرتشٹا۔ دان پن۔ شراوک بھوجن۔ یا برہم بھوجن۔ جو کچھ دھرم سے بنا بھی کام گرہستی

اسکو آیندہ نہ جانے کا عہد کرنا ❖

(۳) پرہار بشدھی چھٹوں اقسام کے جانداروں کے دل وزبان وجسم سے ایذا رسانی سے پرہیز کر کے آتما کو کلی طور پر پاک کرنا۔ راگ دویش کو تیاگ کر اپنی آتما کی خاص طور پر شدھی کرنا ❖

(۴) سوکھشم سن پرائے سنجم۔ اپنی آتما کو کشائے سے علیٰحدہ کرتے کرتے جب سوکھشم سوجھ رہ جاتا ہے تو اسکو سوکھشم سنپرائے کہتے ہیں۔ نیز اس لئے کہ صادق الاعتقادی و صادق العلمی کے ساتھ خودشناسی میں محو ہو کر اور کرموں کا ناش کر کے اور جذباتِ نفسانی کو کلی طور پر قابو میں کرنے سے موہنی کرم اور کشائے ناش ہونے کے قریب رہ جاتے ہیں۔ اِس لئے اس کا نام سوکھشم سنپرائے ہے ❖

(۵) یتھا کھیات چارتر۔ موہنی کرم کے ناش ہونے سے یا اُس کے زور گھٹ جانے سے آتما کا اپنی ذاتی صفات میں مگن ہونا۔ اور بھید بگیان کو جان کر پن و پاپ ہر دو کو چھوڑنا ❖

تارک الدنیا مندرجہ بالا ۵ ذریعوں پر عمل کرتا ہے۔ دوست و دشمن کو مرنے جینے کو۔ تعریف و مذمت کو برابر سمجھتا ہے۔ دنیاوی عیش و آرام کی خواہش نہیں کرتا لذاتِ محسوسات سے غصہ و تکبر و ریاکاری و طمع سے کلی طور پر کنارہ کر کے اپنا تمام وقت دھرم شاستروں کی تعلیم و تلقین اور تتوں کے وچار میں گذارتا ہے۔ اپنی ہی آتما میں پرماتما کو دیکھتا ہے۔ مگر اوروں کی طرح بھولا بھٹکا نہیں پھرتا۔ جیساکہ مشہور شاعر ہندی بنارسی داس جی نے کہا ہے۔

کبت

کے ما ی اُرد اُسس رہیں پربھو کارن

کرے تو اسکو برداشت کرنا (۱۴) کسی سے باوجود سخت بھوک و پیاس و بیماری کے کسی
چیز کی درخواست نہ کرنا۔ اور مانگنے کی ذلت کو برداشت نہ کرنا (۱۵) تارک الدنیا جب بھوجن
لینے کے لئے شہر میں آتے ہیں۔ اگر ان کو کسی دوش کی وجہ سے کھانا نہ ملے تو اس
ناامیدی کو برداشت کرنا (۱۶) بیماری کو مستقل مزاجی سے برداشت کرنا (۱۷) ننگے
پاؤں ننگے بدن رہنے سے جو کانٹے وغیرہ چبھ جاتے ہیں اُنکی تکلیف سہنا (۱۸) بوجہ
عریاں رہنے کے جو بدن پر گرد و غبار پڑ جاتا ہے اُس کی تکلیف برداشت کرنا (۱۹) اگر
کوئی ادب و تعظیم نہ کرے تو کچھ خیال نہ کرنا (۲۰) باوجود عالم کامل ہونے کے اگر کوئی طنزاً
برخلاف کہے تو بُرا نہ ماننا (۲۱) باوجود سخت ریاضت کرنے کے اودھ و من پریہ وغیرہ
گیان حاصل نہ ہو تو دل رنجیدہ نہ کرنا (۲۲) ضعیف الاعتقادی سے بچنا ؛

ان ۲۲ پریشہ میں سے ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۹ پریشہ
ہوسکتی ہیں۔ اور جوں جوں تارک الدنیا علم معرفت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اُسی قدر
یہ پریشہ کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حتی کہ کیول گیانی (عالم کل) کے صرف گیارہ پریشہ
مندرجہ نمبر ۱ لغایت ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ بوجہ باقی رہنے بیدنی کرم کے
رہ جاتی ہیں۔ گو وہ بھی بوجہ ضائع ہو جانے موہنی کرم کے کچھ تکلیف نہیں
پہنچاتی ہیں ؛

چارتر کی ۵ اقسام (۱) سامایک چارتر۔ برت کا دھارنا۔ ستی کا پالنا۔ کشائے کا جیتنا۔
من بچن کائے کی اشبھ یوگ کو ترک کرنا۔ دل و حواس پر قابو پانا۔ سنجم کہلاتا ہے
ان سب کا ایک وقت میں ہونا سامایک چارتر ہے۔ یعنے راگ دویش کو تیاگ کر
دل کے یکسو کرنے کو سامایک کہتے ہیں ؛

(۲) چھید وپ ستھاپنا۔ سستی وغیرہ کی وجہ سے۔ اگر کسی قسم کا کیا ہوا عہد
ٹوٹ گیا ہو۔ یا کوئی اور ناکردنی گناہ سرزد ہو گیا ہو۔ تو پشچاتاپ اور تاسف کرکے

تعلقات پر غور کرنا۔ اور نیک افعال کا عوض بہشت اور بد کا دوزخ جاننا سنسار کی بناوٹ پر غور کرنا +

(۱۱) بودھ دُرلبھانو پریکشا (धर्मानु प्रेक्षा) اس بات پر غور کرنا کہ دنیا میں علم معرفت کا حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے +

(۱۲) دہرمانوپریکشا धर्मानु प्रेक्षा جین دھرم کی خوبیوں پر غور کرنا جس میں رحم و راستی۔ وانکساری۔ عفو و پرہیزگاری کے کرنے اور غصہ و تکبر اور فریب و حرص۔ انانیت و لذات محسوسات کے چھوڑنے کی ہدایت ہے۔ اور رتن تریہ کو راہ نجات و منبع سُرور کل جاننا +

پریشہ کی ۲۲۔اقسام ۔ جن کو عارف اور کامل درویش برداشت کرتے ہیں (دیکھو پارس پران چھپہ چھند)

क्षुधा तृषा हिम उष्णा, डंस मंसक दुख भारी।
निरावरन तन अरति; खेद उपजावन हारी॥
चरिया आसन शयन, दुष्ट वायक वध बंधन।
याचै नहीं अलाभ रोग तिरा फरस निबंधन॥
मलजनित मान सन्मान वश, प्रज्ञा और अज्ञान कर।
दरशन मलीन बाईस सब, साधु परिषह जान नर॥

ترجمہ (۱) بھوک (۲) پیاس (۳) سردی (۴) گرمی (۵) پسو و مچھر وغیرہ (۶) عریانی (۷) اشیائے دنیا سے دل ہٹانا (۸) عورت سے بچنا (۹) آفتاب کی روشنی میں چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر ننگے پاؤں چلنا (۱۰) کیڑے مکوڑے سے پاک زمین پر بیٹھنا۔ اور بار بار بیٹھک نہ بدلنا (۱۱) پاک زمین پر سونا (۱۲) باوجود شتالک غصہ کو روکنا (۱۳) اگر کوئی دوسرا حیوان یا انسان کسی طرح کی تکلیف دے یا قتل

(۴) ایکتو انو بھاؤنا (एकत्वनुभावना) آتما کو نیک و بد افعال کے نتائج بھوگنے میں اکیلا تصور کرنا۔ بھائی برادر کسی کو شریک نہ سمجھنا +

(۵) انیتو انو بھاؤنا (अन्यत्वनु भावना) آتما کو اشیار دنیا سے حتیٰ کہ اپنے جسم سے بھی علیٰحدہ تصور کرنا +

(۶) اشوچتو بھاؤنا (अशुचित्व भावना) جسم کو ناپاکیوں کی کان سمجھنا۔ اور ایسا سمجھ کر تکبر نہ کرنا۔ اور لذات محسوسات میں محو نہ ہونا +

(۷) آشروانو پریکشا (आस्रवअनुप्रेक्षा) افعال کی سزا و جزا کی خرابی پر غور کر کے اُن سے بچنے کی کوشش کرنا +

(۸) سنبر بھاؤنا (संवर भावना) آشرو یعنے آمد افعال کو روکنے کی تجاویز سوچنا +

(۹) نرجرا بھاؤنا (निर्जरा भावना) یہ خیال کرنا کہ ریاضت ہی سے کرموں کا ناش ہو سکتا ہے +

(۱۰) لوکا نو بھاؤنا (लोकानुभावना) روح اور مادہ اور اُن کے

(ترجمہ ب) رام کا جو دوست۔ جہیش کا انگار۔ سمندر کا بیٹا۔ لکشمی کا بھائی۔ ستاروں کا راجہ دیوتاؤں کا منظور نظر۔ ناہروں کا پیارا۔ ایسا جو چاند ہے۔ جب اُس کو بوقت گرہن راہو آکر پکڑتا ہے۔ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اِس لئے جو دکھ اور مصیبت کے دن ہیں۔ ان میں کوئی کام نہیں آتا +

نوٹ - یہ ایک پرانک تلازمہ ہے۔ جس کا ذکر بھاگوت پران کے آٹھویں سکندھ میں ہے جس کے بموجب کنول و برہما و چاند۔ و آبحیات و اپسرا و لکشمی سمندر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اپسرا۔ اندر کی اور لکشمی نارائن کی عورت ہے۔ اِس ہی سے باپ۔ بیٹا وغیرہ وغیرہ رشتے ہیں +

(۱۰) اُتم برہم چریہ ... خود شناس ہونا۔ اور دل اور زبان و جسم سے ترک مباشرت کرنا ؛

انو پریکشا بھاونا کی بارہ اقسام۔ (۱) انتّہ بھاونا۔ اشیاء دنیا اور جسم کو زوال پذیر سمجھنا۔ (۲) آشرن[1] بھاونا۔ دور تناسخ اور دنیاوی دکھوں سے بچانے والا اس سنسار میں مادر و پدر۔ زن و برادر کسی کو نہ سمجھنا۔ صرف ایک نیک افعال پر ہی بھروسہ رکھنا۔

(۳) سنسار بھاونا۔ سنسار کو رہٹ کی طرح ہمیشہ جاری رہتا ہوا خیال کر کے اس سے آزادی حاصل کرنے کی تجاویز سوچنا ؛

---

[1] آشرن بھاونا کے بارے میں ہندوستان کے ایک شاعر نے دو بہت اچھے کبت کہے ہیں جن کو ہم یہاں درج کرتے ہیں :-

(۱) باپ تات مُت ہے۔ بدھنا اور سوم۔ سُدھا رس بھرات ہیں دو دیو۔ رمبہ۔ ساجیہ کی بھگتی۔ گھوا۔ ہر۔ ہیں جیہ کے بہنوئی۔ اشٹ سنگ کلول کرے۔ اور دیو تکین جیہ تینتیس۔ کر دیو۔ تنچہ تشارا ٹیو پر وار بھیو نہ سہائے سہاسے کرو۔

(ب) رام کو سار۔ ہمیش سنگار۔ ساگر کو ست۔ لچھ کو بھائی۔ تارن کی پت۔ دیوتن کی دھن سنتن کو ہوں بڑو سکھدائی۔ جادن راہو نے آن گرسو۔ اتیو بڑو کو ڈولے نہ چھڑائی جو دُکھ کے دن میں سبھی ایسے تا دن میں کوئی ہو نہ سہائے ؛

(ترجمہ ۱) سمندر جس کا باپ۔ برہما جس کا بیٹا چاندا ور آب حیات جس کے بھائی۔ اپسرا اور لچھمی جس کی بہنیں۔ اندرا اور نارائن جس کے بہنوئی۔ ہوا جس کا دوست اور ۳۳ کروڑ دیوتا جسکے خواہاں۔ ایسا جو کنول کا پھول ہے۔ جس وقت اُس پر بڑی ہی چھوٹی سی حیثیت والے اوس نے بلکہ اس کو نقصان پہنچایا۔ تو اتنا بڑا کنبہ کچھ کام نہ آسکا۔ اور کسی کی تو گیا ہی گنتی ہے (بقیہ آیندہ)

(۲) ابھے وان ۔ مہاتما لوگوں کو حسب مراتب تعظیم و تکریم کے ساتھ اور محتاج و مفلسوں کو بنظر ترحم کھلانا پلانا (۳) اوشدھی وان ۔ بیماروں کو ادویات تقسیم کرنا ۔ انکا علاج کرنا ہسپتال و شفاخانہ کھولنا (۴) ابھے وان ۔ کسی جاندار کو دل و زبان و جسم سے کسی قسم کی ایذا نہ پہنچانا ۔ بلکہ جہانتک ہوسکے انکی حفاظت کرنا ۔ تکالیف سے بچانا ۔ جب یہ دان مُنی وار جکا شراوک ۔ شراوکاؤں کو دیئے جاتے ہیں تو پاتر دان کہلاتے ہیں ۔ اور جب کسی بھوکے پیاسے دکھی جیو کو دیئے جاتے ہیں تو کرونا دان کہلاتے ہیں ۔ جو دان

(بقیہ صفحہ ۲۴۴) پہاڑ کی چوٹی پر جاڑے میں دریا کے کنارے مراقبہ میں مستغرق ہونا ۔ دشٹ لوگوں کی دی ہوئی گالی گلوچ مار پیٹ کو برداشت کرنا جسم کو تکلیف ہوتے ہوئے بھی دھرم میں مشغول رہنا ۔ اور اندرونی چھ اقسام اس طرح پر ہیں (۱) پراشچت [illegible] بے احتیاطی سے لگے ہوئے دوش کا بموجب ہدایت شاستر پراشچت کرنا (۲) ونے [illegible] سمیک درشن گیان چرترو الے تارک الدنیا لوگوں کا ادب اور تعظیم کرنا ۔ ونے کے پانچ قسم ہیں (۱) درشن ونے (۲) گیان ونے (۳) چارتر ونے (۴) تپ ونے (۵) اُپچار ونے ۔ (۳) ویاورت [illegible] تارک الدنیا لوگوں کی بیماری وغیرہ تکلیف میں خدمت کرنا (۴) سوادھیائے کی پانچ قسمیں ہیں (۱) باچنا یا پڑھنا (۲) پوچھنا ۔ شکوک رفع کرنا (۳) آمنایا یعنی بار بار کتب مقدسہ کی تلاوت کرنا ۔ (۴) انوپریکشا دھرم اُپدیش یا دھرم کتھا ۔ اس طرح پڑھے ہوئے کا دوسروں کو اُپدیش کرنا ۔ (۵) پرگرہ تیاگ [illegible] روپیہ پیسہ ۔ زمین و مکان ۔ و غصہ و غرور وغیرہ کا ترک کرنا ۔ (۶) دھیان تپ [illegible] سب تفکرات کو ترک کر کے دل کا یکسو لگانا ۔ اور شکل دھیان میں لگنا

اپنے برابر والے کو دیا جاتا ہے ۔ جیسے زمین ۔ گھوڑا ۔ کنیا وغیرہ دینا ۔ تو وہ سم وت کہلاتا ہے ۔ اور مرتے وقت اپنی جائداد ہر قسم کو اپنے بیٹے یا بھتیجے وغیرہ کو دینا شکل وت کہلاتا ہے ۔

(۹) اتم آکنچن [illegible] دنیا کی کسی شے سے محبت نہ رکھنا اور زہری ہونا ۔

پرقابو رکھنا (ب) پران سنجم - چھ قسم اقسام کے جانداروں میں سے کسی کو بھی ایذا نہ پہنچانا +

(۷) اُتم تپ[۲] - کرموں کے ناش کرنے کے لئے بتدریج خواہشات کو روکنے اور ریاضت کرنے کو تپ کہتے ہیں - اس کے ۱۲[۳] - اقسام ہیں چھ اندرونی - چھ بیرونی -

(۸) اُتم تیاگ یا دان - اسکی دو اقسام ہیں (۱) نشچے تیاگ - غصہ - تکبر - فریب و طمع محبت - نفرت وغیرہ کا ترک کرنا (۲) بیوہار تیاگ جس کی چار اقسام ہیں (۱) گیان دان - دنیاوی و اخلاقی تعلیم دینا - مفت کتب تقسیم کرنا - مدرسے جاری کرنا وغیرہ وغیرہ

---

[۱] - (۱) خاکی (۲) بادی (۳) آبی (۴) آتشی (۵) نباتاتی - ان پانچوں کو جاندار غیر متحرک کہتے ہیں (۶) دو حواسی لغایت پانچ حواسی جو متحرک کہلاتے ہیں

[۲] تپ سے سنور بھی ہوتا ہے اور نرجرا بھی ہوتی ہے - لہذا اسو تا مبر فرقہ میں انکو نرجرا کی بارہ قسم کہا ہے دیکھو نوتت پدارتھ - مؤلفہ لالہ موہن لال وکیل -

[۳] - تپ کی چھ بیرونی قسمیں حسب ذیل ہیں (۱) انشن ([illegible]) ایک روز یا دو روز یا زیادہ کے لئے خورونوش ترک کرنا (۲) اودر ([illegible]) شکم سیر ہو کر کھانا نہ کھانا (۳) برت پرسنکھیان ([illegible]) بعد انشن تپ کے طعام کے لئے آبادی کی طرف جاتے وقت کوئی عہد کرنا - مثلاً یہ کہ اگر دو گھر تک حسب قاعدہ طعام ملیگا تو لونگا ورنہ نہیں - (۴) رس پرتیاگ ([illegible]) چھ قسم کے رسوں (دودھ - دہی - گھی - تیل - نمک - شیرینی) میں سے کسی ایک یا دو وغیرہ یا چھوں کا ترک کرنا (۵) بِوِکت شیا آسن ([illegible]) ایسی جگہ میں سونا جہاں کوئی عورت اور مخنث نہ ہو (۶) کائے کلیش ([illegible]) جسم سے محبت گھٹانے کے خیال سے سخت ریاضت کرنا جیسے برسات میں درخت کے نیچے - گرمی میں (دیکھیے آئندہ)

نوٹ - سویتامبر انودر کو اومودرج - انشن کو اَنشن - رس پرتیاگ کو - رس پری تیاگ کو - پرتی سامسنہ اور بِوِکت شیا آسن کو بِوِکت شیاسن اور برت پرسنکھیان کو برتی سرنکھیان کو دیت سرگ کہتے ہیں -

(د) چارتر - دو رتناسخ سے بچانے والے اعمال کرنا - ۵ +

میسز انکل - ۷ ۵ +

گپتی کی تین اقسام (۱) منو گپتی - دل کی آزادی کو روکنا - (۲) بچن گپتی - زبان کی آزادی کو روکنا - (۳) کائے گپتی - جسم کی آزادی کو روکنا +

سمتی کی پانچ اقسام - (۱) اریا سمتی - آفتاب کی روشنی میں زمین کو چار ہاتھ آگے تک کیڑے مکوڑے سے صاف دیکھ کر ضرورت کے موافق چلنا (۲) بھاشا سمتی - حسب ضرورت شیریں کلامی سے بولنا (۳) ایشنا سمتی - برائے قیام جسم دن میں ایک دفعہ پاک طعام کھانا (۴) آوان نچھا پنا - اپنے جسم و پیچھی و کرمنڈل کو زمین پر دیکھ بھال کر رکھنا - و اٹھانا - تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو -

(۵) پرتشٹھاپن - بول و براز وغیرہ فضلات کو صاف زمین پر ڈالنا +

دھرم کے دس اقسام -

(۱) اُتم کشما (उत्तम क्षमा) بلا وجہ ہنسی کرنے - گالی دینے - مارنے پیٹنے حتیٰ کہ مار ڈالنے پر بھی غصہ نہ کرنا +

(۲) اُتم مارد و उत्तम मार्दव آٹھ قسم کا غرور نہ کرنا +

(۳) اُتم آرجو उत्तम आर्जव دل و جسم و زبان کو یکساں رکھنا - صاف دل ہونا - ریاکاری نہ کرنا +

(۴) اُتم شوچ उत्तम शौच کثافت بیرونی سے پاک رہنا - اور حرص و طمع اور ایذا رسانی سے بچنا اور قانع رہنا +

(۵) اُتم ست उत्तम सत्य چاہے جان جائے مگر جھوٹ نہ بولنا +

(۶) اُتم سنجم उत्तम संयम اسکی دو قسمیں ہیں (۱) اندری سنجم - دل و حواس

مذہب میں ہدایت ہے) کے کلیتہً ترک کا نام ہے۔ جونیوں۔ رشیوں۔ یا تارک الدنیاؤں
کے ہوتا ہے۔ تارک الدنیا ان پانچوں گناہِ کبیرہ کو معہ اقی چاروں کے چھوڑتا ہے
اور من بچن۔ کائے۔ کرت۔ کارت۔ انو مودنا۔ سمّم۔ شبھ۔ سمارنبھ۔ آرنبھ سے
کسی حالت اور کسی شکل میں بھی نہیں کرتا۔ مال و دولت۔ دوکان و مکان۔ زر و زیور
برتن و کپڑا وغیرہ جملہ اسباب دنیاوی کو ترک کر کے مادر و پدر زن و اولاد وغیرہ جملہ
متعلقین سے قطع تعلق کر کے جنگل میں عریان رہتا ہے۔ ۲۸ گُن مول جو اس طرح
پر ہیں پالتا ہے۔ پاپ یوگوں سے رہت پانچ مہابرت۔ پانچ سمتی۔ پانچ اندری نروہ
کیس لونچ ہے۔ چھ آدیتک ۔۔۔ دگمبر اوستھا دعریاں رہنا) اشنان نہ کرنا۔
زمین پر سونا۔ دانتن نہ کرنا۔ کھڑے ہو کر بھوجن کرنا۔ دن میں ایک دفعہ کھانا۔ د از
پربچن سارادھیائے ۳۔ شلوک ۸) اور کرموں کی آمد کو روکنے کے جو مندرجہ ذیل
۷ ۵ ذرائع ہیں۔ اُن پر عمل کرتا ہے +

(ا) گپتی یعنے ضعیف الاعتقادی سے بچنا۔ اور جذبات نفسانی سے حذر۔
و پرہیز کرنا۔ ۳

(ب) سمتی ہر ایک جاندار کی حفاظت کا خیال دل میں رکھکر چلنا پھرنا۔ بولنا
وکھانا۔ پینا وغیرہ۔ ۵ +

(ج) دھرم۔ روح کے اوصاف ذاتی کے موافق اعمال کرنا۔ اور جو برخلاف ہیں
اُن سے بچنا۔ ۱۰ +

(د) انو پریکشا۔ دنیا کے عیش و آرام کو بے ثبات سمجھنا۔ اور اُن کے ہر پہلو
پر غور کرنا۔ ۱۲ +

(ہ) پریشہ جے۔ بھوک و پیاس۔ سردی و گرمی وغیرہ تکالیف کو مستقل مزاجی
سے برداشت کرنا۔ ۲۲ +

رات کو نیند نہ آوے۔ اور تمام اندریاں اپنا اپنا کام چھوڑ دیں۔ سانس سخت چلے درد
ہو جائے۔ ہچکی لگ جائے۔ سخت پیاس لگے۔ گردن نہ ٹھہرے۔ سب اشیا لال رنگ
کی نظر آویں۔ درخت چلتے ہوئے معلوم پڑیں۔ لیکن یہ باتیں عرصہ کی بیماری کے لئے
ہیں۔ جو شخص ایکدم بیمار ہو جائے۔ اُس کے لئے یہ علامات لاعلاج نہیں سمجھنی چاہئیں
جس مریض کے پاؤں گرم ہوں۔ وہ اچھی طرح بات کرے تو لاعلاج نہیں ہے۔ جس
شخص کی آنکھ کی چمک موتی کے پانی کی طرح اُتر جاوے اور کسی کو نہیں پہچانے
تو سمجھو کہ لاعلاج مرض کی ابتدا ہوئی ہے۔ جسکو اپنی زبان اور ناک کی نوک اپنی آنکھ
سے دکھائی نہ دے۔ جس کو اپنے سائے میں اپنا مستک نظر نہ آئے۔ اور رات کو قطبی
تارا نظر نہ آئے۔ ہر دو کان میں انگلیاں دیکر اندر کا شبد سنائی نہ دے تو موت نزدیک سمجھو
بیمار کی بھویں ٹیڑھی ہونے پر نو دن زندہ رہے آواز سنائی نہ دینے پر سات دن۔
خوشبو یا بدبو معلوم نہ ہونے پر پانچ دن۔ ہاتھ کی لکیریں نہ دیکھے تو تین دن۔ اور زبان
سے ذائقہ معلوم ہونا بند ہو جائے تو ایک دو دن زندہ رہے۔ اگر چھینک کے ساتھ
پیشاب پاخانہ آوے تو مرنا نزدیک سمجھے ۔

سلیکھنا کے پانچ اتی چار جو ترک کرنے چاہئیں (۱) جیوت آشنسا۔ اپنے زیادہ
زندہ رہنے کی خواہش۔ (۲) مرن آشنسا۔ زیادتی تکلیف سے مرنے کی خواہش۔
(۳) مترانوراگ۔ اپنی استری و پتر وغیرہ میں موہ رکھنا۔ (۴) سکھانو بندھ۔ پہلے بھوگے
ہوئے سکھوں کا یاد کرنا (۵) ندان۔ مرنے کے بعد دوسرے جنم میں بھوگوں کی خواہش
اِس طرح بارہ برت۔ چار بھاؤنا۔ سولہ کارن بھاؤنا۔ اشٹ شدھی اور سنیاس
مرن جینو کل چارتر کہلاتا ہے۔ اور جو شراوک یا دھرم آتما خانہ دار کو لازم ہے بیان کیا گیا۔
سکل چارتر۔ سکل چارتر پانچ پاپ ہنسا جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ جو پانچ گناہ
کبیرہ کے نام سے معروف ہیں۔ اور جن کے ترک کرنے کی ہر ایک

سامنے دلوا جائے۔ کیونکہ بعض نالایق اولاد بعد میں نہیں دیتی ہے۔ رنج سُکھ ہِرتی محبت
اور دشمنی کو ترک کرے۔ مرنے کا کچھ خوف نکرے۔ کیونکہ متھیا درشٹی دحقیقت سے غافل)
بوجہ جہالت تبدیلی قالب کو اپنا فنا ہونا سمجھتا ہے۔ اور جب اسکو ایک قالب سے دوسر
قالب میں جانا پڑتا ہے۔ اور زن و فرزند اور اسباب دنیاوی سے جن کو وہ اپنا سمجھ
رہا تھا۔ علیحدگی ہوتی نظر آتی ہے تو اسکو بڑا رنج ہوتا ہے۔ لیکن سمیک درشٹی۔ یا
حقیقت دان کو کچھ رنج نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ جسم بیماری۔ تکلیف۔ جھگڑے فساد
کی جڑ ہے۔ قیدخانہ کی مانند ہے۔ ایسے جسم سے علیحدگی کا کیا خوف۔ مرنے کا رنج
اسکو ہوتا ہے جس کا دل اسباب دنیوی میں محو ہوتا ہے۔ حقیقت داں جانتا ہے
کہ پیدایش کے بعد موت لازمی ہے۔ اور موت صرف تبدیلی جسم کا نام ہے۔ موت
سے روح فنا نہیں ہوتی۔ اِس لئے مرنے کا خوف ترک کرکے بارہ انوپریکشا پر غور
کرے۔ اور آہستہ آہستہ اناج وپانی کم کرتا جاوے۔ ہر وقت پرماتما کا دھیان رکھے
یا دھرم شاستر سنتا رہے۔ اپنے پاس شور وغل یا دنیاوی جھگڑوں کا ذکر نہ ہونے
دے۔ دھرم آتما آدمیوں کے سوائے کسی کو پاس نہ آنے دے اور دھرم دھیان
میں جسم کو چھوڑ دے ✦

نوٹ:۔ واضح رہے کہ سلیکھنا یا سمادھی مرن کی اجازت صرف اُس وقت ہے
جب بیماری لاعلاج ہو۔ یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو جس سے موت یقینی ہو۔ اور
دھرم رہتا نظر نہ آتا ہو۔ کیونکہ جس شخص کو بہت عرصہ شراوک یا مُنی دھرم انوبرت
و مہابرت سوادھیائے۔ سیل۔ تپ ورت۔ دس لکشن دھرم ہوتا دیکھے۔ اسکا بھوجن
ترک کرکے مرنا آتم گھات یا خودکشی میں داخل ہے۔ سلیکھنا آتم گھات نہیں ہے
کیونکہ آتم گھات کرودھ کی وجہ سے اور آلات کے ذریعہ سے ہوتا ہے ✦

لاعلاج بیماری کی شناخت

لاعلاج بیماری کی حسب ذیل شناخت ہے

تین شلیہ یہ ہیں :- (۱) ندان شلیہ۔ ندان آئیندہ جنم کی خواہشات کو کہتے ہیں۔ ندان تین طرح کا ہے۔ (۱) پرست ندان۔ عمدہ خواہشات۔ مثلاً جنم دھارنے کے عوض میں اعلیٰ خاندان۔ اعلیٰ سنگھٹن۔ اعلیٰ طاقت۔ نیک صحبت۔ عقل سلیم وغیرہ چاہتا۔ (۲) اپرست ندان۔ بد خواہشات۔ غصے وغیرہ میں کسی کے مارنے یا عزت بگاڑنے یا عورت و بچہ و دھن وغیرہ کے جاتا رہنے کی خواہش کرنا (۳) ریاضت یا نیک اعمال کا نتیجہ لذات محسوسات۔ دھن و دولت وغیرہ چاہتا

(۲) مایا شلیہ۔ کپٹ (۳) متھیا درشن شلیہ۔ بد اعتقادی +

سلیکھنا یا سمادھی مرن

سلیکھنا کے معنے کمزور کرنے کے ہیں۔ اور وہ دو قسم کی ہے اول کائے سلیکھنا۔ خواہشات نفسانی میں مستغرق نہ ہونے اور شہوت پرستی میں نہ لگنے۔ غضب و حرص و تکبر و ریا کے قابو میں پھنسنے سے بچنے کے واسطے لذات محسوسات سے باز رہ کر کم طعام کھانا۔ یا صرف دودھ پر ہی گذارہ کرنا اور اس طرح جسم کو کمزور کرنا۔ دوئم۔ کشائے سلیکھنا راگ دویش۔ موہ۔ وغیرہ جذبات کو کمزور کرنا۔ سلیکھنا کو ہی سمادھی مرن اور سنیاس مرن کہتے ہیں۔ اس کے کرنیکا طریقہ اس طرح پر ہے۔ کہ جب بیماری لاعلاج ہو جائے۔ یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہووے جس سے بچنا ناممکن معلوم ہو۔ تو اُس وقت راگ دویش و اسباب دنیا سے محبت ترک کر کے صاف دل ہو جاوے۔ اور پھر اپنوں و بیگانوں سے معافی مانگے۔ پہلے کئے ہوئے گناہوں کی تلافی کرے۔ اگر کسی شخص سے کچھ لینا دینا ہے تو لے دے لیوے۔ اگر کسی کو کچھ قرض دینا ہے۔ اُسکو ادا کرے۔ اگر کبھی کسی شخص سے کوئی چیز از قسم زیور۔ زمین۔ مکان۔ وغیرہ بے ایمانی سے لی ہو۔ تو واپس کر دے۔ اور ایسے فعل کی بابت اپنی مذمت کرے۔ اپنے آپ کو برا سمجھے و اپنے مال و دولت کی بابت وصیت کرے۔ یا اپنے لڑکے۔ لڑکیوں۔ عورت وغیرہ میں تقسیم کر دے۔ کچھ حصہ دھرم استھانوں غریب رشتہ داروں۔ اور دیگر محتاجوں۔ بیواؤں اور یتیموں کے لئے بھی دیوے اور اپنے

خاص کر تعریف کرنا۔ (۹) پرتی کرمن۔ تمام دن میں جو پرماد (غفلت و بے پرواہی) کے بس ہوکر یا جذبات کے قابو میں آکر کسی سے سخت کلامی سے پیش آیا ہو۔ یا جھوٹ بولا ہو۔ کسی کی مذمت یا چغلی کی ہو۔ عشقیہ قصّے و کہانی پڑھی سُنی ہوں۔ کسی کا مال بدون دیئے لیا ہو۔ تو اُسکو یاد کرکے شام کے وقت اپنی مذمت کرنا۔ (۵) سوادھیائے۔ مطالعۂ کتب مقدسہ (۶) کاپت سرگ۔ ریاضت۔ دھرم سنگرہ شراوکاچار کے نویں ادھیائے کے ۲۶ ویں شلوک میں جو اس طرح پر ہے:۔

कन्या वाते नपो दाता टच्यटाणं समसस्व घा।
मवटमपी रीमुविनय ६ मछतगना ह रााणता।

پوجا۔ ورتا (روزہ) تپ۔ دان۔ سوادھیائے۔ سنیم۔ شٹ آدشیک کہے ہیں۔ (۱۵) سن مارگ پربھاونا۔ موکش۔ مارگ۔ (راہ نجات) کی بڑائی۔ بذریعۂ اشاعت کتب و اُپدیش۔ دھرم وغیرہ دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۱۶) پرپچن واتسلیہ۔ دھرم اتماؤں و دھرم شاستروں و دھرماتما پرشوں سے کمال محبت رکھنا ؀

اشٹ شدھی۔ یا پاکیزگی ہشتگانہ (۱) سبھاؤ شدھی۔ صفائی قلب و پاکیزگی خیالات (۲) کائے شدھی۔ پاکیزگی جسم اور ایسے لباس پہننے سے احتراز۔ جس سے غرور پیدا ہو۔ جیسے آجکل بہت سے ہندوستانی کوٹ پتلون پہنتے ہی مغرور ہوکر لامذہب ہوجاتے ہیں۔ نیز ایسے اشارات و کنایات کا ترک جن سے عشق پیدا ہو (۳) بنے شدھی بادب گفتگو (۴) ایریاپتھ شدھی۔ جلدی جلدی نہ چلنا۔ اور چلتے وقت آگے چار ہاتھ زمین دیکھ کر چلنا تاکہ کسی کیڑے مکوڑے کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) بھوجن یا بھکشا شدھی۔ پاک طعام کھانا (۶) پرشٹاپنا شدھی۔ بول و براز وغیرہ فضلات دیکھ بھال کر زمین پر ڈالنا۔ (۷) شین آسن شدھی۔ ایسی جگہ میں سونا۔ جہاں شور و غل۔ جھگڑا وغیرہ نہ ہو (۸) واکیہ شدھی۔ سخت کلامی۔ مذمت۔ چغلی۔ وغیرہ سے پرہیز کرنا +

(۴) مدھیست بھاؤنا - جو اشخاص لامذہب - ہٹ دہرم - غصہ آور - مغرور - ریاکار اور طامع ہیں - اُن سے نہ اُلفت رکھنا - اور نہ نفرت - بلکہ میانہ روی سے برتاؤ کرنا ❊

سولہ کارن بھاؤنا - یعنے سولہ قسم کی خصلت جو شراوک کو اپنی بنا لینی چاہیئے جو آیندہ جنم میں تیرتھنکر ہونے کا کارن (باعث) ہوتی ہیں - یہ ہیں - (۱) درشن بشدھی یعنے پاکیزگی اعتقاد (۲) بنے سمپنتا - ادب و تعظیم جو دو طرح کا ہے :- (ا) نشچے بنے - اپنی روح کی جذبات اور بداعتقادی سے حفاظت (ب) بیوہار بنے سے زیادہ درشن - گیان چارتر والے اشخاص اور دیگر لوگوں سے حسب مراتب تعظیم و تکریم سے پیش آنا (۳) شیل ورتیش وستی چار - اپنی آتما کو ہنسا وغیرہ گناہوں سے عموماً اور زنا سے خصوصاً بچانا - (۴) ابھی چھن گیانو پیوگ - ہمیشہ گیان - ابھیاس و مطالعہ کتب مقدسہ میں مصروفیت (۵) سم بیگ - لذات - اور محسوسات سے دل کی رکاوٹ (۶) سکتش تیاگ - حسب مقدور خیرات دینا - اور اندرونی و بیرونی پرگرہ کو ترک کرنا - (۷) سکتش تپ - حسب طاقت ریاضت کشی کرنا - (۸) سادھو سمادھی دھرم سے ڈگتے ہوئے دہرم آتما یا سادھو کو پھر دھرم پر لگانا (۹) ویاورت - تارک الدنیاؤں کی خدمت (۱۰) ارہنت بھگتی - ارہنت دیو کی تعظیم و تکریم (۱۱) آچاریہ بھگتی - آچاریوں (علمائے دین) کی تعظیم و تکریم (۱۲) بہو شرت بھگتی - کتب مقدسہ کے رموز دانوں کی تعظیم و تکریم (۱۳) پرپچن بھگتی - کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم (۱۴) آرشیہ کا پرہان - مندرجہ ذیل چھ فرائض بلاناغہ ادا کرنا (۱) ساما یک تسبیح پھیرنا (۲) استون - پرماتما کو - جن - سنبھو - شنکر - بشو وغیرہ ناموں سے بلحاظ گنوں (اوصاف) کے یاد کرنا (۳) بندنا - چوبیس تیرتھنکروں میں سے کسی ایک کے یا ارہنت - سدھ - آچاریہ - سادھو میں سے کسی ایک کی -

کی صفائی وپاکی یعنی طعام پاک کھلانا +

دان دینے والے کو مناسب ہے کہ بھوجن ایسا کھلاوے جس سے موہ (محویت) کام (شہوت) سستی۔ فکر۔ خوف۔ الفت۔ نفرت۔ پیدا نہ ہوں +

وتربا ورت کے اتی چار۔ (۱) برت پدھان۔ سبز پتے سے ڈھانپ کر کھانا دینا (۲) برت ندھان۔ سبز پتے میں رکھکر دینا (۳) انادر۔ عزت وتعظیم سے نہ دینا (۴) اِسمرن۔ کسی پاتر کو بھوجن کے لئے بُلا کر اور کام میں لگ جانا (۵) مت سرتو دوسرے دان دینے والے سے حسد کرکے دان دینا۔ मत सरतो

شراوک یعنی وہرا تما گرہستی کا فرض ہے۔ کہ مندرجہ بالا بارہ ورتوں یعنے پانچ انوبرت۔ تین گن برت۔ چار سکشا برت کو اختیار کرے۔ علاوہ اسکے اُسکو لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں مندرجہ بالا چار بھاؤنا۔ سولہ کارن بھاؤنا۔ اور اشٹ شُدھی کو اپنا شعار بناوے۔ تین شلیہ کا ترک کرے۔ اور اخیر میں سلیکھنا اختیار کرے۔ بھاؤنا کے معنے برتاؤ اور خصلت کے ہیں۔ شُدھی پاکیزگی کو کہتے ہیں۔ اور شلیہ سے مراد دل کی گھُنڈی سے ہے۔ چنانچہ چار قسم کا برتاؤ جو شراوک کو ہر ایک جاندار سے رکھنا چاہیے اِس طرح پر ہے +

(۱) میتری بھاؤنا۔ ہر ایک جاندار سے محبت سے پیش آنا۔ دُشمنی کا خیال نہ رکھنا اور کسی کے لئے کسی قسم کا دُکھ یا تکلیف نہ چاہنا

(۲) پرمود بھاؤنا۔ جن اشخاص میں سمیک درشن۔ گیان اور چارتر زیادہ ہے یعنے جو اپنے سے اعتقاد میں علم میں اور عمل میں بڑھے ہیں۔ اُنکو دیکھ کر خوش ہونا اور اُنکی تعریف وتوصیف کرنا +

(۳) کرونا بھاؤنا۔ بیماروں۔ اندھوں۔ لولوں۔ بیکسوں۔ بیواؤں۔ یتیموں۔ بوڑھوں وغیرہ کی تکلیف دُور کرنے اور اُنکی مدد کرنے کا خیال رکھنا +

دان دینے اور تکلیف یا بیماری کے وقت اُنکی خدمت کرنے کا نام ہے۔ اور بھگوان کی پوجا بھی اس میں شامل ہے۔ دان چار طرح کا ہے۔ (۱) آہار دان (۲) اوشدھ دان۔ (۳) وِدیا دان (۴) ابھے دان۔ گرہستی کو ان چاروں ہی قسم کا دان کرنا مناسب ہے دان کے مستحق جنکو اصطلاحاً پاتر کہتے ہیں۔ تین قسم کے ہیں۔ (۱) اُتّم (اعلیٰ) مُنی یا تارک الدنیا (۲) مدھیم (متوسط) ورتی شراوک یعنی وہ خانہ دار جو شراوک کے گیارہ درجوں میں سے کسی ایک میں داخل ہوں (۳) جگنیہ (ادنیٰ) اَورتی سمیکتی شراوک یعنے وہ شخص جو صادق الاعتقاد ہوں۔ چار تتو کے بہت سے حصّہ کے عامل ہوں۔ مگر اُنہوں نے کسی قسم کا عہد نہ کیا ہو۔ یعنے وہ شراوک کے گیارہ درجوں میں سے کسی میں داخل نہ ہوں +

دان دینے والے میں مندرجہ ذیل سات گُن (اوصاف) ہونے چاہئیں۔

(۱) دان دینے میں دنیاوی سُکھ یا دھن یا شہرت کی خواہش نہ رکھنا (۲) دان دینے میں کرودھ نہ کرنا (۳) ریاکاری نہ کرنا (۴) کسی دوسرے دان دینے والے سے رشک یا حسد نہ کرنا (۵) اس خیال سے دان نہ دینا کہ اگر نہ دونگا تو بدنام ہونگا۔ (۶) خوش ہو کر دینا (۷) دان دینے میں غرور نہ کرنا۔ نیز اس میں حسب ذیل نو قسم کی بھگتی (تعظیم) ہونی چاہیئے۔

(۱) پرتی گرہ۔ آیئے آیئے کہنا (۲) اُوچ آسن۔ اُونچی جگہ پر بٹھانا (۳) پادو دَک پاؤں دھونا (۴) ارچن۔ پوجا کرنا۔ تعریف کرنا (۵) پرنام۔ سر تسلیم خم کرنا (۶) من شُدھی دل کی صفائی (۷) بچن شُدھی۔ زبان کی صفائی یعنے کوئی قابلِ اعتراض لفظ نہ بولنا۔ (۸) کائے شدھی جسم کی صفائی۔ یعنے ادب سے چلنا پھرنا (۹) ایشنا شدھی۔ طعام

لہ شراوک کے گیارہ درجے آگے بیان کئے جاوینگے ۔

نہو سکے۔ تو صرف ایک دفعہ پانی پیکر "ان اُپ باس" یا ایک دفعہ طعام و پانی پیکر" ایک بھگت" کرے۔ اور جیا کرنے کی اپنے میں طاقت دیکھے۔ اُس کا فیصلہ ستمی یا تریودشی کی دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کر لیوے۔ ایسا نہ کرے کہ ارادہ تو سولہ پہر کے اُپ باس کا کیا ہو اور پھر جس وقت گرمی کی شدت معلوم ہو وے پیاس لگنے لگے اُس وقت پانی پیکر" اُن اُپ باس" تصور کرے۔ یا سر پر پانی سے تر کر کے رومال باندھے۔ بار بار غسل کرے۔ اور ہر وقت یہی خیال رکھے کہ کب وقت پورا ہو اور "اُپ باس" نکلے۔ اُپ باس کے دن صرف اناج کھانا ہی منع نہیں ہے۔ بلکہ پھلپار و میوہ جات حقہ تنباکو چھرٹ دپان و دودھ۔ و مٹھائی سب کچھ منع ہے۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ دن کو کھانا ترک کر کے رات کو کھاوے۔ رات کو کھانا تو بالکل اور ہمیشہ کے لئے ہی ممنوع ہے۔ اُپ باس کرنے سے مطلب صرف حواس کو قابو میں کرنے کی مشق کرنا۔ غفلت اور سستی کو۔ نیند کی زیادتی کو دور کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ اگلے جنم میں سُرگ۔ یا دھن۔ دولت ملیگا۔ ایک ماہ میں چار دفعہ اُپ باس کرنے سے قبض نہیں رہتی۔ اِنسان بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ بیمار نہ ہونے سے وہ دھرم اچھی طرح پال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُپ باس کو دھرم کا انگ کہا ہے ✦

پراشدوپ باس کے اتی چار۔ (۱) بدون دیکھے اور صاف کپڑے سے صاف کئے پوجا کے برتن لینا۔ یا سوادھیا ئے کی یا دیگر اشیاء اُٹھانا۔

(۲) بدون دیکھے بھالے تو شک یا سونے کا کپڑا بچھانا۔ (۳) اُپ باس کی بڑائی اپنے دل میں نہ رکھنا۔ بلکہ اُس کو ایک رسم سمجھ کر کرنا۔ (۴) اُپ باس کے دن پوجن یا ستون وغیرہ کا پاٹھ بھول جانا۔ یا اُپ باس کے دن کے فرائض کو فراموش کرنا ✦

(۵) بدون دیکھے بھالے کوئی شے زمین پر دھرنا۔

(۴) ویا ورت جس کو اتمتی سم بھاگ بھی کہتے ہیں۔ سچے تارک الدنیاؤں کو

جسم کا سنجم سے رہت متحرک کرنا (۳) منود و پرتی وہان ۔ دل کو آرت درود ر دھیان
سے نہ روکنا (۴) اناور ۔ ساما یک کو ایک بیگا رسی سمجھ کر کرنا (۵) اسمرن ۔ ساما یک کرتے
وقت پاٹھ بھول جانا ۔ یا کام میں ایسا لگنا کہ ساما یک کرنے ہی کو بھول جانا +

(۳) پرشدوپ باس ۔ مہینے میں ہر دو اشٹمی اور ہر دو چودس کو ہر قسم کے کھانے
پینے کا ترک کر کے سنجم[1] سے باز رہنے کا نام ہے ۔ لازم ہے کہ اُپ باس سولہ پہر کا
کیا جائے ۔ اُپ باس کے دن ناچ تماشہ دیکھنے کا ۔ باجہ بجانے کا ۔ سب قسم کے
لین دین و کار و بیوہار دنیا وی کا ترک کرے ۔ تمام دن جین مندر میں یا خلوت میں
بیٹھ کر تمام قسم کے جذبات و خواہشات نفسانی کو دل و زبان و جسم کی بد تحریک کو روک کر
دہرم دھیان میں گذارے صبح و شام ساما یک کرے ۔ اور رات و دن جن پوجن ۔ و
شاستر سوادھیائے میں صرف کرے ۔ اگلے روز صبح کو کسی پاتر (مستحق خیرات) کو
اگر مل سکے ۔ کھانا کھلا کر بعد میں آپ کھاوے ۔ یہ اعلیٰ ترین اُپ باس ہے ۔ اگر
سولہ پہر کا ورت نہ ہو سکے ۔ تو بارہ پہر کا یا آٹھ پہر کا جیسا ہو سکے کرے

کارتکئی سوامی نے پر و شد وپ ورت کی بابت ایسا کہا ہے ۔ کہ اشٹمی و
چودش کو اشنان کرنے ۔ چندن وغیرہ لگانے ۔ زیور پہننے ۔ ہم صحبت ہونے ۔ پھول
سونگھنے سے پرہیز کر کے اُپ باس کرے ۔ خواہ دن میں ایک بار کھانا کھاوے ۔ یا
بلا رس کا بھوجن کرے +

سوامی امت گت آچاریہ کرت شراد کاچار میں ایسا لکھا ہے کہ ان ہر دو دنوں میں
(اشٹمی و چودش کو) ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک "اُپ باس"
اور دن میں صرف ایک دفعہ پانی پینا "ان اُپ باس" اور ایک دفعہ بھوجن و پانی
لینا "ایک بھگت" کہلاتا ہے ۔ حاصل کلام یہ ہے ۔ کہ اُپ باس (روزہ) اپنی طاقت
کے موافق کرے ۔ اگر سولہ پہر کا اُپ باس ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک

[1] ترک جذبات و لذات و حس پرستی

کرے۔ خواہ ہر روز کرے۔ خواہ دن میں دو دفعہ۔ خواہ تین دفعہ کرے۔ دو گھڑی کی میعاد مقرر کرے۔ سامایک کرتے ہوئے۔ دل و زبان اور جسم کی تحریک کو روکے۔ کسی عضو کو متحرک نہ کرے۔ پتھر کی مورتی کی طرح کہ جو خاصکر اسی مطلب کی رہنمائی کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ غیر متحرک ہو جائے کسی طرف نہ دیکھے۔ کسی سے بات نکرے۔ لذات محسوسات کا خیال تک دل میں نہ گذرنے دے۔ جملہ اشیاء مدرک۔ غیر مدرک۔ جاندار و غیر جاندار سے اُلفت و نفرت ترک کرے۔ خوشی و رنج کے خیال کو چھوڑ دے۔ دشمنی و دوستی کو تیاگے۔ اُمید و بیم کو دل میں جگہ نہ دے۔ اگر کوئی دُشنام دے۔ یا کوئی جانور نقصان پہنچائے۔ یا کوئی ارضی و سماوی آفت آجاوے۔ سب کو برداشت کرے۔ دل کی ایسی یکسو حالت پر۔ پرماتما کا دھیان کرے۔ اُس کے اوصاف کو یاد کرے۔ روح و مادہ وغیرہ چھ جواہر کے خواص و سات تتوں کی کیفیت و ماہیت پر غور کرے بارہ بھاؤنا۔ یا سولہ کارن پر وچار کرے۔ دن میں جو جو نیک و بد افعال کئے ہیں اُن کو رات کے وقت۔ اور رات کو جو کئے ہیں اُنکو دن کے وقت یاد کرے۔ اور سوچے کہ آج میرا کتنا وقت دھرم کارج میں لگا ہے۔ کتنا عرصہ ست سنگ (نیک صحبت) میں گذرا ہے۔ اور کتنا خواہشات نفسانی کے پورا کرنے میں صرف ہوا ہے۔ جس طرح صراف اپنی پونجی کا نفع و نقصان دن میں دو دفعہ پڑتال کرتا ہے۔ اُسی طرح اپنے دھرم رُوپی دھن کا حساب لگاوے۔ جو بُرے افعال ہنسا۔ احسان فراموشی۔ زناکاری۔ چوری وغیرہ سرزد ہوئے ہوں۔ اُنکے واسطے افسوس کرے۔ اور آئندہ اُن کے بچنے کے واسطے ارادہ کرے۔ سامایک کرنے میں تکبر نہ کرے۔ اور اس کا پھل۔ دھن۔ اولاد۔ دولت وغیرہ نہ چاہے +

वचनदोपरनीधान سامایک کے اتی چار۔ (۱) بچن دوپرنی دھان سامایک کرتے ہوئے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا۔ (۲) کائے دوپرنی دھان۔

(۴) روپا پہی रूपापी حد سے باہر والے کسی شخص کو اپنا جسم دکھانا-
تاکہ وہ سمجھ جاوے کہ کچھ کام ہے-

(۵) پُدگل چھیپ पुद्गल क्षेप حد مقررہ سے باہر کنکری وغیرہ
پھینکنا- یا چٹھی وغیرہ بھیجکر اپنا مطلب نکالنا-

(۳) سامایک- سامایک کے لفظی معنے سامیہ بھاؤ یعنے اُلفت و نفرت دوستی و دشمنی ترک کر کے میانہ روی اختیار کرنے کے ہیں- اصطلاحاً ایک وقت معہودہ کے واسطے پانچ گناہِ کبیرہ کا ترک سامایک کہلاتا ہے- سامایک مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے- مناسب ہے کہ چیالہ (مندر) بن یا کسی اور علیحدہ جگہ میں پورب یا اُتر کی طرف منہ کر کے- اور چھیتر شُدھی- کال شُدھی- آسن شدھی- تن شُدھی- بچن شُدھی شریر شُدھی- بنے شُدھی- سات طرح کی شُدھی کر کے سامایک کرے- انگلیوں کے ہر حصے- یا تسبیح کے ہر دانے پر ایک ایک دفعہ اپنے معبود کا نام لیوے- یا اُسکی صفات بیان کرنے والے کسی منتر کو پڑھے- کاغذ یا دیوار پر سیاہ نقطہ بنا کر اُسکی طرف یا کسی مورتی کی طرف لگاتار دیکھتا رہے- اور پرماتما کا دھیان یا سات تتو کا وچار کرے- اور جب کافی مشق ہو جاوے- تب کسی بیرونی ذریعے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اُس وقت خود بخود دل یکسو کرے- اِس دل جمعی کے واسطے جگہ ایسی پسند کرے جہاں دل کے کھینچنے والی کوئی شے نہ ہو- شور و غل نہ ہو- عورت یا مخنث کے آنے جانے کا مقام نہ ہو- گانا بجانا ناچنا جس کے نزدیک نہ ہوتا ہو- جہاں چرندے پرندے نہ آتے ہوں- زیادہ گرم- یا زیادہ سرد ہوا نہ آتی ہو- بہت بارش نہ لگتی ہو- ڈانس- مچھر- سانپ- بچھو- وغیرہ موذی جانوروں کا خوف نہ ہو- غرضیکہ علیحدہ مکان میں یا مندر میں جنگل یا باغیچہ میں جہاں دہرم آتما لوگ ورت کرتے ہیں- کھڑا ہو کر- یا بیٹھ کر کپڑوں کو اکٹھا کر کے بالوں کو باندھ کر ایک طرف دل کو لگاوے- سامایک خواہ ورت کے دن

ایسا کرنے سے خواہشات کم ہوتی ہیں۔ پربگھون جو ہری سبزی نہ کھانے کا رواج ہے وہ بھی خواہشات کے کم کرنے کے لئے ہے اس لئے اچھا ہے۔ بالکل نہ کھانے میں اندری سنجم و پران سنجم دونوں ہیں اور ہری سبزی کھانے میں صرف اندری سنجم

بھوگ اپ بھوگ برت کے اتی چار۔ (۱) انوپریکشا۔ خواہشات۔ محسوسات کا نہ گھٹانا (۲) انوسمرت۔ گذشتہ زمانے کے بھوگے ہوئے عیش و عشرت کو یاد کرنا

(۳) اتی لولپیہ अति लौल्य محسوسات میں محویت۔

(۴) اتی ترشنا۔ زمانہ مستقبل میں بھوگنے کی خواہش۔

(۵) انوبھو۔ جس وقت میں وشیوں (لذات۔ محسوسات) کو نہ بھوگتا ہو۔ اس وقت بھی یہی خیال کرنا کہ میں بھوگ رہا ہوں ❖

سکشا برت سکشا برت چار ہیں (۱) ویشیا کاشک (۲) سامایک۔ (۳) پروشد وپ باس (۴) ودیاورت۔ چونکہ یہ چاروں گرہست پنے میں منی پنے کی سکشا (نصیحت) کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو سکشا ورت کہتے ہیں۔

(۱) ویشیاد کاشک۔ دِگ برت میں جو ہر سمت میں جانے لانے بھیجنے۔ منگانے کی حد عمر بھر کے لئے مقرر کی تھی۔ اس میں سے ہر روز کے لئے حد مقرر کرنا۔ مثلاً دِگ برت میں یہ عہد کیا تھا کہ میں تا عمر شمال کی طرف کیلاش تک ہی جاؤں گا۔ اس سے آگے نہ جاؤں گا۔ اب ویشیاد کاشک برت میں یہ عہد کرنا کہ آج میں صرف دس یا بیس کوس تک ہی سفر کروں گا ❖

اتی چار (۱) پریشن प्रेषण حد مقررہ سے باہر خود تو نہ جانا۔ مگر دوسرے کو بھیجنا۔ یا مال وغیرہ منگانا۔

(۲) شبد۔ حد مقررہ سے باہر بات کرنا یا اشارے سے کام لینا۔

(۳) آیَن आनयन حد مقررہ سے باہر کسی کو بلانا۔

پھل انی بجھ۔ نشاردا وس کا پانی پالا یا برف چلت رس جن مت یہ بائیس اکھان۔
یہ تمام اشیار دماغ کے واسطے مضر ہیں۔ بعض میں ہنسا بہت ہے۔ بعض ندو ہضم
نہیں ہیں۔ سستی اور کاہلی پیدا کرنے والی ہیں۔ انکا تا زیست ترک کرنا لازم ہے
چونکہ گیہوں وغیرہ غلہ میں تُمر شری و کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ آٹا و مونگ وغیرہ پر
سفید پھپھلی آجاتی ہے۔ کھانڈ۔ شکر۔ گڑ۔ میں لٹ جیو پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے
چاہیئے کہ جاڑے کے موسم میں سات دن۔ گرمی کے موسم میں پانچ دن۔ اور
برسات میں تین دن سے زیادہ کا سامان مہیا نہ کریں۔ جس چیز میں پانی ملا ہوا ہو
جیسے پکوان۔ اسکو دو دن سے زیادہ کا مال ہوا۔ اچار۔ لونجی۔ مُربا۔ آٹھ پہر سے
زیادہ کا استعمال نہ کریں۔ دہی پہلے دن سے زیادہ چھائی ہوئی۔ اور روٹی۔ و
کھچڑی۔ دال بھات۔ دوپہر کے بعد۔ پکی رسوئی۔ لڈو۔ گھیور۔ کھویا جس میں پانی
کم ہو۔ آٹھ پہر بعد۔ پوڑہ۔ ربڑی وغیرہ جس میں پانی زیادہ ہو۔ چار پہر کے بعد۔ جس
چیز میں پانی نہ پڑا ہو۔ جیسے گھی۔ شکر و گڑ کا لڈو۔ جاڑے میں سات روز کے بعد
گرمی میں ۵ روز کے بعد۔ اور برسات میں تین روز کے بعد چلت رس ہو جاتا ہے
گرم پانی کے ساتھ جو چھاچھ بنائی جائے اُس کی میعاد چار پہر۔ ٹھنڈے پانی والی
چھاچھ کی میعاد دو پہر ہے۔ کچے پانی کی دو گھڑی۔ پراسک یعنے لونگ وغیرہ ڈالی
ہوئی کی دو پہر۔ معمولی گرم پانی کی چار پہر۔ اور اُبلے ہوئے کی آٹھ پہر ہے۔ (دیکھو
کریا کوش)
دودھ بھی نکالنے کے بعد فوراً گرم کرکے پیویں۔ پانی چھان کر استعمال کریں
پھاگن کے بعد تِل اور سنگھاڑے میں جیو پیدا ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے پھاگن کے
بعد کا نکالا ہوا تیل اور سنگھاڑے کا بنایا ہوا کھانا ترک کریں۔ اول تو مندرجہ بالا اشیار کا
ترک تمام عمر کے لئے کریں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ایک عرصہ مقررہ کے واسطے ضرور کریں

جن اشیاء کے کھانے سے ہنسا بہت ہو جیسے کند[۱]۔ مول[۲]۔ ساودھارن[۳] بنسپتی۔
نینی گھی۔ نیم کا پھول۔ کیوڑا۔ بیجھا ہوا اناج ٹیکل ÷ جن سے قوت باہ بہت پیدا ہو
جیسے موصلی جات جو ہلاکت کا باعث ہوں جیسے سنکھیا ÷ جن سے کاہلی پیدا ہو عقل
خراب ہو۔ جیسے اونٹنی کا دودھ۔ گدھی کا دودھ۔ گائے کا پیشاب۔ شراب اور دیگر
اشیاء منشی گندی جگہ۔ خراب جگہ میں پڑا ہوا۔ چمڑے سے لگا ہوا۔ شرابی یا
مانس خور کے ہاتھ کا پکا ہوا۔ چھوا ہوا کھانا جس سے کراہیت آوے جیسے مانس۔
ان کا کلی ترک کرنا مناسب ہے +

بائیس ابھکش۔ مندرجہ ذیل ۲۲۔ اشیاء ابھکش یا ناخوردنی قرار دی گئی ہیں +
چھند۔ اولا (اولے) گھور بڑا (کانجی یا دہی کا بڑا) نش بھوجن۔ بہو بیجا[۵]۔ بیگن۔ سندھان (اچار)
بڑ۔ پیپل۔ اودمبر (گولر) کٹھ اودمبر (کٹھیا گولر) پاکر پھل (بیگن) جو ہو نے جان (اجانا پھل)
کندمول۔ ماٹی (مٹی) بیس (زہر) آمکہ (ماس) مد (شہد)۔ ماکھن[۶]۔ اور مدراپان (شراب)

---

۱ کند وہ شے جو زمین کے اندر ہی اندر پیدا ہو۔ جیسے آلو
۲ مول وہ جو زمین کے اندر جڑ کی طرح چلی جائے۔ جیسے موصلی جات
۳ بنسپتی (نباتات) دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک پرتیک یعنی ایک جسم میں ایک جیو والی۔ دوسری ساودھارن
یعنی ایک جسم میں بہت سے جیو والی۔ ایسی بنسپتی کی یہ پہچان ہے (۱) جس کا سر نیچے چھپا ہوا ہو (۲) جس میں
لکیریں یا نسیں ہوں (۳) جس کی گانٹھ نہ دکھائی دے (۴) توڑنے سے فوراً دو ٹکڑے ہو جاویں چھال بھی ٹوٹ جائے۔
(۵) جس کے اندر سوت یا تانتو نہ ہو (۶) جو توڑ کر بوئی جا سکے۔ جو جڑ دھڑ چھال نئے پتے یعنی کونپل چھوٹی شاخ پتے پھول
پھل بیج۔ ان کو توڑنے سے فوراً ٹوٹ جائے اور چھلکا علیحدہ ہو جائے تو ساودھارن ہے +
۴ دو دل والے اناج کی بنی ہوئی چیز کچے دودھ۔ دہی یا چھاچھ میں ملا کر کھانا جیسے بڑا +
۵ بہو بیجا جس میں بہت سے بیج گودے سے الگ ہوں اور پھل توڑنے سے نیچے گر پڑیں جیسے تربوز
۶ ماکھن ناخوردنی نہیں ہے۔ ممانعت دیسی مکھن کی ہے کیونکہ مکھن میں تھوڑی دیر کے بعد کیڑے پڑنے لگ جاتے ہیں

کھانے۔ مکان۔ سواریاں۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

सुगंधो वनिता वस्त्रं गीतं तांबूल भोजनं
भूषणं वाहनं चैव स्पर्शो भोगाः प्रकीर्तिताः।

جو شے ایک دفعہ استعمال کی جاسکے اس کو بھوگ کہتے ہیں۔ جیسے روٹی۔ مٹھائی وغیرہ اور جو ایک ہی شے بار بار استعمال میں آسکے اس کو اپ بھوگ کہتے ہیں۔ جیسے۔ کپڑا عورت وغیرہ۔ چنانچہ بھوگ اور اپ بھوگ کے استعمال کے لئے ایک حد مقرر کرنا واجب ہے۔ مثلاً یہ کہ آج میں ایک دفعہ بھوجن کروں گا۔ فلاں فلاں اناج فلاں فلاں سبزی فلاں فلاں مٹھائی کھاؤں گا۔ فلاں فلاں سواری پر چڑھوں گا وغیرہ وغیرہ حد مقرر کرنا دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ عرصہ خاص کے لیئے۔ مثلاً ایک روز دو روز دس روز۔ بیس روز۔ ایک ماہ دو ماہ چھ ماہ۔ ایک سال۔ پانچ سال۔ دس سال۔ وغیرہ کے لئے اسکو نیم (नियम) کہتے ہیں۔ دوسرے تا زیست جو یم (यम) کہلاتا ہے۔ جین شاستروں میں حکم ہے کہ گرہستی کو اپنی خواہشات کم کرنے کے واسطے ہر روز سترہ چیزوں کے نیم کرنے چاہئیں یعنے (۱) بھوجن کتنی دفعہ کھاؤں گا (۲) چھ رسوں میں سے کون کونسے کھاؤں گا (۳) پانی کتنی مرتبہ پیونگا۔ (۴) چندن تیل وغیرہ کتنی دفعہ لگاؤں گا (۵) پھول کتنی مرتبہ سونگھوں گا (۶) پان کتنی دفعہ کھاؤں گا (۷) گیت کتنی دفعہ سنوں گا (۸) ناچ کتنی دفعہ دیکھوں گا (۹) مباشرت کتنی دفعہ کروں گا (۱۰) اشنان کے دفعہ کروں گا (۱۱) زیور کتنے پہنوں گا۔ (۱۲) کپڑے کتنے پہنوں گا (۱۳) سواری پر کے دفعہ چڑھوں گا۔ (۱۴) کتنی طرح کے بستر پر سوؤں گا (۱۵) کتنی طرح کے آسن پر سوؤں گا۔

(۱۶) سبزی کون کون سی کھاؤں گا۔

(۱۷) بھوجن میں کتنی چیزیں کھاؤں گا ۔

تاہم اسکو یہ بھی تو لازم نہیں ہے۔ کہ خواہ مخواہ بلا مطلب وہ افعال کرے جن سے گناہ
ہوتا ہو۔ اگر انسان خود گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ تو وہ کم سے کم دوسروں کو ترغیب نہ دے
کہ تم کسی دوسرے جاندار کو تکلیف دو۔ عبس بیجا کرو۔ جال بناؤ۔ پنجرہ بناؤ۔ کشتہ
بناؤ۔ ناخوردنی اشیاء کھاؤ۔ شراب پیو۔ زناکاری ورنڈی بازی کرو۔ غیبت کرو چغلی کرو
جھوٹ بولو۔ بیاہ میں آتشبازی لے جاؤ۔ ناچ تماشا کراؤ۔ دیکھو۔ بردہ فروشی کرو۔
شکار کھیلنے جاؤ۔ بھاڑے کی دلالی کرو۔ ایسا روزگار کرو جس میں ہنسا بہت ہوتی ہو۔
حقہ۔ تمباکو۔ چرٹ۔ بھنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ پیو۔ پڑاوہ لگاؤ۔ اس میں بڑا فائدہ ہوگا
وغیرہ وغیرہ ✤

انرتھ ڈنڈ کے اتی چار۔ (۱) کندرپ (कंदूप) ہنسی مخول کرنا۔ بھنڈ
بچن بولنا (۲) کوت کچیہ (कोतकच्य) یا گندہ بے کھوٹے اشارے کرنا
(۳) موسرویہ (मोखर्य) بیہودہ بکواس یا مفت کا طول کلام (۴) اسمیکشادھی
کرن (असमी क्षाधि करण) بدون مطلب دل و زبان و جسم کو کسی کام
میں لانا و سن اسمیکشادھی (असमी क्षाधे करण) الفت
و نفرت یا خواہشات نفسانی کے بڑھانے والے اشعار۔ گیت۔ بھجن۔ وغیرہ بنانا۔
(۵) پرسادھن (पसाधन) ضرورت سے زیادہ بھوگ۔ اپ بھوگ کا
سامان لینا۔ جیسے ایک داتن کی ضرورت ہے۔ دس کاٹ لینا۔ نیم کے ایک پتے
کی ضرورت ہو۔ تمام شاخ کاٹ لینا ✤

(۳) بھوگ اپ بھوگ پرمان۔ خواہشات نفسانی کے کم کرنے کے لئے۔ اور
دل قابو میں کرنے کے واسطے بھوگ و اپ بھوگ کی ایک حد مقرر کرنا۔
بھوگ اپ بھوگ پرمان کہلاتا ہے۔ بھوگ و اپ بھوگ کی ۸ قسم کی سامگری ہوتی ہے
خوشبویات۔ عورت۔ کپڑے و زیورات گانا بجانا۔ پان گلوری۔ انواع و اقسام کے

اس میں شامل نہیں ہے ۔

(۳) آپ دھیان ۔ ایسے خیالات رکھنا کہ فلاں شخص کا لڑکا یا عورت ۔ یا والدین وغیرہ فوت ہو جاویں ۔ کسی کا کان ناک کٹ جائے ۔ اندھا ۔ لنگڑا وغیرہ ہو جائے ۔ دھن لٹ جائے روزگار خراب ہو جائے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ دوسرے کے نقصان ہونے کے خیالات فاسد رکھنا جن سے اپنا کچھ فائدہ نہ ہو ۔ آپ دھیان کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) آرت دھیان (۲) رودر دھیان ۔ پھر آرت دھیان کی چار فروع ہیں ۔

(۱) انشٹ سنجوگ ۔ نامرغوب طبع اشیاء کے ملنے پر فکر کرنا (۲) اشٹ ہیوگ ۔ مرغوب طبع اشیاء کے علیٰحدہ ہو جانے کا فکر رکھنا (۳) روگ تدان ۔ تکلیف و بیماری میں بے استقلالی رکھنا (۴) سوچ ۔ مستقبل کے واسطے طرح طرح کے تردد کرنا ۔

رودر دھیان کے چار فروع اس طرح پر ہیں (۱) ہنسا نند ۔ جیو ہنسا میں خوشی (۲) مرکھا نند ۔ جھوٹ بولنے میں خوشی (۳) چوریا نند ۔ چوری کر کے یا کرا کے خوش ہونا (۴) سنگ رکشا نند ۔ بہت روپیہ جمع کر کے خوش ہونا ۔

(۴) دُوشرت ۔ ایسی کتابوں ۔ شاستروں کو پڑھنا یا سننا ۔ جن میں کفر ۔ عشق ۔ لڑائی جھگڑے ۔ شہوت پرستی ۔ بناؤ سنگار ۔ ہنسی مخول ۔ مارن ۔ تاڑن ۔ بسی کرن ۔ سائن وغیرہ کا ذکر ہو ۔ کسی کتاب کو اس علم کے عیب و ثواب دیکھنے کے لئے پڑھنا جس کا اس میں ذکر ہے کچھ ہرج نہیں ہے ۔

(۵) پرماد چریا ۔ خواہ مخواہ زمین کھودنا ۔ پتھر پھوڑنا ۔ پانی سینچنا ۔ چھڑکنا ۔ آگ جلانا ۔ نباتات کاٹنا ۔ درختوں کی شاخیں تراشنا ۔ اِدھر اُدھر بلا مطلب گشت کرنا ۔ جوا ۔ تاش ۔ چوسر ۔ گنجفہ ۔ وغیرہ کھیلوں میں تضیع اوقات کرنا ۔ پتنگ بازی ۔ بٹیر بازی میں وقت کھونا ۔ سپت ویسن یا ہفت عیوب میں وقت گذارنا ۔

ہم نے مانا کہ دنیادار تمام پاپوں سے اور دنیا کی کارروائیوں سے باز نہیں رہ سکتا

چونکہ یہ انوبرتوں کے گنوں (اوصاف) کو بڑھاتے ہیں۔ اِس لئے ان کا نام گُن برت ہے ٭

(۱) دِگ برت۔ عمر بھر کے لئے دسوں سمتوں میں خود جانے اور کسی دوسرے کو بلانے کی۔ بنج دیوپار کرنے کی۔ ایک حد مقرر کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں شمال کی طرف فلاں ملک تک جاؤں گا۔ فلاں ولایت تک لین دین بنج بیوپار کروں گا۔ اور اسباب تجارتی بھیجوں اور منگاؤں گا۔ ایسا کرنے سے طمع کم ہوتی ہے۔ سودیشی اشیار کے بیوپار کی عادت پڑتی ہے۔ اور خواہشات گھٹتی ہیں۔ تیرتھ جاترا وغیرہ کاموں کی حد مقرر نہیں ہوتی۔ دگ برت کے پانچ اَتی چار ہیں۔ (۱) اوردھ وتی کرم۔ بے علمی وغفلت سے پہاڑ وغیرہ پر مقررہ حد سے اوپر چڑھنا۔ (۲) آدھے وتی کرم۔ کنوئیں یا باؤلی وغیرہ میں مقررہ حد سے نیچے اُترنا۔ (۳) تریک وتی کرم۔ پہاڑ کے غار وگپھا وغیرہ ترچھی طرف میں حد سے زیادہ دور تک جانا۔ (۴) چھیتر بردھی۔ مقررہ حد کو توڑنا۔ مثلاً ایک طرف سو۔ اور دوسری طرف پچاس کوس جانے کا عہد کیا ہوا ہے۔ تو ایک طرف میں ڈیڑھ سو کوس تک چلا جانا۔ (۵) بِسمرن۔ مقرر کی ہوئی حد کو بھول جانا ٭

(۲) انرتھ ڈنڈ۔ جس کام سے اپنا کوئی مطلب نہ سرے اُس کے کرنے کا ترک کرنا۔ اسکی پانچ اقسام یہ ہیں۔ (۱) پاپ اُپدیش۔ مویشیوں اور دیگر جانداروں کو تکلیف دینے۔ باندھنے۔ پنجرے میں بند کرنے۔ مارنے پیٹنے۔ بہت بوجھ لادنے۔ اختہ کرنے۔ ناک۔ کان چھیدنے۔ قتل کرنے۔ خراب بیوپار کرنے۔ قصابوں۔ ماہی گیروں کو روپیہ قرض دینے۔ اور طرح طرح کے پاپ کرنے کا اُپدیش دینا ٭

(۳) ہنسادان۔ پھاوڑا۔ کدال۔ چھُری۔ چمٹہ۔ بندوق۔ بارود وغیرہ اسلحہ مارنیا دینا۔ کیونکہ نہ معلوم اِن سے کوئی کیا کام لیوے۔ آپس میں جاقو۔ موسل وغیرہ لینا دینا

اشرف المخلوقات سے گر کر بے دم کا حیوان رہ جاتا ہے۔ افیون۔ بھنگ۔ معجون۔ پوست۔ سب نشی اشیاء مدرا کی مانند قابل ترک ہیں۔

دنیا میں بداعمالی اور تمام گناہوں کی بنیاد تین چیزیں ہیں (۱) مثھیات۔ یعنی کاذب الاعتقادی (۲) اَنیائے۔ بے انصافی و بے ایمانی۔ (۳) ابھچھ۔ ممنوعات کا کھانا۔ چنانچہ جو شخص سمیک درشٹی (سچے اعتقاد والا ہے) اسکی منہیات نہیں ہو سکتی جس نے پانچ انوبرت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ انیائے نہیں کر سکتا۔ جس نے تین مکار کو ترک کر دیا ہے وہ ممنوعات کا خوردنی اشیاء نہیں کھاتا۔ اس لئے سمیک درشٹی میں پانچ انوبرت اور تین مکار کا ترک۔ تو اس ہی میں مول گن یا بنیادی نیک اوصاف پائے جاتے ہیں

بعض شاستروں میں پانچ ادمبر اور تین مکار کے ترک کا نام آٹھ مول گن لکھا ہے پانچ ادمبر یہ ہیں (۱) بڑ کا پھل (۲) پیپل کا پھل (۳) اومر یا گولر (۴) کٹھومر[1] یا کٹھیا گولر (۵) پاکر یا پلکھن کا پھل۔ ان پانچوں قسم کے پھلوں میں چھوٹے چھوٹے کیڑے ظاہرا نظر آتے ہیں۔ اس لئے ان کا کھانا منع کیا گیا ہے۔ ساگار دھرم امرت نام شاستر میں آٹھ مول گن اس طرح بتائے گئے ہیں۔ تین مکار ترک۔ پانچ ادمبر ترک۔ پنچ پرمیشٹھی کی استتی۔ چھان کر پانی پینا۔ رات کو بھوجن تیاگ کرنا۔

گن برت[2]

گن برت تین ہیں:۔ (۱) دگ برت۔ (۲) انرتھ ڈنڈ۔ (۳) بھوگ اپ بھوگ پرمان

[1] کٹھومر ایک قسم کا جنگلی گولر ہوتا ہے۔ جس کے پتے گولر کے پتوں سے زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ اور انکے چھونے سے ہاتھوں میں کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور ان میں سے دودھ نکلتا ہے۔ دیکھو بنگ شبد ساگر

[2] یعنی دگ ورت و بھوگ۔ و اپ بھوگ وغیرہ کا پرمان کرنے سے تارک کے حد سے باہر کی اشیا کی بابت جھوٹ۔ چوری۔ ہنسا وغیرہ کا خود بخود ترک ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ گن برت انوبرت کو ترقی دیتے ہیں۔

خیال کرنے سے نقصان ہوتا ہے بھلا غور تو کرو۔ جب پُن جاتا رہا۔ تو عزت کیسے رہ سکتی ہے۔ اگر اس وقت قرض لیکر۔ یا جائداد گرو رکھکر طاقت سے زیادہ خرچ کر بھی دیا۔ تو اُس کا خمیازہ بعد میں اٹھانا پڑے گا۔ اُس وقت ناک ایسی جڑ سے کٹے گی کہ جسم کا ٹھکانا نہیں۔ غرضیکہ جھوٹی عزت۔ جھوٹی نمایش سے پرہیز کرنا۔ اور دنیاوی اسباب اور خواہشات سے دل ہٹانا۔ اور اپنی ایک حد مقرر کرنا خانہ دار کے بہت ہی مناسب حال ہے۔

اس طرح پانچوں انوبرتوں کا ذکر ختم ہوا۔ انکو معہ بھاونا کے اختیار کرنے سے اُن میں پختگی ہوتی ہے۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ۔ یہ پانچ مہا پاپ۔ یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملت میں ممنوع ہیں۔ انکو مع انکی چاروں کے چھوڑنے سے ترک مکمل ہوتا ہے۔ مگر اوسط شراوک کے لئے ان پانچوں کو معہ انکی چار معاتی چاروں کے چھوڑنا چاہیے

آٹھ مُول گُن

مندرجہ بالا پانچ انوبرت۔ ستھول ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ بانڑادی ہین مکار (۱) مدھو یہ شہد (۲) ماس۔ گوشت (۳) مدرا۔ شراب۔ اٹھ مُول۔ گُن (بنک معونت کی بنیاد) کہلاتے ہیں۔ مدھو۔ ماس۔ مدرا تینوں مکار ہیں جانداروں کا گھر ہیں۔ اس لئے ممنوع ہیں۔ مدھو کے کھانے کو بے رحمی کے واسطے ہندومت کے مشہور شاستر منوسمرتی میں بھی منع کیا ہے (دیکھو ادھیائے ۵۔ منتر ۲۷) ماس کے کھانے میں حد درجے کی بے رحمی ہے۔ جو غور و فکر کرنے والے انسان کے ہرگز شایان نہیں ہے۔ اور حیوانی طریقہ ہے۔ اور کشٹھ وغیرہ بہت سے امراض کا پیدا کرنے والا ہے۔ مدرا سے دل محو ہو۔ انسان مدہوش ہوجاتا ہے۔ دل کے محو ہونے سے دھرم کا خیال جاتا رہتا ہے۔ اور جب دھرم کا خیال نہ رہا۔ تو پھر ہنسا وغیرہ پاپ کرنے میں کچھ رکاوٹ نہیں رہتی۔ بیہوشی سے اپنی خبر نہیں رہتی کہ میں کون ہوں۔ جسم کیا ہے؟ اس لئے خواہشات نفسانی کے قابو میں آجاتا ہے۔ عقل ٹھیک نہیں رہتی۔ عاقبت کا خوف جاتا رہتا ہے ماں۔ بہن اور بیٹی سب یکساں نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ غرضیکہ مدرا پیکر انسان ہو جا

اُسکی بابت صبر کرنا ہی لازم ہے۔ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جو عورت کے بس میں
نہیں ہے؟ ایسا کون ہے جو شہوت کے قابو میں نہیں آجاتا؟ خواہشات محسوسات
میں کون پھنسا ہوا نہیں ہے؟ جذبات کے بس میں کون نہیں ہے؟ جو شخص باطنی
وظاہری پرگرہ کو ترک کرتا ہے۔ وہی ان آفات سے بچتا ہے۔ جو شخص حرص وطمع کو
چھوڑکر صبر واستقلال حاصل کرتا ہے وہی سُکھی ہے۔ بیرونی پرگرہ بدون تو بہت سے
مفلس ایسے دیکھنے میں آتے ہیں۔ جنہوں نے جنم سے کانسی۔ پیتل۔ تانبے کے برتن
نہیں دیکھے۔ جنہوں نے گھی۔ دودھ نہیں پیا۔ برفی۔ تلاقند۔ جلیبی۔ لڈو۔ پیڑا کبھی
نہیں کھایا۔ انگہ۔ پاجامہ۔ کوٹ۔ پتلون نہیں پہنا۔ عورت سے جن کا بیاہ ہی نہیں ہوا۔
پیٹ بھر کر کھانا کبھی نصیب نہیں ہوا۔ سونے چاندی کا زیور کبھی نہیں دیکھا۔ محل
ومکان تو بڑی چیز ہے۔ جھونپڑی کبھی اپنی نہیں ہوئی۔ لیکن اندرونی پرگرہ چھوڑنا بڑا
مشکل ہے۔ دراصل پرگرہ باطنی پرگرہ ہے۔ ظاہری پرگرہ باطنی پرگرہ سے ہوتی ہے۔
دنیادار کے واسطے پرگرہ کا کلیتہً ترک کرنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اسکو
وقت بیوقت بیماری۔ بیکاری۔ ناتوانی ضعیفی۔ بیاہ شادی۔ مرنے جینے وغیرہ
میں اسباب دنیا کی ضرورت رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی خواہشات کو محدود کرسکتا ہے۔
تارک الدنیا اگر ذرا سی چیز بھی اپنے پاس رکھے تو گنہگار ہے۔ لیکن اگر خانہ دار نہ رکھے
تو پراگندہ دل ہوکر دھرم سے ہٹ جاوے۔ اس لئے خانہ دار کو مناسب ہے کہ وہ
دھرم سے۔ انصاف سے۔ راستبازی سے۔ دیانتداری سے۔ ایمانداری سے
ملک اور وقت کے مناسب حال اپنے خاندان کی پرورش کرے۔ آمد سے زیادہ خرچ
نہ رکھے۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر بیہودہ نمائش اور دنیا کی بھیڑ یا چال کی پیروی کرکے
روپیہ برباد نہ کرے۔ اگر کم خرچ کرنے کی طاقت ہے تو یہ خیال نہ کرے کہ ہمارے بزرگوں
نے اسقدر روپیہ بیاہ شادی پر لگایا ہے۔ اگر ہم نے کم لگایا تو ناک کٹ جائے گی۔ ایسا

پرگرہ ۲۴ قسم کی ہوتی ہے۔ چودہ اندرونی اور دس بیرونی۔ تفصیل پچھلے صفحوں میں دی گئی ہے۔ اِس جگہ بیرونی پرگرہ کے بیان سے مطلب ہے۔

پرگرہ کے اتی چار (۱) اتی باہن۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بیل وغیرہ جانوروں کو اگر وہ تعداد معہودہ سے زیادہ ہو جاویں۔ بھائی یا لڑکے وغیرہ کے نام کر دینا۔ اور اِس طرح ناجائز طور پر رکھنا (۲) اتی سنگرہ۔ ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنا۔ اور تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ وزیور کو عورت یا لڑکے کے نام کرا دینا (۳) بسمے۔ دُور دراز ملک یا ولایت کی اشیا۔ یا دوسرے شخص کے دھن دولت وسامان کو دیکھ کر۔ یا سُنکر تعجب کرنا (۴) اتی لوبھ۔ تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ کو بیٹے پوتے کے نام پر علیحدہ رکھنا (۵) اتی بھاؤ۔ طمع سے پیتل وتانبے کے برتنوں کو تعداد میں تو مقررہ تعداد کے اندر رکھنا۔ مگر وزن میں زیادہ کرا دینا +

اپرگرہ کی بھاؤنا (۱) بے ایمانی سے روپیہ کمانے کا ترک۔ (۲) ناخوردنی۔ نانوشیدنی اشیا کے کھانے پینے کا ترک (۳) قناعت رکھنا۔ اور جو اشیاء حسب خواہش ملیں اُن کا گرویدہ نہ ہونا (۴) نفرت انگیز اشیاء سے نفرت نہ کرنا (۵) دوسرے کی عیش وعشرت دیکھ کر حسد ورشک نکرنا۔ اشٹ پاہڑ میں لکھا ہے کہ شبد۔ سپرس رس۔ روپ۔ گندھ۔ مرغوب طبع یا نامرغوب طبع میں راگ دویش نکرنا۔

پرگرہ اسباب دنیا کی انتہائی حرص وطمع کو کہتے ہیں۔ انسان پرگرہ کے بس میں ہو کر ہنسا کرتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ زنا کرتا ہے۔ کرودھ کرتا ہے ریاکاری کرتا ہے۔ دوسروں کو قتل اور ذبح کرتا ہے۔ خود تکلیف اٹھاتا ہے۔ بلکہ مرتک جاتا ہے۔ غرضیکہ پرگرہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔ اِس ہی کی وجہ سے تمام ناکردنی افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اِس لئے اگر گناہوں سے بچنا منظور ہے تو پرگرہ کا ترک کرنا واجب ہے لیکن پرگرہ کا کلی ترک تارک الدنیاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اِس لئے خانہ دار کے واسطے

تمام عیوب کا منبع ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل بھجن میں کہا ہے ؎

(بھجن رکوسیا) سب اگین میں ان ناروں نیں جن میں من متھ زت بسا ہے ٹیک
بچھو پوچھ بکھے بس جانو ناگن کے مکھ بن پچھانو ناری زہر جراسس رہیں کا می
کا من ڈسا رہے۔ ٹیک۔ یہ جگت جال کی بیدک ہے۔ اور منھ امت اوپر نک ہے۔
رن پر تن کو رسے نرک باس تن کا من ان سیں لگا رہے۔ ٹیک۔

(مطلب) عورت جس میں کام دیو ہر وقت موجود رہتا ہے۔ تمام عیوب کی کان ہے۔ بچھو کے تو صرف دم ہی میں زہر ہے۔ اور ناگن کے صرف منہ میں ہے۔ مگر عورت کی رگ رگ اور جوڑ جوڑ میں زہر بھرا ہوا ہے۔ اور بچھو اور ناگن کا زہر تو چھونے سے اثر کرتا ہے مگر عورت کا زہر ایسا ہے کہ دیکھتے ہی چڑھ جاتا ہے۔ عورت دنیا کے جال میں پھنسانے کے فن میں بڑی ہوشیار۔ اور بھاما مت (جیو تا نیب) کے اوپدیش دینے میں مشاق ہے اس لئے دوسری عورت سے ناگ سانپ اور بچھو سے بھی زیادہ پرہیز کرنا واجب اور لازم ہے۔

(۵) سنتول برگرہ

धन्यधानीरग्रंथं धागमापततोविकीपंसूला
पारोचितपरिगतत्‍: सर्वार च्या वी पीए तामावि ॥६॥

ترجمہ۔ زر دولت۔ غلہ۔ مویشی۔ مکان ملک۔ کپڑے۔ زیور وغیرہ اسباب دنیا کی ملکیت سے دل صاف ہو جاوے۔ اسقدر رکھنے کا عہد کرکے زیادہ میں طمع نہ رکھنا۔ پرگرہ پرمان اا پچھا پران یا ترک ہوس وطمع کہلاتا ہے ؎

اگر کسی شخص کے پاس تھوڑی چیز موجود ہے مگر وہ اس سے زیادہ کا عہد کرتا ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ہزار روپیہ موجود ہے۔ اور وہ یہ عہد کرتا ہے۔ کہ میں دس ہزار سے زیادہ روپیہ اکٹھا کرنے کی ہوس وطمع نہیں کروں گا۔ تو یہ بھی جائز ہے۔ ناروا بے انصافی۔ جھوٹ۔ فریب۔ دغا سے حاصل کرنے کا ترک کرنا لازم ہے۔

ترجمہ۔ گناہ کے خوف سے دوسرے کی عورت سے خود مباشرت نہ کرنا۔ اور دوسرے سے نہ کرانا۔ مضمون یہ برہمچریہ سودارا سنتوش یا ترک زنا کہلاتا ہے۔

اپنی بیاہتا عورت کے سوائے دوسری عورت۔ رنڈی۔ کنیز۔ لونڈی یا کنواری کے ساتھ صحبت یا محبت آمیز گفتگو۔ بوس و کنار وغیرہ سب کا ترک کرنا مناسب ہے برہم چاری اپنی عورت کے سوائے دوسری کو ماتا بہن اور بیٹی کے برابر سمجھتا ہے۔ اُن سے خلوت میں بات تک نہیں کرتا۔ اور نظر بد سے نہیں دیکھتا۔

زنا کے اتی چار

(۱) ان بیاہ کرن۔ اپنے لڑکے لڑکی کے سوائے دوسرے کا بیاہ راگ بھاؤ سے کرنا۔ (۲) اننگ کیڑا۔ اغلام کرنا۔ (۳) بی تو विटत्व عورت کا سانگ بھرنا (۴) اتی ترشنا۔ زناکاری کا خیال ہر وقت رکھنا۔ اور افیون و معجون وغیرہ کا استعمال کرنا (۵) اتوار کا اپر گریہتا گمن۔ رنڈی کے ہاں یا زناکار عورت کے ہاں آمد و رفت رکھنا۔ اُن کو اپنے ہاں بلانا۔ ناچ تماشا دیکھنا۔ یا اُن سے صحبت کرنا یہ سمجھ کر کہ یہ رنڈی تھوڑے عرصہ کے لئے میری عورت ہے۔ بیوہ اور کنواری سے کرنا۔ یہ سمجھ کر کہ یہ کسی کی عورت نہیں ہے۔

برہم چریہ کی بھاؤنا

(۱) عشقیہ قصہ کہانی کا سننا ترک کرنا (۲) دوسرے کی عورت کے پستان۔ منہ وغیرہ اعضا کو تعشق کی نگاہ سے دیکھنے کا ترک کرنا۔ (۳) سابقہ عیش و عشرت کو یاد نہ کرنا (۴) بہت زیادہ قوت باہ پیدا کرنے والی اشیاء کے کھانے کا ترک کرنا (۵) اپنے جسم پر عطر پھلیل وغیرہ نہ لگانا اور سنگار وغیرہ نہ کرنا۔ شٹ پاہڑ گرنتھ میں اسکی جگہ استریوں سے نزدیک مکان میں نہ رہنا کہا ہے۔

زناکاری بہت بڑا پاپ ہے۔ دنیا میں دنگہ۔ فساد۔ مفلسی۔ بے عزتی وغیرہ کا باعث ہے۔ اور آخرت میں عذاب ہائے شدید کا موجب جنکی چاشنی بشکل سوزاک آتشک۔ وجریان وغیرہ مہلک امراض یہاں ہی نظر آجاتی ہے۔ دوسرے کی عورت

نہ ہو۔ جہاں کوئی چور۔ بدمعاش۔ قمارباز۔ جنگجو۔ وغیرہ عیبی نہ رہتا ہو (٢) ہو جتا وہ اس
ایسے مکان میں رہنا جہاں کسی دوسرے کا جھگڑا نہ ہو۔ یعنے مکان بلا شراکت
دیگرے ہو۔ (٣) پردوپردہ اکرن۔ جبراً کسی کے مکان میں نہ رہنا۔ اور جس میں آپ ٹھیرا
ہو دوسرے کو اُس میں آنے سے منع کرنا۔ (٤) بھیچہ شدھیا اشناشارہ۔ بے انصافی
اور بے ایمانی سے حاصل کی ہوئی اشیاء خوردنی نوشیدنی کا ترک کرنا (٥)
سدھرا بسنباد۔ دہرا تما پرشوں سے لڑائی جھگڑا نہ رکھنا۔ انسان دھن کے واسطے
اپنی جان تک کی پروا نہیں کرتا۔ موتی کے واسطے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے۔ مگرمچھ کا خوف
نہیں کھاتا۔ روپیہ کے لالچ میں پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ گرنے کا خطرہ نہیں کرتا۔ غرضیکہ
دھن جان سے زیادہ عزیز ہے۔ جیساکہ کہا ہے ؎

گر جاں طلبی مضائقہ نیست — ور زر طلبی سخن درین است

لہذا کسی شخص کے مال کا چرانا اُس کے قتل کرنے سے کم نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے
کہ مُردے کو بیٹھ کر روتے ہیں۔ اور دھن کو کھڑے ہو کر چوری۔ بڑائی۔ دھرم کرم سب کو
ناش کرنے والی ہے۔ چور کو ہر شخص بُرا جانتا ہے۔ کوئی اُس کا اعتبار نہیں کرتا۔ چور کو
ہر وقت طمع رہتی ہے۔ چوری کا روپیہ نیک کاموں میں خرچ نہیں ہوتا۔ رنڈی بازی۔
زناکاری۔ شراب نوشی۔ قماربازی وغیرہ عیوب میں اُڑ جاتا ہے۔ چور ہمیشہ متفکر و غمگین
اور اندیشہ میں رہتا ہے۔ ظاہر ہو جانے پر راج سے ڈنڈ پاتا ہے۔ مہذب سلطنتوں
میں جیلخانے و جرمانہ و تازیانہ کی سزا پاتا ہے۔ غیر مہذب میں ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹے
جاتے ہیں۔ دنیا میں اِس طرح زندگی بسر کرکے عاقبت میں مفلس و بدبخت و دوزخی ہوتا ہے

(٤) استھول۔ برہم چریہ یا ترک زنا۔

नभ परवान नग [illegible] वप्यानगम [illegible] पापभीरुये
[illegible] परदारु नि [illegible] मधदार. पेशेव नाम्नापि • ६०

تامرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

انسان کے لئے خلیق ہونا بہت اچھا ہے۔ اِس میں اپنا خرچ نہیں ہوتا۔ اپنے آپکو کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں جھوٹ سے سینکڑوں قسم کے جھگڑے فساد ہوتے ہیں۔ خانہ جنگیاں ہوتی ہیں۔ دشمنیاں ہوتی ہیں۔ دوستوں میں نفاق ہوتا ہے۔ حکام میں بےعزتی ہوتی ہے۔ بیوپار میں کمی ہوتی ہے دنیا میں ہر طرح کی رسوائی۔ عاقبت میں دوزخ کا دُکھ۔ ادنیٰ خاندان میں جنم۔ مفلسی۔ بیماری۔ لنگڑاپن۔ بہراپن وغیرہ ہوتا ہے * استھول چوری کی تعریف جس کے ترک سے اچوریا برت ہوتا ہے اِس طرح ہے۔

निंहतव्या पतितं वामृतिं समृतं प्रस्वैमे विस्मृ
महूपितमत्र च कोनेतट कृष्ठा चौर्यांबु पारूणए।

ترجمہ۔ اگر کسی شخص کا زمین میں دھن گڑا ہوا ہو۔ یا مکان وغیرہ میں دفینہ ہو۔ یا کوئی شخص امانت سونپ گیا ہو۔ یا اپنی یا دوسرے کی جگہہ میں بدون اطلاع رکھ گیا ہو یا داد و ستد میں شمار میں بھول گیا ہو۔ خواہ ایسے روپے۔ پیسے۔ کپڑے۔ برتن کا۔ خواہ بہت ہو۔ خواہ تھوڑا ہو۔ بدون دینے کے خود لینا۔ یا ایک کا مال اُٹھا کر دوسرے کو دینا استھول چوری ہے۔

چوری کے اتی چار (۱) چور پریوگ = دوسرے کو چوری کرنے کی تجاویز بتانا۔ (۲) چور ارتھوادان = چوری کا مال لینا (۳) بلوپ چنگی وغیرہ محصول نہ دینا (۴) سدرش سن مشر یا پیتی روپک **सदृशसन्मिश्र** قیمتی شے میں کم قیمت شے ملانا۔ جعلی سکہ بنانا (۵) ہنیادھک مانوں مان **मानाधिक मानोन्मान** تول کر یا ماپ کر زیادہ لینا اور کم دینا *

اچوریا برت کی بھاونا (۱) سونیا گار۔ ایسے مکان میں رہنا جہاں کوئی اسباب

ترجمہ: سچ جھوٹ نہ بولنا۔ دوسرے سے نہ بلوانا۔ جس لفظ کے کہنے سے اپنے
یا دوسرے کو ایذا پہنچے مصیبت نازل ہو۔ ایسا سچ بھی نہ بولنا۔ مستقول جھوٹ کا ترک
کہلاتا ہے ۔

انسان کو چاہیئے نہ غصے سے۔ غرور سے۔ ریاکاری سے۔ طمع سے۔ کوئی ایسا
لفظ نہ بولے جس سے دوسرے کا قتل ہو۔ ہتک عزت ہو۔ جھگڑا پیدا ہو۔ کسی کا دھرم
بگڑ جائے۔ اعتقاد میں فرق آ جائے۔ عشق میں گرفتار ہو جائے۔ شخص کی اشتعال
میں آ جاوے۔ نیز ایسا کلمہ نہ کہے جو راستی سے دور ہو۔ انصاف سے گرا ہوا ہو۔

مندرجہ بالا اشلوک میں ایسا لکھا ہے کہ جس لفظ کے کہنے سے اپنے یا دوسرے کو ایذا
پہنچے یا مصیبت نازل ہو۔ ایسا سچ بھی نہ بولے۔ اس سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نکالیں کہ
جین مذہب میں بقول سعدی شیرازی "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"
جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ کو کوئی ایسی بات
معلوم ہو جائے جس کے ظاہر ہونے سے جنگ، فساد پیدا ہونے یا کوئی مصیبت نازل
ہونے کا احتمال ہو۔ اور اس کا ظاہر کرنا آپ کے لیے ضروری بھی نہ ہو۔ تو ایسا سچ بھی
نہ بولے بلکہ ایسے موقعہ پر خاموشی اختیار کرے۔

جھوٹ کے اتی چار

(۱) چغلی کھانا۔ کسی شخص کو خواہ مخواہ چور، زناکار وغیرہ
کہنا۔ مصیبت میں۔ ایسی بات کا اپدیش دینا جو جھوٹی ہو۔ خلاف منشا شاستر ہو۔
(۲) رہو بیاکھیان۔ پردہ دری (۳) پوشیدہ یا پاس کا منتر۔ غیبت و چغلی۔ راز افشانی
(۴) کوٹ لیکھ جھوٹی تحریر و جعلسازی (۵) نیاسا پہار۔ امانت میں خیانت۔

ست کی بھاونا

(۱) ترک غضب (۲) ترک طمع (۳) ترک خوف (۴) ترک
ہنسی و مخول (۵) ترک موہ (۱) اشٹ پاٹھ

دنیا میں انسان کا بھلا و برا اس کی گفتگو ہی سے جانا جاتا ہے کیونکہ سے

سکے مندرجہ ذیل اتی چار[1] بھی ترک کرے۔ اور ہنسا کی پانچ بھاونا کا عامل ہو۔

ہنسا کے پانچ اتی چار

(۱) چھیدن۔ کسی جاندار کے ناک۔ کان۔ ہونٹ وغیرہ عضو جسم میں سوراخ کرنا۔ یا ان کو خصی کرنا (۲) بندھن۔ حبس بیجا کرنا۔ یا ان کو سختی سے باندھ رکھنا۔ پرندوں کو پنجروں میں بند کرنا وغیرہ (۳) پیڑن۔ انسان و حیوان کو لات۔ گھونسے۔ چابک وغیرہ سے مارنا۔ (۴) اتی بھارا۔ طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔ (۵) نراکرن۔ کھانے پینے سے روکنا اور بھوکا رکھنا۔

اہنسا کی پانچ بھاونا

(۱) منی گپتی۔ من کو قابو میں رکھنا۔ بے ایمانی و بددیانتی سے خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا خیال ترک کرنا۔ اپنی بڑائی۔ اور دوسرے کی تکلیف یا عزت ہتک یا دشمن نامش وغیرہ نہ چاہنا۔ (۲) بچن گپتی۔ ہنسی۔ مخول کی گفتگو دنگہ فساد کی بات۔ تخریبی کلام یا ایسے لفظ جس کے کہنے سے کسی کی ہتک عزت یا نقصان ہو۔ نہ کہنا۔ (۳) ایریا سمتی۔ دیکھ بھال کر چلنا پھرنا (۴) آدان نکھیپن۔ کپڑے وغیرہ اشیا بار کو دیکھ بھال کر دھرنا۔ اٹھانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) آلوکت پان بھوجن۔ اشیا خوردنی و نوشیدنی۔ دربیہ[2]۔ چھیتر[3]۔ کال[4]۔ بھاؤ[5] کا خیال رکھ کر کھانا۔ (۲) ستھول جھوٹ جس کا ترک ست ورت کہلاتا ہے۔

सथलमतीकंतवदोत न ।पानवादपतिस्त्यमपिविपेद

पचेडवितं सनःसप्न मृवावाद वैरमएां

[1] اتی چار کے معنے کلنک کے ہیں۔

[2] درب۔ شے۔ [3] چھیتر۔ ملک۔ یا مقام۔ [4] کال۔ موسم [5] بھاؤ ... (۱) دربیہ۔ چھیتر۔ کال۔ بھاؤ۔ کا خیال صرف کھانے کی اشیا ہی میں نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ ہر کام میں ان چاروں باتوں کا لحاظ رکھنا لازم ہے

کی ہنسا گرہستی سے ترک نہیں ہو سکتی۔ آخری قسم کی ہنسا کو اُستے شام۔ دام۔ ڈنڈ۔ بھید۔ سے ٹالنا مناسب ہے۔ یعنی اپنے حاسد دشمن سے پہلے تو جہاں تک ہو سکے شام یا نرمی سے پیش آوے اور اگر وہ اس سے بھی نہ مانے تو دام پیش کرے یعنی روپیہ پیسہ دیکر ٹالے۔ اگر اس سے بھی وہ باز نہ آوے تو ڈنڈ یعنے ڈنڈا لیکر سامنے ہو کر مقابلہ کرے اور پھر اس کے دوستوں میں بھید یا نا اتفاقی کرا دے۔

مندرجہ ذیل پندرہ پیشہ جن میں ہنسا بہت ہوتی ہے قابل ترک ہیں (۱) انگال کرم۔ آگ کے کام۔ جیسے پژاوہ لگوانا۔ کوئلہ بنوانا۔ بھڑ بھونجہ کا کام۔ حلوائی و لوہار کا کام وغیرہ (۲) بن کرم۔ لکڑی کٹوانا و بیچنا۔ سبزی بیچنا (۳) گاڑی کرم۔ گاڑی بیل وغیرہ بیچنا (۴) بھاڑی کرم۔ بیل۔ اونٹ گدھا وغیرہ کرایہ پر دینا (۵) پھوڑی کرم۔ کنوؤں تالاب وغیرہ کھدوانے کا کام۔ ان پانچوں کو کرم کہتے ہیں (۶) دنت کونبج ہاتھی دانت گائے کی دم۔ آہو کے سینگ وغیرہ بیچنا (۷) لاکھ کونبج۔ لاکھ۔ سجی کھار۔ نیل۔ صابن وغیرہ بیچنا۔ (۸) رس کونبج۔ دودھ۔ دہی۔ شراب۔ بیچنا (۹) کیس کونبج بھیڑ وغیرہ کی اون بیچنا (۱۰) بِس کونبج۔ بارود۔ سنکھیا۔ افیون۔ گانجہ وغیرہ کا بیچنا ۶ سے لیکر ۱۰ تک کو کونبج کہتے ہیں۔ (۱۱) نیتر یعنے کولہن پیلن کرم۔ تیل سرسوں وغیرہ پڑوانے کا کام (۱۲) نرلانچن کرم۔ گھوڑے بیل وغیرہ کو خصی کرانے کا کام (۱۳) داواگنی کرم۔ بن جنگل کو آگ لگانا (۱۴) سوسن کرم۔ تالاب۔ باؤلی۔ وغیرہ کے پانی نکلوانے کا ٹھیکہ (۱۵) اسٹی جن پوسن کرم۔ شکاری کتے پالنا۔ اور فاحشہ عورت کی پرورش کرنا۔ اور ماہی گیر۔ اور کھٹیاک وغیرہ کو روپیہ قرض دینا۔ دراصل یہ پیشے برہمن۔ چھتری۔ اور ویش جاتیوں کے واسطے نہیں ہیں۔ اور اُنکو شودر کیا کرتے ہیں۔ اور بھگوہ سوتر کے صفحہ ۸۰ پر لکھے ہیں۔

جو گرہستی ہنسا کو چھوڑ کر اہنسا ورت اختیار کرے۔ اُسکو لازم ہے کہ وہ ہنسا

نہیں لگا رہتا +

بعض آدمی یہ حجت کیا کرتے ہیں کہ اگر مانس کھانے میں گناہ ہے تو دودھ پینے میں بھی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بھی جانداروں سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکے لئے دھرم سنگرہ شراد کا چار کے پانچویں ادہکار کا چالیسواں شلوک ملاحظہ کریں۔ جو کہ اس طرح پر ہے

पसंदुग्ध बव मैब नमु नो गावे हीहुषी
निबह्नो: पन्न पारो गन कृष्णलंमृपि कुब्रजोत ।४०।

اس کا مطلب یہ ہے کہ دودھ تو پینے لایق ہے۔ مگر مانس نہیں ہے۔ کیونکہ اشیاء کا حال ہمیشہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ زہر کے درخت کا پتا تو بیماری کو دور کرنے والا ہوتا ہے۔ مگر اسکی جڑ کھانے سے موت آجاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ دودھ اور ماس ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن دودھ خوردنی ہے اور مانس ناخوردنی ہے۔ دودھ نکالنے سے حیوان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ وہ ویسا ہی موٹا تازہ اور تیار رہتا ہے لیکن اگر اس کی بجائے اس کا خون نکالا جائے تو وہ فوراً کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے دودھ اور خون میں مطابقت نہیں ہے +

ہنسا چار قسم کی ہوتی ہے (۱) اُدومی۔ وہ جو پیشہ اور بیوپار کے طور پر کیجاوے۔ جیسا کہ قصاب وچڑیمار، ماہی گیر وغیرہ کا پیشہ (۲) سنکلپی۔ وہ جو ارادہ کر کے کیجاوے جیسے بدون وجہ ارادتاً کسی جاندار کو مارنا۔ اور وہ جو قرار دیکر کی جائے۔ جیسے پچھی کا مرغا بنا کر دیوتا کی بھینٹ دینا۔ دشمن کی تصویر بنا کر اسکی بیعزتی کرنا۔ (۳) ؛ ودھی۔ وہ جو دشمنی کی وجہ سے اپنے بچاؤ کے لئے کی جائے۔ یا اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطے کی جائے۔ (۴) آرنبھی۔ وہ جو کاروبار دنیاوی کے کرنے میں ہوتی ہے۔ جیسے چلنے پھرنے دھرنے اُٹھانے وغیرہ کاموں میں۔ مکان بنانے میں۔ روٹی پکانے میں وغیرہ وغیرہ ان میں سے پہلی دو قسم کی ہنسا کا دھرم آتما گرہستی کو کُلّی ترک کرنا چاہیئے۔ باقی دو قسم

گاڑی۔گھوڑا ہیں۔ اونٹ وغیرہ رکھنا۔ اُن پر چڑھنا۔ گائے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ مویشی
رکھنا۔ بڑی بڑی پوجا کرنا۔ ایسے کام ہیں جن میں جیو۔ ہنسا اور آرمبھ ہوتا ہے۔ مگر
چونکہ اس کے ارادے میں ہنسا نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ ہنسا کرنے کو بھلا جانتا ہے۔
ہر کام کو احتیاط سے کرتا ہے۔ اس لئے وہ ان کاموں کو کرتا ہوا گنہگار نہیں ٹھہرتا۔
دنیا میں جیو بھرے پڑے ہیں۔ ہر لمحہ ہزاروں۔ لاکھوں مرتے ہیں۔ اس میں کسی کا
کیا قصور ہے گرہستی کو چاہیئے کہ وہ گو ایسا کرے جس سے دھرم۔ راستی و انصاف
میں فرق نہ آئے۔ اپنے خاندان کے مناسب حال ہو۔ مثلاً اگر برہمن ہے تو نا۔ جب
باطل کے بڑھانے والے۔ ہنسا کا اُپدیش دینے والے۔ راگ دویش کے پیدا کرنے
والے شاستر (کتب) نہ پڑھاوے۔ اگر چھتری ہے تو محتاج اور کمزور کو نہ ستاوے۔
جو میدان جنگ سے پشت دکھا کر بھاگ جاوے اس کا پیچھا نہ کرے۔ کسی کو اس کا مال
لوٹنے کی غرض سے حق مارنے کی خاطر یا بے سبب۔ دشمنی سے یا غرور سے نہ مارے۔
بلکہ محتاج و کمزور کی۔ دکھیا و رنگالوں کی حفاظت کرے۔ اگر ویش ہے تو ہنسا کے کاروبار
چھوڑ کر اچھے بیوپار کرے۔ کم نہ تولے۔ زیادہ نہ لیوے۔ اچھی چیز میں خراب۔ اور گراں
میں ارزاں نہ ملاوے۔ جھوٹ بولکر زیادہ نفع نہ لیوے۔ اگر شودر ہے تو اپنے آقا کی
خدمت کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ کام سے دل نہ چراوے۔ اگر محرر یا کلرک ہے۔ تو
حساب میں دغا و فریب نہ کرے۔ آمد و خرچ کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھے۔ رشوت نہ لیوے
امانت میں خیانت نہ کرے۔ اگر مالی۔ یا کسان یا جاٹ۔ یا مزارع ہے۔ تو کھیتی کرتے
ہوئے بھی دیا دھرم کا خیال رکھے۔ زیادہ لالچ نہ کرے۔ مالک کے حق میں سے ٹھگائی
ضرورت سے زیادہ درختوں کو نہ کاٹے۔ اگرچہ کھیتی کرنے میں جانداروں کا بہت گھات
ہوتا ہے۔ تاہم دیدہ و دانستہ کسی جاندار کو نہ مارے۔ غرضیکہ جو کام کرے احتیاط سے کرے
پوجا وغیرہ دھرم کے کاموں میں بھی ہنسا ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس میں ہنسا کرنے کا منشاء

بہت سے ماس خور آدمی حجت کیا کرتے ہیں کہ چونکہ نباتات میں بھی جان ہے۔ اس لئے اس کو بھی نہ کھانا چاہیئے۔ اور چونکہ چلنے پھرنے۔ اور کاروبار دنیاوی میں بھی ہنسا ہوتی ہے۔ اس لیئے ان کو بھی نہ کرنا چاہیئے۔ اُن کو لازم ہے کہ وہ اس رشی واکیہ (قول) کا ملاحظہ کریں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرہستی کے واسطے صرف چار قسم کے جانداروں یعنی دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک کے گھات (قتل و ذبح) کی ممانعت ہے۔ نباتات کے کھانے کی جو ایک حواسی جاندار ہے ممانعت نہیں ہے۔ گرہستی جب منزل بہ منزل چڑھتا ہوا شراوک کے پانچویں درجہ میں پہنچتا ہے۔ اُس وقت سبز ترکاری کے کھانے کا ترک کسیقدر البتہ کرتا ہے۔ باقی رہی چلنے پھرنے اور دنیاوی کاموں کی ہنسا اُسکو گرہستی ترک نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اسکی بوجہ موجودگی پرتیا کھان کشائے (جذبات درجہ سوم) گھربار کے کاروبار سے محبت نہیں چھوٹ سکتی۔ لہذا اس کے صرف جاندارانِ متحرک (دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک) کے اراد‌تاً ہنسا کرنے کا ترک ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حسد سے یا دشمنی سے اسکو قتل تک کرنا چاہے۔ یا اُس کے دھن دولت و روزگار وغیرہ کو بگاڑے تو بھی حتی الوسع اُس کا قتل نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص بہت روپیہ دے کر اس سے قتل کرانا چاہے۔ تو بھی ایک چیونٹی تک کو تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کسی جاندار کے مارنے سے یا ماس کھانے سے کوئی بیماری دور ہوتی ہو۔ تو بھی ایسا نہیں کرتا۔ دھرماتما خانہ دار اگرچہ کسی جاندار کو اراد‌تاً قتل نہیں کرتا۔ مگر دنیا کے دھندوں میں جو ہنسا ہوتی ہے اس سے وہ بچ بھی نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی وہ ہر کام کرتا ہوا دھرم کو نہیں بھولتا۔ چولہے میں آگ جلانا۔ چکی میں پیسنا۔ اوکھلی میں کوٹنا۔ جاروب دینا۔ برتن دھونا۔ دھن اکٹھا کرنا۔ ایسے کام ہیں جو ہر روز اُس کو کرنے پڑتے ہیں۔ لڑکا۔ لڑکی کی شادی کرنا۔ مندر یا مکان بنوانا۔ لیپنا۔ پوتنا۔ جھاڑنا۔ رات کو اندھیرے میں چلنا۔ دھات۔ پتھر۔ لکڑی وغیرہ جمع کرنا۔ توشک بچھانا۔ برتن دھرنا۔ اٹھانا۔ دوست آشناؤں کی ضیافت کرنا۔

چارتر دو طرح کا ہے (۱) بکل یا محدود جسکو شراوک یعنی وہ دنیادار دھرماتما کرتے ہیں جو زن و فرزند کے ساتھ رہتے ہیں۔ پاپ سے ڈرتے ہیں۔ دغا و فریب سے روپیہ نہیں کماتے۔ اور راستبازی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ (۲) سکل یا غیر محدود۔ منیوں رشیوں۔ اور تارک الدنیاؤں سے ہوتا ہے۔ جو زن و فرزند سے قطع تعلق کر کے دنیا کے دھن دولت کو چھوڑ کر جنگل میں رہتے ہیں۔ اور اپنا تمام وقت گیان دھیان میں صرف کرتے ہیں +

بکل چارتر ۔ بکل چارتر کی تین اقسام ہیں (۱) انوورت (۲) گن ورت (۳) سکشا ورت۔ انوورت۔ پانچ گناہ کبیرہ۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ کے ستھول[1] دموٹے) ترک کو کہتے ہیں۔ ہنسا کا ترک اہنسا۔ جھوٹ کا ترک ست۔ چوری کا ترک اچوریا۔ زنا کا ترک برہم چریہ۔ اور پرگرہ کا ترک اپرگرہ (ترک ہوس و طمع) ورت کہلاتا ہے +

(۱) ستھول ہنسا کی تعریف جس کے ترک سے اہنسا ورت ہوتا ہے :۔

संकल्पात् कृतकारितमननाद्योगत्रस्यचरसत्वान्।
न हिनास्तियत्तदाहुः स्थूलवधाद्विरमणं निपुणाः।

ترجمہ :۔ من (دل)، بچن (زبان)، کا ے (جسم)، کرت (خود کرنا)، کارت (کسی سے کرانا)۔ انومودنا (کرتے ہوئے کار کا بہتر جاننا)۔ چار قسم کے جانداروں کا گھات نہ کرنے کو گندھر دیو ستھول ہنسا کا ترک کہتے ہیں +

---

[1] ستھول ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ سے مراد ایسی ہنسا وغیرہ ہے۔ جس کے کرنے سے راجہ ڈنڈ دے اور لوگ بہنڈ سے لیئے راجہ سزا دے۔ اور دنیا کے لوگ برا کہیں ۔ ستھول سے مراد معمولی ہنسا سے ہے۔

دلیل نہ دینا۔ (۱۲) اودھک۔ بلاضروری بات بولنا۔ (۱۳) پونرو کتی۔ تکرار کلام کرنا (۱۴) انونو بھاشن۔ مطلب کے سمجھنے پر جواب نہ دینا۔ (۱۵) اگیان۔ مطلب کو نہ سمجھنا۔ (۱۶) اپرتی بھا۔ جواب نہ آنا۔ (۱۷) وکشیپ۔ ضروری کام کا بہانہ کرنا (۱۸) متا انوگیا۔ مدعی کے دعوے میں جو نقص دکھلایا گیا ہے اسکی بابت کہنا کہ یہ نقص تمھارے دعوے میں ہے (۱۹) پریا انویوجیہ اپیکشن۔ جونگرہ استھان میں آگیا ہے اسکو ظاہر نہ کرنا (۲۰) نرانوجیہ اپیکشن اگر نگرہ استھان میں نہ آیا ہو اسکو کہنا کہ نگرہ استھان میں آگیا ہے۔ (۲۱) اپ سدھانت اپنے سدھانت کے خلاف کہنا (۲۲) ہیتو ابھاس۔ غلط دلیل دینا۔ منطق کا زیادہ حال نیائے۔ دیپکا۔ پرمے کمل۔ مارتنڈ۔ پرمان۔ پریکشا۔ پریکشا مکھ۔ نیائے کمد۔ چندر اودے وغیرہ جین گرنتھوں سے جاننا ۔

سمیک چارتر۔ سچا چلن و عمل

سمیک چارتر حقیقت میں تمام دنیاوی و بیرونی جھگڑوں کو چھوڑ کر روحانی خیالات میں لگنے کو کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ دنیاوی جھگڑوں سے اُس وقت تک چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ جبتک کہ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ کا جو پنچ مہا پاپ یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ کلی ترک نہ کیا جائے۔ اِس لئے سری رتن کرنڈ شراوکا چار نام گرنتھ میں سمیک چارتر کی تعریف اِس طرح کی ہے:۔

हिसानृत-चौर्येभ्यो मैथुनसेवापरिग्रहाभ्यां च
पाप प्रणालिकाभ्यो विरतिः संज्ञस्य-चारित्रम्

ترجمہ۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ۔ یہ پانچ جو پاپ پیدا ہونے کے ذریعہ ہیں اُنکے ترک کو ست پرش سمیک چارتر کہتے ہیں ۔

کہ جس سے شراوک ــــــ کے ورت دھارن کئے ہیں۔ وہ ایسا عمل نہیں کرتا۔ لیکن
دوسرا شخص کہے کہ میں نے بہت سے شراوکوں کو رنڈی باز دیکھا ہے۔ تو اس میں سامانیہ
چھل ہے۔ کیونکہ اُس نے شراوک سے مراد ہر ایک جینی سے لے لی ہے +

(۳) اُپچار چھل۔ اُپچار سے کہی ہوئی بات میں اعتراض نکالنا۔ مثلاً جب ایک
شخص کہے۔ کہ فلاں جیو مر گیا۔ تو دوسرا اس پر اعتراض کرے۔ کہ جیو تو امر ہے۔ اِس لئے
تم کیسے کہتے ہو کہ فلاں جیو مر گیا۔ دوسرے۔ جب ریل میں سفر کرتے ہوئے ایک
شخص کہے کہ کرنال آگیا۔ تو دوسرا کہے کہ کرنال تو ساکن ہے۔ وہ آ نہیں سکتا۔ بلکہ
ہم خود کرنال آگئے۔ ایسا کہنا چاہئیے تھا۔ اِس قسم کے اعتراض اپچار چھل کہلاتے ہیں۔
اوران سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہوتا +

نگرہ استھان

جب بحث کرنے والا اپنے دعوے کے برخلاف یا فضول دلائل دینی شروع
کرے۔ تو وہ نگرہ استھان میں آجاتا ہے۔ یعنے وہ ہارا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر
پنچ یا جلسہ کے پریذیڈنٹ کو مناسب ہے کہ بحث کو ختم کرا دے۔ نگرہ استھان ۲۲ ہیں۔

(۱) پرتگیا ہانی۔ دعوے سے گر جانا۔ (۲) پرتگیا انتر۔ اصل دعوے کو چھوڑ کر دوسرا
دعوے قائم کرنا۔ (۳) پرتگیا برودھ۔ دعوے کے برخلاف ہو جانا اور برخلاف دلیل دینا

(۴) پرتگیا سنیاس۔ دعوے سے انکار کرنا اور کہنا کہ یہ میرا دعوےٰ نہیں تھا۔

(۵) ہیتو انتر۔ دی ہوئی دلیل کے رد ہونے پر دوسری دلیل پیش کرنا۔ (۶) ارتھانتر
اصل مطلب کو چھوڑ دوسرے مطلب کو لینا۔ (۷) نرارتھک۔ بے معنے بحث کرنا۔

(۸) اوگیاتارتھ۔ ایسی بات کہنا جسکو عام سبھا اور مخالف نہ سمجھے (۹) اپارتھک۔ مطلب
کو خبط کرنے والی بحث کرنا (۱۰) اپراپت کال۔ بے موقعہ بات کہنا۔ (۱۱) نیون۔ پوری

ختم نہ ہو۔ مثلاً کوئی کہے کہ ہم ادویت ہیں۔ اِس پر سوال کیا جائے کہ پھر جگت کا کارن کیا ہے۔ اِس پر جواب ملے کہ مایا۔ تو ایسا کہنے میں ادویت کا کھنڈن ہوتا ہے۔ کیونکہ مایا یعنے ایک دوسری شے کی ہستی ثابت ہوتی ہے۔ اِس پر پھر جواب ملے کہ مایا کوئی نتیہ شے نہیں ہے۔ بلکہ انیتہ ہے۔ اِس پر سوال کیا جائے کہ انیتہ ہونے کی وجہ سے وہ معلول ہو جائے گی۔ پھر اسکی علت کیا ہے۔ جواب ملے کہ مایا۔ پھر سوال کیا جائے کہ اس مایا کی علت؟ اور مایا اور اُسکی اور۔ اس طرح جو یہ سلسلہ بندھ گیا۔ اسکو انوستھا کہتے ہیں

(۵) اتی پرسنگ۔ جو بات زیر بحث تھی۔ اُس سے زیادہ پر بحث کرنا۔ اور اس طرح اپنے اصل مضمون سے پرے چلے جانا ؀

(۶) بیاگھات۔ اپنی بات کو خود کاٹنا۔ جیسے پہلے کہنا کہ کوئی شے بدون بنانے والے کے نہیں بنتی۔ اور پھر جب پوچھا جائے کہ ایشور جسکو آپ جگت کرتا کہتے ہیں اُسکو کس نے بنایا تو کہنا کہ اُسکو کسی نے نہیں بنایا۔ ایسا کہنے میں بیاگھات دوش ہے ؀

چھل و نگرہ استھان

گوتم کے نیائے درشن میں جو چھل اور نگرہ استھان بتلائے گئے ہیں۔ ان کا استعمال بھی جین منطق میں ہوتا ہے۔ چھل یعنے دھوکے کی تین قسم ہیں:۔

(۱) واکیہ چھل یا لفظی دھوکہ۔ ذو معنی لفظ کے دوسرے معنے لیکر اسکی تردید کرنا۔ مثلاً جین مت میں دھرم کو ایک دربیہ مانا ہے۔ اِس کے دوسرے معنے پُن کے لیکر جین سدھانت کی تردید کرنا۔ ایسے چھل کو عقلمند تو سمجھ جاتے ہیں۔ مگر بے سمجھ غلطی میں پڑ جاتے ہیں ؀

(۲) سامانیہ چھل یا عام دھوکہ۔ جو صفت خاص پر عائد ہوتی تھی۔ اُسکو عام پر عائد کرنا۔ جیسے ایک شخص نے کہا کہ شراوک رنڈی باز نہیں ہوتا۔ تو اس کا مطلب یہ تھا

جب کوئی شخص اپنا خود کوئی سدھانت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ دوسرے کے خیال کی تردید کرتا ہی جسکی غرض ہو۔ اُس کو "تمنڈا" کہتے ہیں" بحث میں پہلے جو شخص سوال کرتا ہے اُسکو بادی یا معترض اور جو اُسکو جواب دے۔ اُسکو پرتی بادی کہتے ہیں۔ بادی کا جو پکش ہو اُس کو پورب پکش۔ اور جواب دہندہ کا جو پکش ہو۔ اُس کو اُتر پکش کہتے ہیں +

جگیاسا۔ ترک۔ دوش

کسی شے کی ماہیت معلوم کرنے کی خواہش کو جگیاسا کہتے ہیں۔ اِس کے متعلق سوال و جواب کرنے کو باد۔ اور باد میں جو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کو ترک کہتے ہیں اعتراض کو ہی بعض دفعہ دوش کہتے ہیں۔ جسکی چھ قسمیں ہیں (۱) آتم آشرے وہ دوش ہے کہ جو دعوے ہے۔ وہی اس کا ثبوت ہے۔ جیسے کہیں کہ وید ایشور واکیہ ہے۔ اور ثبوت میں کہیں کہ وید میں لکھا ہے۔ (۲) ان انیتہ آشرے یا اتر آشرے۔ اُس دوش کو کہتے ہیں۔ جہاں دعوے اور ثبوت کا ایک دوسرے پر انحصار ہو۔ مثلاً کوئی شخص سوال کرے۔ کہ ایشور کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ اِس کا جواب دیا جاوے کہ وید میں لکھا ہے۔ پھر سوال کیا جائے کہ وید کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ جواب ملے کہ کیونکہ وہ ایشور کا کلام ہے۔ اِس گفتگو میں ان انیتہ آشرے دوش ہے۔ یعنی ایشور کی ہستی کا ثبوت دیوے اور وید کی صداقت کا ثبوت ایشور واکیہ ہونا دیا گیا ہے جس میں ایک بات کا انحصار دوسری پر ہے (۳) چکرک دوش اُسے کہتے ہیں۔ جب دو سے زیادہ باتوں کا انحصار ایک دوسرے پر ہو۔ جیسے کہیں۔ ایشور ساگری۔ شدھ ہے۔ اور وہ سرب شکتیمان ہے۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اس میں پہلے اگر ایک شدھ ایشور کی ہستی ثابت ہو تو وہ سرب شکتیمان اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرب شکتیمان ثابت ہو تو شدھ اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرشٹی کرتا ثابت ہو تو شدھ اور سرب شکتیمان ثابت ہو (۴) انوستھا دوش اُسے کہتے ہیں جس کا سلسلہ

کیونکہ وہ انسان کے آشرے ہے۔ لیکن یہ آگم کے بچن کے کہ دھرم سکھ کا دینے والا ہے برخلاف ہے۔

(۴) سوپچن باد ہت ورشٹ جیسے کہیں کہ میری والدہ بانجھ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

درشٹانتا بھاس

درشٹانتا بھاس (مغالطہ تمثیلی) وہ ہے جو اصل تمثیل نہ ہو۔ مگر تمثیل جیسی معلوم پڑے اس کی دو بڑی متیں ہیں۔

(۱) سادھرم یا اگورے درشٹانتا بھاس یعنی مثبت مغالطہ تمثیلی۔ یعنی ایسی تمثیل جو نفی کی بابت دینی تھی۔ مگر وہ مثبت ہو۔ جیسے کہیں کہ سرگیہ کی ہستی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حواس سے معلوم نہیں ہوتا۔

(۲) ویدھرم یا ویتریک درشٹانتا بھاس۔ یعنی منفی مغالطہ تمثیلی ہستی والی شے کے واسطے مثبت تمثیل دینی تھی۔ مگر تمثیل منفی کی دی گئی ہو۔ جیسے کہیں کہ پھل سرگیہ ہے کیونکہ وہ اچھا سہت ہے۔ جیسے ارہنت۔ لیکن ارہنت اچھا سہت نہیں ہے۔ لہذا یہ ویدھرم درشٹانتا بھاس ہے۔

باد یا بحث

گرو اور چیلے کے درمیان جو کسی تتو کی تحقیقات کرنے کی غرض سے بات چیت ہوتی ہے اس کو بیت راگ کتھا کہتے ہیں۔ اور دو شخصوں کے درمیان اپنا اپنا سدھانت ثابت کرنے کی غرض سے جو گفتگو پرمان ترک وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے اس کا نام جگیشو کتھا विजगीषु یا باد یا مباحثہ ہے۔ گوتم کے نیائے درشن میں لکھا ہے کہ دو شخصوں کے कथा درمیان جو ست است کی تحقیقات کی غرض سے گفتگو ہو۔ اسے باد کہتے ہیں۔ اور جو جیت کے خیال سے گفتگو ہو اور جس میں چھل وغیرہ سے کام لیا جائے۔ اسکو جلپ کہتے ہیں۔ اور

دھواں ہی ہے یا بھاپ +

بادھ – وہ ہیتو ہوتا ہے جس کا تعلق سادھیہ کے مخالف کے ساتھ ہو جیسے کہیں کہ آواز غیر فانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے۔ لیکن مصنوعی کا تعلق فانی کے ساتھ ہے۔ جو غیر فانی کا مخالف ہے +

انیکانتک – وہ ہیتو ہوتا ہے۔ جو پکش۔ سپکس اور بپکش۔ تینوں میں رہے۔ اسکی دو اقسام ہیں۔ ایک نشچت بپکش ورتی جس کا بپکش میں رہنا یقینی ہو۔ جیسے کہیں کہ یہاں پر دھواں ہے۔ کیونکہ یہاں آگ ہے۔ لیکن اگر آگ انگارہ ہوئی ہوئی ہے۔ تو دھواں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایسی حالت میں یہ دلیل نشچت بپکش ورتی کہلاتی ہے دوسری شنکیت بپکش ورتی۔ جس کا بپکش میں رہنا مشتبہ ہو۔ جیسے کہیں کہ زید کا حمل والا لڑکا دوسرے لڑکوں کی طرح سیاہ فام ہوگا۔ کیونکہ وہ زید کا لڑکا ہے۔ لیکن یہ امر مشتبہ ہے

اکنچت کر – اس ہیتو کو کہتے ہیں۔ جس سے کوئی مطلب حاصل نہ ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک سدھ سادھن جس کا سادھیہ دوسرے پرمان سے ثابت ہو گیا ہو۔ جیسے کہیں کہ آواز کان سے سنائی دیتی ہے۔ کیونکہ وہ آواز ہے۔ چونکہ یہ بات پرتکش ہے۔ اسلئے یہ دلیل بیفائدہ ہے۔ دوسرے بادھت وشے۔ جس کا مفہوم کسی پرمان کے برخلاف ہو اسکی حسب ذیل اقسام ہیں۔ (۱) پرتکش بادھت وشے جو پرتکش پرمان سے پہلے ظاہرا غلط ہو۔ جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ اس کا غلط ہونا سپرش اندری (قوت لامسہ) ظاہر ہے۔ (۲) انومان بادھت وشے جو انومان کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ آواز تبدیلی پذیر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غیر مصنوعی ہے۔ مگر آواز کا غیر مصنوعی ہونا اس انومان کے برخلاف ہے کہ آواز تبدیلی پذیر ہے۔ کیونکہ وہ محسوس ہے +

(۳) آگم بادھت وشے۔ جو آگم کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ دھرم دکھ کا دینے والا ہے۔

کرتے ہیں۔ اِس لئے ان کو بدہی سادہک یا "ابرودھوپ لبدھی" کہتے ہیں۔
نکھید سادھک یا برودھوپ بدھی وہ ہیتو ہے۔ جو خود مثبت ہو۔ اور کسی شے کی نیستی کو ثابت کرے۔ جیسے اِس جیو کے متھیات نہیں ہے۔ کیونکہ اِس کے آستک پنا ہے۔ بھگوان سروگیہ دیو کے فرمائے ہوئے جیو وغیرہ تتوؤں میں شردہان ہونے کو "آستک پنا" کہتے ہیں +
پرتی کھید روپ ہیتو کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدہی سادہک جو موجودگی کو ثابت کرے۔ جیسے اِس انسان کے سمیکت ہے۔ کیونکہ اسکے متھیات نہیں ہے۔
دوسرا نکھید سادہک جو غیر موجودگی کو ثابت کرے۔ جیسے یہاں دہواں نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں آگ نہیں ہے +
اِس طرح ہیتو کا بیان ختم ہوا۔ اسی طرح ہیتو سادھیہ کی سِدھی کرتے ہیں۔ دیگر طرح کے باقی سب ہیتو ہیتو نہیں۔ بلکہ وہ ہیتوابھاس ہیں +

ہیتوابھاس یا مغالطہ

جین منطق شاستروں میں ہیتوابھاس کی چار اقسام بتلائی ہیں۔ جن کے نام (۱) اَسِدھ (۲) برودھ (۳) انے کانتک اور (۴) اکنچت کر ہیں +
اسدھ ہیتو دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک سروپاسدھ جس کے سروپ کا نہ ہونا یقینی ہو جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی۔ اِس حجت میں آنکھ سے نظر نہ آنے کی جو دلیل ہے۔ وہ مغالطہ ہے۔ کیونکہ آواز کا آنکھ سے تعلق نہ ہونا ایک یقینی امر ہے + دوسرا اسنی وگدا سدھ सन्दिग्धासिद्ध جو مشتبہ ہو۔ جیسے دہوئیں اور بھاپ میں تمیز نہ کرکے کوئی شخص کہے کہ یہاں آگ ہے۔ کیونکہ یہاں دہواں ہے۔ لیکن اس میں شبہ ہے کہ آیا دھوئیں کی جو دلیل دی گئی ہے وہ دہواں

ہے۔ اس میں اتوار کا روز پکش ہے۔ اور کل ہونا سادھیہ ہے۔ آج سنیچر ہونا دلیل ہے
یہ دلیل یعنے سنیچر کا ہونا اتوار پکش میں نہیں رہتی۔ مگر تعلق لازمی کی وجہ سے درست
ہے۔ لہٰذا اگوتم رشی کے بیان کئے ہوئے ہیتو کی تعریف کہ جس میں ۵ باتیں مندرجۂ
بالا پائی جاویں ٹھیک نہیں ہے۔ اور اس میں ابیاپتی دوش ہے۔ کیونکہ یہ تعریف
تمام ہیتوؤں پر صادق نہیں آتی۔ نیز اس تعریف میں اتی بیاپتی دوش بھی ہے۔
مثلاً یہ ایک حجت ہے کہ زید کا لڑکا جو حمل میں ہے۔ وہ سیاہ فام ہوگا۔ کیونکہ وہ زید
کا لڑکا ہے۔ زید کا جو کوئی لڑکا ہے وہ سیاہ فام ہے۔ جیسے زید کے موجودہ لڑکے
اس حجت میں اگرچہ زید کا لڑکا ہونا جو دلیل ہے۔ اس میں ہیتو کے متعلق جو پانچ
باتیں ہیں وہ سب صادق آتی ہیں۔ تاہم یہ دلیل ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے
کہ حمل والا لڑکا سیاہ فام نہ ہو۔ اس لئے جین شاستروں میں ہیتو یا دلیل کی جو تعریف
کی ہے۔ یعنی کہ وہ اس میں اور سادھیہ میں تعلق لازمی ہو"۔ یہی ٹھیک ہے +

ہیتو کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ودہی روپ۔ مثبت۔ (۲) پرتی کھید روپ منفی۔ پھر
ودہی روپ کے دو بھید ہیں۔ ایک ودہی سادھک جو کسی شے کی ہستی کو ثبوت کرے
دوسرا کھید سادھک۔ جو نیستی کو ثبوت کرے۔ ودہی سادھک کے اقسام یہ ہیں (۱) کاریہ
روپ۔ جیسے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔ کیونکہ اس میں دھواں ہے۔ (۲) کارن روپ جیسے
یہاں بارش ہوگی۔ کیونکہ بادل ہو رہا ہے +

(۳) وشیش روپ جیسے یہ درخت ہے۔ کیونکہ اسکی شاخیں ہیں +

(۴) پورب چر۔ جیسے اتوار کل ہوگا۔ کیونکہ آج سنیچر ہے +

(۵) اُترچر۔ جیسے کل اتوار تھا۔ کیونکہ آج سوموار ہے +

(۶) سہچر सहचर جیسے آم میں رنگ ہے۔ کیونکہ اس میں رس ہے۔
مندرجہ بالا تمام تمثیلوں میں ہیتو مثبت ہیں۔ اور سادھیہ کا بھی مثبت ہونا ثابت

سم پاست پرتی پکش - یا ستحد الجنث = جو دعوے کا اُلٹ ہو - جیسے کہیں کہ کلام فانی ہے کیونکہ اس میں غیر فانی کی صفات نہیں پائی جاتیں ٭

نیز گوتم کے نیائے درشن میں ہیتو کی ۳ قسمیں بیان کی ہیں -

(۱) انوے بترییکی (مثبت منفی) (۲) کیول انوئی -

(صرف مثبت) (۳) کیول بتریکی (صرف منفی) -

انوے بتریکی اُس کو کہتے ہیں جو پکش اور سپکش میں رہے - مگر بپکش میں نہ رہے - جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے - کیونکہ وہ مصنوعی ہے - جو جو مصنوعی ہے وہ فانی ہے - جیسے گھڑا جو فانی نہیں ہوتا - وہ مصنوعی بھی نہیں ہوتا - جیسے آکاش - اس بحث میں جو "مصنوعی ہونا" دلیل دی ہے وہ آواز پکش اور گھڑے سپکش میں رہتی ہے - مگر آکاش بپکش میں نہیں رہتی ٭ کیول انوئی اُس ہیتو کو کہتے ہیں - جس کا پکش اور سپکش تو ہو مگر بپکش جس کا کوئی نہ ہو - جیسے کہیں کہ جو چیز ہم کو نظر سے نہیں دکھتی - اُس کا دیکھنے والا کوئی ضرور ہے - کیونکہ وہ محسوس ہے جو محسوس ہوتی ہے - وہ کسی کو ضرور دکھائی دیتی ہے جیسے کہ آگ - اس بحث میں بپکش کوئی نہیں ہے - کیونکہ چیز کا اطلاق تمام چیزوں پر ہے

کیول بتریکی - اُس ہیتو کو کہتے ہیں جو پکش میں رہے اور بپکش میں نہ رہے - مگر سپکش جس کا کوئی نہ ہو - جیسے کہیں کہ زندہ جسم میں جان ہوتی ہے - کیونکہ اُس میں سانس ہوتا ہے - جو زندہ نہیں ہوتا اُس میں سانس نہیں ہوتا - جیسے مٹی کا ڈھیلا - اُس میں زندہ جسم پکش اور مٹی کا ڈھیلا بپکش ہے - مگر سپکش کوئی نہیں ہے - کیونکہ تمام چیزیں پکش اور بپکش ہی میں آ گئی ہیں - اس طرح ہیتو میں جو پانچ باتوں کا ہونا ضروری بیان کیا گیا تھا - وہ انوی بتریکی ہیتو میں ہوتا ہے - کیول انوی اور کیول بتریکی میں نہیں ہوتا - نیز مثلاً یہ ایک بحث ہے کہ اتوار کا روز کل ہوگا - کیونکہ آج سنیچر

کے بموجب ہیتو (سادھن یا دلیل) میں پانچ باتین ہونی ضروری ہیں (۱) پکش میں رہتا ہو جیسے تمثیلِ بالا میں دھواں پہاڑ میں ہے (۲) سپکش میں رہتا ہو۔ جیسے رسوئی گھر میں۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہیتو سپکش کے ہر پہلو میں رہتا ہو۔ بلکہ اگر وہ صرف ایک پہلو میں پایا جائے۔ تو بھی کچھ ہرج نہیں ہے (۳) بپکش میں نہ پایا جاوے جیسے کہ تالاب میں (۴) سادھیہ کے برخلاف ثابت کرنے والا کوئی قوی ثبوت جس میں ممکن نہ ہو۔ جیسے کہ مذکورہ بالا تمثیل میں ہے۔ کیونکہ آگ اور دھوئیں میں تعلق لازمی ہونے کی وجہ سے کوئی پرمان پرتکش وغیرہ اسکے برخلاف نہیں ہے (۵) جیسا ثبوت سادھیہ کو ثابت کرتا ہو۔ ویسا ہی کوئی اور ثبوت اِس کے برخلاف نہ ثابت کرتا ہو۔ مذکورۂ بالا تمثیل میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ کے نہ ہونے میں کوئی ویسا ہی انومان پرمان نہیں ہے

نوٹ۔ بودھ منطق دان ہیتو میں صرف پہلی تین باتوں کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں اگر ہیتو میں یہ پانچ باتیں نہ پائی جائیں تو وہ ہیتو ابھاس (مغالطہ) کہلاتا ہے جسکی پانچ قسمیں ہیں (۱) اسدھ یا سادھیہ سم یا محتاج ثبوت = جس کا پکش میں رہنا ثابت نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی ہے۔ اِس میں یہ غلطی ہے کہ آواز کا تعلق آنکھ سے نہیں ہے۔ بلکہ کان سے ہے (۲) بروودھ یا متضاد = جو پکش میں نہ رہتا ہو یا جس کا پکش کے متضاد کے ساتھ تعلق ہو۔ جیسے آواز غیر فانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے (۳) اسنے کانتک یا وبھچاری۔ یا غیر حقیقی۔ و ہرجائی۔ وہ ہیتو ہے جو پکش۔ سپکش۔ اور بپکش تینوں میں رہے۔ جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ ایک شے ہے۔ لیکن شے فانی و غیر فانی دونوں طرح کی ہوتی ہے (۴) کالاتیا پدیشٹ یا کالاتیت یا دھست وشے یا مخالف = جو پرمان کے برخلاف ہو۔ جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شے ہے (۵) پرکرن

جو منطق کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اُس میں صرف تین قضیہ (تیسرا۔ چوتھا۔ پانچواں) مانے جاتے ہیں۔ جن میں سے پہلے دو کو مقدم اور تیسرے کو نتیجہ کہتے ہیں۔ جس مقدمہ میں طرف اصغر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ صغریٰ بولتے ہیں۔ جیسے مثال بالا میں "اِس پہاڑ میں دھواں ہے"۔ جس میں طرف اکبر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ کبریٰ کہتے ہیں۔ جیسے اُوپر کی مثال میں "جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ہوتی ہے"+

جین شاستروں کے بموجب اصلی ہیتو وہ ہے جو سادھیہ کے سوائے اور کہیں نہ رہے۔ یا یوں کہئیے کہ (سادھن دلیل) اسادھیہ (معرض بحث) میں دیاپک دیاپ یا کارج و کارن والا تعلق ضرور ہو۔ یا یوں کہیئے کہ ہیتو اور سادھیہ میں سہ بھاؤ دیا کرم بھاؤ ہو۔ ایسے تعلق کو ہی تعلق لازمی کہتے ہیں +

آبھاس یا مغالطہ

آبھاس اُسے کہتے ہیں۔ جو اصل بات نہ ہو۔ مگر اصل جیسی معلوم پڑے۔ ابھاس کی تین قسمیں ہیں (۱) پکشابھاس (۲) ہیتوابھاس (۳) درشٹانت ابھاس۔ پکشابھاس ایسے دعوے کو کہتے ہیں جو (۱) بدون ثبوت کے مان لیا جائے۔ جیسے ایشور کرتا ہے۔ جو (۲) ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہر شے فانی ہے۔ جو (۳) پرتیکش کے برخلاف ہو۔ جیسے سامانیہ (جنس) اور وشیش (نوع) کو بالکل جدے جدے ماننا۔ جو (۴) انومان کے برخلاف ہو۔ جیسے کوئی سروگیہ نہیں ہے جو (۵) عام رائے کے برخلاف ہو۔ جیسے بہن کو عورت سمجھنا جو (۶) خود دعوے کے ہی خلاف ہو۔ جیسے ہر شے نیست ہے +

ہیتوابھاس

اگر ہیتو میں تعلق لازمی نہ ہو تو وہ ہیتو نہیں کہلا سکتا۔ گوتم نے نیاسے درشن

یا اسم ذات ہوتا ہے۔ محمول اسم صفت اور لفظ وصل کوئی فعل ہوتا ہے۔ پرتگیا اور نگمن
میں جو موضوع ہوتا ہے۔ اسکو "پکش" یا طرف اصغر اور جو محمول ہوتا ہے اسکو "سادھیہ"
یا طرف اکبر۔ یا معرض بحث (ثابت کرنے والی بات) بولتے ہیں۔ دوسرے اُدیب
(قضیہ) میں جو محمول ہوتا ہے۔ اسکو ہیتو یا سادھن یا دلیل یا حد اوسط کہتے ہیں پکش
اُسے کہتے ہیں جسکے ساتھ سادھیہ کا قابل ثبوت تعلق دکھایا جائے۔ مذکورہ بالا پرتگیا
میں پہاڑ پکش یا طرف اصغر ہے۔ آگ سادھیہ یا طرف اکبر۔ اور دھواں ہیتو یا سادھن
یا حد اوسط ہے۔ ہیتو وہ ہونا چاہئیے جسکے ساتھ سادھیہ کا تعلق لازمی ہو۔ جیساکہ اوپر
کی مثال میں دھوئیں کا آگ کے ساتھ ہے۔ درشٹانت اُسے کہتے ہیں جو سادھیہ
اور پکش کے تعلق کو ثابت کراوے۔ اور فریقین کی تسلی کردے۔ یہ دو طرح کا ہوتا
ہے۔ ایک سادھرم یا انوے روپ (مثبت یا موجب) جس میں صفت کی موجودگی
پائی جاوے۔ جیسے کہ تیسرے قضیہ میں دھوئیں کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ دوسرے
ویدھرم ویتریک روپ (منفی یا سالب) جو سادھیہ کی نفی سے سادھن کی نفی کا ثبوت
دے۔ جیسے جہاں آگ نہیں ہے وہاں دھواں نہیں ہے۔ جیسے تالاب۔ سادھیہ
اور سادھن میں جو تعلق لازمی ہوتا ہے اسکو ویاپتی کہتے ہیں۔ اور سادھن سے
جو سادھیہ کا علم ہوتا ہے۔ اُسے انومان بولتے ہیں۔ جہاں سادھیہ اور سادھن دونوں
پائے جاویں اُسے سپکش کہتے ہیں۔ جیسے رسوئی گھر۔ سادھیہ سے متضاد صفت رکھنے
والے کو بپکش کہتے ہیں۔ جیسے آگ کے واسطے تالاب۔

اوپر جو پانچ قضیہ بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم رشی کے نیائے شاستر میں بھی یہی پانچ
تسلیم کئے گئے ہیں۔ مگر بعض دفعہ دو ہی سے مطلب براری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ
تین سے۔ بعض دفعہ چار سے۔ بعض دفعہ پانچ سے۔ اس کا انحصار سمجھنے والے کی
عقل پر ہے۔ عقلمند آدمی صرف پہلے دو ہی قضیوں سے مطلب نکال لیتا ہے۔ آجکل

کو جا نچتے ہیں کہ کو نسا قیاس درست ہے۔ چنانچہ اگر چھڑکاؤ ہوتا۔ تو سڑک کے اِدھر اُدھر زمین خشک رہ جاتی۔ مگر یہاں تو تمام سڑک تر ہے۔ اِس لئے چھڑکاؤ نہیں ہوا ہے۔ تو شاید مینہ برسا ہو۔ اِس قیاس کو لے کر ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو بادل بھی نظر نہیں آتا ہے۔ اور اِدھر اُدھر کے مکانات کی چھتیں بھی تر ہیں۔ اِس طرح کی جانچ پڑتال کو آواسے یا استخراج کہتے ہیں۔ اب ہم نے جانچ پڑتال کے بعد یقین کر لیا کہ ضرور مینہ برسا ہے۔ تو اسکو وہا رنا یا تصدیق کہتے ہیں۔ پارتھ انومان ہے (دلیل استخراجی)، دوسری چیزوں کے ذریعے جانچ پڑتال کرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ وہی ہے جسکو ہم نے سوارتھ انومان کے تیسرے مرحلے آوائے میں بیان کیا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ "آوائے" میں پر ماتا (قیاس کرنے والے) کو خود بخود گیان ہوتا ہے۔ اور پرارتھ انومان میں دوسرے کے کہنے یا گرو کے اوپدیش سے۔ پارتھ انومان اس طرح کیا جاتا ہے۔

یہ پہاڑ آگ والا ہے

کیونکہ اس میں دھواں ہے۔

جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ضرور ہوتی ہے۔ جیسے رسوئی گھر۔

ایسے ہی اِس پہاڑ میں دھواں ہے۔

اِس لئے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔

انومان (دلیل یا حجت) کے ان پانچوں جملوں کو اویب یا بچن (قضیہ) کہتے ہیں۔ اِن میں سے پہلے جملے کا نام پرتگیا (دعوےٰ) ہے۔ دوسرے کا نام ہیتو (دلیل) تیسرے کا نام درشٹانت یا اُداہرن (تمثیل)، چوتھے کا نام اُپ نے (مطابقت) پانچویں کا نام نگمن (نتیجہ) ہے۔ ہر ایک اویب میں تین جزو ہوتے ہیں۔ پہلے کو دھرمی یا موضوع۔ دوسرے کو دھرم یا محمول۔ تیسرے کو لفظ وصل کہتے ہیں موضوع

نام نچھیپ ۔ کسی شخص کا نام صرف اسکو دوسرے سے تمیز کرنے کے لئے رکھنا جیسے کسی کا نام شیر سنگھ رکھنا ۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جس کا نام شیر سنگھ ہو ۔ اس میں شیر جیسے صفات یا بہادری وغیرہ بھی ہو ۔

ستھاپنا نچھیپ = کسی ایک شئے کو دوسری قرار دینا ۔ یہ دو طرح ہوتا ہے ۔ ایک تداکار ۔ دوسرے اتداکار ۔ تداکار سے مراد ہم شکل ہے ۔ جیسے مٹی کے کھلونے کو گھوڑے کی شکل کا بنا کر اس کو گھوڑا کہنا ۔ کسی شخص کی مورتی بنا کر اس کا وہی نام رکھنا ۔ جیسے ملکہ کی مورتی کو ملکہ کہنا ۔ مہابیر سوامی کی مورتی کو مہابیر سوامی کہنا ۔ اتداکار بمعنے غیر شکل ہے ۔ جیسے نقشہ پر ایک نشان لگا کر کہنا کہ یہ لاہور ہے ۔

دربیہ نچھیپ = ہونے والی بات کو اب خیال کرنا ۔ جیسے راجہ کے بیٹے کو راجہ کہنا ۔

بھاؤ نچھیپ = بموجب موجودہ حالت کے کہنا ۔ جیسے راج کرتے ہوئے کو راجہ کہنا ۔

انومان پرمان

انومان پرمان کو اردو میں قیاس ۔ یا دلیل و حجت کہتے ہیں ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۔

(۱) سوارتھ انومان یا دلیل استقرائی ۔ (۲) پرارتھ انومان ۔ یا دلیل استخراجی ۔

سوارتھ انومان کسی شئے کو حس سے محسوس کرنے کے بعد اسکی نسبت یقین کرنے کو کہتے ہیں ۔ اس کے چار مرحلے ہیں ۔ جنکو اوگرہ (مشاہدہ) (۲) ایہا (قیاس) (۳) اواے (استخراج) (۴) دھارنا (تصدیق) کہتے ہیں ۔ مثلاً فرض کرو کہ جب ہم ہوا خوری کر کے گھر واپس آئے ۔ تو سڑک بالکل خشک تھی ۔ مگر اب ایک گھنٹہ بعد جو کھڑکی سے جھانک کر دیکھا ۔ تو بالکل تر معلوم ہوئی ۔ اس پر ہم سوچتے ہیں کہ کیا ہوا ۔ ابھی تو سڑک خشک تھی اور ابھی تر ہو گئی ۔ لہٰذا سڑک کا تر دیکھنا " اوگرہ یا مشاہدہ " کہلاتا ہے ۔ اس پر کئی قیاس کئے جا سکتے ہیں کہ شاید مینہ برسا ہو ۔ یا چھڑکاؤ ہوا ہو ۔ یا کوئی نل پھٹ گیا ہو ۔ ایسے قیاسات کو " ایہا " کہتے ہیں ۔ پھر ہم ان قیاسات

کسونے کا کنگن لاؤ تو وہ آپ کو بالا لا کر نہیں دے گا۔ کیونکہ پریار تھک سنے سے کنگن اور باسے میں فرق ہے۔ اِس طرح ایک ہی شے سونا بلحاظ دربیار تھک سنے کے ایک ہے اور بلحاظ پریار تھک سنے کے انیک ہے۔ اور پھر وہی ایک بھی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اور جب ایک ہی شے ایک بھی ہووے۔ اور انیک بھی۔ تب وہ ناقابل بیان ہو گئی۔ اسکو اوک تبیہ یا انروچنی کہتے ہیں۔ اِس طرح ہر ایک شے کے زیادہ سے زیادہ سات پہلو ہو سکتے ہیں۔ جنکو جین منطق میں سپت بھنگ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) استی (۲) ناستی (۳) استی ناستی (۴) اوک تبیہ (۵) استی اوک تبیہ (۶) ناستی اوک تبیہ۔ (۷) استی ناستی اوک تبیہ۔

ہر ایک شے اپنے گُن اور پریائے کے لحاظ سے ہست ہے۔ اسکو استی کہتے ہیں دوسری شے کے لحاظ سے نیست ہے یعنے اِس میں دوسری شے کے گُن۔ اور پریائے نہیں ہیں۔ اِس لئے نیست یا ناستی ہے۔ جب ہر ایک شے اپنے گُن سے ہست اور دوسری شے کے گُن سے نیست ہے تو وہ استی ناستی ہے۔ ایک ہی شے میں استی ناستی دونوں گُنوں کے ہونے کی وجہ سے ناقابلِ بیان ہے۔ اسکو ہی اوک تبیہ یا انروچنی کہتے ہیں۔ پھر چونکہ شے میں ہستی کا گُن بھی ہے۔ اور وہ بیان بھی نہیں ہو سکتی اس لئے استی اوک تبیہ ہے۔ جبکہ شے نیست اور ناقابل بیان ہے لہذا ناستی اوک تبیہ ہے۔ پھر جب ایک ہی شے میں ہستی نیستی اور ناقابل بیانی تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ استی ناستی اوک تبیہ ہے۔ زیادہ حال سپت بھنگ ترنگنی اور شیاد باد منجری سے معلوم کریں۔

نچھیپ کی چار قسمیں ہیں (۱) نام نچھیپ (۲) ستھاپنا نچھیپ (۳) دربیہ نچھیپ (۴) بھاؤ نچھیپ۔

(۱) سدبھوت = گن اور گنی کو علیحدہ علیحدہ تصور کرنا۔ پھر اس کے بھی دو بھید ہیں۔

(۱) اُپچارت = اُپادھک گن اور گنی کو علیحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔ جیسے کہنا کہ جیو میں متی گیان ہے (ب) اَن اپچارت = نراپادھک گن۔ اور گنی کو علیحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔ جیسے کہنا کہ جیو میں کیول گیان ہے۔

(۲) اسدبھوت۔ دوسری چیز کو علیحدہ تصور نہ کرنا۔ اس کے دو بھید ہیں:۔

(۱) اُپ چارت = اپنے سے علیحدہ شے کو علیحدہ نہ سمجھنا۔ جیسے کہنا کہ یہ روپیہ میرا ہے

(ب) اَن اپچارت۔ ایسی دوسری شے کو علیحدہ نہ سمجھنا جو مل رہی ہو۔ جیسے یہ کہنا کہ یہ جسم میرا ہے۔

سپت بھنگ

ہر ایک شے کے کئی پہلو ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے اُس شے کا جاننا اور اُس کا بیان کرنا کئی پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہی شخص اگر ایک کا باپ ہے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے تیسرے کا ماموں ہے چوتھے کا نانا ہے۔ پانچویں کا تایا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کسی شے کو مختلف پہلوؤں سے جاننے اور بیان کرنے کو انیکانت کہتے ہیں۔ اور اسکو صرف ایک پہلو سے جاننے کا نام ایکانت ہے۔ آپنے سات اندھوں اور ہاتھی کی کہانی سُنی ہوگی۔ جنہوں نے اُس کو ہاتھ سے ٹٹول کر کسی نے ستون۔ جیسا۔ کسی نے چھاج جیسا۔ کسی نے لاٹھی جیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ ایکانت روپ کہلاتا ہے۔ اور سب کے بیان کو اکٹھا کر کے یہ کہنا کہ ہاتھی وہ جانور ہے جو کان کے لحاظ سے چھاج جیسا۔ پاؤں کے لحاظ سے ستون جیسا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اِس طرح کا بیان انیکانت روپ کہلاتا ہے۔ لہٰذا ہر ایک شے انیکانت روپ ہے۔ اسکی اور تمثیل سنئے۔ مثلاً ایک شخص سے کہیں کہ سونا لے آؤ۔ اور وہ آپ کے پاس سونے کا ایک بالا اٹھا لائے۔ تو دیا رتھک نئے سے وہ ٹھیک ہے۔ کیونکہ بالا بھی دربیہ کے لحاظ سے سونا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی کو کہیں

(۲) اسد بھوت (۳) اُپ چرت = وستو (شے) اور اُس کا گن علٰحدہ علٰحدہ نہیں ہیں۔ اور ایسے ہی وستو اور اُسکے پریائے علیٰحدہ علٰحدہ نہیں ہیں۔ مگر گن اور گنی اور پریائے اور پریائی میں بھید (تمیز) کرکے ان کا علٰحدہ ذکر کرنا۔

"سد بھوت بیوہارنے" ہے کسی ایک شے کی خاصیت کا دوسرے میں اطلاق کرنا

"اسد بھوت بیوہار سنئے" ہے۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اپنی قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے چاند کے عکس کو چاند کہنا (۲) دوسری قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے متی گیان کو مورتیک کہنا (۳) سجاتی بجاتی میں۔ سجاتی اور بجاتی دونوں کا اطلاق کرنا۔ جیسے جیو اور اجیو کو جو دونوں گیان کا وشے ہیں۔ گیان کہنا۔ اُپ چرت سنئے (جسکو اُپ چرتا اسد بھوت بیوھارنئے بھی کہتے ہیں) کا اطلاق بلحاظ غرض و تعلق کے ہوتا ہے۔ اسکے تین بھید ہیں۔

(۱) سجاتی = اپنی قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے بیٹے کو کہنا کہ یہ میرا ہے

(۲) بجاتی دوسری قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے محل و مکان کی نسبت کہنا کہ یہ میرے ہیں۔

(۳) سجاتی بجاتی = دونوں قسم کی اشیاء میں اطلاق کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ یہ گاڑی میری ہے۔ گاڑی میں جیو اور اجیو دونوں شامل ہیں۔

کسی کسی شاستر میں سنئے کے بھید اس طرح بھی بیان کئے گئے ہیں۔

نشچے سنئے = کسی شے کو اُس کے گن سے علٰحدہ تصور نہ کرکے اُس کا ذکر کرنا۔ اسکے دو بھید ہیں۔ (۱) شدھ = شے کا اُسکے شدھ گن کے مطابق ذکر کرنا۔ جیسے جیو کو سروگیہ یا پرماتما کہنا۔ (۲) اشدھ = اشدھ یا اُپادھک گن کے لحاظ سے ذکر کرنا۔ جیسے جیو کو سکھی دکھی کہنا۔

بیوہار سنئے = شے کا اُس کے گن سے علٰحدہ تصور کرکے ذکر کرنا۔ اسکے دو بھید ہیں

۱؎ سجاتی = ہم جنس ۲؎ بجاتی = غیر جنس ۳؎ گیان کا وشے = جاننے کے لائق ۔

(۴) بیوہار کسی شے کا بیان بلحاظ اُس کے پریائے (حالت) کے نیگم سے ہے +
نیگم سے کی تین قسمیں ہیں (۱) بھوت نیگم سے = جو حالت شے کی پہلے گذر چکی ہے
اُس کا اطلاق حال میں کرنا۔ جیسے دیوالی کے دن کہنا کہ آج مہابیر سوامی کے موکش کا
دن ہے (۲) بھاوی نیگم سے = ہونے والی حالت کا اطلاق حال میں کرنا۔ مثلاً راجہ کے
بیٹے کو راجہ کہنا (۳) برتمان نیگم سے = جو حالت شروع میں ہو گئی ہے۔ مگر مکمل نہیں ہوئی۔
اُسکے لحاظ سے ذکر کرنا۔ مثلاً کوئی شخص چولہے میں آگ سلگائے۔ اُس سے پوچھیں کہ کیا
کرتے ہو۔ وہ جواب دے کہ روٹی پکاتا ہوں۔ تو اس کا یہ کہنا برتمان نیگم سے ہے۔
"سنگرہ" بلحاظ جنسیت ذکر کرنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً گھوڑے یا آدمی کا ذکر بلحاظ اُس کی
جنسیت کے کرنا۔ فردیت کے ساتھ نہ کرنا۔ فردیت کے لحاظ سے ذکر کرنے کو "بیوہار سے"
کہتے ہیں۔ جیسے گھوڑے کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہنا کہ یہ تازی یا ترکی ہے۔ "پریارتھک سے"
کے چار بھید ہیں (۱) رجو سُوتر (۲) شبد (۳) سمبھی رُوڈھ (۴) ایوم بھوت۔
رجو سُوتر = وستو کی حالت سابقہ اور آئیندہ کو چھوڑکر اُس کا ذکر بحالت موجودہ کے کرنا
مثلاً مولک رام پہلے بابو تھا۔ اب بزاز ہے۔ تو مولک رام بزاز کہکر اُس کا ذکر کرنا۔
شبد = لفظوں کا مفہوم اُنکے معنے کے لحاظ سے سمجھنا۔ مثلاً ارہنت اُسکو کہنا جس نے
کرموں کا ناش کر دیا ہو۔ اُسکو نہ کہنا جو صرف نام ماتر ہو۔ جیسے اگر کسی کا نام ارہنت ہو۔
تو اس کو ارہنت نہ ماننا +
سمبھی رُوڈھ = یا سم بھرودھ = لفظ کے معنے متکلم کی منشا کے مطابق سمجھنے۔ مثلاً بجلی کو
کڑکتے دیکھکر کوئی کہے کہ دیکھو کیسے نقارے بج رہے ہیں۔ تو یہاں نقارے سے
مراد کڑک سے ہے۔ نہ کہ اصلی نقارے سے۔ ایوم بھوت = کسی شے کا نام بلحاظ اُسکے
موجودہ گن کے کہنا۔ جیسے انصاف کرتے ہوئے کو منصف کہنا۔ دوسرے وقت نہ کہنا
اس طرح نیچے کے سات بھید بیان کئے گئے ہیں۔ بیوہار کے تین بھید ہیں (۱) سد بھوت

ایک بات سے دوسری بات نکالنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ موتی رام اکاؤنٹنٹ ہے اس لئے وہ اس خاص سوال کو ضرور حل کر سکتا ہوگا۔ ابھاؤ (نفی) ایک شے کی غیر موجودگی سے اُس کی مخالف شے کا نتیجہ نکالنا۔ جیسے اگر کہیں آج گرمی نہیں ہے تو اس سے نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج سردی ہے۔ لیکن یہ اُپمان۔ آپتہ۔ ارتھاپتی سمبھو۔ اور ابھاؤ سب انومان کی قسمیں ہیں۔ اور ۳ کی ذیل میں داخل ہیں۔ اِس لئے جین منطق میں پرتکیش۔ انومان اور آگم۔ تین ہی پرمان مانے ہیں۔ ایسے ہی یوگ۔ اور سانکھیہ۔ اور وشیشک درشن میں بھی تین ہی پرمان مانے ہیں۔ منوجی بھی تین ہی پرمان مانتے ہیں۔ گوتم رشی کے نیائے درشن میں اُپمان کو علیحدہ پرمان سمجھ کر چار پرمان تسلیم کئے ہیں۔ اور جیمنی رشی ارتھاپتی۔ اور ابھاؤ کو ملا کر چھ پرمان مانتا ہے۔ بودھ پرتکیش اور انومان۔ دو پرمان مانتے ہیں۔ چارواک ناستک صرف ایک پرتکیش کو ہی پرمان مانتا ہے۔

پرمان سے جانی ہوئی شے کے ایک پہلو کو سے نے" کہتے ہیں سے نے کی دو بڑی قسمیں ہیں (۱) نشچے نے یا بھوتارتھ نے ایک شے جیسی وہ اپنی خاصیت جبلی سے ہے اُس کو ویسا ہی کہنا۔ جیسے یہ کہنا کہ جیو مرتا ہی نہیں ہے +

(۲) بیوہار نے یا ابھوتارتھ نے۔ یا اُپچار نے۔ یا اُپ نے۔ ایک شے کو دوسری شے کے تعلق کی وجہ سے کسی اور طرح پر بیان کرنا۔ جیسے جسم کے لحاظ سے کہنا کہ جیو مرتا ہے۔

نشچے کے دو بھید ہیں (۱) دربیا رتھک (۲) پریایارتھک۔ ہر شے میں دو طرح کے گن ہوتے ہیں۔ وشیش اور سامانیہ۔ سامانیہ گن وہ ہوتے ہیں جو اور وستوؤں میں بھی ہوں۔ اور وشیش وہ گن ہیں جو خواص اُن ہی وستو میں ہوں۔ سامانیہ جنسیت اور وشیش فردیت کو کہتے ہیں۔ وستو کے وشیش گن کا لحاظ نہ کر کے سامانیہ گن کے لحاظ سے کہنا دربیارتھک نے ہے۔ جیسے کڑے۔ کنڈل وغیرہ کو سونا کہنا۔ اور سامانیہ گن کا لحاظ کر کے وشیش گن کے لحاظ سے کہنا۔ پریارتھک نے ہے۔ جیسے کڑے کو کڑا کہنا۔ دربیارتھک نے کے تین بھید ہیں (۱) نیگم (۲) سنگرہ

یہ وہی ویودت ہے۔ دوسرا "سادرسیہ پرتیہ بہی گیان" یا مشابہت۔ جیسے بیل۔ گائے
جیسا ہوتا ہے۔ تیسرے "ودھی سادرسیہ" یا غیر مشابہت۔ جیسے بھینس گائے جیسی نہیں
ہوتی۔ ویاپتی (تعلق لازمی) کے گیان کو ترک کہتے ہیں۔ دھارنا۔ سمرتی۔ اور پرتیہ بہی
تینوں ترک کے کارن ہیں۔ ترک سے جانے ہوئے تعلق میں سے کارج کو دیکھہ کر کارن کے
جاننے کو انومان کہتے ہیں۔ مثلاً دور سے دھوئیں کو دیکھ کر یہ سمجھنا کہ یہاں آگ ضرور ہے
سمرتی اور ترک انومان کے کارن ہیں۔ ہم انومان کا ذکر آگے چلکر تفصیل کے ساتھ کرینگے۔
آپت کے بچن کو آگم کہتے ہیں۔ اور آگم کے ذریعہ جو گیان ہو۔ اسکو آگم پرمان کہتے ہیں۔
آپت سے مراد وہ شخص ہے جو سروگیہ۔ ویتراگ اور ہتوپدیشک ہو۔ اور جس کا کہنا۔ قابل اعتبار
ہو۔ اس طرح پروکش پرمان کی ۵ قسمیں۔ سمرتی۔ پرتیہ بہی اور ترک۔ انومان۔ اور آگم بیان
کی گئی ہیں۔ جسکو غور سے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ سمرتی۔ پرتیہ بہی۔ اور ترک۔ یہ تینوں۔
انومان کے مرحلے ہیں۔ لہذا مختصراً جین شاستروں کے بموجب پروکش پرمان کی دو ہی
قسمیں سمجھنی چاہئیں۔ یعنے انومان۔ اور آگم۔ ان میں پرتیکش کو ملاکر پرمان تین قسم کے
ہیں۔ پرتیکش۔ انومان۔ اور آگم۔ پرمان کی زیادہ سے زیادہ آٹھ اقسام مانی جاتی ہیں۔
پرتیکش۔ انومان۔ شبد۔ اپمان۔ ایتہ۔ ارتھاپتی۔ سنبھو وابھاؤ۔ ان میں سے پہلے تین کی
تعریف تو پہلے ہو چکی ہے۔ اپمان تشبیہ کو کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ نیل گائے عام گائے
جیسی ہوتی ہے۔ اب ایک شخص جنگل میں گیا۔ اور اُس نے وہاں گائے جیسا ایک جانور
دیکھا۔ تو اسکو معلوم ہوا کہ یہ نیل گائے ہے۔ اس طرح کی تشبیہ کو اپمان کہتے ہیں۔
ایتہ روایت یا تاریخ کو کہتے ہیں۔ یعنے جو بات بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں۔ اُس کا
نام ایتہ پرمان ہے۔ ارتھاپتی مطلب نکالنے کو کہتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ ہرنامداس
دن کو نہیں کھاتا۔ لیکن خوب موٹا ہے۔ تو ایسا کہنے سے یہ مطلب نکالنا کہ اگر ہرنامداس
دن کو نہیں کھاتا تو رات کو کھاتا ہوگا۔ اس کا نام ارتھاپتی ہے۔ سنبھو (ممکن) سے مراد

بھی ہو سکتا ہے۔ جو ہر شے کو جان سکتا ہو۔

اس زمانہ میں بھرت چھیتر میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ جمبو سوامی (دیکھو صفحہ ۱۷۰) کے بعد پھر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا۔ پہلے زمانہ میں ایسے بہت سے رشی منی گذرے ہیں۔ جن کا بتایا ہوا ستاروں۔ سیاروں کا حال اور لاکھوں قسم کی اوویات کا علم آج تک رائج ہے۔ پرتکیش کے لئے کسی پرمان کی ضرورت نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے آتما کو خود بخود بذریعہ اودھ۔ من پریہ یا کیول گیان معلوم ہو جسکو آتما بذریعہ حواس خمسہ و من کے بلاشک وشبہہ جانتا ہے۔ اس میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دلیل کرنے کی ضرورت جب ہی ہوتی ہے۔ جب کوئی شے ظاہرا طور پر معلوم نہ ہو سکے۔ لہٰذا غیر ظاہر شے کے معلوم کرنے کے پانچ ذریعہ ہیں۔ یا یوں کہئے کہ پروکش پرمان کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) سمرتی۔ (۲) پرتیہ بھی (۳) ترک (۴) انومان (۵) آگم ✦

جیو ہارک پرتکیش کے ذریعہ سے جس چیز کو۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آواے۔ اور دھارنا۔ یا انوبھو کے سلسلے سے جانی تھی۔ اس جانی ہوئی شے کو لفظ "وہ" سے یاد کرنے کا نام سمرتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ وہ دیو دت جس کو ہم نے پہلے دیکھا تھا سمرتی دھارنا کے بدون نہیں ہوتی۔ دھارنا اور سمرتی کے جوڑ سے جو گیان ہو اسکو "پرتیہ بھی" کہتے ہیں۔ دھارنا کا اطلاق لفظ "یہ" کے ذریعہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور سمرتی کا لفظ "وہ" کے ساتھ۔ ان دونوں کے جوڑ سے پیدا ہونے والا۔ یا دونوں میں مشابہت کا جتلانے والا گیان "پرتیہ بھی" ہے۔ مثلاً یہ وہی دیو دت ہے۔ گائے بیل کے مشابہ ہے۔ بھینس گائے جیسی نہیں ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ ✦

مذکورہ بالا تمثیلوں سے "پرتیہ بھی" کی تین بڑی قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک "ایکتو پرتیہ بھی گیان" جس میں پہلے جانی ہوئی اور اب موجودہ دونوں ایک ہی شے ہوں۔ مثلاً

مان سک یا یوگک پرتیکش کہتے ہیں۔ یہ ہر ایک شخص کو نہیں ہوتا۔ بلکہ خاص خاص اشخاص کو صفائی قلب۔ صدق عقیدت و کثرت ریاضت سے ہوتا ہے۔ جین فلاسفی اور منطق میں ایسے ہی پرتیکش کو۔ پرتیکش کہا ہے۔ بیوہارک پرتیکش کو جین فلاسفی میں پروکش کہتے ہیں۔ رکیونکہ یہ آتما کو پر (دوسرے) یعنے حواس خمسہ کے سہارے ہوتا ہے۔

بیوہارک پرتیکش کے چار بھید ہیں۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آواے۔ اور دھارنا۔ انکا منشا اور مطلب متی گیان کے ذیل میں صفحہ ۱۸۰ کتاب ہذا پر بیان کیا جاچکا ہے۔ پرمارتھک پرتیکش کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بکل (جزوی) پرتیکش۔ دوسری سکل (کلی) پرتیکش۔ اودھ اور من پریہ گیان بکل پرتیکش یا جزوی پرتیکش ہیں۔ کیونکہ ان سے اشیار کا علم ایک خاص حد تک ہوتا ہے۔ اور کیول گیان سکل پرتیکش ہے۔ کیونکہ یہ کل اشیار کا علم ہر سہ زمانہ کے متعلق جانتا ہے۔ جین مذہب کے بموجب جب کسی جیو سے کرم کی آلودگی علٰحدہ ہو جاتی ہے۔ تو اسکو کیول گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ شخص ایسی حالت میں ہر ایک کی ہر ایک حالت سابقہ۔ آیندہ اور موجودہ کو من وعن ایسی جانتا ہے جیسے ایک معمولی شخص اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ سکتا ہے۔ عام لوگ ایسے شخص کے ہونے میں شبہ کرتے ہیں۔ مگر جین شاستروں میں اسکے ثبوت میں انومان ہونے کی دلیل دی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے لطیف ہوتی ہے جیسے پرمانو۔ جو شے گذشتہ زمانہ میں گذری ہے جیسے رام وراون۔ جو شے بہت دور ہے جیسے ملک امریکہ۔ اگرچہ ہر ایک شخص کو پرتیکش نہیں ہے۔ مگر ان کو کسی نے ضرور دیکھا ہے۔ اس لئے اس کا ماننا مناسب ہے۔ جب ان اشیا کو آپنے انومان سے مان لیا۔ اور انومان اس کا ہی ہوتا ہے جس کا کسی نہ کسی شخص کو پرتیکش ہو۔ اس لئے جب پرمانوؤں کا ہونا آپنے مان لیا۔ تو ایسے ہی اس شخص کا ہونا بھی تسلیم کرلینا چاہئیے جو انکو دیکھ سکتا ہے۔ نیز دنیا میں کسی کا گیان کم کسی کا زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی یہ انومان کیا جاسکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا

بتلانے میں ہے۔ کیونکہ یہ گن آکاش میں ہی پایا جاتا ہے۔ اسنبھو (ناممکن) اسکو کہتے ہیں
جو پرتکیش وغیرہ پرمان کے برخلاف ہو۔ جیسے کہ کہیں کہ گدھے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔
ایشور سرا الطرب ویاپک ہوتا ہوا سرشٹی کرتا ہے ✦

سمیک گیان کو پرمان کہتے ہیں۔ سمیک سے مراد اصلی سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
پرمان بھی وہی ہوتا ہے۔ جس سے شے کا علم من وعن ہوجائے۔ اور جس میں تین نقص
سنشے وپرجے یا وبھرم اور اندھ وسائے یا بھرم نہ ہو۔ سنشے اسے کہتے ہیں جہاں دو یا زیادہ
باتوں میں سے کسی ایک پر یقین نہ کیا جاسکے۔ جیسے دور سے درخت کے ٹھنڈ کو دیکھ کر
یہ کہیں کہ آیا یہ ٹھنڈ ہے یا کوئی آدمی ہے۔ ایسے موقعہ پر ٹھنڈ اور آدمی دونوں کے
ہونے میں شبہ ہے۔ اسکو سنشے کہتے ہیں۔ ایسے ہی الیغور کو دیالو اور نیائے
کارتی بتلانے میں ✦

وپرجے۔ (متضاد) کسی شے کے بالکل برخلاف سمجھنے کو کہتے ہیں۔ جیسے سیپ کو غلطی
سے چاندی سمجھنا۔ پاک ذات پرماتما کو کرم پھل دینے والا بتلانا۔ اہنسا ملی یگ اور قربانی
میں دھرم ماننا ✦

اندھ وسائے اسکو کہتے ہیں۔ جب کچھ بھی پتہ نہ ہوسکے کہ کیا ہے۔ مثلاً رستہ چلتے
آدمی کے پاؤں میں کچھ لگے۔ اور وہ کہے کہ یہ کیا ہے۔ جس گیان میں سنشے۔ وپرجے۔ اور
اندھ وسائے نہ ہوں وہی اصلی گیان سمجھا جاتا ہے۔ اسکو ہی سمیک گیان کہتے ہیں۔
اور یہی پرمان ہوسکتا ہے۔ شکیہ علم پرمان نہیں ہوسکتا ✦

پرمان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک پرتکیش یا ثبوت بدیہی۔ دوسرے پروکش یا ثبوت
غیر بدیہی وقیاسی۔ پھر پرتکیش کی دو قسم ہیں۔ ایک بیوہارک۔ دوسرے پرمارتھک۔ بیوہارک
پرتکیش وہ ہے جو حواس خمسہ اور من کے ذریعے ہوتا ہے۔ پرمارتھک پرتکیش وہ ہے
جو آتما کو بدون حواس خمسہ کی مدد کے خود بخود ہوتا ہے۔ ایسے پرتکیش کو ہندو فلاسفی میں

گلابی رنگ کا ہوتا ہے تو یہ اس کا لکشن ہے۔ اور پھر جب لکشن کے ذریعہ ایک خاص
پھول کو چن کر دیکھیں کہ آیا یہ لکشن اس میں ہے یا نہیں تو اس کو پریکشا کہتے ہیں۔ جب
پریکشا کے ذریعہ یقین ہو جائے کہ یہ گلاب کا ہی پھول ہے تو اسکو سمیک گیان کہتے ہیں
اس واسطے علم منطق کا جاننا جو سمیک گیان ہونے کا ذریعہ ہے نہایت ضروری ہے۔

لکشن ایسا ہونا چاہئے جس کے ذریعہ ہم ایک خاص مطلوبہ شے کو جسکو لکشیہ
کہتے ہیں۔ اشیا کے ڈھیر میں سے پہچان لیویں۔ لکشن دو طرح کا
ہوتا ہے۔ ایک آتم بھوت۔ دوسرا اناتم بھوت۔ جو لکشن شے سے علیحدہ نہ ہو سکے۔ اس کو
آتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے آگ کا لکشن گرمی جیو کا لکشن گیاتا و درشٹا دیکھنے والا۔
دیکھنے والا۔ جو لکشن شے سے علیحدہ ہو سکے اُسکو اناتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے امولک رام
کا لکشن ٹوپی یا ڈنڈے والا۔ جیو کا لکشن اچھا۔ دویش پریتن۔ سکھ۔ دکھ والا۔

اصلی لکشن وہ ہوتا ہے جس میں تین نقص۔ ابیاپتی۔ اتی بیاپتی۔ اور اسمبھوی
پائے جاویں۔ جس لکشن میں ان میں سے کوئی نقص پایا جائے۔ وہ لکشن نہیں ہے۔ بلکہ
لکشنا بھاش ہے۔ لکشنا بھاس سے مراد ایسا لکشن ہے جو اصل لکشن تو نہ ہو۔ مگر غلطی
سے لکشن جیسا معلوم پڑے۔ ابیاپتی اسکو کہتے ہیں جو شے کے صرف ایک حصہ میں پایا جائے
مثلاً یہ کہنا کہ حیوان وہ ہے جن کے سر پر سینگ ہوں۔ مگر بہت سے حیوان بدون سینگ
کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسے ہاتھی گھوڑا۔ نیز یہ کہنا کہ ایشور سرشٹی کرتا۔ دنیا کے کاری ہے۔ مگر
پرلے کال میں بیکار رہتا ہے۔ اس لئے ان لکشنوں میں ابیاپتی دوش ہے۔ اور وہ شناخت
کا کامل ذریعہ نہیں ہے۔ اتی بیاپتی وہ دوش ہے جو شے مطلوبہ میں بھی ہو اور بہت سی
اور چیزوں میں بھی ہو۔ جیسے کوئی شخص چرواہے سے سوال کرے کہ گوپی چند کی گائے کونسی
ہے۔ وہ اس کا جواب دے جس کا رنگ گورا ہے۔ مگر گلے میں گورے رنگ کی بہت سی گائیں
ہیں۔ اس لئے گوری صفت کہنے میں ابیاپتی دوش ہے۔ ایسا ہی ایشور کو سرب ویاپک

کیول گیان کی تعریف

(۵) کیول گیان۔ ہمہ دانی کو کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے ماضی و مستقبل و حال کا و طبقات سفلی و ارضی۔ وسماوی کا۔ روح و مادہ وغیرہ دریوں کی ہر حالت اور کیفیت کا حال یک لخت معلوم ہوتا ہے۔ اِس گیان کی کوئی قسم نہیں ہے۔

مت۔ شرت۔ اودھ۔ من پریہ۔ و کیول گیان۔ جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں کومت۔ کو شرت۔ کو اودھ۔ قاکر گیان کی آٹھ قسمیں کہلاتی ہیں۔ متھیا درشٹی (کاذب الاعتقاد) کو جو متی گیان ہوتا ہے۔ وہ کومتی کہلاتا ہے۔ اور اسکو جو شرتی گیان ہوتا ہے وہ کوشرتی کہلاتا ہے اور نا کیوں کو جا اودھ گیان ہوتا ہے۔ وہ کو اودھی کہلاتا ہے۔ لفظ کو کے معنے کھوٹے کے ہیں۔ لہذا کومتی سے مراد کھوٹا متی گیان۔ کوشرتی سے۔ کھوٹا شرتی گیان۔ اور کو اودھی سے مراد کھوٹا اودھ گیان ہے +

دربیوں یعنی دنیاوی اشیار کا گیان "پرمان" اور "نے" کے ذریعہ ہو۔ ان کا بیوہار یا برتاؤ "نکھیپ" کے ذریعے ہوتا ہے۔ پرمان وہ ذریعہ ہے جس سے کوئی شے جانی جاوے۔ جاننے والے کو "پرماتا" اور اس شے کو "پرمے" کہتے ہیں۔

"نے" "کسی شے کو اس کے ایک خاص سبھاؤ کے لحاظ سے بیان کرنے کو کہتے ہیں نکھیپ" قرار دینے کا نام ہے۔

منطق

پرمان اور نے کی جس علم میں تشریح کی جاوے اس کو نیائے یا منطق کہتے ہیں۔

منطق میں پرمان اور نے کا: گرودیش۔ لکشن۔ اور پریکشا کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

گرودیش کسی شے کے نام لینے کو کہتے ہیں۔ جیسے اگر ہم کو گلاب کا حال معلوم کرنا ہے تو جب ہم گلاب کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ایک پھول ہوتا ہے تو یہ اس کا اودیش ہے۔ اور جب ہم یہ بیان کریں کہ اس میں سے خوشبو آتی ہے۔ اور وہ उद्देश

معلوم ہوجاتا ہے اور وہ دو قسم کا ہے۔

(۱) بھو پرتیہ मवप्रत्य جو دیوتا نارکی یعنے بہشتیوں و دوزخیوں کے پیدائیش سے ہی ہوتا ہے۔

(۱) چھیوپ سم منت - جو کرموں کے ناش اور کمزور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اسکی چھ اقسام ہیں۔ (۱) انوگامی - وہ جو دوسرے قالب میں بھی ساتھ جاتی ہے (۲) انونگامی - جو دوسرے قالب میں ساتھ نہیں جاتی - (۳) بردھمان - جو جس مقدار سے پیدا ہوتا ہے اس سے بوجہ سمیک درشن وغیرہ اوصاف کے زیادتی کے بڑھتا چلا جاتا ہے (۴) ہے مان - جو بوجہ ان اوصاف کی کمی کے گھٹتا چلا جاتا ہے (۵) اوستھت وہ ہے جو مقدار سے پیدا ہوتا ہے - اسی مقدار میں کیول گیان ہونے تک قائم رہتا ہی (۶) ان اوستھت جو سمیک درشن - گیان وغیرہ کی کمی و بیشی کے ساتھ کم و بیش ہوتا رہتا ہے +

من پریہ گیان کی تعریف اور اقسام

(۱) من پریہ گیان وہ علم ہے - جس کے ذریعے سے دوسرے کے دلی خیالات معلوم ہو جاتے ہیں - اسکی دو اقسام ہیں

(۱) رجومتی - جس کے ذریعے دوسرے کے ارادہ کی اور دل وجسم و زبان سے کی ہوئی سیدھی بات جانی جاتی ہے - اس گیان سے اگلے و پچھلے دو جنم کی اور زیادہ سے زیادہ آٹھ جنم کی اور فاصلہ کے لحاظ سے کم سے کم چار کوس کی اور زیادہ سے آٹھ یوجن یعنے ۳۲ کوس کی بات جانی جاتی ہے - یہ گیان حاصل ہو کر چھوٹ بھی جاتا ہے -

(۲) بپل متی - اس کے ذریعے دوسرے کے ارادے میں جو بات ہو - ایک دوسرے کے دل و زبان اور جسم سے کی ہوئی ٹیڑھی بات بھی معلوم ہو جاتی ہے - اس سے کم سے کم اگلے پچھلے سات جنم کے اور فاصلہ کے لحاظ سے چار یوجن یعنے ۳۲ کوس کی بات معلوم ہوتی ہے - زیادہ کی کچھ حد نہیں - یہ گیان حاصل ہو کر پھر نہیں چھوٹتا +

جسکی حالت کبھی تبدیل نہ ہو (۷) الپ [illegible] تھوڑی چیزیں (۸) الپ بدھ تھوڑی قسم کی چیزیں - (۹) اپیپت = ظاہر شے (۱۰) انی سرت - وہ چیز جس کا کل حصہ باہر نکلا ہوا نظر آوے (۱۱) اکت کسی کی بتلائی ہوئی چیز (۱۲) آدھرو - جلد جلد حالت بدلنے والی چیز -

ہندا ارتھ کے

(۱) آنکھ (۲) کان (۳) ناک (۴) زبان (۵) جسم (۶) دل = ۶
(۱) اوگرہ (۲) ایہا (۳) آوا سے (۴) دھارنا = ۴
(۱) بہو بہو بدھ وغیرہ بہ تفصیل بالا = ۱۲

۶×۴×۱۲ = ۲۸۸ بہید

اونجن کے جس کا صرف اوگرہ ہی ہوتا ہے - ایہا - آواسے دھارنا نہیں ہوتا - اور جس کا علم آنکھ و دل کے سوائے باقی چار حواسوں کے ذریعہ ہوتا ہے ۱۲×۴ = ۴۸ بہید

اس طرح مت گیان کے کل = ۳۳۶ بہید یا اقسام ہیں

شرت گیان کی تعریف

(۲) شرت گیان وہ علم ہے جو حواس خمسہ و دل کے ذریعے معلوم ہوئے ہوئے علم میں قوت متمیزہ اور متخیلہ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے متی اور شرتی گیان میں یہ فرق ہے کہ متی گیان حواس کے ذریعہ جانے ہوئے گیان کو کہتے ہیں - جیسے ایک راگ کی آواز کان میں پڑنا - اور شرتی گیان متی گیان سے جانی ہوئی چیز کو قوتِ متمیزہ اور متخیلہ کے ذریعے دلیل کر کے اسکی تفصیل کرنے کو کہتے ہیں جیسے کان سے راگ کی سنی ہوئی آواز سے یہ پہچاننا کہ یہ مالکوس راگ ہے - یا ہنڈول - متی گیان کو اردو میں مشاہدہ اور شرتی گیان کو تجربہ کہتے ہیں - متی اور شرتی گیان ہر ایک جیو کو ہوتا ہے - مگر کسی کو کم اور کسی کو زیادہ +

اودھ گیان کی تعریف و اقسام

(۳) اودھ گیان وہ علم ہے - جسکی وجہ سے اپنے یا دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ اور دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک

مت گیان کے ۳۳۶ بھید۔ یا اقسام

دُنیا میں جتنی اشیا ہیں۔ وہ سب حواس خمسہ (آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان جسم۔ اور دل) ان چھ کے ذریعے سے جانی جاتی ہیں۔ یعنے کسی شے کے جاننے کے لئے یہ ضرور ہے کہ وہ حواس خمسہ میں سے کسی ایک حس سے ملے۔ اور دل اُسکی طرف متوجہ ہو۔ جس شے کو اس طرح جانکر اُس کی موجودگی بالیقین ہوجائے اُسکو ارتھ کہتے ہیں۔ اور جسکی موجودگی میں شک ہے اُس کو بینجن व्यंजन کہتے ہیں۔ مثلاً کان میں بھنک سی پڑی اور یکایک نکل گئی یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ بھنک کدھر سے آئی تھی۔ ناک میں کچھ خوشبو سی آئی اور جھٹ بند ہوگئی۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ کہاں سے آئی تھی۔ بلکہ یہ بھی شک رہا کہ آئی بھی تھی یا نہیں۔ ایسی مشتبہ شے بینجن کہلاتی ہے۔ بینجن لطیف شے ہوتی ہے جو آنکھ سے دکھلائی نہ دے باقی چار حواسوں کے ذریعے سے محسوس ہو۔ بینجن شے کے ساتھ دل کا بھی تعلق ہوتا ہے کسی شے کو کسی حس کے ساتھ ملنے کے بعد (جو درشن کہلاتا ہے) اُس کا جاننا چار قسم کا ہے (۱) اوگرہ अवग्रह درشن کے بعد ذرا تفصیل سے جاننا۔ مثلاً یہ کہ یہ شے سفید ہے۔ (۲) ایہا ईहा اُس شے کو شبہ کے ساتھ یہ خیال کرنا کہ آیا یہ کوئی جھنڈی ہے۔ یا بگلوں کی قطار (۳) آوائے अवाय اُس شبہ کو بھی دُور کر کے یہ یقین ہوجانا کہ یہ جھنڈی ہی ہے (۴) دھارنا۔ اُس یقین کی ہوئی چیز کو ہمیشہ یاد رکھنا اور پھر نہ بھولنا۔ منطق میں ان چاروں قسموں کو دلیل استقراری کے چار مرحلے کہتے ہیں۔ اور ان کا نام مشاہدہ۔ قیاس۔ دلیل استخراجی۔ اور تصدیق ہے۔ جن اشیا کو جانا جاتا ہے۔ اُنکی ۱۲ حالتیں ہیں (۱) بہو बहु ایک ہی قسم کی بہت سی چیزیں (۲) بہو بدھ बहुविध بہت سی قسم کی مختلف چیزیں۔ (۳) چھپت क्षिप्र چھپی ہوئی چیزیں۔ (۴) انی سرت अनिःसृत وہ چیز جس کا تھوڑا حصہ۔ باہر نکلا ہوا نظر آوے (۵) انوکت अनुक्त جو ان کسی دوسرے کے تعلق کی ہوئی چیز (۶) دہرو ध्रुव ایسی چیز

(۳۹) ترشنج گیتا نو پردھی (۴۰) ترشنج آیو (۴۱) اودیرت ۔ سچے اعتقاد والا جنم آئندہ میں نرک اور ترشنج گتی یعنے دوزخ اور حیوانات مطلق کے قالب میں تو جاتا ہی نہیں ہے انسانی قالب میں بھی ادنےٰ خاندان میں نہیں پیدا ہوتا ۔ مفلس نہیں ہوتا ۔ کم عمر نہیں ہوتا ۔ بلکہ عظمت والا ۔ علم والا ۔ خوبصورت ۔ طاقتور ۔ مشہور و معروف ۔ نیک صفت نیک خصلت ۔ فارغ البال (سکھی) فاتح ۔ راجہ مہاراجہ ۔ شاہنشاہ ۔ زاہد ۔ پارسا ۔ تیرتھنکر وغیرہ ہوتا ہے ۔ دیوتا ہونے کی حالت میں اندر ہونے کے سکھ بھوگتا ہے ۔ اور آخر کار نجات حاصل کرتا ہے +

سمیک گیان یا سچا علم سچا گیان (علم) اشیاء کی کیفیت و ماہیت بلا افراط و تفریط یا اختلاف جیسی ہے ویسی ہی بلاشک و شبہ جاننے کا نام ہے ۔

گیان کی ۵ قسمیں ہیں ۔ (۱) مت گیان (۲) شرت گیان (۳) اودھ گیان (۴) من پریہ گیان (۵) کیول گیان ۔ +

مت گیان کی تعریف (۱) مت گیان وہ علم ہے جو حواس خمسہ اور دل کے ذریعہ سے ہوتا ہے ۔ سمرتی ۔ سنگیا ۔ چنتا ۔ ابھی نبودھ یا انومان بھی مت گیان میں داخل ہیں ۔ گو علیحدہ علیحدہ نام ہونے سے علیحدہ معلوم ہوتے ہیں ۔ جانی ہوئی چیز کے یاد رکھنے کو سمرتی (حافظہ یا یادداشت) کہتے ہیں ۔ پہلے دیکھی ہوئی چیز کو پھر دیکھ کر پہچاننا کہ یہ وہی ہے سنگیا یا پرتی ابھی گیان (شناخت) کہلاتا ہے ۔ مقررہ تعلق کو دیکھ کر کسی بات کا جاننا و یاپتی یا ترک (دلیل) یا چنتا ہے ۔ مثلاً برسات کے موسم میں مور بولتے ہوئے دیکھ کر یا گرمی کے موسم میں چیونٹیوں کو انڈے لیکر دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھ کر یہ نتیجہ نکالنا کہ بارش ہوگی ۔ نشان کو دیکھ کر اصل چیز کو معلوم کرنا ۔ انومان یا ابھی نبودھ (دلیل استخراجی) کے نام سے موسوم ہے ۔ مثلاً زمین پر ہاتھی کے پاؤں کے نشان دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں سے ہاتھی گذرا ہے ۔ دھوئیں کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں آگ ہے ۔ وغیرہ وغیرہ +

ہونے پر جب جیو کو ایسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ گھاتیا کرموں کی سختی میں ایسا
فرق کرے جیسے کہ درخت کی سختی اور اُسکی بیل کی سختی میں ہے - جو درخت پر ہوتی ہے
اور گھاتیا کرموں کی تیزی کو ایسا گھٹا دے کہ اُس میں زہر ہلاہل اور نیم کی کڑواہٹ
میں جو فرق ہے ایسا فرق رہ جاوے تو ایسی طاقت کے حاصل ہونے کو پریوگ
لبدھی کہتے ہیں (۵) کرن لبدھی - جذبات کی کمزوری سے روحانی خیالات کا
پیدا کرنا ۔

تیسرا درشن: سچا اعتقاد گیان (علم) اور چارتر (عمل) ہر دو سے افضل ہے -
درشن جڑ ہے اور گیان و چارتر شاخ او پھول پتے ہیں جیسے بدون جڑ کے شاخ اور
پھول پتے کا ہونا ناممکن ہے - ایسے ہی بدون اعتقاد کی درستی کے علم و عمل کی درستی
ناممکن ہے۔ سچے اعتقاد کے ہوئے بدون شاستروں کا جاننا - بڑی بڑی ریاضتیں
کرنا سب فضول ہے - جبکے سچا اعتقاد ہوتا ہے - اُسکے مندرجہ ذیل ۴۱ کرم پرکرتیوں کا
بندھ نہیں ہوتا (۱) متھیات (۲) ہنڈک سنستھان (۳) نپنسک بید (۴) سپھاٹک سنگھنن
(۵) ایک اندری (۶) ستھاور (۷) آتاپ (۸) سوکشم (۹) اپریاپت (۱۰) بے اندری
(۱۱) تے اندری (۱۲) چتر اندری (۱۳) ساوھارن (۱۴) نرک گت (۱۵) نرک گتیانوپوروی
(۱۶) نرک آیو - یہ سولہ پرکرتیاں متھیات کی وجہ سے ہوتی ہیں - باقی ۲۵ پرکرتیاں -
اننتانوبندھی کی وجہ سے ہوتی ہیں (۱۷) اننتانوبندھی کرودھ (۱۸) اننتانوبندھی مان
(۱۹) اننتانوبندھی مایا (۲۰) اننتانوبندھی لوبھ (۲۱) ستیان گرودھی (۲۲) نندرا نندرا -
(۲۳) پرچلا پرچلا (۲۴) درُبھاگ (۲۵) دوسور (۲۶) اناویے (۲۷) نیگرودھ پری منڈل
سنستھان (۲۸) سواتک سنستھان (۲۹) کبجک سنستھان (۳۰) بامن سنستھان
(۳۱) بجر نارچ سنگھنن (۳۲) نارچ سنگھنن (۳۳) اردھ نارچ سنگھنن (۳۴) کیلک
سنگھنن (۳۵) اپرشست وہایوگت (۳۶) استری بید (۳۷) نیچ گوتر (۳۸) تریگ گت

طرح کی بیماری ہے۔ بیماری کے دُور ہونے کے تین درجہ ہوتے ہیں۔ ایک بیماری کا ظاہر طور پر ہٹ جانا مگر اُس کے تخم کا ناش نہ ہونا۔ اور اُس کے پھر آ جانے کا اندیشہ رہنا۔ اسے اُپ سم کہتے ہیں۔ دوسرے اُس کے سبب کا کچھ دُور ہو جانا۔ اور کچھ باقی رہنا اس کو چھے اپسم کہتے ہیں۔ اور بالکل دور ہو جانے کو "چھے" کہتے ہیں۔

سنساری جیوانادسے آٹھ کرموں سے بندھا ہوا ہے جنکے نام یہ ہیں (۱) گیانا ورنی (۲) درشناورنی (۳) انترائے (۴) موہنی (۵) آیو (۶) بیدنی (۷) گوتر (۸) نام۔

انکی اقسام اور تشریح و توضیح پہلے بیان ہو چکی ہے۔ ان میں سے موہنی کرم کی ایک نوع جو درشن موہنی کہلاتی ہے اُس کی تین پرکرتیاں (۱) متھیات (۲) سمیکت متھیات یا مشر متھیات (۳) سمیکت پرکرت متھیات۔ اور موہنی کرم کی دوسری نوع جو چرتر موہنی ہے اُسکی چار پرکرتیاں (۱) انتانو بندھی کرودھ (۲) انتانو بندھی مان (۳) انتانو بندھی مایا (۴) انتانو بندھی لوبھ۔ یہ سات پرکرتیاں سمیکت ہونے میں حارج ہوتی ہیں۔ انکے اُپ سم (کمزوری) سے اُپ سمیکت اور چھے اپسم (درمیانی حالت) سے چھیوپ سم سمیکت ہوتی ہے اس چھیوپ سم سمیکت کا دوسرا نام ہیدک سمیکت بھی ہے۔ پہلے جیو کو اُپ سم سمیکت ہوتی ہے۔ پھر چھیوپ سم۔ اور پھر چھایک ۔

سمیکت کے حاصل ہونے کے پانچ موقعے ہیں جو پانچ لبدھی کہلاتے ہیں (۱) چھیوپ سم لبدھی یعنی ایسا موقعہ کہ جس پر مندرجہ بالا آٹھ کرموں کی تمام اپرسست پرکرتیوں کی طاقت لمحہ بہ لمحہ رو بہ تنزل ہوتی ہے (۲) بشد لبدھی۔ چھیوپسم لبدھی ہونے کی وجہ جیو کے ساتا بیدنی وغیرہ شبھ پرکرتیوں کا بندھ ہو جاتا ہے۔ اِن شبھ پرکرتیوں کے بندھ کے سبب اُس کے خیالات پاک ہوتے ہیں۔ اس کا نام بشد لبدھی ہے۔

(۳) دیشنا لبدھی۔ چھ دریہ۔ نو پدارتھ کے اُپدیش کرنے والے آچاریہ (عالم) کا ملنا اور اس کے اُپدیش کا رہنا (۴) پریوگ لبدھی۔ متذکرہ بالا تینوں لبدھیوں کے حاصل

سکے دس انگوں سے - وھرم آتما پرشوں سے محبت رکھتا ہے - اُن کا وقت کھیل تماشوں میں نہیں گذرتا - بلکہ وہ کتب مقدسہ کے مطالعہ میں صرف ہوتا ہے -

(۲) نر جید - ترک خواہشات نفسانی - سمیک درشٹی نادان ہرن کی طرح دنیاوی اشیاء کو جو سراب کی مانند ہیں - پانی نہیں سمجھتا - اور مست ہاتھی کی طرح خواہشات کا غلام ہو کر غار میں نہیں گرتا ۔

(۳) آتم نندا (خود ہجوئی) سمیک درشٹی (صادق الاعتقاد) اپنے گناہ و بد افعالی و ترک نیک افعالی پر اپنے آپ کو بُرا جانتا ہے - اور یہ سمجھتا ہے کہ اس قالب انسانی کا ایک لمحہ بھی جو بدون دھرم کے گذرتا ہے - بُرا ہے ۔

(۴) آگرہا - اپنے عیوب اپنے گرو یا بزرگ کے پاس بیان کرنا - ایسا کرنے سے آیندہ عیوب کرنے سے بچتا ہے -

(۵) اُپ سم - غصہ - تکبر - بدکاری - طمع - الفت - نفرت - شہوت - دشمنی دوستی - ان جذبات کا کلیتہً ترک کرنا تو ناممکن کے برابر ہے - مگر سمیک درشٹی میں یہ باتیں بہت ہی کم درجہ میں پائی جاتی ہیں ۔

(۶) بھگتی - آستکتا پنچ پرمیشٹی - کلام مقدس - جن پرماتما - دس لکشن دھرم - دھرم آتما پرش - تارک الدنیا انسان کی تعریف و توصیف - تعظیم و تکریم میں محویت اور دھرم میں پکی شردھا ۔

(۷) واتسل - نیک دل - دھرم آتما پرشوں سے خصوصاً اور عام لوگوں سے عموماً محبت سے برتاؤ کرنا -

(۸) انوکنپا - چھوؤں قسموں کے جانداروں پر رحم ۔

سمیکت (صادق الاعتقادی) تین طرح کی ہوتی ہے (۱) اُپ سمیکت (۲) چھیوپ سم سمیکت (۳) چھایک سمیکت - متھیات کے نہ ہونے کا نام سمیکت ہے - متھیات ایک

کُوشاستر وہ ہے جس میں عشقیہ مضامین ہوں - یا شکار کتھا - یُدھ کتھا - استری کتھا ہو
یا منتر جنتر - تنتر - بسٹی کرن - اچاٹن - بے زبان جانوروں کی قربانی - یگ - ہوم - وغیرہ کا
ذکر ہو - یا جو گُدیو کی پرستش - کُودھرم کی اشاعت کرانے والا ہو - سچے اعتقاد والا ایسے
شاستروں کو نہ تصنیف و تالیف کرتا ہے - اور نہ لکھتا پڑھتا و پڑھاتا ہے - اُسکو ہر طمع نہیں
ہوتی کہ میرے باپ دادا نے ایسے شاستروں کے ذریعہ ہزاروں روپے کمائے ہیں -
یہ خواہش نہیں ہوتی - کہ انکی تصنیف سے دنیا میں میری تعریف ہو گی - میں بڑا مصنف
اور شاعر سمجھا جاؤں گا - اُس کا یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بڑا لطف
آتا ہے - یہ داستان بڑی اچھی ہے - یہ ناول بڑا دلچسپ ہے - غرضیکہ سمیک درشٹی
جیو " اناے تن " میں سے کسی کو بھی اپنے دل اور اپنی مرضی سے خوف - خواہش اور محبت
سے نمشکار نہیں کرتا - اگر کوئی جبراً نمشکار کراوے تو اُس سے اُس کے اعتقاد میں فرق نہیں
آتا - سنجم والا تارک الدنیا تو راجہ کو - دیوتا کو - ماتا کو - پتا کو - کسی کو بھی نمشکار نہیں کرتا -
ابرتی سمیک درشٹی - اپنے دل سے گُدیو - کُوگرو - کُوشاستر کو نمشکار نہیں کرتا - حکام
والدین - یار و دوست - آشناؤں کی تعظیم و تکریم حسب مراتب کرتا ہے - جو لوک سنجے یا
بیوہار بنے - یا رسم و رواجی تعظیم و تکریم کہلاتی ہے + سمیک درشن - کُودیو - کُوگرو - کُوشاستر کو
نمشکار نہ کرنے سے ہی نہیں ہوتا - کیونکہ حیوانات بھی ایسا نہیں کرتے - بلکہ روح ، مادہ
وغیرہ جوہروں کی کیفیت و ماہیت جاننے سے ہوتا ہے -

سمیک درشٹی پاپ سے متنفر ہیں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں اور پائی جاتی ہیں - یہ
سمیک درشٹی کے باجھ گن یا ظاہری اوصاف کہا کرتے ہیں -

(۱) سم بیگ - دھرم میں توجہ - جو شخص متھیا درشٹی یا کاذب الاعتقاد ہوتا ہے اُسکی
توجہ دھرم میں نہیں ہوتی - وہ اپنے جسم کے بناؤ سنگار میں - پرورش میں - زن و فرزند
اور دولت کی محبت میں - بدکاروں کی صحبت میں لگا رہتا ہے - مگر سمیک درشٹی دھرم

آناسے تن کہتے ہیں۔ جو اس طرح پر ہیں:۔

(۱) کُودیو۔ کھوٹے دیو (۲) کُوگرو۔ کھوٹے گرو۔ (۳) کُوشاستر۔ کھوٹے شاستر (۴) کودیو کو ماننے والے (۵) کُوگرو کو ماننے والے (۶) کُوشاستر کو ماننے والے۔ سچا شردھان ان چھوں کی جو چھ "اناسے تن" کہلاتے ہیں۔ سنگت (صحبت) نہیں کرتا ۔

کُودیو وہ ہے جس میں کام (شہوت) کرودھ (غضب) بھے (خوف) اچھا (خواہش) چھدھا (بھوک) ترشا (پیاس) راگ (الفت) دویش (نفرت) موہ (محبت) نندرا (نیند) ہرش (خوشی) وشاد (غم) جنم مرن۔ وغیرہ دوش پائے جاویں۔ اور جو جانوروں کی قربانی سے خوش ہو ۔

صادق الاعتقاد یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں دیوتا کی راجہ وغیرہ ہزاروں انسان پرستش کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ پرستش کرتے رہے ہیں۔ اگر میں اسکی پرستش نہ کروں گا۔ راجہ خفا ہو جائیگا۔ حاکم ناراض ہو جائیگا۔ ماں باپ اور دنیا کے لوگ برا مانیں گے۔ دیوتا میرے زن و فرزند کو مار ڈالے گا۔ یا بیمار کر دیگا۔ یا میرے دھن دولت کا ناشس کر دے گا۔ فلاں دیوتا نے اندھوں کو آنکھیں دی ہیں۔ مفلسوں کو دولت دی ہے فلاں دیوتا کی پرستش سے اولاد پیدا ہو جائیگی۔ بیاہ ہو جائے گا۔ دھن بڑھ جائے گا وغیرہ وغیرہ ۔

کُوگرو وہ ہے۔ جس کے دل میں کپٹ ہو۔ کسی سے محبت۔ کسی سے دشمنی ہو روپیہ پیسہ۔ کپڑا۔ مکان وغیرہ اسباب دنیا سے محبت رکھے۔ اپنی بڑائی دوسروں سے کرایا چاہے۔ جس میں ایسے ایسے عیوب پائے جاویں۔ سچے اعتقاد والا اسکو بدیں خوف کہ یہ راجا کا گرو ہے۔ حاکم کے دین کا پیشوا ہے۔ ہزاروں آدمی اسکو اپنا رہبر سمجھتے ہیں۔ اس کے پاس مارن۔ اچاٹن وغیرہ بہت سی ودیا آتی ہیں۔ بدیں خواہش کہ مجھ کو کیمیاگری۔ منطق۔ جوتش۔ طب وغیرہ سکھلا دیگا۔ وغیرہ وغیرہ نمسکار نہیں کرتا

دنیاوار دھن کے واسطے لکشمی کی پوجا۔ بیماری دُور ہونے کے واسطے۔ ماتا ساتی کی پوجا اولاد وغیرہ ملنے کے واسطے۔ چنڈی۔ بھوانی وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ مگر باوجود اُن کی پوجا کرنے کے ہم اُنکی اولاد و دھن وغیرہ کا ناش ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اِس لئے دنیاوی اغراض کو لئے ہوئے دیوتا کی پوجا کرنا مناسب نہیں ہے۔ دھن۔ دولت۔ زن و فرزند۔ آرام و تکلیف۔ سابقہ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس میں کسی دیوتا کا کچھ اختیار نہیں ہے اعتقاد کی درستی اور نجات حاصل کرنے کے واسطے صرف پرماتما کی پوجا کرنا مناسب ہے

(۳) گرو موڑھتا۔ دنیاداری کے کاموں میں جن میں پرگرہ۔ آرمبھ اور ہنسا ہوتی ہے۔ لگے ہوئے آدمیوں کو گرو مانکر اُنکی تعظیم و تکریم کرنا۔ بہت سے آدمی اپنے آپ کو فقیر و درویش کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ مگر ہاتھی۔ گھوڑے۔ نوکر چاکر۔ سب کچھ سامان دنیاداروں کی طرح رکھتے ہیں۔ فاقہ۔ قناعت۔ یاد الٰہی و ریاضت وغیرہ اوصاف میں سے جو فقیر میں ہونے ضروری ہیں۔ اُن میں ایک بات بھی نہیں ہوتی۔ ایسے شخص جو خود دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے دنیاوی اشیاء سے محبت رکھتے ہیں۔ خود گمراہ ہیں ہم کو راہ نجات میں بدرقہ کا کام نہیں دے سکتے۔ ایسے پاکھنڈیوں۔ ریاکاروں۔ گندم نما جوفروشوں کو گرو ماننا سراسر نادانی ہے آٹھ دوش وہ ہیں جنکو ترک کرکے سمیکت کے آٹھ انگ نی شنکت وغیرہ جو پہلے بیان کئے گئے ہیں حاصل ہوتے ہیں۔

آٹھ مد آٹھ مد (غرور) جو سمیکت یعنی سچے اعتقاد ہونے میں مارج ہوتے ہیں اور جن کا ترک کرنا لازم ہے۔ یہ ہیں:۔

(۱) گیان مد = علم کا غرور (۲) تپ مد = زہد و تقوے کا غرور (۳) کُل مد = بڑے خاندان کا غرور (۴) جاتی مد = بڑی ذات کا غرور (۵) بل مد = طاقت کا غرور (۶) روپ مد = خوبصورتی کا غرور (۷) لابھ مد = آمدنی کا غرور (۸) ادھیکار یا ایشوریہ مد = اختیار حکومت و مال و دولت کا غرور۔ غرور کرنے کو ہر ایک بُرا جانتا ہے۔ بے ثبات اشیا پر غرور کرنا نادانی ہے۔ اس لئے حقیقت بیں کسی کا غرور نہیں کرتا۔ چھ اناسے تن۔ دھرم کے آشرے کو آئے تن۔ اور کھوٹے ۲ شرے کے

دھرم ہیں۔ چنانچہ ان کا جس طرح ہو پرکاش کرنا پربھاؤ واست۔ اپنے دھرم میں ازحد محبت رکھنے۔ بے لوث و بے ریا ریاضت کرنے۔ نرجل برت رکھنے۔ بلاغرض گیان دان بھوجن دان۔ اوشد دان و ابھے دان دینے۔ نیک چلن رہنے۔ بدکاری و زناکاری۔ قمار بازی۔ شراب نوشی وغیرہ عیوب سے پاک رہنے۔ پرماتما میں پریتی رکھنے سے عام لوگوں پر جین مذہب کی سچائی کا اثر ڈالنا۔ بڑی بڑی پوجا کرانا۔ لیکچر دینا۔ کتب تالیف و تصنیف کرنا۔ مفت بانٹنا۔ سبھائیں قائم کرنا۔ جلسے کرنا۔ وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی بڑائی ظاہر کرنا۔ اور غلط فہمیوں کا دور کرنا وغیرہ وغیرہ سب پربھاؤ نا ہے۔

جس سچے اعتقاد کو بڑی کوشش۔ تحقیقات اور چھان بین کے بعد حاصل کیا ہے۔ اُس کو دوسروں پر ظاہر کرنا اور اسکی سچائی کا ثبوت دینا۔ صادق الاعتقاد آدمی کا اعلیٰ ترین فرض ہے ÷

سچے اعتقاد پر مضبوط رہنے کے لئے ۲۵ مل کا دور کرنا بھی مناسب ہے جو ۳ موڑھتا ۸ دوش ۸ مد اور ۶ اناسئے تن ہیں ÷

تین قسم کی موڑھتا تین قسم کی موڑھتا (ضعیف الاعتقادی) اس طرح پر ہے۔

(۱) لوک موڑھتا۔ دنیا کی دیکھا دیکھی بلا سچ جھوٹ کی تمیز کئے۔ دریاؤں۔ پہاڑوں۔ درختوں۔ جانوروں وغیرہ کو دیوتا سمجھ کر پوجنا۔ قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ ستارہ پرستی آفتاب پرستی۔ آتش پرستی کرنا۔ ماتا مسانی وغیرہ کو ماننا۔ گنگا گوداوری وغیرہ دریاؤں میں اشنان کرنے کو پُن سمجھنا۔ چاند و سورج گرہن کے موقعہ پر روپیہ پیسہ حتیٰ کہ جو زر و تک کو دان کر دینا۔ پہاڑ سے گر کر۔ یا آگ میں جلکر یا آرہ سے کٹ کر مرنے میں دہرم جاننا۔

(۲) دیو موڑھتا۔ اولاد۔ دھن۔ استری۔ وغیرہ ملنے۔ اور دکھ۔ تکلیف۔ سوچ و فکر وغیرہ دور ہونے کی غرض سے دیوتا کی پوجا کرنا۔ نذر چڑھانا۔ منت ماننا وغیرہ وغیرہ۔

سے۔ کھوٹے اُپدیش سے۔ تنگدستی ست۔ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے
ناخوردنی اشیا کھا لیتے ہیں۔ اعتقاد بدل لیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو پھر راہ راست پر لانا
صادق الاعتقادوں کا فرض ہے ٭

(۷) واتسل کے معنے محبت سے برتاؤ کرنے کے ہیں۔ صادق الاعتقاد دھرم آتما
نیک دل دنیاداروں اور گناہ سے پاک تارک الدنیاؤں کا ادب و لحاظ کرتا ہے۔ اُن کو
آتے دیکھ کر تعظیم سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اُن کے اوصاف بیان کرتا ہے۔ خاطر و تواضع
کرتا ہے۔ اونچی جگہ بٹھاتا ہے۔ اور متھیا دھرمیوں (جھوٹے اعتقاد والوں) اور پاپیوں
سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اپنے افعال کے ذمہ دار ہیں۔ اپنے
کئے کا پھل پاوینگے۔ جس انسان میں واتسل انگ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے دیو اپنے
دھرم اپنے شاستر اور انکے جاننے اور ماننے والوں سے محبت سے پیش آتا ہے۔ مگر
وہ دوسرے مذہب کے مندروں۔ عبادت گاہوں۔ شاستروں۔ مقدس کتابوں۔
عالموں سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ جو شخص اشیا کی حقیقت و ماہیت سے واقف
ہو جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر شخص اور ہر شے اپنی اپنی خاصیت کے مطابق کام کرتی
ہے۔ اپنی خاصیت کو چھوڑ کر ہمارے منشا کے مطابق کیسے ہو سکتی ہے۔ زہر کا خاصہ
ہلاک کرنے کا ہے۔ ہم اُس سے اِس خاصہ کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ واتسل انگ
والا ہر شخص سے محبت سے پیش آتا ہے۔ کسی سے بھی دشمنی و فساد نہیں کرتا ٭

(۸) پربھاونا۔ نادان و ناواقف انسان۔ جہالت میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ اسکو
یہ خبر نہیں ہے کہ میرا کیا سروپ ہے۔ میرے کرنے کے لائق کیا چیز ہے؟ کھانے کے
لائق کیا ہے؟ چھوڑنے کے لائق کیا ہے؟ مجھے کیسا چال و چلن رکھنا ضروری ہے؟
سکھ کیا ہے؟ دکھ کیا ہے؟ زن و فرزند سے میرا کیا تعلق ہے؟ سچا دیو۔ گرو۔ دھرم
کیسا ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں کے بتلانے والے جین شاستر اور جین

تکالیف میں ایک طرح کا افاقہ ہے۔ اور صحرائے زندگی میں چمنستان ہے۔ حقیقت دان ایسے عارضی سکھہ کو سکھہ نہیں سمجھتا۔ اور اس ہی سے وہ اسکی خواہش بھی نہیں کرتا۔ اور پن، روپ کام دھرم سادھن وغیرہ سے دنیاوی پھل کی آرزو نہیں رکھتا

(۳) نر بچکتسا۔ یعنی وہ بول وبراز ورخم وغیرہ نفرت انگیز اشیا دیکھ کر کراہت نہیں مانتا۔ بیماروں اور دکھیاؤں کی تیمارداری دل سے اور بدون کسی بدلے کی امید کے کرتا ہے ❖

(۴) اموڑھ درشٹی۔ یعنی وہ نرک اور تریہنچ گتی (دوزخ وحیوانات مطلق کے قالب) میں لے جانے والے متھیا مارگ (جھوٹے مذہب و رسومات) اور اس متھیا مارگ میں لگے ہوئے انسان کی دل وزبان وجسم سے تعریف نہیں کرتا۔ اور انکو بھلا نہیں مانتا۔ دیوتاؤں پر نذر وغیرہ چڑھانے۔ منت مانگنے۔ ہنسا کے کام۔ قربانی و یگ وغیرہ کرنے میں دھرم نہیں سمجھتا۔ اور لوگوں کی دیکھا دیکھی دیو۔ گرو۔ دھرم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ انکو بعد آزمایش کے مانتا ہے

(۵) اپ گوہن نام پردہ پوشی کا ہے۔ اگر کسی دھرم آتما و نیک آدمی میں کسی وجہ سے کوئی دوش لگ گیا ہو۔ اور اُس سے نادانی اور غلطی سے کوئی ناکردنی فعل صادر ہو گیا ہو۔ اور سمیک درشٹی (صادق الاعتقاد) کو وہ معلوم ہو جاوے۔ تو وہ اس کو ظاہر نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ بمصداق "الانسان مرکب من الخطا و النسیان" جانتا ہے کہ انسان سے بھول بھی ہو جاتی ہے۔ وہ عام لوگوں کی طرح دوسروں کی پردہ دری اور نکتہ چینی نہیں کرتا ❖

(۶) استھتی کرن۔ یعنی اگر کسی کے اعتقاد میں بوجہ تپسیا مصیبت بیماری مفلسی۔ کھوٹے اُپدیش وغیرہ کے فرق آ گیا ہو۔ تو صادق الاعتقاد اسکو پھر دھرم پر قائم کر دیتا ہے۔ بہت سے آدمی کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ۔ وغیرہ باتوں سے بُری صحبت

ہدایت کیا ہوا، اُپدیش دیا ہوا اور نجات سچا ہو۔ اور روح و مادہ کی کیفیت اور ماہیت درست
ہو۔ غرضیکہ اُس کا اعتقاد راسخ اور غیر متذبذب ہوتا ہے اور چونکہ اُس کا اعتقاد راسخ ہوتا
ہے اور وہ اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا حقہ جانتا ہے۔ اِس لئے اس کو مندرجہ ذیل
سات قسم کا بھے (خوف) بھی نہیں ہوتا۔

سات قسم کا بھے (۱) اِشلوک* بھے۔ کنبہ وغیرہ کے لوگوں کے مر جانے۔ بچھڑنے
اور روزگار وغیرہ بگڑنے کا خوف (۲) پرلوک بھے۔ عاقبت کا خطرہ (۳) بیدنا بھے۔ بیماری
وغیرہ تکلیف کا خوف (۴) ان رکھشک بھے۔ مربی و مددگار نہ ہونے کا خوف (۵) اُگپت
بھے۔ مال و اسباب چوری جانے کا خوف (۶) اکسمات بھے۔ اچانک کسی مصیبت و آفت
میں گرفتار ہونے کا خوف (۷) مرن بھے۔ مرنے کا خوف۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا ہے۔ کہ
بھائی بند۔ زن و فرزند۔ دھن دولت۔ آرام و تکلیف جو کچھ ملتا اور علیحدہ ہوتا ہے وہ سب
کچھ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہے اور اٹل ہے۔ اِس لئے کسی قسم کا خوف و خطرہ حاصل ہے
(۲) نی کانکشتا۔ یعنی اُسکو دنیاوی سُکھوں کی جو حواس کے ذریعے محسوس کئے جاتے
ہیں۔ دُکھوں سے گھرے رہتے ہیں۔ خواہش نہیں ہوتی۔ وہ جانتا ہے کہ سُکھ۔ نیک
اعمال کا نتیجہ ہے۔ نیک اعمال کرنے سے خود بخود ملتا ہے۔ بدون سابقہ نیک اعمال کے
ہزاروں طرح کی تجاویز کرنے پر بھی نہیں ملتا۔ نیز وہ سمجھتا ہے کہ یہ سکھ جو زن و فرزند۔ دھن
دولت وغیرہ دوسرے کے سہارے ہے اور ان وسائل کے بگڑ جانے پر قائم نہیں رہتا
متواتر اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ پاپ کا بیج ہے۔ اور اگر اسکی اصلیت پر غور کیا جائے تو
دراصل اندری سکھ۔ سکھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف دور کرنے کا اُپاؤ ہے۔ یا سلسلہ

---

* سوتیا مبر پرستھانانگ سوتر میں "اسلوک بھے" سے مراد انسانوں سے بھے ہے۔ اور پرلوک بھے سے
مراد حیوانات وغیرہ۔ دوسرے جیووں کا بھے ہے۔

متذکرہ بالا تین صفات سے موصوف دیو۔ چھ صفات سے موصوف شاستر۔ اور چار
صفات سے موصوف گرو کے سوائے کسی اور سے یہ اُمید نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اشیاء
کی حقیقت و ماہیت کو ٹھیک ٹھیک بیان کرے۔ اس لئے انہوں نے جیسے سات تتو بیان
کئے۔ لکھے اور بتلائے ہیں۔ اُنکو بلا کم و کاست ویسا ہی سمجھنا۔ سمیک درشن یعنے سچا اعتقاد
ہے۔ جس شخص کا ایسا سچا اعتقاد ہوتا ہے اُس میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں پائی جاتی ہیں
جو سمیکت کے آٹھ انگ یا سچے اعتقاد کے آٹھ اعضاء کہلاتے ہیں +

سمیکت کے آٹھ انگ

(۱) نی شانکت*تا۔ یعنے انکے اعتقاد میں کسی قسم کا شک
و شبہہ کمزوری نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ دنیا میں جو بہت سے لوگوں کو ایسے دیوتاؤں کی
پرستش کرتے ہوئے جو ترسول و گدا وغیرہ اسلاح لئے ہوئے عورت کو ساتھ رکھتے ہوئے
بکرا و بھینسا وغیرہ بے زبان جانوروں کی بھینٹ لیتے ہوئے۔ آدمیوں و جانوروں کو تکلیف
دیتے ہوئے جو اُنکے خوف۔ شہوت پرست بھُوکے۔ پیاسے۔ لوبھی۔ ظالم۔ غصہ ور۔ مغرور۔
وغیرہ ہونے پر دال ہے۔ ایسے شاستروں کو مانتے ہوئے جو ہنسا۔ ماس خوری۔ شراب
نوشی۔ زناکاری وغیرہ کی ہدایت کرتے ہیں۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرتے ہوئے جو پاکھنڈی
پرگرہی۔ لوبھی۔ کرودھی۔ مانی۔ وغیرہ ہیں۔ ایسے دھرموں کو مانتے ہوئے جنکی رُو سے
یگ۔ ہوم۔ قربانی وغیرہ۔ ہنسا کے کام کرنے سے بہشت و نجات ملتی ہے۔ دیکھتا ہے
تو اُس کے دل میں ذرا بھی یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ شاید ایسے دیوتاؤں کے ماننے۔ ایسے
شاستروں کے سننے۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرنے میں کچھ فائدہ ہو۔ یا شاید ان کا بتلایا ہوا

---

* ان سدھانتوں میں جن میں شردھان کرنے سے سمیک پیدا ہوتا ہے کسی طرح کا شک و شبہہ کرنا کہ آیا وہ سچ
ہیں یا جھوٹ شنکا کہلاتا ہے۔ سمجھنے کے واسطے پچار کرنا۔ جن پر اعتراض اُٹھانا اور زیادہ علم دریافت پوچھنا
شنکا نہیں ہے +

ترجمہ:۔ سچا گرو وہ ہے جس میں چار گن ہوں (۱) خواہشات نفسانی سے بریت۔
(۲) چھوؤں قسم کے جانداروں کو نقصان پہنچانے والے کاروبیوہار سے بریت۔ (۳)
اندرونی و بیرونی پرگرہ سے بریت (۴) گیان۔ دھیان۔ تپ یعنے معرفت و مراقبہ۔
و ریاضت میں محویت۔

چھ قسم کے جاندار جن کو سچا گرو نقصان نہیں پہنچاتا یہ ہیں (۱) خاکی (۲) بادی
(۳) آبی (۴) آتشی (۵) نباتاتی۔ جن کو ستاور یا ایک حواسی یا جاندارانِ غیر متحرک
کہتے ہیں (۶) دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک جو جنگم یا متحرک کہلاتے ہیں۔

پرگرہ جن سے سچا گرو بری ہوتا ہے ۲۴ قسم کی ہے۔ چودہ اندرونی۔ اور
دس بیرونی۔

اندرونی پرگرہ کی تفصیل۔ (۱) متھیات = اعتقاد کاذب (۲) استری یا پرش
یا نپنسک بید = خواہش مادینہ و نرینہ و مخنثانہ (۳) راگ = الفت (۴) دویش = نفرت
(۵) ہاسیہ = ہنسی۔ تخول۔ (۶) رتی = اشیاء پسندیدہ کے حاصل ہونے کی آرزو۔
(۷) ارتی = اشیاء ناپسندیدہ کے دور رہنے کی خواہش۔ (۸) شوک = فکر (۹) بھے = خوف
(۱۰) جگپسا = حسد و کراہت (۱۱) کرودہ = غصہ (۱۲) مان = غرور (۱۳) مایا = ریاکاری۔
(۱۴) لوبھ = طمع ؞

بیرونی پرگرہ کی تفصیل۔ (۱) چھیتر = زمین (۲) وستو۔ مکان وغیرہ۔ دیگر اشیاء
(۳) ہرن = سکہ (۴) سورن = سونا (۵) دھن = گائے بھینس وغیرہ چارپائے۔ (۶)
دھانیہ = اناج (۷) داسی = کنیز (۸) داس = خدمتگار (۹) کوپ = کپڑے (۱۰) بھانڈ =
برتن۔ سوتیامبر شاستروں میں نمبر ۷ سے ۱۰ تک اس طرح لکھے ہیں (۷) دوپد = داس
داسی۔ (۸) چوپد = مویشی۔ (۹) شین آسن = چارپائی بستر (۱۰) یان = رتھ گاڑی۔
یا سواری وغیرہ ؞

(۹) موت (۱۰) تکلیف (۱۱) غرور (۱۲) تعجب (۱۳) خواہش (۱۴) پسینہ (۱۵) فینا۔
(۱۶) بیماری (۱۷) غم (۱۸) جنم ✤

سروگیہ اسکو کہتے ہیں جو چھ دربیہ یا جوہر (۱) روح (۲) پدگل - مادہ (۳) دھرم - وہ شے جو روح یا پدگل کو متحرک ہونے میں مدد کرتی ہے (۴) ادھرم جو ان کو ساکن ہونے میں سہارا دیتی ہے (۵) کال - وقت (۶) آکاش - خلا کی ہر ایک خاصیت و حالت کو جو زمانہ ماضی میں تھی - حال میں ہے - اور مستقبل میں ہوگی - یک لخت جانتا ہو -

پرم ہت اوپدیشک اسکو کہتے ہیں جو ہر ایک کو اسکے فائدے کی نصیحت دیوے چونکہ ہر جیو کا فائدہ اس میں ہے کہ وہ سنسار کے دکھ سے رہائی پاکر نجات حاصل کرے اس لئے پرم ہت اوپدیشک وہی ہے جو جیو کو وہ تجاویز بتلاوے - جن سے کہ یہ اسکو نجات حاصل ہو - آپت کو ہی دیو کہتے ہیں - چنانچہ دیو ایسا ماننا چاہیئے جس میں مذکورہ بالا تین باتیں پائی جائیں -

سچے شاستر کی شناخت

आप्तोपज्ञ मनुल्लंघ्यमदृष्टेष्ट
विरोधकं
तत्त्वोपदेश कृत्सार्वं शास्त्रं कापथघट्टनं

ترجمہ :- سچا شاستر وہ ہے جس میں چھ باتیں پائی جائیں (۱) آپت کا کہا ہوا ہو - (۲) جس میں اعتراض کی گنجایش نہ ہو (۳) پرتیکش انومان (ثبوت بدیہی و قیاسی) سے خلاف نہ ہو (۴) ہر شے کا بیان ویسا ہی کرتا ہو جیسی کہ وہ ہے - (۵) ہر ایک جیو کو فیض پہنچانے والا ہو (۶) جھوٹے مذاہب کا رد کرنے والا ہو -

سچے گرو کی پہچان

विषयाशावशातीतो निरारंभो परिग्रहः
ज्ञानध्यानतपोरक्तस्तपस्वी स प्रशस्येत

شروع کردے کہ آلف کا نام بے اور بے کا نام آلف کیوں نہیں ہے تب تک اُس کو علم نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے کسی چیز کے علم ہونے سے پہلے اُسکو محقق علم وماہر علم کے قول اور سچی علمی کتب کی تحریر پر اعتقاد کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ اعتقاد بنیاد ہے۔ اور علم عمارت ہے۔ عمارت سے پہلے بنیاد کا رکھنا ضروری ہے۔ یہ تحقیقات بعد میں ہو سکتی ہے کہ آیا یہ بنیاد پختہ ہے۔ یا کمزور ہے۔ اعتقاد دہرم کی بنیاد ہے یہی وجہ ہے کہ اس سوتر میں درشن (اعتقاد) کو گیان (علم) سے پہلے رکھا ہے۔ اعتقاد سچا و جھوٹا دونوں قسم کا ہو سکتا ہے۔ اِس لئے سچے اعتقاد کے لئے اعتقاد کے منبع کا سچا ہونا ضروری ہے۔ ان سات تتوں کا سچا اعتقاد بدون سچے دیو۔ سچے گرو اور سچے شاستر کے نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا رتن کرنڈ شراوکاچار مصنفہ شری سمنت بھدر سوامی میں سمیک درشن کی تعریف اس طرح کی ہے۔

श्रद्धन पर्माथानाम्ना प्तागम तपाभृता
त्रिमूढापोट मष्टांगं सम्यक् दर्शन मस्मयम

ترجمہ سچے آپت (دیو) سچے گرو اور سچے شاستر کا اعتقاد جو آٹھ انگ والا ہو۔ اور تین موڑھتا اور آٹھ مد سے مبرا ہو۔ وہ سمیک درشن یا سچا اعتقاد ہے۔

سچا آپت کسکو کہتے ہیں اب سچے آپت کی شناخت بتلاتے ہیں۔

आप्तेनो च्छिन्न दोषेण सर्वज्ञे नागमेशिना
भवितव्यं नियोगेन नान्यथा ह्याप्तता भवेत

ترجمہ:۔ آپت وہ ہے جس میں تین گن (وصف) ہوں (۱) نِردوش۔ مبرا از عیوب و کمزوری ہا (۲) عالم کل یا ہمہ دان (۳) پرم ہتوپدیشک۔ ناصح نیک دوش جن سے آپت مبرا ہونا چاہیے ۱۸ ہیں۔ تفصیل اس طرح پر ہے۔

(۱) بھوک (۲) پیاس (۳) اُلفت (۴) نفرت (۵) موہ (۶) خوف (۷) فکر (۸) ضعیفی

مہاسوتر میں کہا ہے۔

सम्यकदर्शन ज्ञान चारित्राणि मोक्षमार्गः

سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کا اکٹھا ہونا ہی راہ نجات ہے۔ انہی کو صدق
عقیدت۔ صدق علم۔ صدق عمل یا راستی اعتقاد۔ راستی علم۔ راستی عمل یا راسخ الاعتقادی
راسخ العلمی۔ راسخ العملی بھگتی مارگ۔ گیان مارگ۔ اور کرم مارگ کہتے ہیں۔ مگر بات اتنی ہے۔ کہ دیگر
مذہبوں میں سے بعضوں نے صرف بھگتی مارگ کو۔ بعضوں نے بھگتی اور گیان کو۔ اور
بعضوں نے صرف گیان کو موکش کا ذریعہ مانا ہے۔ مثلاً پورانک صرف بھگتی سے مکتی مانتے
ہیں۔ میمانسک کرم آچار یگ وغیرہ سے سانکھ۔ ویدانت۔ وشیشک۔ نیائے صرف گیان
سے یوگ درشن کے کرتا پاتنجلی رشی صرف یوگ سے۔ مسلمان و عیسائی صدق عقیدت
و عمل یعنے ایمان و دین سے نجات حاصل ہونا مانتے ہیں۔ لیکن جین مذہب کا اُپدیش
ہے۔ کہ جب تک سمیک درشن (سچا اعتقاد) سمیک گیان (سچا علم) سمیک چارتر (سچا عمل)
تینوں نہوں مکتی حاصل نہیں ہوسکتی۔ جین مذہب میں ان تینوں کو رتن تریہ یا تین رتن
کہتے ہیں۔ ان ہی تینوں کا ذکر ہم اس باب میں کرینگے۔ سات تتووں (جیو۔ اجیو۔ آشرو۔ بندھ
سنبر۔ نرجرا۔ موکش) کی کہ جن میں دنیا اور دنیا کی سب چیزیں۔ دھرم۔ کرم وغیرہ سب
کچھ آگیا ہے۔ کیفیت و ماہیت کو خوب تحقیقات کے بعد مفصل و مشرح جیسی ہے۔ ویسی
جاننے کا کام سمیک گیان یا سچا علم ہے۔ اور اس تحقیقات سے جانے ہوئے پر پختہ اعتقاد کرنا
سمیک درشن یا سچا اعتقاد یا ایمان کہلاتا ہے۔ اور پھر اس جانے ہوئے اور اعتقاد کئے ہوئے
پر پورا پورا عمل کرنے کو سمیک چارتر یا سچا عمل و چلن یا دین کہتے ہیں۔

اگرچہ کسی چیز پر اعتقاد کرنے سے پہلے اس کا کماحقہٗ علم حاصل کرنا ضروری معلوم ہوتا
ہے۔ مگر چونکہ علم پہلے اعتقاد کئے بغیر نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ جب تک مبتدی۔ استاد کے اس
کہنے پر کہ اس حرف کا نام الف ہے اور اس کا ب اعتقاد نہ کرے۔ اور اس بات کی بحث

موافق رہتی ہے۔ اور چونکہ نجات یافتہ روح مادی جسم اور مادی اعمال سے مخلوط نہیں رہتی۔ اور نہ اُسکو کسی قسم کی خواہش باقی رہتی ہے کیونکہ خواہش کا ہونا ہی تو دکھ تھا۔ جسکو دور کرکے نجات حاصل کی ہے۔ اس لئے وہ مادی دنیا میں جس سے اُس نے رہائی پائی تھی بھٹکتی نہیں پھرتی۔ وہ بوجہ گیان مجسم ہونے کے خوب جانتی ہے کہ دنیا وہی قید خانہ ہے۔ جس سے بڑی مشکل سے رہائی ملی ہے۔ اس لئے وہ اس کا پھر منہ دیکھنا نہیں چاہتی۔ جو لوگ نجات یافتہ روح کا "دنیا میں پھرنا" بتلاتے ہیں وہ روح کے اصلی سروپ کو نہیں سمجھتے۔ وہ روح کو ایک ایسا عادی قیدی ٹھیراتے ہیں جو بہت عرصہ قید خانہ میں رہنے کی وجہ قید خانہ سے مانوس ہوجاتا ہے۔ اور رہائی کے وقت دوسرے قیدیوں سے کہتا ہے کہ بھائی میری جگہ اسی طرح رہنے دینا۔ میں بہت جلد پھر تمہارے پاس آجاؤنگا۔ اور قید سے پھر باہر نکلتے ہی کوئی خلاف قانون کام کرکے اور گرفتار ہوکر قید خانہ کی ہوا کھاتا ہے۔

ناظرین! اس مسئلہ کے حسن و قبح پر آپ خود اپنے دل میں غور فرما سکتے ہیں۔ اس طرح اس باب میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے۔ مادہ اور جیو کا تعلق اگرچہ انادی ہے مگر سانت ہے۔

جیو کو کرم سے رہائی

سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کے اکٹھا ہونے سے ملتی ہے۔ اس ہی رہائی کا نام "مکتی" ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ مکتی جس کا بیان اوپر کیا ہے اور جسکو ہر شخص حاصل کرنا چاہتا ہے اور جسکو ہر ایک مذہب نے چار پرشارتھوں دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش میں پرم پرشارتھ یا اعلیٰ مقصد انسانی قرار دیا ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ شری اوما سوامی کرت تتوارتھ۔

نام سے ظاہر ہوتا ہے کوئی پتھر کی چٹان یا شہر نہیں ہے جس پر یا جس میں مکت یافتہ جیو
بود و باش سکتے ہیں۔ بلکہ الفاظ شلا او۔ پور مرف جگہ کے معنے میں مستعمل ہوئے ہیں
جین مت میں مکت یافتہ روحوں کے رہنے کی جگہ دنیا سے علیحدہ سب سے اونچے طبقہ
پر قرار دی ہے اور یہ سائنس اور علم کے مطابق ہے۔ کیونکہ روح لطیف ترین شے ہے
جب تک اس کے ساتھ کثیف اعمال او جسم رہتے ہیں (یعنی سنساری حالت میں)
تب تک وہ اسکو دنیائے دوں سے اوپر کی طرف جانے نہیں دیتے۔ اور جب انکا تعلق
چھوٹ جاتا ہے تب پھر کوئی شے روح کو روکنے والی نہیں رہتی۔ کثیف شے ہمیشہ نیچے
اور لطیف شے اوپر جایا کرتی ہے۔ روح دنیاوی اشیار سے لطیف ترین ہے اس لیئے
اس کا سب سے اونچے جانا اور رہنا مناسب اور درست ہے۔ تتوارتھ سوتر ادھیائے دا
سوتر ۶ وے میں کرم سے چھوٹنے کے بعد اوپر کی طرف جانے کی چار وجہ بیان کئے ہیں
پوربٹ پریوگ یا ابھیاس۔ جیسے کمہار کا چاک ڈنڈے سے پھرانا بند کرنے کے بعد بھی چلتا
رہے۔ ویسے ہی جیو پہلے جو اوپر جانے کا ابھیاس کر رہا تھا اسکی وجہ سے اوپر جاتا ہے۔
اسنگ نیچے سے جیسے مٹی سے بھرا ہوا تونبا پانی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ مٹی دور ہونے
سے پھر اوپر چلا آتا ہے۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر اوپر جاتا ہے۔
بندھ رہت ہونے سے جیسے ارنڈ کا بیج ڈوڈے میں بند تھا۔ جب ڈوڈا سوکھ کر پھٹ جاتا
ہے بیج اونچے اچھلتا ہے۔ ویسے ہی جیو کرم بندھ سے رہت ہونے پر اوپر جاتا ہے۔
گتی پرنام۔ جیسے آگ کا سبھاؤ اوپر جانے کا ہے۔ ویسے ہی جیو کا سبھاؤ اوپر جانے کا ہے
مگر اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایسا ماننے سے روح ایک مقامی اور مقید ہو جاتی ہے۔
یہ غلط فہمی اور غلط منطق ہے۔ کیونکہ جب کوئی لطیف شے نیچے رہ ہی نہیں سکتی۔ اور جبتک
اس کے ساتھ کثیف شے کو نہ لایا جائے تب تک نیچے نہیں آ سکتی۔ پھر یہ سمجھ کا قصور ہے
کہ اس آزاد روح کو کسی تنگ حالت میں مقید مانا جائے۔ جہاں وہ اپنے سبھاؤ خاصیت کے

ہیں ابدی نجات سے نیچے ایک درجہ سورگ کا مانا ہے جو دو قسم کا مانا ہے۔ سرگ ادنیٰ جہاں اندری بھوگ ہیں۔ اور سرگ اعلیٰ جہاں صرف مانسیک بھوگ ہیں۔ ان ادنیٰ و اعلیٰ سرگوں کے بھی کئی کئی درجے ہیں جنکی تشریح جین شاستروں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ان سورگوں کے مختلف درجوں میں روح کا عرصہ قیام (عمر) بھی کم و بیش ہے اور دنیاوی عمر سے بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ اعلیٰ سے اعلیٰ سورگ میں جیو کی عمر ۳۳ ساگر[1] کی ہے جو آریہ سماج کی مکتی کے عرصہ سے بھی بہت ہی زیادہ ہے۔ ان سرگوں میں جیو کو اپنی مدت العمر ختم کر کے پھر دنیا میں آنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آریہ سماج مکتی سے واپس آنا مانتی ہے۔ مگر یہ اصل مکتی نہیں ہے سنساری حالت ہے۔ مکتی صرف وہی ہے۔ جہاں سے روح واپس نہیں آتی۔ آریہ سماج مکتی سے واپس آنے میں یہ دلیل پیش کرتی ہے کہ مکتی نیک اعمال کرنے سے ملتی ہے۔ اعمال محدود ہیں۔ اس لئے ان کا نتیجہ غیر محدود نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سورگ کی نسبت بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نیک اعمال سے سرگ ملتا ہے۔ جس میں عرصہ قیام محدود ہے۔ اصل مکتی اعمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اصلی مکتی اُس وقت حاصل ہوتی ہے جس وقت کسی فعل کا بھی نتیجہ بھگتنا باقی نہیں رہتا۔ بلکہ حالت یوگ (مراقبہ) میں دل و جسم و زبان کی تحریک کو (جس سے نیک و بد اعمال سرزد ہوتے ہیں) روک دینے سے ایسی حالت میں رہنے سے جس میں ایسے کرم جن کو کرم کہنا چاہیئے کئے ہی نہیں جاتے۔ گویا مکتی کرموں کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ کرموں کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

بعض ناواقف جین مت کی مکتی کے مقام سدھ شلا۔ اور اُس کے نام شب پور پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ہم اُسکے متعلق ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ سدھ شلا اور شب پور جیسا کہ ان کے

---

[1] ساگر سے جو مراد جین شاستروں میں لیجاتی ہے وہ تو بہت ہی زیادہ ہے لیکن اگر لفظ ساگر کے عام معنی لئے جاویں جیسا کہ علم حساب میں لئے جاتے ہیں تو بھی ۳۳ ساگر کے معنی.........۳۳۰ سال کا عرصہ ہے اور آریہ سماج کی مکتی کا معیار صرف ....۳۱۱۰۴۰ ہی سال ہے

مانتا ہے۔ جب روح ہی کوئی چیز نہیں۔ تو مکتی کس کی؟

جین مت ایسی ناستکتا (کفر) سے بالکل بری ہے۔ بودھ مت کے مطابق جو مکتی اِس ہی زندگی میں ملتی ہے۔ وہ جین مت کی رُو سے جیو کو کیول گیان حاصل ہونے کی حالت ہے۔ ایسی حالت میں جیو جیون مکت یا سکل پرماتما یا ایشور کہلاتا ہے۔ اس میں گھاتیا کرموں کی صرف چند پرکرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ ایشور کا اپدیش دینا۔ ایسی ہی حالت میں ہوتا ہے جو لوگ ایشور کو نراکار۔ اور سرب دیاپک ہوتے ہوئے ویدوں کا اُپدیش دینے والا بتلاتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اُپدیش بغیر تالو و زبان وغیرہ اعضا کے نہیں ہوسکتا ہے۔ پورانک مت کی سالوک مکتی یعنے پرمیشور کے مقام میں بودو باش رکھنا جین مت میں مانا ہی جاتا ہے۔ بیشک جیو آتما مکتی کو حاصل کرکے موکش استھان میں جو پرماتما یعنے مکت یافتہ جیوؤں کے رہنے کی جگہ ہے رہتا ہے۔ جین مت میں جیو آتما اور پرماتما میں صرف حالت کا فرق ہے۔ یعنی سنساری جیو۔ جیو آتما کہلاتا ہے۔ اور مکت یافتہ پرماتما سامیپ مکتی یعنے ایشور کے نزدیک مثل خادم کے رہنا۔ اگرچہ درحقیقت مکتی نہیں ہے۔ لیکن شاید اِس سے یہ مراد ہے کہ جو پرمیشور کے نزدیک مثل خادم کے رہتا ہے۔ چونکہ اُسکی مکتی لابدی ہے۔ اِس لئے گویا وہ مکتی میں ہی ہے۔

سارُپ مکتی۔ جین مت میں کسی طرح نہیں مانی جاتی۔ ویسے سنساری جیو آتما کو نجات یافتہ پرماتما کا چھوٹا بھائی بوجہ اُس کے کرم کے آلودہ ہونے کی حالت کے قرار دے سکتے ہیں۔

سایُج مکتی۔ ایسی ہے۔ جیسی ویدانت مت کی مکتی جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔

عیسائی مت کی مکتی پورانک مت کی سامیپ مکتی جیسی ہے۔

وام مارگ اور اسلام کی مکتی لذات محسوسات کے حصول کی ہے۔ اور آریہ سماج کی مکتی جو انسٹیک سکھوں کی ہے۔ وہ جین مت کے ادنیٰ و اعلیٰ سُرگ ہیں۔ جین مت

بھوگتا ہے اور پھر دنیا میں آکر دکھ نہیں اُٹھاتا۔

ویدانت مت کے مطابق جو روح کا برہم میں تحلیل ہونا مکتی تبلایا ہے یہ پہلو بھی جین مت کی مکتی میں پایا جاتا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جین مت میں ایسا کہا گیا ہے کہ جتنے جیو مکتی کو فائز ہوتے ہیں۔ سب کے گیان وسکھ وغیرہ اوصاف یکساں ہوتے ہیں اور وہ سب سدھ آوستھا کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو گا ڈہڈ sameness یا برہم میں ملجاتے ہیں۔ سنساری حالت میں جو گیان اور سکھ وغیرہ اوصاف میں کمی وبیشی تھی وہ سب مٹ جاتی ہے۔ ناظرین غور کریں کہ سائنس کے مطابق کوئی ہستی رکھنے والی شے کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ حالت تبدیل البتہ کرتی ہے۔ اس حالت کی تبدیلی کو ظاہر بیں اُس شے کا ناش قرار دیتا ہے۔ مگر باریک بیں اور حقیقت داں خوب جانتا ہے کہ وہ شے نیست ونابود نہیں ہوئی۔ مثلاً مصری کی ایک ڈلی کو اگر پانی میں ڈالا جائے تو وہ ظاہر بین کی نظر میں نیست ونابود ہو جاتی ہے۔ مگر باریک بین سمجھتا ہے کہ اسکا ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہوا۔ سب کچھ پانی میں موجود ہے۔ چنانچہ ویدانت کا یہ مسئلہ کہ جیو مکتی حاصل کرکے برہم میں سئے (تحلیل) ہو جاتا ہے۔ شے کی ظاہری صورت کے لحاظ سے ہے جیسے مصری کی ڈلی پانی میں گھل کر اپنی ٹھوس حالت کو چھوڑ کر پانی روپ ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی جیو مکتی کو فائز ہو کر اپنی کثیف حالت اور محدود علم وصفات ترک کرکے گاڈہڈ۔ یا سدھ آوستھا یا برہم میں مِل جُل جاتا ہے۔ اور جیسے مصری درحقیقت ضائع نہیں ہوئی۔ اِسی طرح جیو کی اپنی ہستی بھی ضائع نہیں ہوئی۔

ناستک مت کا روح کے مادے میں مل جانے کا مسئلہ جین مت میں نہیں پایا جاتا درحقیقت ناستک روح ہی کی ہستی سے انکار کرتا ہے اور روح کو مادہ کی ایک حالت

ہے۔ اِس پر آزادی کا اطلاق نہیں آسکتا۔

عیسائی مت کی نجات بھی پورانک مت کی سامیپ مکتی جیسی ہے۔

وام مارگ میں لذات محسوسات کے حاصل ہونے کو مکتی بتایا ہے۔ مگر یہ مکتی۔ اور آزادی کیسی۔ یہ لذات محسوسات ہی تو دنیا میں دُکھ کا بیج تھے۔ یہی نجات میں بھی قائم ہے لہذا یہ مکتی اور نجات ہی نہیں۔

اہل اسلام کی مکتی وام مارگ کی مکتی کی مانند ہے۔ اور وہ بھی مکتی کہلانے کی مستحق نہیں۔ آریہ سماج کی مکتی ایک عجیب اور نرالی ہی مکتی ہے۔ اسکی رُو سے جیسا جیو دنیا میں محدود علم۔ محدود صفات والا تھا۔ ویسے ہی مکتی حاصل کرکے بھی محدود علم اور محدود صفات والا رہتا ہے۔ اور خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ دیکھنا۔ چکھنا وغیرہ جو باتیں دنیا میں تھیں۔ وہ سب کچھ قائم رہتی ہیں اور جسم بھی اشکل ارادہ کے رہتا ہے۔ پھر نجات اور آزادی کس سے ملی۔ سب کچھ کلیش تو قائم رہا۔ علاوہ ازیں آریہ سماج نے سب مذاہب سے علحدہ مکتی سے واپس آنے کا ایک نیا ہی مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ جس نے مکتی کی حیثیت کو بالکل ہی خاک میں ملا دیا ہے۔ ہر دیگر مذہب کی رو سے روح اپنی منزل مقصود پر پہنچکر پھر دنیا میں نہیں آتی۔ مگر آریہ سماج کے قول کے مطابق روح کو کبھی بھی جنم مرن سے رہائی نہیں ملتی۔ آریہ سماج کی مکتی ایسی ہے۔ جیسے ایک عورت کے لئے "پیہر" یعنی باپ کا گھر۔ جبتک جی چاہا وہاں رہی اور جب خاوند یاد آیا "ساسرے" چلی آئی۔ پہلے ایک جیوک مت تھا۔ وہ ایسی مکتی مانتا تھا۔ جینی مت کے مطابق جیو کی مکتی ہوتی ہی نہیں ہے۔

جین مت چونکہ ایکانت مت یعنے ہر بات کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے والا ہے۔ اِس لئے اس میں ہر مذہب کی مذکورہ بالا ویوز views پائی جاتی ہیں۔ سانکھیہ۔ یوگ۔ نیائے۔ ویشیشک۔ اتر میمانسا۔ چھاندوگ اپنشد۔ بھگوت گیتا کے مطابق جو آخری نجات ہے وہ اس میں بھی مانی جاتی ہے اور یہی سچی نجات ہے کہ جسکو حاصل کرکے جیو روحانی سُکھ

ہیں (۱) ہمیشہ مکمل ہستی اعتقاد (۲) گیان (۳) درشن (۴) ویریہ (۵) شوکشتمہ لطیف ترین (۶) اوگاہنا[1] (۷) اگرو الگھو[2] (۸) ابیاباده مسلسل سکھ یا سرور کل۔

مختلف مذاہب کی مکتی پر ایک سرسری نظر

مکتی کا سروپ سانکھیہ۔ یوگ۔ پورب میمانسا۔ چھاندوگیہ اپنشد۔ بھگوت گیتا کی روسے تقریباً یکساں ہے اور وہ ہر ایک روح کا جسم۔ جملہ دُکھوں۔ خواہشوں۔ لذات محسوسات۔ اور جنم مرن سے ہمیشہ کے لئے آزادی حاصل کرنے کو نجات قرار دینا ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے۔ کیونکہ اس میں نجات کے معنی جو مکمل آزادی کے ہیں پورے طور پر عائد ہوتے ہیں۔ ویدانت میں روح کا پرمیشور میں اور ناستک مت میں روح کا مادہ میں تحلیل اور فنا ہو جانا جو نجات ٹھہرایا ہے وہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ روح نے جب اپنی ہستی ہی کو کھو دیا تو آزادی تو کیا حاصل کی۔ دراصل ویدانت میں روح کو پرمیشور کا عکس۔ اور ناستک مت میں مادہ کی ایک حالت بتلایا ہے۔ اسکو علیحدہ ہستی رکھنے والی شے قرار نہیں دیا۔ چونکہ اول میں کوئی ہستی نہیں ہے۔ اس لئے آخر حالت نجات میں بھی اسکی ہستی کو نہیں مانا۔

نیائے اور ویشیشک کے مطابق مکتی میں جیو کو گیان نہیں رہتا۔ اس لئے جیو کو وہ جڑ بنا دیتی ہے۔ لہذا مکتی نہیں کہلا سکتی۔

بودھ مت کے مطابق نجات خواہشات و لذات محسوسات سے آزادی حاصل کرکے شانتی پیدا کرنے کا نام ہے اور وہ اس ہی زندگی میں مل سکتی ہے۔ چونکہ موجودہ زندگی کا خاتمہ ہوتا ہوا نظر آتا ہے[3] لہذا بدھ مذہب کی نجات بالکل چند روزہ ہے اور اس لئے وہ نجات کچھ نہیں ہے۔ پورانک مت کی نجات کے مطابق روح بطور رعیت و خادم کے رہتی

---

[1] اوگاہنا۔ ایک جگہ میں بہت سما جانا۔ [3] بدھ مت میں دوسری زندگی مانی نہیں گئی ہے۔

[2] اگرو الگھو۔ تبدیلی پذیر ہوتے ہوئے بھی جل میں لہر کی طرح اپنے پن کو نہیں چھوڑنا۔

روح اور مادہ کا جو تعلق غیر ہی مثل چانول اور تس کے تھا قائم نہیں رہتا۔ آلودگی جاتی رہتی ہے روح پاک بن جاتی ہے۔ اِس ہی کا نام موکش ہے۔

موکش سکھ کیا ہے؟ نجات کی حالت میں آتما کو حظِ روحانی و سرور دائمی حاصل ہوتا ہے۔ وہ سرور دنیا کے عیش و آرام سے جو بذریعہ حواس خمسہ معلوم ہوتا ہے۔ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ حور و غلمان وغیرہ سے اِس حالت آزادی میں کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان ہی لذات محسوسات کو جو مثل شراب کے ہیں ترک کرکے تو یہ رستگاری ملی ہے۔ نجات کے سکھ کو رتن کانڈ شراوکا چار میں اِس طرح بیان کیا ہے۔

जन्म जरा ब्यमरणैशोकै दुःखैर्भयै

श्चा पिपरिमुक्तं निर्वाणं शुद्ध सुखं निश्रयसमिष्यते नित्यं॥

विद्यादर्शन शक्ति स्वास्थ्य प्रल्हादतृप्ति शुद्धि युजः

निरतिशया निरवधयो निश्रयसमावसन्ति सुखं॥

काले कल्पशतेऽपि च गते शिवानां न विक्रिया लक्ष्या

उत्पातोऽपि यदि स्यात् त्रिलोकसंभ्रांतिकरणपटुः॥

ترجمہ۔ نربان یا نجات۔ پیدائش۔ ضعیفی۔ بیماری۔ موت۔ فکر۔ تکلیف۔ خوف سے بالکل آنلوی جسم سے علیٰحدگی۔ اور ہمیشہ قائم رہنے والے پاک سکھ کا نام ہے۔ دمکت میں، انت گیان۔ (ہمہ دانی) انینت درشن انت ویرج (طاقت کلی)، انت سکھ۔ پرم ویراگتا۔ عدم موجودگی خواہشات کرم سے بریت۔ گیان وغیرہ گنوں میں کمی و بیشی کا نہ ہونا۔ بلا تعین وقت انتہا انت کال تک رہے ہے۔ انت کال لاکھ بے شمار دور زمانہ ختم ہو جاویں۔ تب بھی مکت جیو کی حالت تبدیل نہیں ہوتی۔ اور نہ پران کر جاتی جاتی ہے۔ اگر بفرض محال تینوں جگت کو الٹ پلٹ کرنے والی کوئی آفت بھی آجائے تب بھی نجات یافتہ روحوں کی حالت میں سر مو فرق نہیں آتا۔"

نجات یافتہ جیو کو سدھ کہتے ہیں اس کے گن بے شمار ہیں۔ مگر آٹھ سب سے زیادہ مشہور

پیدا ہونے کے کارن ہیں۔ انکسار کرنا۔ دوسروں کی بڑائی کرنا۔ دوسروں کے نیک اوصاف واطوار
کو ظاہر کرنا۔ بد اوصاف واطوار کو چھپانا۔ اپنے میں باوجود علم و ہنر ہونے کے شیخی نہ مارنا۔ غرور
نہ کرنا۔ کسی کی غیبت و چغلی نہ کرنا۔ کسی سے نفرت و حسد۔ ولڑائی جھگڑا نہ کرنا۔ دھرم آتما
پرشوں کی عزت کرنا۔ دھرم میں دل لگانا وغیرہ وغیرہ نیک افعال سے اوچ گوتر (اعلیٰ نسل)
میں پیدایش ہوتی ہے۔

یہ پن و پاپ یا شبھ اشبھ کرم پرکرتیوں کے اسباب کی تفصیل [illegible]۔ ان میں بعض اسباب
ایسے لکھے گئے ہیں جو کئی پرکرتیوں کے مشترکہ کارن ہیں۔ مگر چونکہ کئی قسم کی کرم پرکرتیاں ایک
قالب میں جمع ہو کر روح کو آرام و تکلیف پہنچاتی ہیں اس لئے اس شراکت سے کچھ ہرج واقع
نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو کارن شبھ یا اچھے ہیں وہ ہر حالت میں عمدہ نتائج کو پیدا کرنے والے ہیں
اور جو اشبھ یا برے ہیں وہ ہمیشہ خراب کرم پرکرتیوں سے واسطہ ڈالتے ہیں۔ جس ذریعہ سے
مندرجہ بالا ۱۴۸ اقسام کی پرکرتیوں کی آمد رکتی ہے اس کو سنبر کہتے ہیں۔ سنبر ایسا ہے جیسے
بیمار کے واسطے پرہیز۔ سنبر دو قسم کا ہے۔ ایک بھاؤ سنبر یعنے وہ پرنام (خیالات) جو بھاؤ آشرو کو
روکتے ہیں۔ دوسرے دربیہ سنبر جو دربیہ آشرو کو روکنے کا سبب ہے۔ بھاؤ سنبر کی ۵۷ قسمیں
ہیں۔ یعنی یہ سمجھیں کہ ۵۷ باتوں پر عمل کرنے سے کرموں کی آمد رکتی ہے۔ ان ۵۷ باتوں کا ذکر
ہم نقل چارتر کے ضمن میں آگے بیان کرینگے۔

بندھے ہوئے کرموں کا فرداً فرداً دور ہو جانا نرجرا کہلاتا ہے۔ نرجرا دو قسم کی ہوتی ہیں ایک
"سے پاک" یا "اکام نرجرا" सकाम یعنی سزا و جزا دیکر کرموں کا خود بخود علیحدہ ہو جانا
اس سے دور تناسخ سے رہائی نہیں ہوتی۔ دوسری ابپاک [illegible] पाकी [illegible]
یا سکام نرجرا یعنے کرموں کو قبل سزا و جزا دینے کے بذریعہ سخت ریاضت دور کرنا۔ بندھے ہوئے
کرموں کو بذریعہ ریاضت دور کرنے نئے کرموں کی آمد کو بذریعہ سنبر کے روکنے سے کرموں کے
پھندے سے رہائی ہو کر دور تناسخ منقطع ہو جاتا ہے اور روح کو نجات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔

جوافعال ہیں اُن کو نہ کرنا۔

(۶) شکتیس تیاگ حسب مقدور خیرات کرنا۔

(۷) شکتیس تپ۔ اپنی طاقت کے موافق تپشیا اور ریاضت کرنا۔

(۸) سادھو سمادھی۔ کسی سچے مہاتما کے برت شیل سنجم۔ تپ میں کسی وجہ سے فرق پڑتا ہے۔ اُس کو دور کرنا۔

(۹) ویاورت۔ کسی عالم کو کوئی تکلیف ہو اُس میں اُسکی مدد اور خدمت کرنا۔

(۱۰) ارہنت بھگتی کیول گیانی (عالم کل) کے اوصاف پر بار بار غور کرنا۔ اور اُس میں محبت رکھنا

(۱۱) آچاریہ بھگتی۔ آچاریہ (کتب مقدسہ کی تعلیم دینے والے درجہ یافتہ عالم) کے اوصاف کی قدر و منزلت کرنا۔ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اور تعظیم و تکریم کرنا۔

(۱۲) بہو شرت بھگتی۔ کتب مقدسہ کے معنی و مطلب و رموز دانوں کی تعظیم و تکریم کرنا۔

(۱۳) پرپچن بھگتی۔ کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم کرنا۔

(۱۴) آوشیہ کا پریہان۔ چھ ضروری کاموں کا ہر روز وقت مناسب پر دل سے کرنا۔

(۱۵) مارگ پربھاونا۔ جین دھرم کی بزرگی بذریعہ اشاعت کتب برت تپ و پوجا وغیرہ ظاہر کرنا۔

(۱۶) پرپچن باتسلیہ۔ دھرم استھانوں و دھرم شاستروں و دھرم آتما پرشوں سے محبت رکھنا۔

گوتر کرم کے آشرو کے اسباب

دوسروں کے عیب خواہ ہوں یا نہ ہوں۔ ظاہر کرنا اپنے اوصاف (خواہ موجود ہوں یا نہ ہوں) ظاہر کرنا۔ دوسرے شخص کی موجودہ صفات کو چھپانا۔ اور اپنے میں باوجود کسی وصف کے نہ ہونے کے ظاہر کرنا۔ آٹھ قسم کا غرور کرنا۔ کسی کی بے ادبی کرنا۔ ہنسی کرنا۔ کسی میں لڑائی جھگڑا کرا دینا۔ استاد کے نقص ظاہر کرنا۔ بے ادبی کرنا۔ تکلیف دینا۔ تعریف نہ کرنا۔ بھگوان کے کہے ہوئے شاستر پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ نیچ گوتر (ادنیٰ نسل) میں

نام کرم کے آشرو کے کارن

اعتقاد باطل رکھنا۔ کسی کی غیبت کرنا۔ دل کو قابو میں نہ رکھنا۔ کم تولنا۔ قیمتی شے میں کم قیمت شے کا ملانا اور فروخت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی جاندار کے اعضائے جسم کاٹنا۔ جانوروں کو تکلیف دینے والے اوزار بنانا۔ کپٹ رکھنا۔ دوسرے کی برائی کرنا۔ اپنی تعریف کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ آٹھ قسم کا غرور کرنا سخت کلامی کرنا۔ شوخ ہونا۔ کسی کے رتبہ وغیرہ میں ہرج پہنچانا۔ منتر جنتر کرنا۔ دوسروں کو بیہودہ کھیل وتماشوں میں لگانا۔ بھگوان کے مندر کی اشیا چرانا۔ دھرم شاستر وغیرہ کی ہنسی کرنا۔ پرواہ لگانا۔ بت شکنی کرنا۔ مندر توڑنا۔ مال وقف کا تصرف بیجا کرنا۔ انسان یا حیوان کے رہنے یا بیٹھنے کی جگہ میں خواہ مخواہ نجاست ڈالنا۔ باغ باغیچہ وغیرہ اکھاڑنا۔ از حد غصہ وتکبر وریا وطمع رکھنا۔ ناجائز طور سے روپیہ کمانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اشبھ نام کرم کے آشرو کے اسباب ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کے برخلاف کرنا یعنی دھرم آتما کو دیکھکر خوش ہونا۔ اعتقاد راست رکھنا۔ سنسار بھرمن سے ڈرنا۔ سست نہ رہنا۔ وغیرہ وغیرہ شبھ نام کرم کے آشرو کے کارن ہیں۔ مندرجہ ذیل سولہ بھاؤنا کرنے سے تیرتھنکر مہاراج یعنے شکل پرماتما ہوتا ہے

(۱) درشن بشدھی۔ ارہنت بھگوان کے کہے ہوئے موکش مارگ یعنے طریقۂ نجات میں دل لگانا اور اس میں کسی طرح کا شبہ نہ کرنا۔

(۲) بنے سمپنتا۔ خود صادق الاعتقاد وصادق العلم وصادق العمل ہونا اور جو اشخاص ان صفات سے موصوف ہوں۔ اُن کا ادب ولحاظ کرنا۔

(۳) شیل برتیش دنتی چار۔ الفت ونفرت سے پاک رہنا۔ اور دل وجسم وزبان سے کسی کو ضرر نہ پہنچانا۔

(۴) گیان اپیوگ بحصیل علم میں لگنا۔ جین شاستروں کا ہمیشہ مطالعہ رکھنا۔

(۵) سم ویگ۔ سنسار بھرمن سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ یعنی دور تناسخ میں پھنسانے والے

کوئی گالی وسے یا بُرا بھلا کہے۔ اُس کو سہے یعنی تپشیا کرنے۔ دھرم آتما آدمیوں سے دوستی رکھنے۔ دھرم استھانوں کی حفاظت کرنے و بنانے۔ برت کرنے۔ بیکسوں پر رحم کھانے۔ واثق الاعتقاد ہونے سنجولن۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ نہ ہونے شکل دھیان[1] میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے سورگ (بہشت) ملتا ہے۔

بیدنی کے آشروکے کارن اپنے کسی مربی کے چلا جانے یا فوت ہونے پر از حد رنج وغم کرنے سے جسے شوک کہتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے کے بعد از حد تاسف کرنے سے جسے تاپ کہتے ہیں۔ کسی وجہ سے از حد گریہ وزاری کرنے سے جو آکرندن आक्रंदन کہلاتا ہے۔ کسی کے اعضائے جسم کاٹنے۔ دل کو رنج پہنچانے و قتل کرنے سے جو بدھ वध کے نام سے موسوم ہے۔ اور ایسا گریہ وزاری کرنے سے جسے دیکھکر دوسروں کے دل میں رحم پیدا ہو۔ جو پری دیوان परिदेवन معروف ہے۔ ان سب باتوں کے آپ کرنے دوسروں سے کرانے۔ کسی میں نفاق ڈالنے چغلی کرنے۔ خوف دینے۔ تکلیف دینے۔ بُرائی کرنے سنگیتی ہرنے۔ ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنے۔ احسان فراموش ہونے۔ بلا ضرورت رنج پہنچانے۔ زہر دینے۔ پھانسی یا جال۔ یا پنجرہ بنانے۔ جانوروں کو پکڑنے و قید کرنے۔ چھری وغیرہ اوزار بخشش کرنے۔ عاریت دینے۔ کپٹ رکھنے وغیرہ وغیرہ سے اساتا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔

عالم آدمیوں و جانداروں و سچے درویشوں و سادھوں پر رحم کرنے۔ زاہد ہونے۔ بے طمع ہونے غصہ نہ کرنے۔ ارہنت دیو کی پوجا کرنے۔ صاحب ادب ہونے وغیرہ وغیرہ سے ساتا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔

---

[1] شکل دھیان اپنی آتما میں محو رہنا ہوتا ہے۔ انکی تفصیل اور اقسام کے لئے جین دھرم شاستر دیکھنے چاہئیں۔ یہاں بخوف طوالت بیچ نہیں کئے گئے۔

سامان اکٹھا نہ کرنے۔ قانع ہونے۔ متعصب نہونے۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرنے دھرم دھیان میں مرنے۔ بدون تعلیم کے ہی نیک خصلت و نیک اطوار ہونے۔ زاہد نہونے وغیرہ وغیرہ سے انسان ہوتا ہے سنجم پانے۔ برت رکھنے۔ دوسرے کے بس میں ہونے ہوئے بدون خیالات بگاڑنے کے بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرنے۔ زاہد رہنے

(بقیہ صفحہ ۱۵۰) علاوہ ازیں تین لیشیا ہیں۔ تیج۔ پدم۔ شکل۔ اور شبھ ہوتی ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ تیج لیشیا والا انسان زیرک۔ رحیم۔ بڑے سے بڑے میں تمیز کرنیوالا۔ نفع و نقصان کو سوچنے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

प्रगुड़ कहवा पुक्को कोमप्रकोवमे चारुक:।
नान्नसामे स्यत प्रीतिः पघेतेतपरिकोऽ:

پدم لیشیا والا نیم دل۔ پرہیزگار۔ زائد خیرات کرنے والا۔ بھگوان کی پوجا وغیرہ میں دل لگانے والا ہمیشہ پاک و خوش و خرم رہتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

वमाइपमोमपा ख्वागी। वक्ताच्जन तखर।
प्राचिर भूतसपत्त्व मद्यलेत्तमा घत्तोष

شکل لیشیا والا کسی سے الفت یا نفرت نہیں رکھتا۔ کسی حالت میں بھی غم و فکر نہیں کرتا۔ سست نہیں رہتا دوسرے کے آرام و تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

रागद्वेषविति प्र क्री। प्रोकनिक्ष विवर्जिता।।
परात्न म्ताव सपलः प्राक्तन्ने श्याधि कातरः।

ان خیالات والا انسان بھی یا تو اعلیٰ نسل انسان میں پیدا ہوتا ہے یا سورگ میں جاتا ہے۔

ش ۵ آرت دھیان خیالات و تصورات فکر و غم و خواہشات لذات۔ محسوسات کو کہتے ہیں۔

نوٹ صفحہ ہذا سطر ۱ دھرم دھیان اُن نیک خیالات کو کہتے ہیں۔ جن سے آواگون و تناسخ کی رہائی کی تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ اور نیک اعمال جن کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

محبت میں غرق رہنے خلاف مذہب چال و چلن رکھنے۔ اشتغفہ بندی کرودھ۔ مان۔ مایا
لوبھ کے ہونے۔ دوسروں کو تکلیف پہنچانے۔ قتل کرنے۔ قید کرنے کا ارادہ رکھنے۔ اور
اس ارادہ کو عمل میں لانے۔ جھوٹ بولنے۔ چوری کرنے۔ عاشق مزاج ہونے۔ اشیاء ممنوع
کے کھانے۔ درویش صادق کی عیب جوئی کرنے۔ بھگوان کے بتلائے ہوئے دھرم پر نہ چلنے
کرشن لیشیا[ا] کے پرنام رکھنے۔ رودر[۲] دھیان میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے دوزخ ملتا ہے۔
کھوٹی باتوں کا اُپدیش دینے۔ اپرتیاکھان کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ کے رکھنے۔ کسی کا دل کھانے
کسی کی عزت بگاڑنے۔ علم و ہنر کو چھپانے۔ بیجا عیب لگانے۔ نیل[۳] کپوت[۴] لیشیا کے پرنام رکھنے
ارت[۵] دھیان سے مرنے وغیرہ وغیرہ سے حیوان مطلق کا قالب ملتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ

---

[۱] کرشن لیشیا کی علامات یہ ہیں۔ آرت اور رودر دھیان میں رہنا۔ ہمیشہ غصہ رکھنا۔ حسد کرنا۔ زناکار ہونا۔
دھرم کے خلاف چال چلن ہونا۔ بے رحم ہونا۔ اور دشمنی رکھنا جیسا کہ کہا ہے۔

प्रतिरौद्र सदा क्रोधी मत्सरोधर्म वर्जितः
निर्दयो वैरसंयुक्तो। कृष्णलेश्याधिकोनरः

[۲] رودر دھیان فاسد خیالات کو کہتے ہیں جو دوسرے جانداروں کے حق میں باعث
ایذا رسانی ہوں۔

[۳] نیل لیشیا والا انسان۔ کاہل الوجود۔ کم عقل۔ زناکار۔ ریاکار۔ کم ہمت۔ اور مغرور ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے

आलस्य मंद बुद्धिश्च स्त्रीलुब्धस्य परवंचक
कातरस्य सदा मानी, नीललेश्याधिकोनरः

[۴] کپوت لیشیا والا ہمیشہ غمگین اور غمخوار رہتا ہے۔ دوسرے کی خرابی میں خوش ہوتا ہے۔ اگر جنگ کا
موقعہ آوے تو اپنی موت مانگتا ہے۔ یعنی پست حوصلہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

शोकाकुलो सदारुष्ट परनिन्दा प्रशंसका
संग्रामे प्रार्थयन् मृत्युं कापोतो ये प्रकीर्तिते (بقیہ آیندہ)

ہو۔ اُس کو روکنے سے۔ کسی کو حبس بیجا کرنے سے۔ قتل کرنے سے انترائے کرم کا آشرو ہوتا ہے

موہنی کے اسباب عالم باعمل پر عیب لگانے سے۔ دہرم کا پھل الٹا کہنے سے۔
درشن موہنی کا آشرو ہوتا ہے۔ پچیس قسم کے کشائے (جذبات) کے بس میں ہو کر فاسد خیالات
وارادات کے کرنے سے چارتر موہنی کا آشرو ہوتا ہے۔ زاہدان بے ریا و ریاضت کشان خدا
شناس کی عیب جوئی کرنے سے اُن کے زہد و تقویٰ کے بگاڑنے سے۔ ریاکاری کا لباس پہننے
سے۔ کموڑتی تپشیا کرنے سے۔ آپ غصہ و تکبر و ریا و حرص کرنے سے یا دوسروں کے کرانے سے
کشائے بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ بے فائدہ ہنسی۔ دوسروں کی ہنسی و تمسخر اُڑانے۔ شہوت
پرستی کا ذکر و اذکار کرنے۔ بیفائدہ باتوں میں تضیع اوقات کرنے سے۔ ہاسیہ بیدنی کا آشرو
ہوتا ہے۔ کھیل تماشوں وغیرہ میں دل لگانے سے رتی بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ کسی کے عیش
وآرام کے سامان کے بگاڑنے سے۔ خراب آدمیوں کی صحبت میں رہنے سے۔ بُرے کاموں
میں خوش ہونے سے۔ شوک بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوف دکھلانے سے۔ بے رحم
ہو کر ایذا پہنچانے سے بھے بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ برہمن یا چھتری یا ویش یا شودر جنہوں نے
ست دھرم کو اختیار کر لیا ہو۔ اُن کے خاندان یا ذات کے خراب رسم و رواج کی وجہ سے نفرت کرنے
سے۔ کسی کی بے عزتی کرنے سے جگپسا بیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔ بہت غصہ کرنے سے بہت
تکبر کرنے۔ حسد کرنے۔ جھوٹ بولنے۔ ریاکار ہونے۔ عیاش ہونے۔ زنا کرنے۔ عورت کا
سانگ بھرنے سے استری بید کا آشرو ہوتا ہے۔ تھوڑا غصہ کرنے۔ ریاکار و عیاش و حریص
و حاسد وغیرہ نہ ہونے۔ صرف اپنی عورت پر صابر رہنے سے پُرش بید کا آشرو ہوتا ہے۔
بے حد غصہ و تکبر و ریا و حرص کرنے سے۔ کسی کے آلہ تناسل کاٹنے سے۔ خلاف وضع فطری
مباشرت کرنے سے۔ زاہد کو تکلیف پہنچانے سے۔ بہت زنا کرنے۔ نفس پرست وغیرہ ہونے
سے جیو مخنث ہوتا ہے۔

آیو کرم کے آشرو کے کارن ۔ ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنے۔ اور دنیا کی

اُس میں بادج ہونا ودیہ ساب تعلیم کا بگاڑ دینا۔ کوئی شخص ترقی علم و ہنر کے واسطے کوشش کر رہا ہو۔ اُس کی ہمت توڑ دینا۔ اسکو انترائے کہتے ہیں۔ دھرم شاستروں میں خواہ مخواہ حجت نکالنا اس کو اہنکار کہتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل باتیں بھی اِس ذیل میں آتی ہیں۔ علماء سے بغض رکھنا۔ کتب مقدسہ کا بے وقت پڑھنا۔ اور اُن میں اعتقاد نہ رکھنا۔ علم سیکھنے میں سستی ظاہر کرنا۔ یا شاستر کی سنی و نشا کو بیقدری کی نگاہ سے دیکھنا۔ دھرم استھانوں کو بگاڑنا۔ اپنے علم پر تکبر کرنا۔ ناجائز کاموں کی ترغیب دینا۔ عالموں کی بے عزتی کرنا۔ جھوٹ پھیلانا۔ گمراہ کرنے والی و اخلاق بگاڑنے والی کتب شائع و فروخت کرنا۔ کسی کو ایذا پہنچانا۔ وغیرہ وغیرہ

درشناورنی کے اسباب دوسروں کی بینائی پر حسد کرنا۔ یا کسی کی بینائی میں ضرر پہنچانا۔ اپنی تیز بینائی پر تکبر کرنا۔ بہت سونا۔ دن میں خواب کرنا۔ سست رہنا۔ بے اعتقاد ہونا۔ واثق الاعتقاد میں نقص نکالنا۔ کھوٹے تیرتھوں کی تعریف کرنا۔ جانداروں کو قتل و ذبح کرنا۔ دوسروں کی غیبت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ ◆

انترائے کے اسباب کوئی شخص بخشش یا خیرات کرنا چاہتا ہو۔ یا کرتا ہو۔ اُس میں بادج ہو جانے سے دان انترائے کرم کا آشرو ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فائدہ ہوتا ہے اُس میں بادج ہونے سے لابھ انترائے ہوتا ہے۔ کسی کے عیش و عشرت میں خلل انداز ہونے سے بھوگ و اپ بھوگ انترائے ہوتا ہے۔ کسی جاندار کی روحانی و جسمانی طاقتوں کے بڑھانے کے ذرائع میں مخل ہونے سے یا اعضائے جسم کاٹنے سے ویریہ انترائے ہوتا ہے۔ کسی کے ذرائع تعلیم میں یا اشاعت کتب مقدسہ یا پرانے دھرم استھانوں کی مرمت و تعمیر میں مانع ہونے سے کسی کی عزت ہوتی ہو۔ اُس میں ہرج کرنے سے۔ کسی کے جائز عیش و آرام کے بگاڑنے سے۔ حسد کرنے سے۔ کنجوسی برتنے سے۔ مال و دولت کی بہت خواہش سے۔ دیوتا پر چڑھی ہوئی شے کے لینے سے۔ مال وقف ہضم کرنے سے۔ دھرم میں نقص نکالنے سے۔ عالم باعمل کے قتل سے۔ مورتی کھنڈن کرنے سے۔ کوئی شخص کسی غریب و بیکس کی امداد کرتا

کرشن [illegible] کسی کرم کا جو ستتی اور انو بھاگ پہلے تھا نئے
کرم کے ملنے سے اُس میں زیادتی ہونا (۳) آپ کرشن - کمی ہونا (۴) سنکرمن
संक्रमण ایک کرم پرکرتی کے کچھ پرمانوؤں کا دوسری پرکرتی میں تبدیل ہو جانا
جیسے ساتا بیدنی کا اساتا بیدنی میں تبدیل ہونا - آیو کرم کی جو چار قسمیں ہیں - اُن میں آپس
میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی (۵) اودے - کرم بندھ کے پیچھے جب تک وہ کرم پھل نہیں
دیتا - اس کو "آبادھا کال" کہتے ہیں - آبادھا کال سے پیچھے کرم کی ستتی تک جتنے سمے ہوتے
ہیں - اُتنے ہی حصہ کرم پرمانوؤں کے ہو جاتے ہیں - ایسے حصوں کو نکھیک निषेक
کہتے ہیں - ایک ایک نکھیک ایک ایک سمے میں اودے آتا ہے - یعنی پھل دیکر زائل ہوتا رہتا
ہے (۶) اودیرنا - جو نکھیک ابھی اودے میں نہیں آئے - اُنکو جلد اودے میں لانا (۷) اپشانت
اُن کا اودے میں لاکر زائل کر دینا (۸) ندھت [illegible] وہ نکھیک جو ابھی اودے
میں نہیں آئے یا اُن کا سنکرمن نہیں ہوا - مگر اُدیرنا ہونے والی ہے (۹) نکاچت
निकाचित وہ نکھیک جو ابھی اودے آنے والے یا سنکرمن ہونے والی - یا
اُت کرشن اُپ کرشن ہونے والی نہیں ہیں - مگر اُن کی اُدیرنا ہو سکتی ہے (۱۰) پاپ ستو
सतव کرموں کا موجود رہنا -

پُن و پاپ کے نتیاں اب ہم پُن و پاپ کی پرکرتیوں کی تشریح مختصراً ہدیہ ناظرین کرتے
ہیں تاکہ انکو معلوم کر کے ناظرین کو بُرے افعال سے بچنے اور نیک کے کرنے کی ترغیب ہو -

گیانا ورنی کرم کے اسباب علماء دین کے پند و نصائح کو سنکر اور اُن سے
فلسفہ جانکر حسد سے اُن کی تعریف نکرنا - اور خاموش رہنا - اِس کو اصطلاحاً پردوش کہتے ہیں
اپنی جانی ہوئی باتوں کو دوسرے کے استفسار پر بھی نہ بتلانا اور کہنا کہ میں نہیں جانتا اس کو
اصطلاحاً نہنو निन्हव کہتے ہیں - کسی کو اپنا ہمسر ہونے کے خیال سے شاستر و علم و
ہنر نہ سکھلانا - اسکو اصطلاحاً ماتسریہ मात्सर्य کہتے ہیں - کوئی شخص علم سیکھتا ہو -

ایک کا بندھ ہوتا ہے۔ موہنی کرم کی باقی سب اُتر پرکرتیوں اور گیا نادرنی۔ درشناورنی اور
انترائے کی سب پرکرتیوں کا بندھ ایک ہی سمے میں ہوتا ہے۔ نام کرم میں جو اُتر پرکرتی
ایک دوسرے کے برخلاف ہے اُن میں سے ایک ہی قسم کی پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔
اِس طرح جن جن پرکرتیوں کا ایک سمے میں بندھ ہوتا ہے اُن سب میں کرم پرمانو ایک ہی
سمے میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ مگر جس حالت میں اور جس گن استھان میں جس پرکرتی کا بندھ
ہو ہی نہیں سکتا۔ اُس میں کرم پُدگل کا بٹوارہ ہی نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں جو شے انسان کھاتا
ہے۔ جس طرح اُس کے ذرات سے ہڈی۔ خون۔ مختلف اشیا وغیرہ بن جاتی ہیں۔ ٹھیک اِسی
طرح کرموں کی تقسیم ہوتی ہے۔ اور جس طرح کسی کھائی ہوئی شے کا اثر تھوڑے عرصہ۔ اور کسی
کا زیادہ عرصہ رہتا ہے۔ اسی طرح کرموں کا استھتی بندھ ہے۔ اور جس طرح کسی شے کے
کھانے سے کچھ تکلیف اور کسی کے کھانے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے اسی طرح انوبھاگ بندھ
کا حال ہے۔ اور جس طرح کھائی ہوئی شے جسم کے حصوں میں مل جاتی ہے ویسے ہی پردیش
بندھ سمجھنا چاہیئے۔ اور جس طرح بعض اشیاء کا کھانا پہلی کھائی ہوئی اشیاء کے اثر میں تبدیلی
پیدا کر دیتا ہے۔ اِسی طرح کرموں میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرض کرو کہ پہلے ہم نے
ایک ثقیل چیز کھائی۔ اور اُس نے درد پیدا کیا۔ پھر اُس پر کوئی چورن کھا لیا۔ تو اُس نے اُس
درد کو دور کر دیا۔ اِسی طرح کرموں کا بھی حال ہے۔ اور جس طرح بلغم کی زیادتی میں انسان جو شے
کھاتا ہے بلغم بن جاتی ہے۔ اسی طرح ایک خاص کرم کے سخت اثر سے بھی ہوتا ہے۔ غرضیکہ
کرموں کا حال سمجھنے کے لئے کھانا کھانے کی تمثیل کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہیئے۔ کرم پرکرتیوں کے
ایک دوسرے میں تبدیل ہونے کو اصطلاحاً جین विसंयोजन کہتے ہیں۔
یہ تبدیلی مول پرکرتیوں میں نہیں ہوتی صرف اُتر پرکرتیوں میں ہوتی ہے۔ اِس کے متعلق۔ جو
اصطلاحات مقرر ہیں وہ اس طرح پر ہیں۔ (۱) بندھ کرم۔ پُدگل کا جیو کے ساتھ ملنا (۲) اُت

ورن۔ پرسست (عمدہ) اپرسست (خراب) دو قسم کی ہیں۔ گویا اس طرح ۱۶۸ پرکرتیاں ہوتی ہیں۔ جن میں سے ۶۸ پن روپ اور ۱۰۰ پاپ روپ ہیں۔ پن روپ پرکرتیوں کی تفصیل اس طرح پر ہے۔

ساتا بیدنی۔ دیو آیو۔ منش آیو۔ تریئنچ آیو۔ اوچ گوتر۔ دیوا گت۔ منش گت۔ پنج اندری جات۔ پانچوں قسم کے شریر۔ تینوں قسم کے انگو پانگ۔ سنہان۔ بندھن کی پانچ اقسام۔ سنگھات کی پانچ اقسام۔ سم چتر سنستھان۔ بجر رشبھ ناراچ سنگھنن۔ پرسست سپرش۔ رس۔ گندھ ورن۔ منش گیتا نپوربی۔ دیو گیتا نپوربی۔ اگر لگھو۔ پرگھات۔ اتاپ۔ ادیوت۔ سواسواس پرسست بہایوگت۔ پرتیک۔ ترس۔ بشنجہ۔ سبھگ۔ سوسور۔ بادر۔ پریاپت۔ تھیر۔ آدیہ۔ یش کیرتی۔ ترتھنکر۔ باقی پرکرتیاں پاپ روپ ہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ گھاتیا کرموں کی ۴۷ اقسام سب کی سب خراب ہیں۔ اگھاتیاں میں پن اور پاپ روپ دونوں شامل ہیں۔ اگرچہ کرموں کا بندھ خواہ وہ پن روپ ہے خواہ پاپ روپ دونوں ہی قسم سنسار بھرمن کا کارن ہے۔ اس لئے اُن اعمالوں کو جن سے پُن پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔ اُن اعمال پہ جن کا نتیجہ پاپ پرکرتی ہے۔ ترجیح دینی واجب ہے۔

من بچن اور کائے کی یوگ (تحریک) سے ایک سمے میں جتنے کرم پرمانو پیدا ہوتے ہیں وہ مندرجہ بالا آٹھوں کرموں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ زیادہ حصہ بیدنی میں۔ اُس سے کم موہنی میں۔ اس سے کم گیانا درنی۔ درشنا درنی۔ اور انترائے میں۔ اس سے کم نام اور گوتر میں جاتا ہے۔ بیدنی۔ گوتر اور آیو کی اُتر پرکرتیوں میں سے ایک سمے میں ایک پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔ یعنی بیدنی کی اُتر پرکرتیوں ساتا اور اساتا میں سے ایک وقت میں ایک کا بندھ ہوتا ہے۔ گوتر کرم کی اتر پرکرتیوں اوچ یا نیچ میں سے ایک وقت میں ایک کا بندھ ہوتا ہے۔ آیو کرم کی چار پرکرتیوں میں سے ایک وقت میں ایک کا موہنی کرم میں جو نوکشائے ہیں۔ اُن میں سے تین بید میں سے ایک بید کا رتی۔ ارتی میں سے ایک کا ہاسیہ اور شوک میں سے

بڑے بڑے اور چیونٹی کے لئے چھوٹے چھوٹے۔ (۷) بہنستھان۔ نرمان جس کی وجہ سے وہ مناسب مقام پر ہوں۔
(۸) ترانگ۔ جس کی وجہ تیرتھنکر کا جسم ملتا ہے یہ جسم دور تناسخ کا خاتمہ کرنے والا ہوتا ہے۔
(۹) پریاپت۔ مکمل جسم (۱۰) اپریاپت۔ نامکمل جسم۔ جس کو پیشتر پورا اور مکمل ہونے کے چھوڑنا پڑتا ہے۔ جیسے اسقاط حمل میں ہوتا ہے۔
(۱۱) پرتیک۔ ایسا جسم جس کا تعلق ایک ہی روح سے ہوتا ہے۔
(۱۲) ساوہارن۔ ایسا جسم جس میں بہت سی روحیں ایک دفعہ ہی پیدا ہوں۔ ایک دفعہ ہی فوت ہوں۔ ایک دفعہ ہی سانس وغیرہ لیویں۔
(۱۳) استھاور جس کی وجہ سے روح کو ایک حواسی جسم ملتا ہے۔
(۱۴) ترس جس کی وجہ سے جیو آتما دو حواس سے لیکر پانچ حواس تک جسم پاتا ہے۔
(۱۵) سوکھشم جسم۔ جسم لطیف جو کسی شے سے نہ رکے یعنی پتھر وغیرہ سب منجمد اشیا میں سے گذر جاوے۔
(۱۶) بادر یا ستھول جسم کثیف۔ (۱۷) سوسوریہ۔ خوش الحان۔
(۱۸) دوسور۔ ناخوشگوار آواز۔ (۱۹) شبھ۔ جس کی وجہ سے جسم کے خط و خال خوبصورت ہوں (۲۰) اشبھ۔ خوبصورت نہ ہوں۔ (۲۱) ستھر۔ قابل برداشت سردی و گرمی وغیرہ۔
(۲۲) استھر۔ ناقابل برداشت (۲۳) آدیہ۔ صاحب عزت۔
(۲۴) اناویہ۔ بے عزت۔ (۲۵) سوبھگ۔ خوش قسمت و خوشحال۔ جس کے دیکھتے ہی محبت پیدا ہو جاوے۔ (۲۶) دربھگ۔ کم بخت و بدنصیب کہ باوجود وصفات ہونے کے بھی کسی کو پیارا نہ لگے (۲۷) یش کیرتی۔ ناموری (۲۸) ایش کیرتی۔ بے ناموری۔
اس طرح کرم بندھ کی ۱۴۸ پرکرتیاں ہیں جن میں سے ۲۰ یعنے سپرس۔ رس۔ گندھ۔

لے ورن یہ ہر دو قسم نباتات ہی میں ہوتی ہیں۔

انوپوروی کی چار اقسام۔

(۱) نرک گیتا نوپوروی (۲) ترینچ گیتا نوپوروی (۳) منش گیتا نوپوروی (۴) دیوگیتا نوپوروی۔

بھایوگت جس کی بوجہہ مندرجہ ذیل دو اقسام کی رفتار ہوتی ہے۔

(۱) پرسنت بھایوگت۔ خوش رفتار (۲) اپرست بھایوگت۔ یعنی بد رفتار۔

پنڈکرمتوں کی ۹۳۔ اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگرلگھو وہ۔ کرم پرتی ہے جسکی وجہ سے جسم خواہ ہلکا ہو۔ خواہ بھاری اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے

(۲) سواسوسواس۔ جسکی وجہ سے سانس چلتا ہے۔

(۳) اپگھاتک۔ جسکی وجہ سے ایسا جسم ملتا ہے جس کے اعضاء اپنے ہی لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن کی ناف۔ بارہ سنگے کے سینگ۔

(۴) پرگھاتک۔ وہ جسم جس کے اعضاء دوسروں کے لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ جیسے عقرب کا نیش۔ شیر کا پنجہ۔

(۵) آتاپ۔ جسکی بوجہ جسم گرمی پیدا کرنے والا ملتا ہے۔

(۶) اُدیوت۔ چمکدار جسم مثل کرم شب تاب (۷) نرمان کی دوقسمیں۔ پرمان۔ نرمان۔ جسکی وجہ سے اعضائے جسم حسب مناسب قالب چھوٹے و بڑے پیدا ہوں۔ جیسے کہ ہاتھی کے لئے

---

[1] عمر کے ختم ہونے پر جو جیو پہلے جسم میں موجود رہتے ہوئے باہر پھیلتا ہے۔ اور اُس جگہ تک جاتا ہے۔ جہاں اُس کو دوسرے جسم میں جانا ہے۔ تو وہاں پہنچکر پہلے جسم کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسرے میں سما جاتا ہے ایک شریر سے دوسرے شریر میں اِس طرح جانے کو بگرہ گتی کہتے ہیں۔ اس میں تیجس اور کارماں دو شریر رہتے ہیں اور نمونہ ایسا ہی رہتا ہے جیسے کہ پہلے کا تھا۔ اِس نمونے کے رہنے کا کارن انوپوروی ہے جب جیو نئے شریر میں سما جاتا ہے۔ تب تیجس اور کارماں شریر نئے شریر کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانے کے واسطے زیادہ سے زیادہ تین سمے لگتے ہیں ❖

اور تنگ ہوں اور بالائی بڑے اور کشادہ ہوں۔

(۳) کھانگ سنستھان جس کی وجہ زیریں اعضا مثل سانپ کے منہی کے بڑے اور بالائی چھوٹے ہوں۔

(۴) بادن سنستھان جس کی وجہ ہاتھ اور پاؤں چھوٹے ہوں شکم اور پیشانی بڑے ہوں۔

(۵) کبجک سنستھان جسکی وجہ سے جسم کبڑا ہو۔

(۶) ہنڈک سنستھان جسکی وجہ تمام جسم غیر موزوں و نامتناسب و بدنما ہو۔

سپرس جسکی وجہ مندرجہ ذیل ۸ قسم کے لمس والا جسم ملتا ہے۔

(۱) مردو۔ نرم وملائم (۲) کرکس۔ سخت (۳) شیت۔ سرد۔ (۴) اشن۔ گرم (۵) لگھو۔ ہلکا (۶) گرو بھاری (۷) سچکن۔ چکنا (۸) روکش۔ روکھا۔

رس جسکی وجہ مندرجہ ذیل ۵ قسم کے ذائقوں والا جسم ملتا ہے۔

(۱) آمل۔ ترش مثل لیموں (۲) مدھر۔ شیریں مثل گڑ (۳) کٹک۔ تلخ مثل نیم (۴) کشائے کھاری مثل نمک (۵) تکشن۔ چرپرا۔ مثل مرچ۔

نوٹ۔ دیگر ذائقوں کے جسم ان ہی کی ملاوٹ سے بنتے ہیں۔

گندھ۔ جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو اقسام کی بو والا جسم ملتا ہے۔

(۱) سگندھ۔ خوشبودار (۲) درگندھ۔ بدبودار۔

ورن* جسکی وجہ مندرجہ ذیل پانچ اقسام کے رنگ والا یا انکی ملاوٹ سے بنے ہوئے دیگر رنگ والا جسم ملتا ہے۔

(۱) کرشن۔ سیاہ مثل بھونرا (۲) نیل۔ نیلا مثل گرڑ (۳) ہرت۔ سبز مثل طوطا۔ (۴) رکت سرخ مثل بیربہوٹی (۵) شکل۔ سفید مثل بگلا۔

---

* یہ پانچ رنگوں کے نام تتوارتھ سوتر کی سرواستھ سدھی کرت ٹیکا کے مطابق ہیں۔ ورنہ سنگو اور گومٹ سار میں ہرت کے بجائے پیلا اور پنچاستکائے میں نیل کے بجائے پیلا رنگ لکھا ہے۔

سنگھات کی پانچ اقسام۔

(۱) اوو ارک سنگھات (۲) ویکریک سنگھات (۳) آہارک سنگھات (۴) تیجس سنگھات

(۵) کارمان سنگھات +

سنگھنن* کے چھ اقسام۔

(۱) بجر رشبھ ناراچ سنگھنن वज्र ऋषभ नाराच وہ کرم پرکرتی ہے۔ جس کی وجہ سے جسم میں استخوان اُن کے پٹھے اور کیلیں مثل ہیرے کے مضبوط ہوں۔

(۲) بجر ناراچ سنگھنن۔ جسکی وجہ سے استخوان اور اُن کی کیلیں ہیرے جیسی مضبوط ہوں مگر پٹھے ایسے مضبوط نہ ہوں۔

(۳) ناراچ۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں معمولی ہوں۔ مثل ہیرے کے مضبوط نہوں۔

(۴) اردھ ناراچ۔ یعنے ایسے استخوان جن میں کیلیں ایک طرف ہوں ایک طرف نہ ہوں

(۵) کیلک۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں ٹھکی ہوئی نہ ہوں۔

(۶) اسم پراپتا سپھاٹک۔ جس سے استخوان بذریعہ کیلوں کے جڑے ہوئے نہ ہوں۔ صرف نسیں لپٹی ہوئی ہوں۔ اور باہر کی طرف پوست لپٹا ہوا ہو۔

نوٹ۔ سنگھنن۔ صرف انسان اور حیوان کے ہوتے ہیں بہشتی۔ اور نارکی۔ اور ایک حواسی قالب والوں کے نہیں ہوتی۔

سنستھان کی چھ اقسام۔

(۱) سم چتر سنستھان۔ وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے اعضائے جسم نہایت موزوں و متناسب ہوں۔

(۲) نیہ گرودھ پری منڈل سنستھان۔ جسکی وجہ سے مثل بڑ کے درخت کے زیریں اعضاء چھوٹے

---

* جسم کی ہڈیوں کو سنگھنن۔ نسوں اور پٹھوں کو رشبھ یا برشبھ اور کیلوں کو ناراچ کہتے ہیں۔

(۴) تیجس[1]۔ برقی جسم۔ جس کے ذریعے کمال یافتہ درویش رحم یا غصہ کر کے کسی شخص کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بعض صاحب کمال جو مریض کو اپنا ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے ہیں انکے ہاتھوں سے یہ تیجس جسم ہی نکلتا ہے۔ برہمن لوگ اس ہی کو برہم تیج کہتے ہیں۔

(۵) کارمان۔ لطیف جسم جس میں افعال روح کو گھیرے رہتے ہیں۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا پانچوں شریروں میں سے روح کے ساتھ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار اور کم سے کم دو شریر ہوتے ہیں۔ انسان و حیوان مطلق و نباتات۔ جمادات کے اوراک و تیجس و کارمان اور بہشتی فرشتوں اور دوزخیوں کے ویکریک و تیجس و کارمان تین شریر ہوتے ہیں۔ جب منی کی پیشانی سے آہارک شریر نکلتا ہے تو اس تھوڑے سے وقت میں چار شریر ہو جاتے ہیں۔ اور جب روح ایک قالب سے دوسرے قالب میں جاتی ہے تو اس کے درمیانی وقت میں جو زیادہ سے زیادہ تین سمے (لمحہ) ہوتا ہے۔ اس کے صرف تیجس اور کارمان دو شریر ہوتے ہیں۔ یہ دو شریر نجات ابدی تک روح کے ساتھ رہتے ہیں۔ نجات کی حالت میں روح کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔

انگوپانگ[2] کی تین اقسام

(۱) اودارک انگوپانگ (۲) ویکریک انگوپانگ (۳) آہارک انگوپانگ۔

بندھن کی پانچ اقسام۔

(۱) اودارک بندھن (۲) ویکریک بندھن (۳) آہارک بندھن (۴) تیجس بندھن۔ (۵) کارمان بندھن۔

---

[1] علم ٹیلیگراف تار والا و بلا تار والا اسکی ہی تشریح ہے۔

نوٹ نمبر ۲ سر اور چھاتی۔ چوتڑ۔ پیٹھ۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں ان آٹھ کو انگ کہتے ہیں۔ ناک، انگلی وغیرہ۔ جو انگوں میں سے نکلے ہوئے ہیں انکو اپانگ بولتے ہیں۔ اور جو اپانگوں میں سے نکلے وہ انگ و پانگ کہلاتے ہیں۔ جیسے ناخون۔ یہاں ان سب سے مراد ہے۔

(۵) پانچ اندری جس میں قوتِ لامسہ۔ وذائقہ وشامہ۔ وباصرہ۔ وسامعہ۔ ہوتی ہے جیسے انسان۔ ہاتھی وگھوڑا +

نوٹ۔ قسم مندرجہ بالا لغایت ۵ کو ترس (त्रस) یا جنگم یا جاندار متحرک کہتے ہیں۔ چار اندری تک کے جاندار کے من نہیں ہوتا۔ پانچ اندری من والے بھی ہوتے ہیں جن کو سینی کہتے ہیں۔ جیسے انسان۔ دیو۔ نارکی۔ گھوڑا۔ گائے وغیرہ۔ اور بدون من کے بھی ہوتے ہیں جو "اسینی" کہلاتے ہیں۔ جیسے ایک قسم کے طوطے وغیرہ جو گھونسلا نہیں بناتے۔ سینی کو "سنگی" اور اسینی کو "اسنگی" بھی بولتے ہیں۔

شریر کی پانچ اقسام۔

(۱) دوارک۔ ہاڑ۔ ماس۔ لہو۔ نس۔ والا جسم جس کی دو اقسام ہیں (ا) سمورچھن یعنے بلا مباشرت پیدا ہوا ہوا ۔ جیسے کیچوا وغیرہ (ب) گربھج یعنے مباشرت سے پیدا ہوا ہوا۔ انکی بھی تین اقسام ہیں (۱) انڈج یعنے انڈے سے پیدا ہوا ہوا جیسے بطخ۔ ومرغ وغیرہ (۲) جیج۔ جو جھلی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گائے۔ بھینس وغیرہ (۳) پوتج۔ جن کے جھلی یا انڈے جیسا خول کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں جیسے شیر وغیرہ۔

(۲) ویکریک جیسے فرشتوں اور دوزخیوں کا جسم لطیف۔ جس کو وہ اپنی مرضی سے چھوٹا یا بڑا بنا سکتے ہیں۔

(۳) آہارک[ٹ]۔ وہ جسم لطیف جو چھٹے گن استھان والے منیوں کی پیشانی سے نکل کر بعض وقت کسی مسئلہ فلوسوفی کے متعلق کسی کیولی (ہمہ داں) کے پاس دلی شکوک رفع کرنے کے لئے جاتا ہے۔

[ل] اسکی تشریح علم حیوانات ہے۔

[ٹ] مسمریزم اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

(۲) جوتشی یعنے اجرام فلکی آفتاب و ماہتاب و سیارات و ستارگان و نچھتر میں رہنے والے (۳) ونیتر یعنے بھوت و پریت، وغیرہ جنات (۴) بھون باشی یعنے بھوانی و چنڈی وغیرہ

(۲) منش گت یعنی انسانی قالب۔

(۳) ترج گت یعنے قالب حیوانی و نباتاتی و جماداتی۔

(۴) نرک گت۔ یعنی قالب دوزخی۔

اندری یاجات کی ۵ اقسام۔

(۱) ایک اندری یعنے یکحواسی قالب۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ نباتات۔ ان میں صرف ایک قوت لامسہ ہوتی ہے۔ ان کو ستھاور یعنے جانداران غیر متحرک۔ کہتے ہیں۔ کیونکہ ان میں خود بخود حرکت کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک بادر یا کثیف۔ اور دوسرے سوکھشم یا لطیف نباتات میں جان ہونا منوسمرتی میں بھی مانا ہے۔ دیکھو منوسمرتی ادھیاے اول۔ شلوک ۴۹ جمادات میں جان کا ہونا حال ہی میں ڈاکٹر بوس نے ثابت کر دیا ہے۔ آریہ سماج نباتات و جمادات میں جان نہیں مانتی۔ (دیکھو کلیات آریہ مسافر مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۰) یہ انکی نادانی ہے

(۲) دو اندری۔ جن میں قوتِ لامسہ و ذائقہ ہوتی ہے۔ جیسے لٹ وغیرہ۔

(۳) تین اندری جن میں قوتِ لامسہ و ذائقہ و شامہ ہوتی ہے جیسے چیونٹی۔ جوں شرشری۔ ڈھورا کھٹمل۔ بھونگے۔

(۴) چار اندری۔ جن میں قوتِ لامسہ و ذائقہ و شامہ و باصرہ ہوتی ہے۔ جیسے بھونرا و مکھی۔ بچھو۔ ڈانس۔ وغیرہ +

(بقیہ صفحہ ۱۳۷) ۔ دیوگتی۔ اور نرک گتی کو ہندوؤں نے بھی مانا ہے۔ دیکھو منوسمرتی۔

سه انکی تشریح کا نام علم ہیئت و علم جوتش ہے۔

(بے وقت موت) بھی مانی ہے (۱) بہت خوشی اور رنج سے (۲) ہتھیار سے (۳) زیادہ کھانے
اور زیادہ بھوکا رہنے سے (۴) اعضائے رئیسہ میں سخت تکلیف ہونے سے (۵) اوپر سے گرنے
یا کنوئیں وغیرہ میں ڈوبنے سے (۶) زہر کھانے یا زہردار جانور کے کاٹنے سے (۷) سانس
رکنے اور گلا گھٹنے سے۔ اکال مرتو سورگ اور نرک میں نہیں ہے۔ اکال مرتو کی تمثیل ایسی سمجھنی
چاہیئے جیسے کہ چراغ باوجود تیل اور بتی کے موجود ہونے کے یک لخت ہوا کے جھونکے سے
بجھ جاتا ہے۔

بیدنی کے دو اقسام ہیں (۱) ساتا بیدنی وہ کرم پرکرتی ہے جس سے عیش و عشرت
کے سامان بہم پہنچتے ہیں (۲) اساتا بیدنی جس سے دکھ و تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔

گوتر کے دو اقسام (۱) اوچ گوتر وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے روح دیو و رشی کی
اعلیٰ نسل میں پیدا ہوتی ہے۔
(۲) نیچ گوتر جس سے انسان کا ادنیٰ نسل (شودر) یا حیوانات مطلق و نباتات و
جمادات کے قالب میں جنم ہوتا ہے۔

نام کرم کی ۹۳ پرکرتیوں میں سے ۶۵ پنڈ اور ۲۸۔ اپنڈ کہلاتی ہیں۔
پنڈ پرکرتیاں اس طرح پر ہیں۔
۱۔ ۴ گت* = قالب ۔ ۴ (ب) اندری یا جات = حواس ۔ ۵ (ج) شریر = جسم ۵ (د) انگوپانگ =
اعضائے جسم ۳ (ھ) بندھن = نسیں ۵ (و) سنگھات = گوشت و پوست ۵ (ز) سنگھنن =
استخوان کے پرزوں کی مضبوطی ۶ (ح) سنستھان = قد و قامت ۶ (ط) سپرس = لمس ۸
(ی) رس = ذائقہ ۵ (ک) گندھ = بو ۲ (ل) ورن = رنگ ۵ (م) انوپوروی = وقفہ
نقل قالب ۴ (ن) بہایوگت = قسم حرکت ۲ ۔ میزان ۶۵ +
گت کی چار اقسام یہ ہیں۔
(۱) دیوگت جس کی چار قسمیں ہیں (۱) کلپ باسی یعنی جنتی فرشتہ۔

* گت کے اصلی معنے پانے والے جسم کی طرف حرکت کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں قالب کو کہتے ہیں (بقیہ آئندہ)

(۲۱) رتی (دنیاوی عیش کے سامان مثل مال و دولت زن و فرزند وغیرہ سے الفت۔

(۲۲) آرتی۔ نفرت (۲۳) شوک۔ رنج و فکر (۲۴) بھئے۔ خوف (۲۵) جگپسا۔ کراہیت

(۲۶) پرش وید۔ خواہش نرینہ۔

(۲۷) استری وید۔ خواہش مادینہ۔

(۲۸) نپنسک وید۔ خواہش مخنثانہ یعنی نر و مادہ ہر دو سے مباشرت کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔

نوٹ۔ اقسام مندرجہ ۲۰ تا نہایت ۲۸ "نوکشائے ویدنی" کہلاتی ہیں۔ جو روح کو درجہ استغراق میں کم حارج ہیں۔ موہنی کرم کی ۲۵ اقسام مندرجہ ۴ تا نہایت ۲۸ چارتر موہنی کے نام سے موسوم ہیں۔ کیونکہ یہ روح کو ناواقف العمل بنائے ہوئے دیتی ہیں۔
[illegible] پار گھاتیا کرموں کی ۴۷ اقسام میں سے گیان آورنی کی ایک کیول گیان آورنی و درشنا ورنی کی نو میں سے آخری چھ اور موہنی کی ۲۸ میں سے تیسری (سمیکت پرکرتی متھیات) چھوڑ کر اول سے پندرھویں تک ۱۴ کل ۲۰ سروگھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روحانی طاقتوں کو بالکل زائل کر رکھا ہے اور باقی ۲۶ دیش گھاتیاں کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انکی طاقت محدود ہوتی ہے۔

آیو (عمر) کی چار اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) دیو آیو جس سے بہشتی قالب ایک مدت محدود کے لئے ملتا ہے۔

(۲) منش آیو جس سے جسم انسانی " " "

(۳) ترینچ آیو جس سے حیوانات مطلق و نباتات و جمادات کے قالب میں ایک مدت معینہ کے لئے رہنا ہوتا ہے۔

(۴) نرک آیو۔ جس سے ایک خاص میعاد کے لئے دوزخ میں رہنا پڑتا ہے۔

ویسے تو ہر جیو اپنی آیو طبعی عمر کو پوری کر کے مرتا ہے۔ لیکن ان سات ذریعوں سے اکال مرتو

ہوتا ہے۔

(۱۵) سنجولن مایا - فریب مثل گائے کے سینگ کے جو بہت ہی کم پیچدار ہوتا ہے۔

(۱۶) انتانوبندھی لوبھ - وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے جیو آتما اعلیٰ درجہ کی طمع کرتا ہے مثل قرمزی رنگ کے۔ جو کبھی پھیکا نہیں پڑتا (۱۷) اپرتیاکھان لوبھ - طمع مثل مجیٹھ کے رنگ کے جو عرصہ دراز کے بعد چھوٹتا ہے (۱۸) پرتیاکھان لوبھ طمع مثل کسوم کے رنگ کے جو عرصہ قلیل میں جاتا رہتا ہے (۱۹) سنجولن لوبھ طمع مثل ہلدی کے رنگ کے جو فوراً پھیکا پڑ جاتا ہے۔

نوٹ - اقسام مندرجہ ۴ لغایت ۱۹ کو کشائے (جذبات) کی چار چوکڑی اور ۱۶ کشائے بیدنی کہتے ہیں - اور یہ روح کو سمیک چارتر یعنے دل وحواس پر قابو پانے کا عمل نہیں کرنے دیتے اور حصول درجہ استغراق میں سخت مانع ہوتے ہیں - درشن موہنی کی ہر سہ اقسام مندرجہ ہذا لغایت ۳ - اور انتانوبندھی کشائے کی چوکڑی مندرجہ ۴ و ۸ و ۱۲ و ۱۶ - جب تک رہتی ہے - آتما کو سمیک درشٹی یعنے واثق الاعتقاد نہیں ہونے دیتی - اور ایسے ایسے ناجائز افعال کراتی ہے جس کی وجہ سے نرک گتی (دوزخ) ملتی ہے۔ اپرتیاکھان کشائے کی چوکڑی - مندرجہ ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۷ روح کو شراوک کے برت یعنے نہیں دیتی - اور ایسے بد افعال سرزد کراتی ہے جس سے تریگ گت (قالب حیوانی) ملتی ہے - پرتیاکھان کی چوکڑی (۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸) والی روح کو منی کا دھرم یعنے نفس پر قابو پانا اور تارک الدنیا ہونا ناممکن بناتی ہے اور وہ ایسے افعال کراتی ہے جس سے منش جنم (قالب انسانی) نہیں ملتا ہے۔

سنجولن کشائے کی چوکڑی (مندرجہ ۷ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۹) والی - روح متھیاکھیات چارتر نہیں دھارن کر سکتی - سورگ (بہشت) میں جاتی ہے - مگر جب تک یہ چوکڑی رہتی ہے - کیول گیان (علم کل) حاصل نہیں کر سکتی -

(۲۰) ہاسیہ وہ کرم پرکرتی ہے جس کی وجہ سے روح کو ہنسی آتی ہے۔

(۳) سمیکت پرکرت متیہات۔ جس سے صادق الاعتقادی کسی قدر کثافت کے ساتھ ہوتی ہے۔ مگر کامل نہیں ہوتی۔

نوٹ۔ متذکرہ بالا ہرسہ اقسام کو درشن موہنی کہتے ہیں۔ کیونکہ انکی موجودگی میں روح واثق وصادق الاعتقاد نہیں ہوتی۔

(۴) اننتا نوبندھی۔ کرودھ وہ کرم پرکرتی ہے۔ جس کی وجہ سے جیو آتما کو اعلیٰ درجہ کا غصہ آتا ہے اور مثل پتھر کی لکیر کے کبھی دور نہیں ہوتا۔

(۵) اپرتیاکھان کرودھ جو پہلے درجہ سے کم غصہ مثل ہل کی لکیر کے جو بہت عرصہ میں دُور ہوتی ہے۔

(۶) پرتیاکھان کرودھ۔ اوپر والے درجے سے بھی کم غصہ مثل ریت کی لکیر کے جو عرصۂ قلیل میں مٹ جاتی ہے۔

(۷) سنجولن کرودھ جس کی وجہ سے غصہ آتا ہے۔ مگر مثل پانی کی لکیر کے فوراً دور ہو جاتا ہے

(۸) اننتا نوبندھی مان۔ جس کی وجہ سے روح کو اعلیٰ درجہ کا غرور مثل ستون سنگی ہوتا ہے جو کبھی خم نہیں کھاتا۔

(۹) اپرتیاکھان مان۔ غرور مثل ستون استخوانی۔ جو عرصۂ دراز میں خم کھاتا ہے۔

(۱۰) پرتیاکھان مان غرور مثل ستون چوبی۔ جو عرصہ قلیل میں خم کھا جاتا ہے۔

(۱۱) سنجولن مان۔ غرور مثل ستون بید جو فوراً خم کھا جاتا ہے۔

(۱۲) اننتا نوبندھی مایا۔ فریب درجہ اعلیٰ مثل بانس کی جڑ۔ یا بارہ سنگے کے سینگ کے جو پیچ در پیچ ہوتا ہے۔

(۱۳) اپرتیاکھان مایا۔ فریب مثل مینڈھے کے سینگ کے جو پہلے درجہ کے لحاظ سے کم پیچدار ہوتا ہے

(۱۴) پرتیاکھان مایا۔ فریب مثل ہرن کے سینگ کے جو پہلے درجے کے لحاظ سے کم پیچدار

(۷) پرچلا اندرا جسکی وجہ سے بیٹھے ہوئے بھی نیند کی خماری آتی ہے۔
(۸) پرچلا پرچلا جس کی وجہ سے زور سے گہری خماری یعنی خماری پر خماری آتی ہے۔
(۹) ستیان گروہی جس کے سبب حالت خواب میں کچھ کام کر لیا جاوے اور جاگنے پر یاد نہ رہے اسکو انگریزی میں سوم نیمبل ازم Somnambulism کہتے ہیں۔

انترائے کی ۵- اقسام (۱) دان انترائے جس سے روح کی خیرات دینے کی آرزو پوری نہیں ہوتی۔ یعنی جس کی وجہ سے خیرات کرنا چاہے مگر نہ کر سکے۔
(۲) لابھ انترائے جس سے اشیائے مطلوبہ حاصل نہیں ہوتیں۔ اور جہاں سے فائدہ کی اُمید ہو۔ پوری نہیں ہوتی۔
(۳) بھوگ انترائے جس سے دنیاوی عیش از قسم اکل وشرب وغیرہ حاصل نہیں ہو سکتے اور باوجود سامان عیش کی موجودگی کے ان سے حظ نہیں اُٹھایا جا سکتا۔
(۴) اُپ بھوگ انترائے جس کی وجہ سے عیش از قسم زن وزر وپارچہ وغیرہ باوجود میسر آنے کے بھی بھوگے نہیں جا سکتے۔
(۵) ویرج انترائے جس کی وجہ سے پست ہمتی اور کمزوری ہوتی ہے۔ اور جس کام کے کرنے کا ارادہ کیا جاوے۔ پورا نہیں ہوتا ÷

موہنی کی ۲۸- اقسام (۱) متھیات۔ جس کی وجہ سے روح ضعیف الاعتقاد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ جس سبب سے روح کو سمیکت (صادق الاعتقادی) بالکل نہیں ہوتی۔
(۲) مسر متھیات جس کے سبب روح کو عرصۂ قلیل کے لئے تھوڑی سی صادق الاعتقادی ہو جاتی ہے ÷

نوٹ: بھوگ اور اُپ بھوگ میں فرق ہے۔ بھوگ اُس کو کہتے ہیں جس سے صرف ایک دفعہ حظ اُٹھایا جاوے اور جسکو صرف ایک بار استعمال کیا جائے۔ جیسے حلوا۔ پوری۔ مٹھائی وغیرہ۔ اور اُپ بھوگ وہ ہوتا ہے جو بار بار بھوگا جا سکے۔ جیسے زن وپارچہ وغیرہ ÷

(۳) اودھ گیانا ورنی جو روح کو اودھ گیان (وہ علم جس کی وجہ سے اپنے یا دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ وغیرہ دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک معلوم ہو جاتا ہے) نہیں ہونے دیتی +

(۴) من پریہ گیانا ورنی جو روح کو من پریہ گیان (وہ علم جس کے ذریعہ سے دوسروں کے دلی خیالات معلوم ہو جاتے ہیں) ہونے نہیں دیتی +

(۵) کیول گیانا ورنی۔ جو روح کو کیول گیان یعنے ہمہ دان ہونے سے روکتی ہے اسکے دور ہونے سے انسان سراپا علم ہو جاتا ہے۔ اور پھر سلسلۂ تناسخ میں نہیں پھنستا اور درجہ سِکھ پر ماتما پر پہنچ جاتا ہے +

درشناورنی کے ۹ اقسام (۱) چکشو درشناورنی۔ جو روح کی قوت باصرہ کو روکتی ہے۔

(۲) اچکشو درشناورنی جو روح کی قوت باصرہ کے علاوہ دیگر حواس (سامعہ۔ لامسہ۔ ذائقہ۔ شامہ) میں خلل انداز ہوتی ہے۔

(۳) اودھ درشناورنی۔ اس باطنی بصارت کو روکتی ہے جو ایک محدود فاصلہ یا زمانہ تک اپنا کام کر سکتی ہے۔

(۴) کیول درشناورنی جو روح کی قوت ہمہ بینی کو ڈھانپتی ہے +

(۵) ندرا جس کی وجہ سے نیند آتی ہے۔

(۶) ندرا ندرا۔ جس کی وجہ سے خواب میں بےہوشی طاری ہوتی ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۳۱) اور شرت گیان ... میں قوت تمیزہ اور تخیلہ کے شامل کرنے سے مفصل اور واضح علم ہوتا ہے مثلاً کان سے گھنٹی کی آواز سننا مت گیان ہے اور اس کو سنکر یہ جاننا کہ یہ مالکوس یا بھیرو راگ ہے شرت گیان ہے +

عمل میں لانے نہیں دیتی۔ اسکی پانچ اقسام ہیں

(۴) موہنی جو روح کو سرورِ کل حاصل نہیں ہونے دیتی۔ اور دنیا کے اسباب زن و فرزند وغیرہ کی الفت میں گرفتار کرکے حظِ روحانی نہیں اُٹھانے دیتی اسکی ۲۸۔ اقسام ہیں

نوٹ مندرجہ بالا چار اقسام گھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روح کی چار ذاتی صفات کو روک رکھا ہے۔

(۵) آیو وہ کرم پرکرتی ہے جو روح کو کسی خاص جسم میں ایک خاص مدت کے لئے مقید رکھتی ہے۔ اسکی چار اقسام ہیں۔

(۶) بیدنی جو روح کے لئے دنیوی آرام و تکلیف کے سامان بہم پہنچاتی ہے اِس کی دو اقسام ہیں۔

(۷) گوتر جس کے سبب روح کی پیدایش ادنیٰ و اعلیٰ نسل و خاندان میں ہوتی ہے اسکی دو اقسام ہیں۔

(۸) نام جس کی وجہ سے کسی قالب کہ جس میں روح جاتی ہے اعضا رو قد و قامت وغیرہ بنتے ہیں۔ اس کی ۹۳۔ اقسام ہیں۔

نوٹ۔ اقسام مندرجہ نمبر ۵ لغایت ۸۔ اگھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ یہ روح کی ذاتی صفات کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتی۔

اب گیاورنی کے ۵۔ اقسام یہ ہیں

(۱) متی گیاناورنی وہ کرم پرکرتی ہے جو روح کو مت گیان یعنے وہ علم جو حواس خمسہ اور دل کے ذریعے سے ہوتا ہے نہیں ہونے دیتی۔ اور جسکی وجہ سے جملہ جانداروں کے قوا و حواس میں کمی و بیشی ہے۔

(۲) شرت گیاناورنی جو روح کو شرت گیان* (وہ علم جو حواس و دل کے ذریعے سے حاصل ہوئے ہوئے علم میں قوتِ متمیزہ و متخیلہ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے) ہونے نہیں دیتی اور جسکی وجہ سے فرداً فرداً ہر انسان و حیوان کی عقل و تمیز وغیرہ میں کمی و بیشی ہے۔

* مت اور شرت گیان میں یہ فرق ہے کہ مت گیان تو حواس کے ذریعے سے ہوا ہوا علم ہوتا ہو (بقیہ آئندہ)

جاتی ہے اور اُس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ من بچن کائے کی تحریک میں کشایوں کے شامل ہونے سے ستھتی اور انوبھاگ ہوتا ہے۔ کشائے کے ساتھ جو یوگ ہوتا ہے اُس کو "لیشیا" کہتے ہیں۔ لیشیا کی چھ قسمیں ہیں جن کو شکل، پدم، پیت، کپوت، نیل، اور کرشن۔ رنگوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کرم کا بندھ ان ہی "لیشیا" سے ہلکا یا بھاری ہوتا ہے۔ یعنی اگر کشائے بہت گہری ہونگی تو کرم بندھ سخت پڑ گیا۔ اور عرصہ دراز تک قائم رہے گا۔ اگر کشائے ہلکی ہوگی تو کرم بندھ بھی ہلکا ہوگا۔ اور تھوڑے عرصہ تک قائم رہے گا۔ من۔ بچن۔ اور کائے کی کریا (تحریک) تین طرح کی ہوتی ہے جس کو سم رنبھ۔ سمارنبھ۔ اور آرنبھ کہتے ہیں۔ سم رنبھ کسی فعل کے کرنے کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ سمارنبھ۔ اُس کے اسباب اکٹھا کرنے کا نام ہے۔ اور آرنبھ کارروائی کے شروع کر دینے کو کہتے ہیں۔ پھر اسکی بھی تین اقسام ہیں "کرت" کسی فعل کو خود کرنا "کارت" کسی دوسرے سے کرانا اور "انومودنا" کرتے ہوئے کو بھلا جاننا۔

کرم پرکرتی اب پرکرتی بندھ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جب انسان کوئی خوراک کھاتا ہے تو اُس کے ذرات سے ہڈی۔ خون۔ ماس۔ ویرج۔ پسینہ۔ پیشاب۔ اور پاخانہ وغیرہ بن جاتے ہیں اور پھر انکی تقسیم سر کی ہڈی۔ پاؤں کی ہڈی۔ وغیرہ حصوں اور آنکھ۔ کان۔ ناک۔ دل وغیرہ عضار میں ہوتی ہے۔ اسی طرح یوگوں اور کشایوں کے ذریعے کشش کئے ہوئے کرم پرمانوؤں کا بٹوارہ۔ مختلف قسم کا پرکرتی بندھ کرتا ہے۔ کرم پرکرتی کی جین آچاریوں نے آٹھ بڑی قسمیں اور اُن کے ۱۴۸ بھید کئے ہیں ۸ بڑی قسموں کو "مول پرکرتی" اور اُن کے ۱۴۸ بھیدوں کو "اُتر پرکرتی" کہتے ہیں۔ تفصیل اس طرح پر ہے۔

(۱) گیانا ورنی۔ یعنی وہ کرم پرکرتی جو روح کی طاقت علم و دانی کو روکتی اور ڈھکتی ہے۔ اسکی پانچ اقسام ہیں۔

(۲) درشنا ورنی جو روح کی طاقت ہمہ بینی کو ڈھکتی ہے اسکی نو اقسام ہیں۔

(۳) انترائے۔ جو روح کی صفت طاقت کل کو روکتی ہے۔ اور اسکو اپنی طاقتیں بہ آزادی

دل بجانب صدق وکذب ہردو (۴) انو بھے منو یوگ (تحریک دل نہ بجانب صدق و نہ بجانب
کذب (۵) ست بچن یوگ۔ تحریک زبان بجانب صدق (۶) است بچن یوگ۔ تحریک زبان بجانب
کذب (۷) اُبھے بچن یوگ۔ تحریک زبان بجانب صدق وکذب ہردو (۸) انو بھے بچن یوگ۔ تحریک
زبان نہ بجانب صدق نہ بجانب کذب (۹) اودارک کائے یوگ۔ تحریک اجسام اودارک (۱۰) اودارک
مشر کائے یوگ۔ تحریک اجسام اودارک باشتراک دیگرے (۱۱) ویکریک کائے یوگ۔ تحریک اجسام
ویکریک (۱۲) ویکریک مسر کائے یوگ۔ تحریک اجسام ویکریک باشتراک دیگرے (۱۳) آہارک
کائے یوگ۔ تحریک اجسام آہارک (۱۴) آہارک مسر کائے یوگ۔ تحریک اجسام آہارک باشتراک دیگرے
(۱۵) کارمان کائے یوگ۔ تحریک اجسام کارمان۔ اِس طرح آشرو کا بیان ختم ہوا۔

کرم بندھ آشرو سے جو بندھ پڑتا ہے وہ دو قسم کا ہے ایک بھاؤ بندھ یعنے دوئی بھاؤ
(خیالات وجذبات کا ذہن) جس سے کرم آتما سے بندھتا ہے۔ دوسرے دربیہ بندھ یعنے آتما اور
کرم کے پردیشوں کا دودھ اور پانی کی طرح مخلوط ہوجانا۔ دربیہ بندھ کی چار اقسام ہیں۔ پرکرتی بندھ
ستھتی بندھ۔ انوبھاگ بندھ۔ اور پردیش بندھ۔ کرم جس سبھاؤ (وصف) کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔
اُس کو پرکرتی کہتے ہیں۔ جتنے وقت تک کرم آتما کے ساتھ رہتا ہے اُس کو "ستھتی" کہتے ہیں۔
کرم کی ستھتی (عمر) کشائے کے کم وبیش ہونے پر منحصر ہے۔ ہلکا یا بھاری۔ اچھا یا بُرا جیسا کرم
کا پھل ہوتا ہے اُسکو "انوبھاگ" کہتے ہیں جیسے کسی چیز کے کھانے سے سر میں درد ہوتا ہے۔
کسی کے کھانے سے پیٹ میں۔ اِسی طرح بعض کرم کا پھل نرک ہوتا ہے۔ بعض کا سورگ۔ آتما و
کرم کے پردیشوں کے مخلوط ہونے کو "پردیش بندھ" کہتے ہیں۔ من بچن کائے کے یوگوں
سے پرکرتی اور پردیش بندھ ہوتا ہے۔ اور کشایوں سے ستھتی اور انوبھاگ بندھ۔ یعنے من بچن
کائے میں تحریک پیدا ہونے سے آتما میں بھی جو تمام شریر کے اندر دیاپک ہے تحریک پیدا ہوجاتی
ہے۔ اور جیسی وہ تحریک ہوتی ہے ویسی ہی اسکی پرکرتی ہوتی ہے۔ اور وہ کرم آتما کے ساتھ مخلوط
ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر اُس تحریک میں کشائے (جذبات وخواہشات) نہ ہو تو تحریک فوراً زائل ہو

تختہ جیسا کسی نے چھالج جیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔

(۲) وپریت (اعتقاد اختلافی) حقیقت کے بالکل برخلاف اعتقاد رکھنا۔ مثلاً پشوگیہ میں دہرم ماننا

(۳) سنشے (اعتقاد مشتبہ) کسی بات کو جاننا تو مگر اس میں شبہ رکھنا۔ مثلاً یہ خیال رکھنا کہ سمیک درشن۔ گیان چارتر۔ (معلوم) موکش مارگ ہے یا نہیں۔ اعتقاد میں پختگی کی بڑی ضرورت ہے اس ہی لئے "سنشے" کو متیقات کہا ہے۔

(۴) بی سے نہ (विनय) اعتقاد غیر امتیازی یعنی سچے جھوٹے میں تمیز نہ کرنا۔ اور کہنا کہ سب ہی منزل مقصود کے رستے ہیں۔

(۵) اگیان (اعتقاد جاہلانہ) لاعلم رہنا اور دہرم کرم وغیرہ سب باتوں سے لاعلم رہنے کو ہی اچھا جاننا۔

ابرت کی پانچ اقسام۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ (ہوس) ہیں۔ بعض جگہ ابرت کے بارہ اقسام بیان کئے گئے ہیں۔ وہ پانچوں اندریوں کے وشے بھوگ۔ من کا قابو میں نہ رکھنا اور چھ قسم (ستھاور اور ایک ترس) کے جیوؤں کو ایذا پہنچانا ہے۔

پرماد کی ۱۵۔ اقسام۔ چار بکتھا (استری کتھا۔ بھوجن کتھا۔ چور کتھا۔ راج کتھا) چار کشائے (کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ) پانچ اندری وشے۔ یعنی آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ اور جسم۔ حواس خمسہ کی خواہشات۔ راگ۔ محبت یا شوق۔ اور نندرا یا نیند ہیں۔ سوتیامبر جین آورش کے مطابق۔ راگ کے بجائے مدیہ یعنی نشے کا استعمال پرماد میں لیا گیا ہے۔ یہ پندرہ باتیں ایسی ہیں جن میں لگ کر انسان کو دہرم کی طرف سے لاپرواہی ہو جاتی ہے اور اس کا دل ان ہی باتوں میں لگا رہتا ہے کشائے کی جو ۲۵۔ اقسام بیان کی جاتی ہیں انکی تفصیل صفحہ ۱۱۹ پر درج ہے۔

یوگ تین ہیں۔ من یوگ (تحریک دل) بچن یوگ (تحریک زبان) کائے یوگ (تحریک جسم) ان کی زیادہ تشریح کرنے سے یوگ کے جو ۱۵۔ اقسام ہوتے ہیں وہ اس طرح پر ہیں (۱) ست منو یوگ (تحریک دل بطرف صدق) (۲) است منو یوگ (تحریک دل منجانب کذب) اُبھے منو یوگ (تحریک

بھاگ چندر یا پکار جیو ہے سکھ اپار   یا کے نردھار سیادباد کی آچرنی (نقطعہ)

آتما کا سروپ پر پدھارتھوں میں راگ و دویش سے علیحدگی اور اپنے شدھ خیال میں مگن رہتا ہے۔ ایسی حالت کو سمیکت کہتے ہیں۔ گویا آتما کا اصل سبھاؤ مثل ایک ساکن جھیل کے ہے۔ جس طرح جھیل میں تند ہوا کے لگنے سے یا کسی ڈھیلے وغیرہ کے پھینکے سے لہریں اٹھتی ہیں اسی طرح آتما میں پانچ ذریعوں سے ترنگیں اٹھتی ہیں۔ وہ پانچ ذریعہ متھیات۔ ابرت۔ پرماد کشائے۔ اور یوگ ہیں متھیات۔ کاذب الاعتقادی کو کہتے ہیں۔ ابرت ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری زنا۔ اور پرگرہ کا نام ہے۔ پرماد دھرم کی طرف سے لاپرواہی کو کہتے ہیں۔ کشائے۔ جذبات حیوانی سے مراد ہے۔ یوگ من بچن اور کائے کی تحریک کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ متھیات۔ ابرت پرماد اور کشائے کی وجہ سے من بچن اور کائے میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک سے آتما میں ترنگیں اٹھتی ہیں۔ ان ترنگوں کو ہی بھاؤ کرم کہتے ہیں۔ بھاؤ کرم سے پدگل۔ پرمانو (ذرات مادہ) کھینچکر چلے آتے ہیں۔ ان پدگل پرمانوں کو ہی "درب" کہتے ہیں۔ جو آتما کے پردیشوں کے ساتھ خلط ملط ہو کر اس کے شفاف پنے کو مکدر کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آتما کے اصلی گن ڈھکے جاتے ہیں۔ اور کرم بندھ پڑتا ہے۔ اب بیشتر اس کے کہ ہم "کرم بندھ" کا ذکر کریں۔ آشرو کے اسباب کی کچھ تشریح کرنا مناسب سمجھتے ہیں +

بموجب شاستر۔ درب سنگرہ کرم آشرو کے ۲۸۔ اقسام ہیں۔ متھیات ۵۔ ابرت ۵۔ پرماد ۱۵ یوگ ۳۔ چار قسم جو کشائے کی ہیں اس شمار میں وہ بھی پرماد کے اندر آ گئے ہیں۔

مگر کسی کسی شاستر میں کرم آشرو کے ۵۷ دروازے اس طرح لکھے ہیں متھیات ۵۔ ابرت ۱۲۔ کشائے ۲۵ یوگ ۱۵۔ اب انکی تفصیل سن لیجئے۔

متھیات کی پانچ قسم (۱) ایکانت (اعتقاد جزوی) یعنے روح و مادہ اور ان کی باہمی تعلقات کے صرف ایک پہلو پر غور کرنا اور اس ہی کو کل سمجھنا۔ جیسے کہ اندھوں کی اور ہاتھی کی مشہور کہانی ہے کہ ہر ایک اندھے نے ہاتھی کے ایک ایک عضو کو چھو کر کسی نے اسکو موسل جیسا کسی نے

مفصل ذکر کرم پرکرتی کے ذیل میں کیا جاویگا۔ یہاں صرف اتنا بتلا دینا ضروری ہے کہ ہر دو
قسم کے کرموں کی دو دو قسمیں ہیں ایک پن روپ دوسرے پاپ روپ۔ سات تتوؤں میں
پن و پاپ کو شامل کرکے سوتیا مبر جین "نوتتو" کہتے ہیں۔ دگمبران نوکا نام "نو پدارتھ"
رکھتے ہیں۔ پن روپ بھاؤ کرم سے پن روپ کرم پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔ اور پاپ روپ
بھاؤ کرم سے پاپ روپ کرم پرکرتی کا بندھ ہوتا ہے۔ لیکن کرم خواہ پن روپ ہو خواہ پاپ
روپ ہر حالت میں جیو کے لئے سنسار میں گھمانے کا باعث ہے۔ پن روپ کرم سونے کی
بیڑی اور پاپ روپ لوہے کی بیڑی کے مانند ہے۔ جب تک کرم کا لیس باقی ہے۔ بھاؤ کرم
سے در بیہ اور در بیہ کرم سے بھاؤ کرم مثل تخم و درخت کے پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور جیو اور پدگل
کا تعلق قائم رہتا ہے اور نجات یا رہائی نہیں مل سکتی۔ آتما کی پرنتی (رجحان) جب پاپ روپ
کرموں کی طرف ہوتی ہے تو اس کو اشبھ پرنتی کہتے ہیں۔ جو پاپ روپ کرم ہنسا۔ جھوٹ
چوری۔ دغا۔ وغیرہ کراتی ہے۔ جن سے نرک (دوزخ) اور ترینچ گتی (قالب حیوانات و نباتات
وجمادات) ملتی ہے۔ اور جب پن روپ کرموں مثل دان پن ورت وغیرہ کی طرف ہوتی ہے
اس کو شبھ پرنتی کہتے ہیں۔ اور اس سے سورگ۔ سکھ۔ راجہ مہاراجہ کا درجہ بڑی عمر وغیرہ ملتی
ہے۔ اور جب آتما راگ و دویش سے علیحدہ ہو کر پن و پاپ ہر دو قسم کے کرم نہیں کرتا۔ بلکہ صرف
گیان دھیان اور خود شناسی میں محو رہتا ہے تو اس کو "شدھ پرنتی" کہتے ہیں۔ ایسی
حالت سے مکتی ہوتی ہے۔ اس ہی مضمون کو پنڈت بھاگ چند جی نے ایک بھجن میں کہا ہے
جو اس طرح ہے۔

بھجن

پرنتی سب جیوں کی تین بھانت برنی ایک پن ایک پاپ ایک راگ ہرنی (ٹیک)
تامیں شبھ اشبھ دو وند کریں کرم بندھ دیت راگ پرنت ہی بہو شدھ رترنی (ٹیک)
یاوت شدھ ہو پوگ پاوت ناہیں متو گیہ تاوت ہی کار ان یوگ کہی پن کرنی (ٹیک)
تیج اوچ دشا دہار چیت پرماد کو بدار اونچلی دشا تے مت گرو ادھو دھرنی (ٹیکسہ)

جیو اس سے فطرتاً رہائی پانا چاہتا ہے۔ لیکن کسی مرض کا علاج کامل طور پر نہیں ہو سکتا جبتک یہ معلوم نہ کیا جاوے کہ یہ مرض کن باتوں سے پیدا ہوا ہے۔ پیدا ہو کر کیا کیا حالت کرتا ہے۔ کن تجاویز سے رکتا ہے۔ کن ادویات سے آہستہ آہستہ دور ہوتا ہے۔ سنساری دکھ کی تشخیص کے متعلق ان باتوں کے اصطلاحی نام جین دھرم میں آشرو۔ بندھ۔ سنبر۔ اور نرجرا ہیں جیسے معمولی بیماری کے لئے بدپرہیزی سے مرض بڑھتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا ہی "بندھ" دنیاوی تکلیف کا نام ہے۔ بیماری میں پرہیز کرنے کی مانند "سنبر" اور بیماری دور کرنے کی کڑوی ادویات کے کھانے کی طرح "نرجرا" ہے۔ موکش مارگ میں ان چاروں باتوں۔ آشرو۔ بندھ۔ سنبر۔ اور نرجرا میں۔ جیو اور اجیو۔ اور موکش کو ملا کر سات تتو کہتے ہیں۔ گویا یہ سات تتو کی باتیں ہیں جن کا غور اور فکر کرنا متلاشی نجات کے لئے ازبس ضروری ہے۔ ان میں سے جیو۔ اجیو کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اب آشرو کی بابت لکھتے ہیں آشرو نئے کرموں کی آمد کو کہتے ہیں۔ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے کہ جیو اور پدگل کا تعلق غیر از آد سے ہے۔ یہ تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ اس لئے پہلے اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ کرم کیا ہے کیا وہ چھ دربیوں سے جن کا اوپر ذکر ہوا علیحدہ کوئی ساتواں دربیہ ہے۔ نہیں کرم ساتواں دربیہ نہیں ہے۔ بلکہ پدگل سے بنا ہوا ہونے کی وجہ سے پدگل ہی میں شامل ہے۔ کرم کئے ہوئے فعل کو کہتے ہیں۔ بعض آدمی اس کے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ فعل کو ہی کرم خیال کرتے ہیں دراصل فعل کے کرنے سے جو حاصل ہوتا ہے اس کا نام "کرم" ہے۔ فعل کا نام "کریا" ہے۔ مثلاً ایک شخص پنکھا جھلتا ہے تو پنکھے کا جھلنا "کریا" ہے۔ اور اس سے جو ہوا پیدا ہوتی وہ "کرم" ہے۔ جیسے پنکھے سے پیدا ہوئی ہوئی ہوا تندرست اور بیمار آدمی کو سکھ و دکھ دیتی ہے۔ اس ہی طرح جیو کا کیا ہوا کرم اسکو سکھ یا دکھ دیتا ہے۔ کرم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھاؤ کرم۔ دوسرے دربیہ کرم۔ بھاؤ کرم۔ خیالات۔ جذبات۔ و خواہشات کو کہتے ہیں۔ دربیہ کرم بھاؤ کرم کی کشش سے جیو آتما کے گرد۔ پدگل۔ پرمانوؤں کے اکٹھا ہونے کا نام ہے۔ ان کا

اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جب بادشاہ تک دکھی ہے تو اور معمولی آدمیوں کا کیا ذکر ہے۔ بانیان مذاہب
معبودان خلائق پیر پیغمبر جو کوئی دنیا میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہونگے۔ کوئی بھی دکھ
سے بری نہیں ہے حضرت عیسیٰ کا پھانسی پانا۔ حضرت محمد کا دشمنوں سے بھاگا بھاگا پھرنا۔
اور ایک غار میں چھپنا۔ سری رشب دیو جی کو چھ ماہ تک آہار نہ ملنا۔ سری رامچندر جی کا بن باس جانا
وغیرہ وغیرہ۔ اِس کی بڑی تمثیلیں ہیں۔ آپ خود اپنی حالت کو دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی
طبیعت میں کیا کیا ملال۔ کیا کیا رنج۔ کیا کیا فکر۔ کیا کیا تکلیف ہے۔ اِسی طرح تمام دنیا کے
لوگ خواہ وہ یورپ کے باشندے ہیں۔ خواہ امریکہ کے خواہ افریقہ کے۔ خواہ ہندوستان
کے۔ سب ہی کسی نہ کسی طرح کے دکھ میں مبتلا ہیں۔ دکھ صرف بیماری ہی کی تکلیف کا نام نہیں
ہے۔ بلکہ سوچ۔ فکر۔ خواہش۔ ناامیدی وغیرہ بھی دکھ میں شامل ہیں۔ سانکھ درشن کے مصنف
کپل رشی نے دکھ کی تین اقسام مقرر کی ہیں۔ (۱) ادھیاتمک جو اپنے جسم یا حواس یا من کے
ذریعہ پیدا ہوں۔ جیسے۔ بیماری۔ حسد۔ رنج۔ حرص۔ غصہ۔ وغیرہ (۲) آدھی بھوتک۔ جو دوسرے
جانداروں سے پیدا ہوں۔ جیسے سانپ کے کاٹنے۔ شیر کے مار ڈالنے۔ چور کے چوری کرنے
وغیرہ سے (۳) آدہی دیوک۔ جو آگ ہوا۔ پانی و آفات ارضی و سماوی کے سبب سے ہوں
حاصلِ کلام یہ ہے کہ اگر کسی کو روزگار کا فکر ہے تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو دشمن کا کھٹکا ہے
تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنے دلبر و محبوب سے ہم آغوش ہونے کی خواہش ہے۔ تو وہ بھی
دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنی دنیاوی ترقی کا خیال ہے۔ تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر اولاد کا غم ہے تو
وہ بھی دکھی ہے۔ غرضیکہ دنیا میں ہر ایک انسان خواہ وہ کیسی ہی حالت میں کیوں نہ ہو دکھی
ہے۔ اور آپ یہ بھی نہ سمجھیں کہ دکھ اسی کل یگ میں ستاتا ہے۔ نہیں نہیں۔ دکھ کے
واسطے کل یگ۔ ست یگ۔ سب ایک ہیں۔ قصہ کوتاہ جب سے انسان ہے۔ تب ہی سے
دکھ ہے ؂

کرموں کا آشرو جب دنیا دکھ کا گھر ہے۔ اور یہ دکھ ایک پرانا مرض ہے کو ہر ایک

ملانے سے ملتا ہے۔ قدرتی نہیں ہوتا ان تینوں سنبندھوں سے علیحدگی کو "ابھاؤ" یا رہائی رُستگاری کہتے ہیں۔ یہ ساوی انت ہوتی ہے۔ یعنے رستگاری کا شروع ہوتا ہے۔ آخر نہیں ہوتا۔ جیسے مکتی وکسوا عشار یہ متوالی۔ چنانچہ جیوا ور پدگل کا سنبندھ "اپادھک سنبندھ" یا تعلق غیری۔ مثل چانول وتس کے ہے۔ جب تک چانول اور تس اکٹھے رہتے ہیں۔ تب تک دہان بویا جاتا ہے۔ جب وہ علیحدہ ہو جاتے ہیں پھر انکی پیدایش بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جیوا ور پدگل کا سنبندھ ہے۔ جب یہ سنبندھ بذریعہ سبزاور نرجرا ٹوٹ جاتا ہے۔ تب جیو اور پدگل علیحدہ ہو کر جیو کو مکتی یا نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے جنم مرن سے رہائی ملتی ہے +

دنیا میں ایسا کونسا جاندار ہے جو کسی نہ کسی دُکھ میں مبتلا نہیں ہے۔ کیا چرند کیا پرند کیا حیوان کیا انسان۔ کیا امیر کیا فقیر۔ کیا شاہ۔ کیا گدا۔ کیا حاکم کیا محکوم۔ غرضیکہ جو کوئی ہے اس موذی کا شاکی ہے۔ اگر امیر کے پاس دولت ہے تو اُسے اولاد کی خواہش ہے اگر اولاد بھی ہے تو تندرستی نہیں ہے۔ کبھی کسی عزیز و اقارب کے مرجانے کا غم ہے۔ کبھی کسی سودے میں خسارے کا کھٹکا ہے۔ کبھی کسی مقدمہ کے لڑانے کا فکر ہے۔ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے۔ فقیر کو پیٹ بھرنے کا سب سے بڑا دھندا ہے۔ طرح طرح کے بہروپ بناتا ہے۔ کبھی کہتا ہے ایک مٹھ بنوانا ہے۔ یا کنواں کھدوانا ہے۔ روپیہ درکار ہے۔ کبھی کہتا ہے میرا کپڑا پھٹ گیا ہے۔ جاڑے کا موسم ہے۔ کبھی کہتا ہے۔ دو روز سے کھانا نہیں ملا ہے۔ بادشاہ جو سب سے زیادہ سکھی معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی سکھی نہیں ہے۔ ملک کا انتظام کرنا۔ رعیت کا بندوبست رکھنا۔ دشمن سے ملک کو بچانا۔ فوج کو باغی ہونے سے ہٹانا۔ ایسے بڑے بڑے کام ہیں کہ اُن کو سرانجام دینا بادشاہوں کا ہی کام ہے۔ بیٹھے بٹھلائے حاضر حکومت میں نکتہ چینی کرنا آسان بات ہے۔ مگر لاکھوں کروڑوں آدمیوں کا جن کی مختلف رائیں۔ مختلف زبانیں۔ مختلف رسوم۔ مختلف حالات ہیں۔ ماتحت رکھنا کچھ ذرا سی بات نہیں ہے۔ اس سے آپ بادشاہ کے غم و فکر و دُکھ کا

مرکب ہستیاں ہیں۔ کال ہستی تو ہے مگر اُس کا ایک ہی پردیش ہے۔ دیگر دربیوں کی طرح اُسکے اننت پردیش نہیں ہیں۔ اِس لئے اُس کو "استی کائے" نہیں کہا گیا۔ لوکاکاش کے اسنکھیات پردیش ہیں اور جیو تمام لوکاکاش میں پھیل سکتا ہے۔ اس لئے جیو اسنکھیات پردیشی ہے۔ دہرم دربیہ اور ادہرم دربیہ تمام لوکاکاش میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِس لئے وہ بھی اسنکھیات پردیشی ہیں۔ آکاش لوک سے بھی باہر ہے۔ اِس لئے اُس کے اننت پردیش ہیں پدگل کا ایک پرمانو الگ بھی ہوتا ہے اور دو چار دس بیس ہزار لاکھ وغیرہ ملکر چھوٹا اور بڑا اسکندھ (مرکب) بھی ہوتا ہے۔ اِس لئے پدگل کو سنکھیات۔ اسنکھیات اور اننت پردیشی کہا ہے۔ کال کے جزو ایک ایک علیحدہ ہیں اور وہ ملکر سکندھ نہیں بنتے۔ اس لئے اُس کو "کائے" نہیں کہا ہے۔ پدگل کے چھوٹے سے چھوٹے جزو کو "انو" یا "پرمانو" کہتے ہیں۔ ابھاگی انو (جزو لا تجزی) جتنے اکاش کو روکتا ہے اُس کو "پردیش" کہتے ہیں۔ پرمانوں میں اوگاہنا شکتی ہوتی ہے یعنے وہ نہ کسی شے سے رُکتے ہیں اور نہ کسی شے کو روکتے ہیں۔ وہ دوسری اشیا میں اِس طرح داخل ہو جاتے ہیں جس طرح آگ لوہے میں۔ ایک "پردیش" میں تمام پرمانوؤں کو جگہ دینے کی طاقت ہے۔ جین شاستروں میں (شمار) ۱۹۴ اعداد تک ہے۔ اِس کے بعد "اسنکھیات" ہے "اننت" اسنکھیات سے بڑا ہے۔

سنبندھ کی اقسام ۔ دنیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ان ہی چھ دربیوں۔ جیو۔ پدگل۔ دہرم۔ ادہرم۔ کال اور آکاش کا مجموعہ ہے جس میں جیو اور پدگل کا سنبندھ انادی سے ہے سنبندھ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) تدآتمک یا سبھاوک یعنے ذاتی تعلق و جبلی۔ یہ انادی اننت ہوتا ہے یعنے نہ اِس کا شروع ہوتا ہے اور نہ آخیر جیسے جیو گیان آگ و گرمی (۲) سموایا آپادہک۔ یعنی غیری وغلازی یہ انادی سانت ہوتا ہے یعنے اُس کا شروع تو نہیں ہوتا۔ مگر آخیر ہوتا ہے جیسے جیو و پدگل۔ چانول و تس۔ یہ دونوں سنبندھ قدرتی ہوتے ہیں (۳) سنجوگ۔ یا اتفاقی و عارضی۔ یہ سادی سانت ہوتا ہے یعنے اِس کا شروع اور آخیر دونوں ہوتے ہیں جیسے پتا۔ پتر۔ زن و مرد۔ پانی و گرمی۔ یہ سنبندھ

تو ہو مگر ورت دھارن نہ کرے (۵) ویش ورت = ایک خاص حد تک ورت لینے کو کہتے ہیں۔
اسکے گیارہ درجے ہیں جو گیارہ پرتما کہلاتے ہیں (۶) پرمت ورت (प्रमत्त विरत)
پانچ مہاورتوں کو پالنا مگر پرماد کے ساتھ (۷) اپرمت - پرماد (کاہلی) چھوڑ کر پانچ مہاورتوں
کو پالنا (۸) اپورب کرن = ساتویں گن استھان سے زیادہ اچھی حالت میں رہنا (۹)
ان ورت کرن (प्रापित वृत्ति करण) آٹھویں سے بھی زیادہ ترقی کرنا (۱۰) سوکشم سنپرائے
ایسی حالت جس میں اور کشائے بالکل ناش ہو جاتے ہیں مگر لوبھ کچھ تھوڑا سا باقی رہتا ہے
(۱۱) اُپ شانت موہ ایسی حالت میں کشائے اُدے میں نہیں آتے۔ مگر موجودگی ضرور
ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں نیچے گر سکتا ہے (۱۲) چھین موہ = کشائے اور موہ بالکل ناش
ہو جانے کی حالت (۱۳) سنجوگ کیولی وہ حالت ہے جس میں کیول گیان ہو جاتا ہے۔ مگر
یوگ کی پرورتی ہوتی ہے۔ یعنے من بچن اور کائے میں تحریک رہتی ہے۔ ایسی حالت میں کیولی
بھگوان دھرم اُپدیش دیتے ہیں (۱۴) ایوگ کیولی۔ وہ حالت ہے جس میں من بچن کائے کی
تحریک بھی مٹ جاتی ہے۔ اس حالت کے بعد جسم چھوڑ کر سدھ پد ہے۔

(۸) سدھ یعنے مکت یافتہ۔

(۹) اوردھ گمن سبھاوی = اوپر کی طرف چلنے کا سبھاؤ رکھنے والا۔

اس طرح جیو کے گن بیان کئے گئے۔ پدگل۔ دھرم ادھرم کے گن صفحہ ۹۴ لغایت ۹۹ پر لکھے جا چکے ہیں۔ اب
کال اور آکاش کا ذکر ہیں۔

کال نشچے اور بیوہار نے کے لحاظ سے دو طرح کا ہے۔ نشچے کال تو وہ ہے جو چیزوں کے گزرنے
میں اور پرانا ہونے میں لگتا ہے۔ اور بیوہار کال گھڑی۔ پہر مہینے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ آکاش طبقات
سفلی (نرک) ارضی (زمین) اور سماوی (سورگ) کے باہر بھی ہے۔ ان طبقات والے آکاش کو لوکا کاش
اور ان سے باہر والے کو الوکا کاش" بولتے ہیں۔ جیو۔ پدگل۔ دھرم۔ ادھرم۔ اور آکاش کو "استی
کائے" کہتے ہیں "استی" کے معنے ہستی اور "کائے" کے معنے مرکب شے کے ہیں۔ یعنے یہ

(۵) ساسادن (۶) ہرشرہ۔

(۱۳) منگی (من والا ہونا) اس کے دو بھید سنگی اور اسنگی۔

(۱۴) آہارک تین شریر دکارمان تیجس۔ ویکریک) اور چھ پریاپتی کے مطابق پدگل۔ پرمانوؤں کا حاصل کرنا آہار (یا خوراک) ہے۔ مرنے کے بعد بگرہ گتی میں ایک دو یا تین سمے تک کیولی کی حالت میں۔ سمد گھات میں دسرے کی حالت میں جیو آن آہارک یعنے بدون خوراک رہتا ہے باقی سب حالتوں میں آہارک رہتا ہے۔ یعنے خوراک حاصل کرتا ہے

اب ۱۴ گن استھان کے نام سنیں۔

۱۴ گن استھان (۱) متھیات۔ جھوٹا اعتقاد (۲) ساساون سمیکت سے گر کر متھیات میں پہنچنے کے درمیان کی حالت (۳) مسر۔ ملی جلی حالت (۴) ابرت سمیکت۔ سمیکت

---

* آتما کے پردیشوں کا جسم سے باہر نکلنا سمد گھات کہلاتا ہے۔ آتما کے پردیش اپنے جسم سے سات موقعوں پر باہر نکلتے ہیں۔ لہذا سمد گھات کی سات قسمیں ہیں (۱) ویدنا سمد گھات = شدت تکلیف کے وقت۔ (۲) کشائے سمد گھات۔ شدت غضب کے وقت (۳) ویکریک سمد گھات = ویکریک شریر بناتے وقت (۴) تیجس سمد گھات جسم سے تیج نکلنے وقت۔ جیسے کہ بعض دفعہ کسی زور دھاری رشی کے جسم سے تیج نکلکر دوسرے شخص کو بھسم کردیتا ہے (۵) آہارک۔ جب کسی زور دھاری مہاتما کو کسی مسئلہ میں شکوک ہوتے ہیں۔ تب وہ اپنے جسم سے ایک پتلا سا نکال کر کسی زیادہ گنوان رشی کے پاس جو بہت دور ہزار ہا کوس کے فاصلہ پر ہوتا ہے بھیجکر اپنے شکوک رفع کرلیتا ہے۔

(۶) کیول سمد گھات۔ جب کیولی کی عمر تھوڑی اور کرم زیادہ باقی رہ جاتے ہیں تو وہ اپنی آتما کے پردیس تمام برہمانڈ تک پھیلا سکتا ہے۔

(۷) مرنانتک سمد گھات۔ مرتے وقت آتما کے پردیسوں کے پہلے شریر سے نکل کر دوسرے شریر تک جانا۔ ان سب موقعوں پر آتما کے ان پردیسوں کا جو جسم سے باہر نکلتے ہیں جسم کے ساتھ مسلسل تعلق رہتا ہے۔

(۵) وید (خواہش مباشرت) تین ہیں - پرش وید - استری وید - نپنسک وید -

(۶) کشائے (جذبات جس کی چار بڑی قسمیں ہیں (۱) کرودھ (۲) مان (۳) مایا (۴) لوبھ ہیں - ان ہر ایک کے چار چار درجے - اننتانو بندی - اپرتیاکھیان - پرتیاکھیان - اور سنجولن ہیں - اِس طرح ۴ × ۴ = ۱۶ ہوئے - ان میں نو کشائے - ہاسی - (ہنسنا) رتی (پیار) ارتی (ناراضگی) شوک (فکر) بھے (خوف) جگپسا (کراہت) پرش وید (خواہش مردانہ) استری وید (خواہش زنانہ) نپنسک وید (خواہش مخنثانہ) ملاکر ۲۵ کشائے کہلاتے ہیں -

(۷) گیان آٹھ ہیں جن کی تفصیل صفحہ ۱۱۴ پر ہے -

(۸) سنجم (جذبات وخواہشات کا روکنا) سات ہیں (۱) سامایک (۲) چھید وستھاپنا (۳) پریہار وشدھی (۴) سوکشم سمپرائے (۵) یتھاکھیات (۶) سنجما سنجم یعنے سنجم او اسنجم دونوں ملے جلے - ایسی حالت گرہستی کی ہوتی ہے (۷) اسنجم یعنے سنجم کا بالکل نہ ہونا -

(۹) درشن چار ہیں تفصیل صفحہ ۱۱۷ پر درج ہے -

(۱۰) لیشیا (من بچن او رکائے کا کشائے کے ساتھ ہونا جس سے کرم بندھ ہوتا ہے) دو طرح کی ہوتی ہے شبھ اور اشبھ - شبھ سے پُن اور اشبھ سے پاپ کا بندھ ہوتا ہے - ہر دو قسم کی لیشیا کے تین تین درجے ہیں (۱) اتکرشٹ اشبھ - جسکو کرشن لیشیا کہتے ہیں (۲) مدھم اشبھ جسکو نیل لیشیا کہتے ہیں (۳) جگھن اشبھ = کپوت لیشیا (۴) جگھن شبھ = پیت لیشیا (۵) مدھم شبھ = پدم لیشیا (۶) اتکرشٹ شبھ = شکل لیشیا -
اِس طرح لیشیا کی چھ قسمیں ہیں -

(۱۱) بھب تیو (भव्यत्व) مکش جانیکی قابلیت رکھنے والے جیوں کو بھب ورنہ کہتے اون کو ابھب کہتے ہیں

(۱۲) سمیکتو (सम्यक्त्व) تتوں کے شردھان کو یا اپنے اور پرائے کی پہچان ہوکر آتما کے سچے شردھان (اعتقاد) ہو جانے کو سمیکت کہتے ہیں - اس کے چھ درجے ہیں (۱) اپشم سمیکت (۲) چھیے اپشم سمیکت (۳) چھایک سمیکت (۴) متھیا درشن -

(بادی) ہوا ہی ہے جسم جن کا (۵) بنسپتی (سبزی و درخت وغیرہ) تمام قسم کی سبزی و درخت و پودے وغیرہ۔ ان سب کے صرف ایک سپرش اندری ہوتی ہے۔ ترس چار ہیں جن میں حرکت پائی جاتی ہے۔ وہ دو اندری سے لیکر پانچ اندری تک ہوتے ہیں۔ کل جیووں کے سات بھید ہیں (۱) سوکھشم ایک اندری جو آنکھ سے نظر نہیں آتے (۲) بادر۔ ایک اندری جو آنکھ سے نظر آسکتے ہیں (۳) دو اندری (۴) تین اندری (۵) چار اندری (۶) اسنگی پانچ اندری یعنے پانچ اندری والے مگر بدون من کے (۷) سنگی پانچ اندری یعنے پانچ اندری و من والے۔ جیووں کی تقسیم پرپاپتی اور اپرپاپتی کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ جسم کے نشانات بن جانے کو "پرپاپتی" اور نشان نہ بننے سے پہلی حالت کو "اپرپاپتی" کہتے ہیں۔ پرپاپتی چھ ہیں۔ (۱) اہار (۲) شریر (۳) اندری (۴) سواسو سواس (۵) بھاشا (۶) من۔ ایک اندری جیو میں بھاشا اور من کے سوا سے چار پرپاپتی ہوتے ہیں دو اندری ۳ اندری ۴ اندری۔ اور اسنگی پانچ اندری کے بھاشا ملا کر پانچ پرپاپتی ہوتے ہیں۔ اور سنگی جیو کے من ملا کر چھ پرپاپتی ہوتی ہیں۔ جیووں کے جو سات بھید کہے ہیں انکی دو دو قسم پرپاپتی و اپرپاپتی ہونے کی وجہ سے جیو کی ۱۴ قسم ہیں جن کو "جیو سماس" بولتے ہیں۔ علاوہ ازیں سنساری جیو کے بلحاظ حالت کے چودہ مارگنا اور بلحاظ گن کے ۱۴ گن استھان ہوتے ہیں ؞

جیو کی چودہ مارگنا یہ ہیں۔

(۱) گتی۔ جو چار ہیں۔ دیو۔ منشی۔ نارکی۔ اور ترینچ۔

(۲) اندری جو پانچ ہیں جسم۔ زبان۔ ناک۔ آنکھ اور کان۔

(۳) کائے جو چھ ہیں (۱) پرتھوی کائے (۲) جل کائے (۳) تیج کائے (۴) بایو کائے۔ (۵) بنسپتی کائے۔ (۶) ترس کائے ؞

(۴) یوگ (عمل) تین ہیں۔ من یوگ۔ بچن یوگ۔ کائے یوگ۔ انکی زیادہ تفصیل کرنے سے پندرہ یوگ ہوتے ہیں ؞

ہے۔ یہ ہردو گیان ہر ایک جیو کے ہوتے ہیں۔

اندریوں کے سہارے بعض آتمیک شکتی سے روپی پدارتھ (آنکھ سے نظر آنے والی شے) کے جاننے کو اودھ گیان کہتے ہیں۔ اور وہ گیان دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک بھو پرتیہ۔ جو خود بخود دیو نارکی۔ اور تیرتھنکر کے جنم سے ہی ہوتا ہے۔ دوسرے گن پرتیہ جو تپشیا کرنے کی وجہ سے کسی کسی انسان کے ہو جاتا ہے متھیا درشٹی (کاذب الاعتقاد) کے جو متی۔ شرتی۔ اور اودھ گیان ہوتا ہے۔ اُس کو کمتی۔ کو شرتی۔ اور کو اودھی کہتے ہیں۔ کسی دوسرے جیوں کے من کی بات جاننا من پریہ گیان ہے۔ تمام دنیا کی ہر حالت سابقہ۔ موجودہ اور آیندہ کو جاننا کیول گیان ہے۔ گیان کی زیادہ تشریح ہم آگے چل کر کرینگے۔

(۳) امورتیک۔ اصل میں جیو امورتیک ہے مگر جسم کے باعث مورتیک ہے جیسا جسم جیو کو ملتا ہے وہی اسکی شکل ہو جاتی ہے

(۴) کرتا جیو پدگل کے تعلق کی وجہ سے راگ۔ دویش۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ۔ وغیرہ جذبات کا کرتا ہے۔ جن سے پدگل کرم پیدا ہوتے ہیں اور آتما کے ساتھ اُن کا سمبندھ (تعلق) ہوتا ہے۔ کرموں سے شریر (جسم) بنتا ہے۔ اُس سے ہر قسم کے کام۔ چلنا۔ پھرنا۔ جوڑنا۔ ملانا مکان بنانا۔ کپڑا بننا۔ برتن گھڑنا۔ وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے جیوان سب کا کرتا ہوتا ہے۔

(۵) اپنی دیہہ پرمان جیو کی جسامت اُسکے جسم کے مطابق ہوتی ہے جیسے چیونٹی میں چھوٹی اور ہاتھی میں بڑی۔ ویسے جیو اسنکھیات پردیشی ہوتا ہے۔ تمام دنیا میں پھیل سکتا ہے۔

(۶) بھوگتا۔ جیو سکھ۔ دکھ۔ کا بھوگنے والا ہوتا ہے

(۷) سنسار ستھت۔ سنسار میں جیو دو طرح کے ہیں (۱) ستھاور یا غیر متحرک (۲) ترس یا متحرک ستھاور وہ جیو ہیں جو اپنی خوشی سے ہل جل نہیں سکتے۔ اُنکی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) پرتھوی کائے (خاکی) یعنے وہ جیو پرتھوی ہی ہے جسم جن کا یعنے تمام قسم کی دھات و پتھر وغیرہ۔ (۲) جل کائے۔ جل (پانی) ہی ہے جسم جن کا (۳) تیج کائے (آتشی) آگ ہی ہے جسم جن کا (۴) بایو کائے

(۱) سپرش اندری (۲) آیو (۳) کائے بل (۴) سانس و سواس۔ دو اندری کے ۶ پران ہوتے ہیں بمذکورہ بالا۔ اور زبان و بچن بل۔ تین اندری کے ناک اور ملا کر ۷ پران ہوتے ہیں۔ چار اندری کے آنکھ زیادہ کر کے ۸ پران ہوتے ہیں۔ پانچ اندری جیو دو طرح کے ہوتے ہیں سنگی اور اسنگی اسنگی ہیں کان زیادہ ہو کر ۹ پران اور سنگی کے من زیادہ ہو کر دس پران ہوتے ہیں جیووں کا جنم سنسار میں تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) گربھ۔ حمل سے جیسے انسان وحیوان کا (۲) سنمورچھن۔ بدون حمل مختلف چیزوں اور مٹی کے ملنے سے جیسے بہت سے کیڑے مکوڑوں کا (۳) اُتپادک۔ خود بخود جیسے دیو اور نارکی کا۔ یہ سب جیو پران دھاری ہوتے ہیں

(۴) اُپیوگ منی۔ اُپیوگ کے معنے جاننے کے ہیں جس کی دو قسمیں ہیں۔ درشنو پیوگ۔ گیان اُپیوگ۔ درشن سے مراد کسی شے کی صرف موجودگی معلوم کرنے سے ہے۔ گیان اُس شے کے تفصیل وار جاننے کو کہتے ہیں۔ درشن چار قسم کا ہوتا ہے (۱) چکشو درشن۔ آنکھ سے دیکھنا (۲) اچکشو درشن۔ آنکھ کو چھوڑ کر باقی چار اندریوں سے محسوس کرنا (۳) اودہ درشن۔ اودہ گیان کے ذریعہ کسی چیز کی موجودگی معلوم کرنا (۴) کیول درشن۔ کیول گیان کے ذریعے سے روپی (کثیف آنکھ سے نظر آنے والی) اروپی (لطیف یا آنکھ سے نظر نہ آنے والی) شے کی صرف موجودگی کو جاننا۔ اگرچہ کیول بھگوان کی نسبت یہ نہیں کہلا جا سکتا کہ پہلے اُن کو شے کی موجودگی کا گیان ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ تفصیل وار کیونکہ وہ ہر شے کی ہر حالت کو یکلخت جانتے ہیں۔ تاہم بلحاظ اِس امر کے کہ درشنا ورنی اور گیانا ورنی علیحدہ علیحدہ کرم ہیں۔ اِس لئے کیول درشن۔ اور کیول گیان علیحدہ علیحدہ کہے گئے ہیں +

گیان آٹھ قسم کا ہوتا ہے (۱) متی (۲) شرتی (۳) اودھی (۴) من پریودھ (۵) کیول (۶) کومتی (۷) کوشرتی (۸) کو اودھی۔ اندری و من کے ذریعہ جو جانا جاتا ہے وہ متی گیان ہے۔ متی گیان سے کسی شے کو جان کر جانی ہوئی بات کے تعلق سے دوسری بات کو جاننا شرتی گیان کہلاتا ہے۔ مثلاً ہوا کا بدن سے لگنا متی گیان ہے۔ مگر یہ جاننا کہ اُس کے لگنے سے تکلیف ہوگی شرتی گیان

ابیاپتی - اتی بیاپتی - اور اسنبھوی ست ہوا ہو - (ان کا مطلب ہم جین منطق کے ذیل میں آگے بیان کرینگے) پریائے حالت کو کہتے ہیں جس میں کوئی شے پائی جاوے اور وہ تبدیل پذیر ہو - مثلاً سونا ایک شے ہے تو پیلاپن اس کی صفت ہے جو ہمیشہ اور ہر حالت میں اس کے ساتھ رہتی ہے - اور کنگن - آرسی - ہار - وغیرہ اُس کے پریائے ہیں جن میں وہ پایا جاتا ہے - یہ پریائے تبدیلی پذیر ہیں - کیونکہ کنگن سے آرسی - آرسی سے ہار وغیرہ بن جاتا ہے - ہر ایک شے کا بیان کئی پہلو سے کیا جاتا ہے - ہر ایک پہلو کو نے کہتے ہیں - نے کا مفصل ذکر ہم جین منطق کے ذیل میں کرینگے یہاں صرف اتنا جتلا دیتے ہیں کہ اس کی دو بڑی قسمیں نشچے اور بیوہارنے ہیں - جو شے اپنے ذاتی لحاظ سے جیسی ہے اسکو ویسے ہی بیان کرنا "نشچے نے" ہے اور اُسی شے کو دوسری شے کے تعلق کی وجہ سے کسی اور طرح پر بیان کرنا "بیوہار نے" کہلاتا ہے - جو شے گن اور پریائے رکھتی ہو اور قائم بالذات ہو اُس کو "پدارتھ" کہتے ہیں - ایسے پدارتھ جیسا ہم نے پہلے بیان کیا چھ ہیں - جیو پدگل - دھرم - ادھرم - کال - آکاش - جیو - روح یا سول Soul یا جان کا نام ہے - باقی پانچ بیجان ہیں اور اس ہی لئے اجیو کہلاتے ہیں - جیو کا گن "نشچے نے" سے گیان ہے - اور لفظ گیان کا ہی بگڑ کر جان بنا ہے - گویا جیو ہی کو جان کہتے ہیں - جس کا خاصہ گیان یا جان ہے

جیوکے گن بیوہار نے سے جیو کے ۹ گن ہیں - (۱) پرانوں والا (۲) اپیوگ مئی (۳) اموتیک (۴) کرتا (۵) اپنی دیہہ پرمان (۶) بھوگتا (۷) سنسار ستھت (۸) سدھ (۹) اور دھ گمن سبھاوی (۱) پرانوں والا - پران چار ہیں - اندری (حواس) بل (طاقت) آیو (عمر) سانس - اندری پانچ ہیں (۱) تجا (کھال) جو چھوکر ٹھنڈا - گرم - چکنا - روکھا - ملائم - کٹھور - بھاری اور ہلکا جانے (۲) جھا (زبان) جو چکھ کر چرپرا - کڑوا - کسیلا - کھٹا - میٹھا - مزا پہچانے (۳) ناسکا (ناک) جو خوشبو اور بدبو معلوم کرے (۴) چکشو (آنکھ) جو دیکھ کر سفید - نیلا - پیلا - لال - اور کالا رنگ بتلاوے (۵) کرن (کان) جو مختلف قسم کی آواز کو جانے - ان پانچ اندریوں کے علاوہ من کو بھی اندری ہی کہتے ہیں - بل تین طرح کا ہوتا ہے - من بل - بچن بل - کائے بل - ایک اندری جیو کے چار پران ہوتے ہیں

پھل داتا نہیں مانتا وہ ناستک ہے تو ایسا تو سانکھیہ درشن کا کرتا کپل رشی اور پورب میمانسا کے مصنف جیمنی رشی بھی مانتے تھے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ اُنکے مت میں تو خود ایشور کی ہستی تک کا کھنڈن پایا جاتا ہے۔ مگر اُن کو کوئی ناستک نہیں کہتا۔ جین مت میں ایشور کی ہستی سے انکار نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف اُس کی تین صفات جگت کرتا۔ کرم پھل داتا۔ اور سرب ویاپک سے جس طرح کہ نیائے۔ ویشیشک اور ویدانت میں مانا ہے۔ انکار ہے۔ لیکن صفات کی بابت تو اور مذاہب میں بھی بہت سا اختلاف ہے۔ چند صفات کے نہ ماننے سے جین مت ناستک نہیں کہلا سکتا۔ اور باقی آپ کو میری اس کتاب کے پڑھنے سے خود معلوم ہو جاویگا کہ جین لوگ سورگ نرک اور پُن و پاپ سب کو مانتے ہیں لہٰذا جین مت کو ناستک کہنا سراسر جہالت ہے۔ آستک کی چار بڑی قسمیں ہیں۔ (۱) برہم۔ و جیو۔ و مایا بادی یعنے ان ہرسہ کو علیحدہ علیحدہ انادی ماننے والے جیسے نیائے ویشیشک اور آریہ سماجی (۲) جیو و مایا بادی یعنے پرماتما اور جیو آتما کو ایک۔ اور مایہ یا مادہ کو علیحدہ ماننے والے جیسے جین اور سانکھیہ (۳) برہم بادی یا ہمہ از وست کے ماننے والے جیسے مسلمان و عیسائی (۴) برہم ہی برہم بادی یا ہمہ اوست کے قائل جیسے ویدانتی ناستک وہ ہیں جو صرف مادہ ہی کو مانتے ہیں اور پرلوک کو نہیں مانتے۔ ایسے چارواک ہیں

دوسرا عقیدہ

جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے

جیو اور مادہ کا تعلق اگرچہ انادی مگر سانت ہے

دنیا میں ہر شے اپنے گُن اور پریائے سے جانی جاتی ہے۔ گُن (صفت) وہ ہوتا ہے جو ایک شے کو دوسری اشیاء سے تمیز کرائے۔ اُس شے کی ہر حالت میں موجود رہے، اور تین دوشوں (نقائص)

کرم کرنے میں سوتنتر اور پھل بھوگنے میں پرتنتر کا یہ مطلب ہے کہ انسان کرم کرنے
تک سوتنتر خود مختار ہے۔ کرے یا نہ کرے۔ لیکن جب کر چکتا ہے تو پھر وہ پر یعنی دوسرے
کرم کے بس میں ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا اپنا کچھ اختیار نہیں رہتا۔ مثلاً ایک شخص کو اختیار
ہے کہ وہ شراب پیوے یا نہ پیوے۔ وہ سوتنتر ہے۔ لیکن جب شراب پی لی تو پھر وہ
اس کے نشے کے بس میں ہو جاتا ہے۔ اِس مسئلہ میں لوگ "پر" کے معنے ایشور کرتے
ہیں۔ لیکن نہ معلوم پھر وہ لفظ ایشور کے معنے کرم کے کیوں نہیں کرتے" نام مالا یا لوک
"تتو ترنے" کے مندرجہ ذیل شلوک میں ایشور کے معنے کرم کے بھی لکھے ہیں۔

नेधिर्विधेपोत .त्विति: ह्वनाव:
कालो ग्रास ईश्वर कर्म दैवम।
भगध्यति कर्माणि म्पा। कलांत।
समाप तरमयने पुरूा कुत्स्य

اِس طرح ایشور کے کرتا اور دنیا کے کاری ماننے کا مسئلہ نادانی پر دال ہے۔ اور یہ دنیا جیو اور
پُدگل کے تعلق سے پیدا ہوئے ہوئے مختلف کرشموں کا نام ہے۔ اور انادی ہے۔ کوئی
خاص علیحدہ طاقت اس کی خالق و منتظم نہیں ہے۔ اب اِس موقعہ پر یہ بات قابل غور ہے کہ
جب جین مت ایشور کو کرتا اور کرم پھل داتا نہیں مانتا تو کیا وہ ناستک
مت ہے؟ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ناستک سے کیا مراد ہے۔ اس کے لئے شاکٹا
یَن ویاکرن ادھیائے ۳ پاد ۲ سوتر ۹۱ ملاحظہ کیجئے جو اس طرح پر ہے دैष्टिका
اِس کا بھاشیہ ابھے چندر سوری نے اِس طرح کیا ہے۔ आस्तिक नास्तिक
प्रमाणे पले । कादि मिरिट हप सामिका ततुनरीतरे । बाराफ
پانِنی ویاکرن ادھیائے ۴ پاد ۴ سوتر ۶۰ میں اس طرح لکھا ہے अस्ति नास्ति दिष्टं मति
اِس کا بھاشیہ پتنجلی نے اِس طرح کیا ہے۔

رکھتے نہیں ہو سکتے۔ شاید اسی واسطے ہندوؤں نے سرشٹی پیدا کرنے کا کام برہما کے سپرد کیا
ناش کرنے کا مہیش کے اور پالنے کا وشنو کے۔ اِس طرح ایک ایشور سے تین ایشور بنا دیئے
لیکن دراصل یہ درہیہ کے تین گنوں اپتا و۔ رَے۔ اور دھرو کے نام ہیں جن کا مطلب ہم نے
صفحہ پر بیان کیا ہے۔ ایشور کو نیائے کاری مانتے ہیں۔ اُس کے تین بڑے گنوں۔
سروگیہ۔ سرو شکتی مان۔ اور دیالو پر بڑا دھبا لگتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی کوتوال کسی چور کو
نقب لگاتا ہوا دیکھ کر چشم پوشی کرے اور کھڑا تماشا دیکھتا رہے۔ اور جب وہ چور مال
اُٹھا کر لے جانے لگے تو فوراً گرفتار کرے تو آپ ہی بتلائیے کہ آپ ایسے کوتوال کی نسبت
کیا خیال کریں گے ؟ اسی طرح دیالو ایشور کا فرض ہے کہ وہ جیووں کو گناہ کرتے وقت منع
کرے۔ نہ کہ اُس وقت تو چپ ہوا تماشا دیکھتا رہے اور پھر سزا دینے کے لئے تیار ہو جائے
شہر کا حاکم اگر پیشتر سے یہ جان لیوے کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ شہر کو لوٹنے والا ہے۔ تو
اُسکو مناسب ہے کہ وہ فوراً بندوبست کرے۔ نہ کہ جان بوجھکر شہر کو لوٹنے دیوے۔ اور
بعد ازاں ڈاکوؤں کو گرفتار کرے۔ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے تو یا تو وہ ایشور کے حکم سے کرتا
ہے۔ اگر حکم سے کرتا ہے تو پھر گرفتار کیوں ہوتا ہے ؟ اگر وہ ایشور کے بدون خبر کے کرتا
ہے تو ایشور سروگیہ نہیں ہے۔ اگر ایشور سروگیہ ہے۔ تو منع کیوں نہیں کرتا۔ اگر منع نہیں کرسکتا
تو سرب شکتیمان نہیں ہے۔ اگر سزا دینا چاہتا ہے تو دیالو نہیں ہے۔

معترض۔ جیو کرم کرنے میں سوتنتر (خود مختار) ہے۔ مگر پھل بھوگنے میں پرتنتر (محتاج) ہے

جینی۔ پرتنتر سے کیا مراد ہے ؟

معترض۔ پرتنتر کے معنے دوسرے کے آدھین (محتاج) کے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ
پھل بھوگنے میں وہ ایشور کے آدھین ہے۔

جینی۔ یہاں پر آپنے لفظ "پر" سے ایشور مراد لینے میں غلطی کھائی ہے۔ ایشور کے کرم پھل
دینے پر جو اعتراض ہیں وہ آپ سب سُن چکے ہیں۔ ان کو پھر دوہرانا فضول ہے۔ دراصل

تو اس میں اور کتی میں کیا فرق رہا؟

معترض - ان سوالات کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں دیا جا سکتا کہ یہ بات نیم روپ ہوتی ہے - اس میں دلیل نہیں چل سکتی -

جینی - جس میں دلیل نہیں چل سکتی وہ بات معقولیت سے گری ہوئی ہے اور عقلمندوں کے ماننے لائق نہیں رہتی - اچھا اگر ان باتوں کا جواب آپ نہیں دے سکتے تو یہ تو بتلایئے کہ ایشور کی سرشٹی رچنے میں کیا غرض تھی - کیونکہ اپنی غرض تو معلوم ہوتی ہی نہیں - کیونکہ وہ پورن برہم ہے - اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے - اس لئے آپ یہی کہیں گے کہ وہ جیووں کی خاطر ہے - اس صورت میں وہ غرض یا رحم پر مبنی ہو سکتی ہے یا انصاف پر - مگر سرشٹی رچنے میں یہ دونوں باتیں بھی حاصل نہیں ہو سکتیں - کیونکہ جب جیو پرلے کی حالت میں سپتی اوستھا میں پڑے تھے تو ان کو کچھ دکھ نہ تھا - لیکن ایشور نے ان کو سنسار چکر میں ڈال دیا اور دکھ دیدیا - یہ کونسا رحم ہے اور اگر رحم ہی کرنا منظور ہوتا تو ایشور سنسار میں سب جیووں کو سکھی پیدا کرتا - لیکن سنسار میں کوئی امیر اور کوئی غریب - کوئی سکھی اور کوئی دکھی ہے - اس لئے سرشٹی رچنے کی غرض رحم پر مبنی نہیں ہو سکتی - باقی رہا انصاف اُس کو پرلے کا مسئلہ رد کرتا ہے - آپ کے پرلے کا مسئلہ مسلمانوں کے مسئلہ قیامت جیسا ہے - جیسے وہ لوگ انسان کو مرنے کے بعد قیامت تک قبر میں پڑا رہنے کہتے ہیں - اسی طرح آپ بھی کرموں کے پھل کو چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک زیر تجویز رکھکر جیووں کو اس عرصہ دراز تک حوالات میں رکھتے ہیں - جس میں وہ بیچارے منتظر رہتے ہیں کہ دیکھئے ہمارے کرموں کی سزا کیا تجویز ہوتی ہے - اس قدر عرصہ دراز تک کرموں کے پھل کو معلق التوا میں رکھنا ایشور میں کمزوری دکھاتا ہے - اور اُس کے انصاف پر دھبہ لگاتا ہے - دیگر سرشٹی رچنا اور پرلے کرنا دو متضاد گن ایک ایشور میں نہیں ہو سکتے پیدا کرنا جس کا سبھاؤ ہے وہ ناش نہیں کر سکتا - امرت اور زہر دونوں ایک جگہ

جینی - دوست! آپ کا بدون اِدنیلپ کے پیدا کرنے کا مسئلہ تو مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون سے بھی بڑھکر ہے - پھر ان بیچاروں پر کیوں ناممکنات کا الزام لگاتے ہو - ایشور میں خواہش کا پیدا ہونا اُس کے آنندے گُن کے خلاف ہے - کیونکہ نئی خواہش جب ہی پیدا ہوتی ہے جب پہلی حالت میں کچھ دُکھ ہوتا ہے تو کیا ایشور بھی دُکھی رہتا ہے - ؟

معترض - نہیں - خواہش جیووں کے کرموں کے پریرنا ابھیپرائے سے ہوتی ہے -

جینی - تو پھر جیووں کے کرم جو ایشور کے آنندمئی گُن تک میں بگھن ڈال دیتے ہیں - اور ایشور کو بھی کام کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں آپ کے سرب شکتیمان ایشور سے بھی زیادہ طاقتور ہوئے - اور ایشور بھی کرموں کے بس میں پڑا - اور اس طرح تین چیزوں سا ایشور - جیو - پرکرتی کے علاوہ جن کو آپ انادی مانتے ہیں کرم ایک اور شے انادی ہو گئی - اور ایک اور شبہ پیدا ہوا کہ جیووں کے کرم چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک کیوں خاموش پڑے رہے - اور اس عرصہ دراز تک ایشور کیوں بیکار پڑا رہا - کیا اُس نے بھی ایک ارب ۳۲ کروڑ سال تک سرشٹی کا کاروبار کرتا رہنے کے بعد تھک کر اس ہی عرصہ تک آرام کرنا چاہا جیسے کہ انسان دن کی محنت کے بعد رات کو آرام کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو وہ سرب شکتیمان نہ رہا - اور مثل دنیاداروں کے کمزور ہو گیا - جن کو کاروبار کرنے کے بعد زائل شدہ طاقت حاصل کرنے کے واسطے آرام کرنا ضروری ہے - اور ہاں یہ بھی تو بتلایئے کہ جیو اس عرصہ تک سکھی حالت میں رہے یا دُکھی میں - شریر والے رہے یا بدون شریر - کرم انکے ساتھ رہے یا ان سے علیٰحدہ - اگر آپ کہیں کہ سکھی رہے تو پھر سرشٹی رچکر اور جگت میں پیدا کر کے جیووں کو دُکھ دینا دیالو پرمیشر کو مناسب نہیں تھا - اور اگر یہ کہیں کہ دُکھی رہے تو عرصہ تک بلاوجہ دُکھ دینے سے ایشور نیائے کاری اور دیالو نہ رہا - اگر دُکھ سکھ دونوں رہے - اور کرم اُنکے ساتھ رہے تو اس عرصہ تک بیکار کیسے رہ سکتے ہیں - کرموں کی خاصیت جو سنسار کو چکر میں لانے کی ہے - زائل نہیں ہو سکتی - اگر بدون کرم اور بدون شریر رہے -

جیسے کہ ریشم کا کیڑا اپنے اندر ہی سے ریشم نکال کر خود اس میں پھنس جاتا ہے۔ اسی طرح یہ جیو آتما خود اپنے کئے ہوئے کرم سے بندھ جاتا ہے۔ اس میں کسی دوسرے کا دخل نہیں۔ ایشور کو کرتا اور کرم پھل داتا ماننے میں ایشور کے ذمہ بڑے بڑے الزام عائد ہوتے ہیں۔

معترض وہ کیا الزام ہیں؟ **جینی**۔ آپ ایشور کی صفات کون کون سی مانتے ہیں؟

معترض۔ سرب ویاپک۔ اموریتک۔ سرب شکتیمان۔ آنندمئی کرتا۔ نیائے کاری۔ دیالو وغیرہ وغیرہ۔ **جینی**۔ جو شے سرب ویاپک ہوتی ہے اُس میں حرکت نہیں ہو سکتی جیسے کہ آکاش۔ حرکت بدون کوئی فعل نہیں بن سکتا۔ اور اموریتک۔ موریتک شے نہیں بناسکتا۔ اس لئے سرب ویاپک اور اموریتک ایشور جگت کرتا نہیں ہوسکتا۔ اموریتک سے موریتک شے نہ بنایا جانے کی وجہ ہی سے تو اسلامی مذہب میں خدا کو موریتک مان اُس کو عرش معلی پر بٹھلایا ہے اور اُسکے ہاتھ سے انسان کا پتلا بنوایا ہے۔

معترض۔ جب سرب شکتیمان ایشور چار ارب ۳۲ کروڑ سال کے عرصہ تک جس کو ہم برہم راتری کہتے ہیں بالکل بیکار پڑا رہتا ہے تو پھر اسکے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ "एकोऽहं बहु स्याम" میں ایک ہوں انیک ہو جاؤں" تو وہ اُسی وقت اپنی اننت شکتی سے جگت کی رچنا کرتا ہے۔

جینی۔ کیا ایشور جگت کی رچنا مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون کے مطابق کرتا ہے؟

معترض۔ نہیں۔ مسلمان تو ایسا مانتے ہیں کہ خدا دنیا کو نیستی سے ہستی میں لایا۔ ہم ایسا نہیں مانتے۔ کیونکہ نیستی سے ہستی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جیسے صفر میں سے عدد صحیح تفریق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم تو یہ مانتے ہیں کہ مادہ جو پہلے کی حالت میں پرمانو روپ رہتا ہے اس سے ایشور ستھول جگت رچتا ہے اور جیووں کو اُنکے اعمال کے مطابق بدون ماں باپ کے ایک دم جوان حالت میں پیدا کر دیتا ہے۔

نہیں آتا۔ جیسے کہ آواز نظر نہیں آتی۔ مگر وہ مادہ کی ایک نہایت ہی لطیف شکل ہے اور بڑی طاقتور ہے۔ آپ نے فونوگراف تو بہت دفعہ دیکھا ہوگا جس وقت اس میں آواز بھرتے ہیں اگر آپ اُس وقت دیکھیں تو کرم فلوسفی کا مسئلہ بڑی آسانی سے آپکی سمجھ میں آجائیگا۔ فونوگراف کے اندر مصالح کا بنا ہوا ایک گول سلنڈر ہوتا ہے۔ اس سلنڈر پر ایک سوئی لگائی جاتی ہے۔ جب کوئی آدمی ہورن کے سامنے اپنی معمولی آواز میں گاتا ہے یا بولتا ہے تو اس آواز کا زور جو نظر نہیں آتی ہے سوئی پر جاکر پڑتا ہے۔ سوئی سلنڈر پر باریک باریک لکیریں نکالدیتی ہر سلنڈر مشین کے ذریعے چلتا رہتا ہے اور سوئی اُس پر لکیریں کھینچتی رہتی ہے۔ یہ لکیریں ایسی کھچ جاتی ہیں جیسی برسات کے موسم میں سڑک پر گاڑی کے چلنے سے کھانچے پڑجاتے ہیں۔ جب سوئی کو ان نشانات کے ایک سرے پر رکھ دیتے ہیں اور مشین کے ذریعہ سلنڈر کو چلاتے ہیں تو پھر وہی آواز نکلنے لگ جاتی ہے۔ حال میں آواز کو سلنڈر کی بجائے پلیٹ میں بھرتے ہیں۔ جیسے فونوگراف میں آواز نہایت لطیف شکل بن کر سلنڈر پر لکیریں بنادیتی ہے۔ اسی طرح من بچن کاسے کرم سے موہنی کرم ایک حرکت پیدا کرتے ہیں اور اُس سے ایک لطیف غلاف سا روح پر ہو جاتا ہے۔ اور جیسے فونوگراف کے ہورن کے سامنے گانے کی آواز سے گانا۔ رونے کی آواز سے رونا۔ اور ہنسی کی آواز سے ہنسنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح جس قسم کا کرم انسان کرتا ہے اُس سے اسی قسم کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ بس یہی کرم فلوسفی کا اصول ہے۔ مادہ میں بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ زہر میں مار ڈالنے کی قوت۔ ادویات میں شفا کی طاقت۔ غذا میں خون۔ ہڈی۔ ویرج وغیرہ بن جانے کی قوت ظاہرا مثالیں ہیں۔ یہ جیو آتما خود اپنے ہی کردہ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ وغیرہ جذبات سے جن کو بھاؤ کرم کہتے ہیں اپنے گرد پدگل روپ کرم جن کو دربیہ کرم کہتے ہیں جمع کرلیتا ہے۔ ساا

البنیان کی کیا طاقت تھی کہ اُس کے کام میں دخل در معقول کر سکتا۔ دوسرے سنسار میں گیان جہاں پایا جاتا ہے۔ جان اور جسم کی موجودگی میں پایا جاتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جیو میں گیان پایا جاتا ہے۔ جیو کے سوائے گیان کہیں نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا جیو کے سوائے کوئی اور گیان وان پرمیشر ثابت نہیں ہو سکتا۔

معترض۔ اچھا خیر۔ ایشور سرشٹی کرتا نہ سہی لیکن نیائے کاری تو ضرور ہے۔ کیونکہ کوئی چور خود بخود جیل میں نہیں جا پڑتا۔ چور کو چوری کی سزا دیکر جیل میں بھیجنے کے واسطے ایک حاکم نیائے کاری کی ضرورت ہے۔

جینی۔ یہ بھی تمہارا بھرم ہے۔ کیونکہ فرض کرو کہ ایشور کو کسی شخص کی بداعمالی کی وجہ سے یہ منظور ہے کہ اُس کا روپیہ چھین لیا جائے تو وہ خود تو چھیننے آتا ہی نہیں۔ آخر کسی چور کو بھیجکر ہی چوری کراتا ہے۔ لیکن اُس چور کو چوری کی سزا ملتی دیکھتے ہیں۔ اس میں چور کا کیا قصور ہے اُس نے تو چوری ایشور کے حکم کے مطابق کی ہے۔ لہٰذا آپ کی مثال غلط ہے۔ کسی بدعملی کی سزا ملنے کے واسطے کئی کارنوں کی ضرورت ہے۔ اصلی کارن تو بدفعلی ہی ہے دوسری میت (علت غائی) کارن ہیں۔ جیسے چوری کے معاملہ میں۔ حاکم۔ پولیس۔ جیل وغیرہ ہو جاتے ہیں۔

معترض۔ لیکن کرم بے جان اور بے گیان ہونے کی وجہ سے خود جزا سزا کیسے دے سکتے ہیں۔

جینی۔ اصل میں کرم فلوسفی کو آپ اچھی طرح سمجھے نہیں۔ اس کا مفصل بیان تو ہم آگے چل کر کرینگے۔ یہاں صرف اتنا بتلا دیتے ہیں کہ جو کرم ہم۔ من۔ بچن۔ کائے سے کرتے ہیں۔ وہ نہایت ہی لطیف شکل میں ہماری روح کے اُوپر ایک پردہ سا بناتے ہیں۔ جیسے پانی بادل کی شکل میں ہو کر سورج کو چھپا لیتا ہے۔ اِس پردہ کو ہی کارمان شریر یعنے کرموں کا غلاف کہتے ہیں۔ یہی کرموں کا پردہ پھر طرح طرح کی تکالیف دیتا ہے۔ اور اپنی قوت کشش سے روح کو ایک قالب سے دوسرے قالب میں لے جاتا ہے۔ کارمان شریر آنکھوں سے نظر

یا کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ لفظوں سے مرکب ہونے کی وجہ سے بدون بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے۔ ایشور پرش نہیں لہذا وید اسکے بنائے ہوئے نہیں۔

معترض۔ قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے جیسے کہ سورج ہمیشہ پورب سے نکلتا اور پچھم میں چھپتا ہے۔ آم کے درخت سے آم ہی پیدا ہوتا ہے۔ انار نہیں ہوتا۔ یہ نیم اور قاعدہ بیجان مادہ میں خود بخود نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک گیان وان سرب شکتیمان منتظم کی ضرورت ہے۔ اس لئے کرتا ضرور ہے۔

جینی۔ مادہ میں نیتی (باقاعدگی) ایک گن ہے جس کی وجہ سے قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے۔ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے اور اپنا دورہ چوبیس گھنٹے میں ختم کرلیتا ہے۔ اس لئے چوبیس گھنٹے کے بعد اس ہی جگہ آ جاتا ہے۔ جہاں سے وہ پہلے روز چلا تھا۔ لہذا سورج ہمیشہ ایک ہی جگہ سے نکلتا اور ایک جگہ چھپتا نظر آتا ہے۔ یہ سورج میں نیتی گن ہونے کی وجہ سے ہے۔ آم سے آم بھی اس ہی نیتی سے پیدا ہوتا ہے۔ ان باتوں سے کسی گیان وان اور سرب شکتیمان ایشور کا انومان کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ قدرت کے کاموں میں بہت سی باتیں فضول بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بارش جب ہوتی ہے تو دریا اور سمندر میں بھی ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی گیان وان کا ہاتھ ہوتا تو بارش کو ضرور کھیتوں میں ہی برساتا۔ جہاں اسکی ضرورت ہے۔ دریا اور سمندر میں برسا کر اپنی بیوقوفی کا ثبوت نہ دیتا۔ اس لئے یہ بے جان اور بے گیان مادہ کے کام ہیں۔ نیز یہ آپ کی باقاعدگی کی دلیل ہر جائی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔ کیونکہ باقاعدگی گیان وان جیو اور بے گیان مادہ دونوں کے کاموں میں پائی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ انسان قدرتی چیزوں کی ساخت کو بھی اپنے گیان سے بدل دیتا ہے۔ جیسے کہ اس نے معمولی آم سے قلمی آم۔ اور معمولی بیر سے قلمی بیر وغیرہ بنائے ہیں۔ یہ تبدیلی بیچارے مادے کے بے جان اور بے گیان ہونے سے ہی تو ہوئی ہے۔ اگر اس میں کسی سرب شکتیمان پرمیشور کا دخل ہوتا تو انسان ضعیف

ایشور کو دنیا یا دنیا کی کسی قدرتی شے کو بناتا ہوا نہیں دیکھا۔ اِس سئے اُسکو کرتا ماننا ٹھیک نہیں۔

معترض۔ اگر کسی شخص نے کبھی کوئی میز بنتا ہوا نہیں دیکھا اور اُسے ایک میز بنا بنایا ملے۔ تو کیا اُسکو یہ ماننا چاہئے کہ اس کا کوئی کرتا نہیں ہے۔

جینی۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جب پہلے جنے پرتیکش سے یہ بات جان لی ہے کہ لکڑی کی اِس قسم کی چیزیں بڑھئی بناتا ہے تو پھر میز کے بننے میں بھی بڑھئی کا الومان کرسکتے ہیں۔ اس قسم کا قیاس قدرتی چیزوں میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پہلے ان کا کچھ پرتیکش نہیں دیکھا۔ دوسرے دنیا کے مرکب ہونے کی دلیل کو کرتا وشے میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دلیل خود محتاج ثبوت ہے۔ وجہ یہ کہ دنیا کو کبھی کسی نے غیر مرکب یا پرمانو روپ نہیں دیکھا۔ جبتک پہلے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ دنیا کی اشیاء کبھی پرمانو روپ تھیں تب تک یہ دلیل پیش نہیں ہو سکتی اس میں اسدہ ہیتوابھاس ہے۔ تیسرے کرتا اور دنیا میں تعلق لازمی نہیں ہے جیسا کہ آگ اور دھوئیں میں ہے۔ ایسا تعلق پرکرتی اور دنیا میں ہے نہ کہ کرتا اور دنیا میں۔ اِس لئے اس دلیل میں انَیکانت کرہیتوابھاس ہے۔

معترض۔ دنیا کا کرتا پرمیشر ہونے میں شبد پرمان ہے۔ وید بتلاتا ہے کہ سرشٹی کا کرتا ایشور ہے

جینی۔ وید کس کا بنایا ہوا ہے؟

معترض۔ ایشور کا۔ **جینی**۔ تو پھر آپ کی اِس دلیل میں انّیونیہ آشرے دوش ہے یعنے وید کے پرمان ہونے کا انحصار ایشور واکیہ ہونے کی وجہ ہے۔ اور ایشور کا کرتا ہونا وید کے کہنے پر ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کسی مدعی سے کہا جاوے کہ تمہارے دعویٰ کا کیا ثبوت ہے اور وہ ثبوت میں یہ کہے کہ کیونکہ یہ میرا دعویٰ ہے۔ دوسرے وید کا ایشور واکیہ ہونا یا نہ ہونا خود محتاج ثبوت ہے۔ اس پر درشنوں میں خود بحث ہے۔ کوئی کہتا ہے وید ایورشئے

وجوسے دنیا کے سب کام ہو رہے ہیں۔

معترض۔ جو چیز مرکب اور بنائی ہوئی ہوتی ہے اس کا کرتا کوئی ضرور ہوتا ہے جیسے گھڑا۔ جو مرکب شے ہے اس کا کرتا کمہار ہے۔ اور کنگن جو سونے کی بنائی ہے اس کا کرتا سنار ہے۔ اسی طرح دنیا کا کرتا بھی ایشور ضرور ہے۔

جینی۔ دنیا میں دو قسم کی بناوٹیں ہیں۔ ایک جو خود بخود بنی ہوئی ہیں یا بنتی ہیں۔ جیسے پہاڑ۔ گھاس بادل۔ مینہ وغیرہ۔ دوسری وہ جو انسان کے بنانے سے بنتی ہیں۔ جیسے میز۔ کرسی۔ کپڑا وغیرہ۔ پہلی قسم کی چیزوں کو قدرتی یا اپنی ہی طاقت و قدرت سے بنی ہوئی کہتے ہیں اور دوسری کو مصنوعی یا بناوٹی ہوئی اشیا پکارتے ہیں۔ جو مصنوعی چیزیں ہیں اُن کا کرتا پرتیکش (ظاہر) ہے۔ جو تمثیلیں آپ نے دی ہیں وہ سب مصنوعی چیزوں پر صادق آتی ہیں اور درست ہیں۔ مگر یہاں تو جھگڑا قدرتی چیزوں کا ہے۔ اس کا کرتا آپ "پرمان" سے ثابت کریں۔

معترض۔ ان کا کرتا ہونے میں انومان پرمان ہے۔ کیونکہ کوئی بناوٹ والی شے۔ بدون کرتا کے بنتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔

جینی۔ مہاشہ جی! انومان پرمان کا انحصار پرتیکش پر ہوتا ہے۔ جیسے دھوئیں کو نکلتا دیکھ کر یہ انومان کرنا کہ یہاں آگ ضرور ہے۔ مگر دھوئیں اور آگ کا تعلق پہلے آنکھ سے پرتیکش دیکھا ہوا ہوتا ہے اس لئے دور سے ایک مکان میں سے دھواں نکلتا ہوا دیکھ کر وہاں آگ کی موجودگی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ایشور کو سرشٹی کرتا ہوا۔ یا مینہ بادل وغیرہ قدرتی چیزیں بناتا ہوا کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اس لئے انومان غلط ہے۔ آپ نے ایک بڑھئی کو لکڑی کی چیزیں بناتا ہوا دیکھا۔ اس لئے آپ نے جانا کہ ایسی چیزوں کا کرتا بڑھئی ہوا کرتا ہے۔ بعد ازاں آپ نے کسی جگہ ایک میز پڑا ہوا دیکھا تو آپ انومان کر سکتے ہیں کہ یہ میز بھی بڑھئی کا بنایا ہوا ہے۔ لیکن آپ نے

معترض۔ دنیا میں کوئی چیز بھی بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اِس لئے اِس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔ **جینی**۔ دنیا کا کون کرتا ہے؟

معترض ایشور **جینی**۔ ایشور کا کون کرتا ہے؟

معترض۔ ایشور کا کرتا کوئی نہیں۔ وہ خود بخود اور انادی ہے۔

جینی۔ مگر آپنے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ کوئی چیز بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ایشور کا کوئی کرتا نہیں ہے۔ اِس لئے آپکے ایسا کہنے میں بیا گھات دوش ہے یعنی آپنے اپنے دعوے کی خود ہی تردید کردی ہے۔ (۶) جادو وہ جو منہ چڑھ کے بولے۔

معترض۔ ہم تین چیزوں کو انادی اور بدون کسی کی بنائی ہوئی مانتے ہیں (۱) ایشور (۲) جیو (۳) پرکرتی۔ باقی چیزیں بنائی ہوئی ہیں۔

جینی۔ باقی دیگر چیزیں کونسی باقی رہیں۔ دنیا میں جو چیز ہے وہ ان ہی دو یا تین میں شامل ہے اور دنیا ان کے ہی مجموعہ کا نام ہے۔ جیسے گھوڑے۔ پیادے۔ سپاہی۔ افسر وغیرہ کے مجموعہ کا نام فوج ہے۔ فوج کوئی دوسری چیز ان سے علیحدہ نہیں ہے۔

معترض۔ ہم ایسا مانتے ہیں کہ پہلے میں یہ ظاہری مرکب دنیا پرانو روپ ہو جاتی ہے اور چار ارب بتیس کروڑ سال ویسی ہی رہتی ہے۔ اس عرصے کے گذرنے پر ایشور پھر مرکب سرشٹی رچتا ہے۔ اور چار ارب بتیس کروڑ سال مرکب شکل میں رکھ کر پھر ذریعہ پرلے ناش کر دیتا ہے۔ اسی سلسلہ وار سرشٹی کے بعد پرلے اور پرلے کے بعد سرشٹی مثل دن و رات کے ہوتی رہتی ہے۔

جینی۔ جب آپ جیو (۱) پرکرتی کو انادی مانتے ہیں۔ تو دنیا کو جو ان ہی دو چیزوں کا مجموعہ ہے انادی کیوں نہیں مان لیتے؟ تیسرے کرتا کے ماننے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جب جیو اور پرکرتی انادی ہیں تو اسکے گُن اور پریا ہے۔ ملنا۔ بچھڑنا وغیرہ بھی انادی ہیں جبکہ

اور خاصیتوں سے واقف ہیں۔ وہ ودیا دھر۔ سائنسداں۔ حکیم و فلاسفر کہلاتے ہیں۔ وہ اپنے مشاہدات و تجربات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے عجائبات و صنعات جن کو دیکھ کر نادان حیران ہوتے ہیں ان ہی دو ایکٹروں کے مختلف سوانگ ہیں۔ اس تماشا گاہ دنیا کے یہی "ہیرو" اور "ہیروئن" ہیں۔ روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو جانکر فلاسفر ان سے بڑے بڑے کام لیتے ہیں جیو کو تسخیر کرکے مسمریزم کے ذریعے سینکڑوں کوسوں کی خبریں ایک منٹ میں منگا لیتے ہیں۔ جس کا حال چاہیں معلوم کرسکتے ہیں۔ مادہ کو بس میں کرکے پانی سے انجن چلواتے ہیں۔ آگ سے ریل چلاتے ہیں۔ کپڑا بنواتے ہیں۔ بجلی سے چٹھی رسانی کا کام لیتے ہیں۔ مکانات میں روشنی کراتے ہیں۔ پنکھے جھلواتے ہیں۔ ہم ان جادوگروں کے سحر کا حال کہاں تک بیان کریں۔ ان لوگوں نے دیوتاؤں کو سدھ کرکے اور پریوں کو شیشہ میں اتار کے ان سے وہ ناچ نچائے ہیں کہ ہمارے تمہارے جیسے دیکھنے والوں کی عقل حیران ہے۔ اور نظر بند ہے رامائن میں لکھا ہے کہ راجہ راون والئے لنکا کے دربار میں پون پنکھا کیا کرتی تھی۔ اندر چھڑکاؤ کیا کرتا تھا۔ اس کے کیا معنے ہیں؟ یہی ہیں کہ اس نے بھی ہوا اور آگ وغیرہ سے اسی طرح کا کام لیا تھا جس طرح کہ آجکل یورپ۔ امریکہ و جاپان کے سائنسدان لیتے ہیں۔ جین شاستروں میں آدن کو ودیا دھر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ سیتا جی کو ڈنڈک بن میں سے چرا کر بمان میں بٹھا کر لے گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کے زمانہ میں لوگ کیسے سائنسدان تھے۔ ہندوستان کے باشندوں نے جب سے روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو دیوی۔ دیوتا سمجھ کر ان کے آگے سر جھکانا شروع کیا اور ان کو غلام نہ بنا کر ان سے کام لینا چھوڑا۔ تب ہی سے طوق غلامی پہنا۔ شکر ہے کہ اب زمانہ نے پھر پلٹا کھایا ہے۔ روشنی کا وقت آیا ہے۔ مناسب ہے کہ اس راز کو اچھی طرح سمجھا جاوے۔ اور کرتا اور نیائے کاری کے مسئلہ کو متروک کر دیا جائے۔

کرتا اور نیائے کاری پر بحث

کرتا اور نیائے کاری کے نہ ماننے پر جو اعتراض ہوتے ہیں اب ہم ان پر غور کرتے ہیں اور ان کو ایک جینی اور معترض کی گفتگو کے پیرایہ میں لکھتے ہیں۔

ریل کی یوں وجہ کیا ہے؟ پانی۔ آگ اور ہوا کی طاقت۔ اسی طرح دنیا کے اور کاموں میں بھی اسی
طرح کی طاقت کام کر رہی ہے۔ لوگوں نے مادہ کی مختلف طاقتوں کا ہی کچھ کچھ نام رکھ چھوڑا ہے
چنانچہ بارش کا نام اندر۔ ہوا کا نام ورن۔ تبدیلی شکل کی خاصیت کا نام خدا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب
کچھ کم سمجھ آدمیوں کے سمجھانے کے لئے جو سائنس کی باتوں کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ لوگوں
نے ایک ایشور کو دنیا اور اُس کے اجزا درختوں وغیرہ کا پیدا کرنے والا مانا ہے۔ اسی طرح اُس کو
جیووں کے کرم پھل دینے والا۔ اور ایک قالب سے دوسرے قالب میں اپنی مرضی سے یا اُنکے
افعال کے بموجب لے جانے والا بھی مانا ہے۔ مگر یہ بھی اِسی طرح نادانوں اور بچوں کا من سمجھوتا
ہے۔ کیونکہ روح اور مادہ کا تعلق قدیمی ہے۔ اِس تعلق کی وجہ سے روح میں راگ دویش
وموہ پیدا ہو رہا ہے۔ راگ دویش موہ کی وجہ سے۔ جیو۔ کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ وغیرہ۔
خواہشات نفسانی وتخیلاتِ لایعنی کا بانی بنتا ہے۔ اِن خواہشاتِ نفسانی اور تخیلاتِ باطلی کو
بھاؤ کرم کہتے ہیں۔ یہ بھاؤ کرم جڑ وستو ہیں۔ جو اپنی کشش سے اپنے موافق دربیہ کرموں
کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ دربیہ کرم مادہ کے لطیف ترین ذرات ہیں جو روح کو گھیرے رہتے
ہیں۔ اور موت کے بعد نیا قالب بنجاتے ہیں۔ اِس طرح آواگون خود بخود روح اور مادہ کی طاقتوں
اور خاصیتوں سے ہوتا ہے۔ جیسے ریشم کا کیڑا اپنے اندر سے ریشم نکالکر خود اُس میں پھنس جاتا
ہے۔ اور طوطا خود اپنے پاؤں سے نلکی کو پکڑ کر اور اُلٹا ہو کر اپنے آپ کو گرفتار سمجھتا ہے اِسی
طرح یہ جیو خود اپنے کئے ہوئے کرموں میں پھنستا ہے۔ جس قسم کی خواہشات جیو کی ہوتی ہیں۔
اُس ہی کے مطابق اُس کے عمل ہوتے ہیں۔ جن کی کشش سے خود بخود جیو کھنچا ہوا ایسے قالب
کی طرف چلا جاتا ہے جہاں اُسکو اُن خواہشات کے اچھی طرح پورا کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مثلاً ایک
شخص بڑا ہی شہوت پرست ہے۔ جو ہر وقت اِس ہی اُدھیڑبن میں لگا رہتا ہے کہ کسی نئی عورت
سے صحبت کرے تو ضرور ہے کہ وہ مر کر کتّے یا گدھے کے قالب میں جاوے۔ جہاں اُس کو اپنی ان
خواہشات کے پورا کرنے کیلئے روک ٹوک کم موقعہ ملے۔ جو لوگ جیو (روح) اور پدگل (مادہ) کی طاقتوں

(پیدائیش) سے (موت) اور دھرو (قائمی) کو لئے ہوئے قائم ہے۔ مثال کے طور پر سونے کو لیجئے۔ سونا ایک دربیہ ہے۔ پیلاپن اُس کا گُن ہے۔ کڑا۔ بالے وغیرہ زیور اُس کے پریائے ہیں۔ جب کڑے کو توڑ کر بالے بنوائے جاتے ہیں تو کڑے کی حالت کا آئے (موت) ہوتا ہے۔ بالے کا اُتپاد (پیدائیش) ہوتا ہے۔ مگر سونا خود قائم رہتا ہے۔ جو اُس کا دہرو (قائمی) ہے۔ غرضیکہ سونا خواہ کسی حالت میں اور کسی زیور کی شکل میں ہو اُس کی قائمی میں یہ سب باتیں پائی جاویں گی۔ اِسی طرح دنیا کی ہر ایک چیز قائم ہے۔ خود کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ مگر تبدیلی شکل ضرور اختیار کرتی رہتی ہے۔ یہ تبدیلی شکل بعض دفعہ خود بخود ہوتی ہے جیسے پانی سے بادل۔ اور بادل سے مینہ بن جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی انسان کی کی ہوئی ہوتی ہے جیسے کڑے سے بالا۔ اور بالے سے ہار سنار بنا دیتا ہے۔ خود بخود بننے کی حالت کو قدرتی یا خود اپنی قدرت یا طاقت سے بنی ہوئی کہتے ہیں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی حالت کو مصنوعی یا بناوٹی حالت کہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ یہی دو قسم کی بناوٹ نظر آتی ہے۔
انسان نے بہت سے قانون قدرت کا مشاہدہ و تجربہ کر کے بہت سی قدرتی باتوں میں بھی دخل دیا ہے۔ چنانچہ معمولی آموں سے قلمی آم۔ معمولی بیروں سے قلمی بیر پیدا کئے ہیں۔ انڈوں میں مصنوعی گرمی پہنچا کر بچے پیدا کئے ہیں۔ غرضیکہ دنیا میں جو کچھ کارروائی ہو رہی ہے وہ سب روح اور مادہ کی طاقتوں کی بدولت ہے۔ جو لوگ روح و مادہ کی اِن خاصیتوں اور طاقتوں سے واقف نہیں ہیں وہ اِس کارروائی میں ایک تیسری طاقت خدا۔ یا ایشور کا دخل بتلاتے ہیں۔ مگر اُن کا یہ کہنا نادانی پر دال اور حقیقت کے نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے جب ریل اِس ملک میں جاری ہوئی تو لوگوں کو بڑی حیرانی ہوئی کہ یہ گاڑی کیسی ہے جس میں نہ بیل لگتا ہے اور نہ گھوڑا۔ بدون بیل اور گھوڑے کے یہ کیسے چلتی ہے۔ اِس کے اندر ضرور کوئی دیوی ہے جس کے زور سے یہ چلتی ہے۔ جس طرح ریل کے اندر دیوی کا ماننا نادانی کی نشانی ہے۔ اِسی طرح دنیا کے اور کاموں میں خدا یا ایشور کا ماننا وہم و گمان ہے

ساتھ موافق۔ چھیتر وکال ملنے سے طرح طرح کے درخت اور پودھا اوران کے پتے پھول وپھل
لگتے ہیں جس طرح نباتات کے تخم سے اور زمین سے درخت پیدا ہوتے ہیں اسی طرح
انسان وحیوانات کے تخم سے انسان وحیوان پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے درختوں کے پتے
وپھل پھول خود بخود لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان وحیوان کے اعضا رجسم۔ آنکھ۔ کان
منہ وناک وغیرہ بن جاتے ہیں۔ مصری کے کوزہ کو دیکھو اس میں چھوٹے چھوٹے چمکتے ہوئے
رَوے سب بشکل مکعب اتنے ہی لمبے۔ اتنے ہی چوڑے اور اتنے ہی موٹے ہیں۔ کیا
آپکی رائے ہیں ان سب کو کسی حلوائی نے علیحدہ علیحدہ بنا کر کوزے میں اس طرح جوڑا ہے
جس طرح سُنار سنہری جنتوں میں ڈائمینڈ کٹ رَوے جوڑتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ کھانڈ کی
چاشنی کو کوزے میں بھر کر اور اُن کو ایک خاص طرح پر رکھنے سے خود بخود بنجاتے ہیں۔
جس طرح کھانڈ کی چاشنی کو کوزے میں بھر کر ایک خاص حالت میں رکھنے سے یہ رَوے خود بخود بن جاتے ہیں
اسی طرح نباتات کے تخم سے اسکے موافق آب وہوا ومٹی وموسم ملنے سے پھول وپتے
اور تخم انسان وحیوان سے اعضائے جسم بن جاتے ہیں۔ جیسے وہ مصری کے رَوے کسی
کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اسی طرح انسان وحیوان کے جسم ودرخت وپھول وغیرہ
بھی کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ یہ سب مادہ کی قدرتیں ہیں جو خود کبھی ضائع
نہیں ہوتا مگر تبدیلِ اشکال کرتا رہتا ہے۔ وہ ہی مادہ جو پہلے تخم تھا درخت بن جاتا ہے۔
پھر درخت سوکھ کر لکڑی ہو جاتا ہے۔ جس سے میز کرسی وغیرہ سامان بنتے ہیں۔ پھر وہی
گل سڑ کر مٹی میں مل جاتے ہیں۔ مٹی سے گھڑا بن جاتا ہے۔ گھڑا پھوٹ کر پھر مٹی بنجاتا ہے
پانی بھاپ ہو کر اُڑ جاتا ہے۔ وہی بادل بن جاتا ہے۔ وہی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ وہی
برف بن کر پہاڑ پر گرتا ہے۔ وہی مینہ ہو کر برستا ہے۔ وہی دریا ہو کر بہتا ہے۔ وہی سمندر
میں چلا جاتا ہے۔ پھر سورج کی گرمی میں بادل بن جاتا ہے۔ اس تبدیلِ اشکال میں مادہ خود
ضائع نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک دربیہ اپنے گن (صفت) پریائے (حالت) اور اتپاد۔

اختیار کرنا۔ ہزاروں قسم کے جانوروں۔ مینڈک۔ کیچوا۔ بیر بہوٹی وغیرہ کا اُن میں پہلے مردہ جسم میں بارش کا پانی ملنے سے پیدا ہو جانا۔ دریاؤں کا بہنا۔ سیلابوں کا آنا۔ انواع و اقسام کے پھولوں پھلوں کا لگنا وغیرہ وغیرہ جو کرشمے دنیا میں نظر آتے ہیں اور انسانوں کی عقل کو حیران کرتے ہیں یہ سب مادہ کی شکتیوں کا ظہور ہے۔ بعض آدمی۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ کو مفرد شے مانتے ہیں اور ان کو اربعہ عناصر کہتے ہیں یہ انکی غلطی ہے۔ درخت میں پانی جاکر لکڑی بن جاتا ہے۔ سیپ میں وہی پانی موتی ہو جاتا ہے۔ دو قسم کی گیس اوکسیجن و ہیئڈروجن کے ملنے سے پانی بن جاتا ہے۔ اوکسیجن اور نائٹروجن کے ملنے سے ہوا بنتی ہے۔ دو پتھروں کو آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ رانگ وغیرہ ٹھوس چیزیں پگھل کر پانی سی بنجاتی ہیں۔ غرضیکہ یہ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ ایک ہی مادہ کی مختلف شکلیں ہیں۔ مادہ کو ہی جین فلاسفی میں پدگل۔ سانکھیہ میں پرکرتی اور ویدانت میں مایا کہتے ہیں۔ مادہ کی چار بڑی طاقتوں یا خاصیتوں کا نام۔ سبھاؤ۔ نیتی۔ کرم۔ اور پریرنا ہے۔ سبھاؤ تبدیلی شکل کی خاصیت کو کہتے ہیں۔

نیتی مقررہ اصول کا نام ہے یعنے جس شے سے جو چیز بننے کا دستور ہے اُس سے وہی بنتی ہے۔ مثلاً آم کے بیج سے آم۔ انار کے بیج سے انار پیدا ہوتے ہیں یہ نہیں۔ کہ کبھی آم کے بیج سے انار اور انار کے بیج سے آم پیدا ہو جائیں۔ کرم حرکت کو کہتے ہیں اور پرینا کشش کو۔ اشیاء کی تبدیلی اشکال میں کال یا وقت و موسم اور آکاشس یعنے جگہ بھی بڑا کام دیتے ہیں۔ جب چھیتر جگہ کال (موسم) اور بھاؤ (سبھاؤ یا خاصیت) کسی دربیہ (شے) کے موافق ہوتے ہیں تو انواع و اقسام کی تبدیلی اشکال ظہور میں آتی ہے۔ بھاؤ* والے تخم کے

* بھاؤ سبھاؤ کا مترادف ہے۔ بھاؤ والے تخم سے مطلب وہ تخم ہے جس میں پیدا ہونے کی خاصیت موجود ہو یعنے وہ دیرینہ ہونے کی وجہ سے یا خراب ہو جانے کی سبب سے یا جل جانے کے باعث اپنے پیدا ہونے کی خاصیت کو نہ کھو بیٹھا ہو۔

پرکاش سلاس بارہواں - کال - وقت یا زمانہ کو کہتے ہیں - اور آکاش اُس شے کا نام ہے
جو دوسرے دربیوں کو جگہ دے - جین مت میں ویشیشک مت کی طرح آکاش خالی جگہ
کا نام نہیں ہے - بلکہ اُسے ایک علٰحدہ قائم بالذات دربیہ مانا ہے جیساکہ سانکھ نے
اِن چھ دربیوں میں صرف پدگل مورتیک یا شکل و صورت والا ہے اور باقی پانچ امورتیک
بلا شکل و صورت و غیر مجسم مانے ہیں -

ایشور کرتا نہیں ہے جیووں کے مختلف قسم کے اعمال کی وجہ سے اور پدگل
کے اجزا میں انواع و اقسام کی قوتیں و خاصیتیں ہونے کے سبب سے دنیا میں طرح طرح
کے کرشمے ہوتے ہیں - ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے چنانچہ جیو اور پدگل ہی جگت
کرتا ہیں اور کوئی تیسرا جسکو ایشور کہتے ہیں کرتا نہیں ہے کیونکہ جب پدگل یا جڑھ پدارتھ انادی
ہیں تو اُن کا سبھاؤ ملنا و بچھڑنا وغیرہ بھی انادی ہے - پرتھوی بھی انادی ہے تو اِس پر
رہنے والے انسان و حیوان درخت وغیرہ بھی انادی ہیں - پدگل کی مختلف پریائے (حالتیں)
پرتھوی (خاک) جل (آب) تیج (آتش) وایو (باد) بھی انادی ہیں - چاند سورج وغیرہ سیارے
و ستارے بھی انادی ہیں - اُنکی گردش سے پیدا ہونے والی - سردی - گرمی - برسات
وغیرہ موسمیں بھی انادی ہیں - اُنکی حرکت و کشش کے ساتھ ہوا اور مٹی ملنے سے
آندھی کا آنا سورج کی گرمی سے پانی کا بھاپ ہو کر بادل بن جانا - پروا ہوا کی گرمی میں پھوا
ہوا کی سردی کا جامن لگنے سے پانی کا جم جانا - جمے ہوئے پانی میں ہوا کی ٹکر لگنے سے
آگ یا بجلی کا پیدا ہونا - اور پھر اُس کا ڈھیلا ہو کر اور ہوا سے ٹکرا رعد بننا - پانی اور گھٹا کا
سورج کی کرنوں کے مقابل ہونے سے قوس و قزح کا ہونا - بادل میں آندھی کے ذریعے
وزن دار مٹی کے ملنے سے بھاپ میں بھاری پن ہو کر مینہ کی شکل میں برسنا - موسم برسات
میں بارش کے پانی کی وساطت سے مادہ بیج گھاس - پھول - درخت وغیرہ مختلف اشکال اختیار

اور جیو تعداد میں بے شمار ہیں۔ پُدگل کا گُن سپرش (لمس والا) رَس (ذائقہ والا) گندھ
(بو والا) اور ورن (رنگ والا) ہے۔ ملنا۔ بچھڑنا وغیرہ بہت سی اُسکی خاصیتیں ہیں۔ شبد
(آواز) بندھ (پیوستہ) سوکشم (لطیف) ستھول (کثیف) سنستھان (شکل یعنی گول
چوکور وغیرہ) بھید (ٹکڑا) تم (اندھیرا) چھایا (سایہ) آدیت (روشنی) آتاپ (گرمی) اُس
کی پرپلے (حالت جس میں کوئی شے رہے) ہیں۔ پدگل دو حالتوں میں رہتا ہے ایک
پرمانو۔ دوسرے سکندھ۔ پرمانو پدگل کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ (جزو لایتجزیٰ) کو
کہتے ہیں اور سکندھ دو یا زیادہ پرمانوؤں کے مجموعہ کو۔ پدگل بلحاظ کثافت و لطافت چھ
قسموں میں منقسم ہے۔ اوّل۔ بادر بادر۔ یعنی کثیف ترین۔ جو ایک دفعہ ٹوٹ کر پھر نہ جُڑ
سکے جیسے پتھر و لکڑی۔ دُوم۔ بادر یعنے کثیف جو علیحدہ ہو کر پھر مل سکے جیسے پانی۔ اور
دودھ وغیرہ مائعات۔ سُوم بادر سوکشم یعنے کثیف و لطیف جو آنکھ سے محسوس ہو۔ مگر گرفت
میں نہ آسکے جیسے آواز و خوشبو۔ چہارم۔ سوکشم بادر۔ جیسے دھوپ۔ چھایہ۔ چاندنی وغیرہ۔
جن کو دستار بہت دیکھتے رہنے پر بھی ہم اسے پکڑ نہ سکیں اور نہ اُن کا وزن وغیرہ کر سکیں +
پنجم سوکشم یا لطیف جو نہ تو کسی حواس سے معلوم ہو اور نہ گرفت میں آوے جیسے کرم۔ ششم
سوکشم سوکشم یا لطیف ترین جیسے پرمانو۔ بھاوکرم۔ روح دھرم۔ وہ شے ہے جو جیو اور پدگل
کی حرکت میں مدد پہنچاتی ہے جیسے مچھلی کی حرکت میں پانی۔ پرندے کی حرکت میں ہوا۔
دھرم دربیہ وہ سمجھنا چاہیئے جسکو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں۔
ادھرم سے وہ دربیہ مراد ہے جو جیو اور پدگل کے ٹھہرنے میں مددگار ہوتا ہے جیسے درخت کا سایہ مسافر
کے واسطے۔ پانی۔ ہوا۔ اور سایہ کی تمثیل جو دھرم اور ادھرم کے متعلق دی ہے۔ وہ صرف
تمثیل ہے۔ ان اشیاء کا نام دھرم اور ادھرم نہیں ہے وہ بالکل ایک علیحدہ قائم بالذات
شے ہے۔ دھرم۔ ادھرم اس جگہ پن و پاپ کے معنے میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔
جیسے کہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے انکے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ دیکھو ستیارتھ

جیسا کہ ہے۔ کرہ ارضی میں فساد ملکی و آفاتِ ارضی و سماوی بھونچال و طوفان۔ وبا۔ و پلیگ وغیرہ
سے جزوی تغیرات ضرور ہوتے ہیں مگر ان سے ہیئت مجموعی میں کچھ فرق نہیں آتا +

سنسار چھ دربیہ یہ سنسار چھ دربیوں (عناصر) یا شے کا مجموعہ ہے جن کے نام (۱) جیوا
(۲) پدگل یا مادہ (۳) دہرم (۴) ادہرم (۵) کال یا زمانہ (۶) آکاش یا جگہ دینے والا۔ یہ
چھوں دربیہ اناد‌ی ہیں کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ دربیہ یا شے گنوں کے مجموعہ کو کہتے
ہیں۔ دربیہ سے گن اور گن سے دربیہ علیٰحدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دربیہ اور گن کوئی علیٰحدہ
علیٰحدہ شے نہیں ہیں۔ جیسے آگ کا گن گرمی ہے۔ آگ میں سے گرمی علیٰحدہ نہیں ہو سکتی
جو گرمی ہے وہی آگ ہے۔ لہذا دربیہ کی تعریف یہی ہے کہ جو گنوں کا مجموعہ ہو۔ دربیہ شے کو
اور گن اس کی شکتی یا طاقت یا خاصیت کو کہتے ہیں جو اس سے علیٰحدہ نہیں ہو سکتی۔ گن
دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سامانیہ (عام) جو کئی اشیا میں پائے جاویں۔ دوسرے
وسیش (خاص) جو اس ہی شے میں پائے جاویں۔ دربیہ کے سامانیہ گن چھ ہیں۔ استتو
(ہستی) جس کی وجہ سے ایک شے ہمیشہ قائم رہے (۲) وستو (वस्तुत्व) جس کی
وجہ سے اس میں تبدیلی ہوتی رہے (۳) دربیتو۔ جس کی وجہ سے اس میں کوئی فعل پایا جائے
(۴) پرمے یتو۔ جس کی وجہ سے کوئی نہ کوئی اسکو جانے (۵) پرویش وتو جس کی وجہ سے اس کا
کچھ نہ کچھ آکار ہو (۶) اگرو لگھتو۔ جس کی وجہ سے باوجود تبدیلی ہونے کے بھی جل میں لہر کی مانند
اپنی اصلیت کو قائم رکھے۔ چنانچہ اگر دنیا کی اشیا کو ان چھ گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے
تو ان میں سے ہر ایک شے میں یہ چھ گن پائے جاوینگے۔ اس پہلو کو لیکر ہم یہ کہہ سکتے ہیں
کہ دنیا میں صرف ایک ہی شے ہے۔ دوسری کچھ نہیں ہے غالباً اس ہی پہلو کو لیکر ویدانت
میں ادویت برہم کا مسئلہ مانا گیا ہے۔ لیکن اشیا میں کچھ وشیش گن بھی دیکھتے ہیں۔
جب وشیش گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پھر دنیا میں چھ قسم کی اشیا نظر آتی ہیں۔
جنکو چھ دربیہ کہتے ہیں۔ جن کے وشیش یا خاص گن اس طرح پر ہیں۔ جیو کا خاص گن گیان ہے

محققین نے زمین کے نارنگی کی طرح گول ہونے میں یہ دلیل دی ہے کہ جب جہاز کو سمندر میں دور سے آتا ہوا دیکھا جائے تو پہلے اس کا مستول نظر آتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ نیچے کا حصہ۔ اگر زمین نارنگی کی طرح گول نہ ہوتی تو سارا جہاز ایک دم نظر آ جاتا۔ لیکن اس دلیل میں مغالطہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ سمندر کی سطح ہمیشہ مسطح ہوتی ہے اس میں گولائی نہیں ہوتی جس میں جہاز چھپ جائے۔ اس لئے تمام جہاز کا دور سے نظر آنا زمین کی گولائی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ نظر کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ میدان میں دور سے درختوں کی بھی چوٹیاں ہی نظر آتی ہیں نیچے کا حصہ نظر نہیں آتا

کیا یہ بھی زمین کی گولائی کی وجہ سے ہے؟ ہرگز نہیں۔ زمین کو پھرتی ہوئی ماننے والوں کا بیان ہے کہ زمین اپنے محور کے گرد ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل کے قریب چلتی ہے اگر ایسا ہو تو پرندہ اپنے گھونسلہ سے اُڑ کر پھر گھونسلہ پر واپس نہ آ سکے۔ کبوتر باز جب کبوتر اُڑاتے ہیں تو وہ ایک دو گھنٹہ کے بعد پھر اپنے مکان پر واپس آ جاتے ہیں۔ لیکن زمین ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل پھرتی ہوتی تو کبوتروں کا مکان پر واپس آنا ناممکن تھا۔ کیونکہ کبوتر ایک گھنٹہ میں نہ تو ہزار میل چل سکتا ہے اور نہ ایک ہزار میل کی چیز کو دیکھ سکتا ہے اس کے متعلق زیادہ حال سورج پرگیتی اور ترلوک سار وغیرہ جین شاستروں سے جاننا چاہیئے مگر سب سائنس داں سورج کی حرکت کو بھی ماننے لگے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سورج ایک ملین میل یعنی دس لاکھ میل کے قریب ایک دن میں چلتا ہے۔ دیکھو Sunday Times مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ اسی طرح اور تحقیقات کرنے سے ہماری بات مستند ہو جاویگی

دو چاند اور دو سورج

جینیوں کا جمبو دیپ میں دو چاند اور دو سورج بتلانا بھی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ رگوید ۹/۱۱۴/۳ میں بھی ॥ सप्त दिशो नाना सूर्याः ॥ سپت دشو نانا سوریا دس سورج بہت ہیں، لکھا ہے نیز علم ہیئت کی کتب میں لکھا ہے کہ ایک ایک سیارے کے کئی کئی چاند ہیں۔ یہ سنسار جسکے تین حصے اوپر بیان کئے گئے ہیں کسی کا بنایا ہوا نہیں ہے یہ ہیئت مجموعی ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔

ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ان براعظموں ۔ سلسلہ کوہوں ۔ دریاؤں ۔ اور صحرائے اعظموں کا آجکل کیا کیا نام ہے ۔ زمین کا بہت کچھ حصہ ابھی تک دریافت نہیں ہوا ہے ۔ دو تین سال سے پیشتر امریکہ جیسے بڑے براعظم کا حال ہمکو کچھ معلوم نہ تھا ۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کی طرف حال ہی میں براعظم دریافت ہوئے ہیں ۔ اب سے پیشتر مونٹ ایوریسٹ کو سب سے بڑی پہاڑ کی چوٹی مانا جاتا تھا ۔ لیکن اب اس سے بھی بڑی چوٹی معلوم ہوگئی ہے ۔ جہاں اب اٹلانٹک ہے وہاں کسی وقت میں ایک بہت بڑا براعظم تھا ۔ ایسی حالت میں مذکورۂ بالا براعظموں وغیرہ کا معلوم شدہ قطعات سے مقابلہ کرنا ایک امر محال ہے ۔ لہذا ہم بھی زیادہ دردسری کرنا نہیں چاہتے ۔ مگر اتنا اور بتلائے دیتے ہیں کہ چاند سورج وغیرہ سیارے اور ستارے بھی مدہ لوک یا طبقہ وسطی میں ہی شمار کئے جاتے ہیں ۔ ان میں جو لوگ رہتے ہیں ہم ان کو جوتشی دیو کہتے ہیں ۔

جین شاستروں میں جمبودیپ کے متعلق دو چاند اور دو سورج لکھے ہیں جو سمیر پربت کے چوگرد پھرتے ہیں ۔ آپ شاید سورج کا زمین کے گرد پھرنا سنکر یہ نہ کہیں کہ جین مت کا یہ مسئلہ موجودہ تحقیقات کے برخلاف ہے ۔ اس بارے میں آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندوستان کے قدیم رشی آزاد خیال کے لوگ گذرے ہیں ۔ ان کی رائے میں بہت سی چیزوں کے بارے میں اختلاف ہے ۔ چنانچہ یہی حال زمین و سورج کے متعلق ہے ۔ بھاسکر آچاریہ سدھانت شرومنی میں زمین کو نارنگی کی مانند گول اور اسکا سورج کے گرد گھومتا مانا ہے ۔ یورپ کے محققین کی رائے کا مدار بھاسکر اچاریہ کی رائے پر ہے ۔ مگر جین اچاریوں نے نیز بہت سے اور لوگوں نے نہ تو زمین کو نارنگی کی مانند گول مانا ہے ۔ اور نہ اس کا سورج کے گرد گھومنا تسلیم کیا ہے ۔ انکی رائے میں زمین رکابی کی طرح گول اور سورج اسکے گرد پھرتا ہے ۔ سنسکرت میں لفظ سورج کے معنے ہی چلنے پھرنے کے ہیں ۔ اور فارسی میں اسکو فلک سیر اور آسمانِ جولاں کہتے ہیں ۔ یوروپین

روپ بھوگ (دیا بازی) ہے۔ نویں سے بارہویں تک شبھ بھوگ (گیت وشیریں کلامی) ہے۔ بارہویں سے سولہویں تک جنتوں بھوگ (یادآوری) ہے۔ سولھویں سورگ سے اوپر بھوگ مجامعت نہیں ہے۔ دیوانگنا پہلے اور دوسرے سورگ میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اوپر کے سورگوں کے دیوتا ان میں سے اپنی اپنی نیوگ کی دیوی کو لے جاتے ہیں۔

نرک سات ہیں جن کے نام (۱) رتن پربھا (۲) شرکرا پربھا (۳) بالوکا پربھا (۴) پنک پربھا (۵) دھوم پربھا (۶) تم پربھا (۷) مہاتم پربھا۔ ان نرکوں میں بہت سے درجے ہیں پہلی نرک کے تین درجہ (۱) اکر (۲) پنک (۳) اب ہل۔ ہیں پہلے میں ویتتر دوسرے میں اسر یا راکھش رہتے ہیں۔ اور تیسرے سے اصلی نرک شروع ہوتا ہے۔ نرک میں دکھ ہی دکھ ہے۔ نرک اور سورگ میں کم سے کم عمر دس ہزار برس کی اور زیادہ سے زیادہ ۳۳ ساگر کی ہوتی ہے۔ نرک سے نیچے نگود وغیرہ پنچ ستھاور جیو بھرے پڑے ہیں۔

مدھ لوک یا کرہ ارض میں بہت سے براعظم اور سمندر ہیں۔ سب کے بیچ میں جمبودیپ ہے جمبودیپ کے چاروں طرف نون سمندر (کھارا سمندر) ہے اور اس کے عین وسط میں سمیر[1] پربت ہے۔ جمبودیپ میں۔ بھرت۔ ہیم وت۔ ہری۔ ویدیہہ۔ رمیک۔ آرینہ ونت اوایراوت سات بڑے چھیتر یا براعظم۔ اور ہموان۔ مہا ہموان۔ نکھ۔ نیل۔ رکمی۔ سکھری چھ کلاچل یا سلسلہ کوہ اور گنگا۔ سندھو۔ کولا۔ روپ کولا۔ سوبرن کولا۔ نرکانتا۔ سیتا سیتوداہرل تا۔ ہرتی کانتا۔ روہت۔ ساروحتا۔ رکتا۔ رکتودا۔ چودہ بڑے دریا۔ اور بھدر سال۔ نندن۔ سومنس۔ اور پانڈک۔ چار بڑے بن یا صحرائے اعظم ہیں۔ ہم

---

[1] ہکرہ ارض کا نام جمبودیپ ہے سے سمیر پربت بعضوں کے نزدیک کوہ ہمالہ کا نام ہے اور بعض کے نزدیک قطب شمالی کا قانباً قطب شمالی کا نام سمیر پربت ہے مسز اینی بیسنٹ کا بھی ایسا ہی خیال ہے جینیوں کے نزدیک یہ ایک بڑا اونچا پہاڑ ہے۔ جو ابتک دریافت نہیں ہوا ہے۔

یا اپنی آتما پر بھروسا رکھنا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سب سے بڑا اصول ہے۔

ہم ان ہی چھ ضابطوں کی تشریح اپنی اس کتاب میں کرینگے۔

دنیا جیو و پدگل و اُن کے تعلق سے پیدا ہوئے ہوئے مختلف کرشموں کا نام ہے دنیا اناادی ہے کوئی خاص چلتی طاقت اسکی خالق و منتظم نہیں ہے

بزرگان قدیم و فلاسفران جین مذہب نے اس سنسار کو جس میں جیو کرموں کے بس ہوا چوراسی لاکھ جونیوں میں گھومتا ہے۔ تین بڑے لوکوں (طبقوں) میں منقسم کیا ہے۔ زمین جس پر ہم تم آباد ہیں مدھ لوک یا طبقہ وسطیٰ و کرہ ارضی کہلاتا ہے۔ کرہ ارضی سے اوپر والا طبقہ اردھ لوک یا سورگ لوک۔ طبقہ بالائی و بہشت کے نام سے موسوم ہے۔ اور کرہ ارضی سے نیچے والے طبقہ کو ادھو لوک یا نرک لوک یا طبقہ سفلی و دوزخ بولتے ہیں۔ اوردھ لوک میں سولہ سورگ۔ نوگریوک۔ نو انوتر بمان اور پانچ انوتر بمان ہیں۔ سولہ سورگوں کے نام اس طرح پر ہیں۔

(۱) سودھرم (۲) ایشان (۳) سنت کمار (۴) مہیندر (۵) برہم (۶) برہموتر (۷) لانتو (۸) کاپشٹ (۹) شکر (۱۰) مہا شکر (۱۱) شتار (۱۲) سہسترا (۱۳) آنت (۱۴) پرانت (۱۵) آرن (۱۶) اچت۔ سویتامبر جین بجائے سولہ سورگوں کے بارہ مانتے ہیں۔ نمبر ۶ نمبر ۸۔ نمبر ۱۰ نمبر ۱۱ کو نہیں مانتے۔ ان میں جو جیو رہتے ہیں وہ دیو اور دیوانگنا کہلاتے ہیں۔ سولہ سورگوں سے اوپر نو گریوک۔ ان سے اوپر نو انوتر بمان۔ ان سے اوپر پانچ انوتر بمان۔ اور ان سے اوپر موکش شلا ہے جہاں مکت یافتہ جیو رہتے ہیں۔ سورگوں میں سکھ زیادہ اور دکھ بہت کم ہے جسم لطیف ہوتا ہے۔ ہاڑ۔ ماس کا شریر جیسا ہمارا ہے نہیں ہوتا ہے۔ دیو جیسا روپ چاہیں اپنی مرضی سے بنا سکتے ہیں۔ پہلے دو سورگوں میں انسان کی طرح بھوگ ہے۔ تیسرے چوتھے سورگ میں سپرش بھوگ (بغلگیری) ہے۔ پانچویں سے آٹھویں تک

ہوئے جین فلسفہ کا اُپدیش دیویں۔ پبلک لکھو دینا شروع کریں۔ وویا کا پرچار اور جین دھرم کا ڈنکا بجائیں اور دنیا کو ہنسا۔ جھوٹ وغیرہ سے مکت کریں۔ تاکہ سکھ اور شانتی کا رواج ہو

جین مت کے عقائد

اب ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ جین مت دنیا۔ آتما۔ پرماتما وغیرہ کی بابت کیا بیان کرتا ہے۔ جین مت کے چھ بڑے عقائد حسب ذیل ہیں :-

(۱) دنیا۔ جیو۔ و پدگل (سوح و مادہ) وان کے تعلق سے پیدا ہوئے ہوئے کرشموں کا نام ہے یہ دنیا انادی ہے۔ کوئی خاص علیحدہ طاقت اسکی خالق و منتظم نہیں ہے

(۲) جیو و پدگل کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے۔ جیو اور پدگل کا تعلق اگرچہ انادی (بلا شروع) ہے مگر سانت (ختم ہونے والا) ہے

(۳) جیو کو کرم سے رہائی سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کے اکٹھا ہونے سے ملتی ہے۔ اِس رہائی کا نام مکتی ہے۔

(۴) شدھ۔ مکت یافتہ جیو ہی کا نام پرماتما ہے جو اننت درشن۔ اننت گیان۔ اننت سکھ اننت ویرج والا۔ اجر امر۔ پوتر۔ امورتیک اور ویتراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے لیئے موڈل (نمونہ) بنکر اسکے راہ نجات میں رہبر کا کام دیتا ہے۔ اِس لئے ہر انسان کو اپنی بہتری اور مکتی حاصل کرنے کے لئے اسکی پرستش واجب ہے۔

(۵) دنیا میں جیو بیشمار ہیں۔ جن میں سے وقتاً فوقتاً مکتی حاصل کرتے رہتے ہیں اور مکتی حاصل کرکے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔

(۶) اہنسا یا یونیورسل برادر ہڈ سب سے بڑا دھرم ہے اور سیلف رلائینس Self reliance

ترک کریں۔ دگمبریوں کو مناسب ہے کہ اگر وہ سویتامبری منیوں کو اپنے خیال میں آورش
سے نیچا سمجھتے ہیں تو کم سے کم ان کو گیارہویں پرتماوہاری اتم شرادک ہی سمجھیں۔ تب ہی
وہ قابل عزت ہی ہیں۔ کیونکہ دھرم سنگرہ شرادکاچار اودہنکار ۹ شلوک ۱۸۱ میں لکھا ہے

पारे चैहं श्रुणीनेश्रु जिनास्तप्राते मा स्थिथं
माइनुमिनिधंपे कृपाश्रायो लास्तमाि थ चिनोम

ترجمہ۔ جس طرح مہا پاشان کی پرتماؤں میں ساکشات جن بھگوان کا سنکلپ کیا جاتا ہے
اسی طرح پنچم کال کے منیوں میں بھی بیتے کال کے منیوں کا سنکلپ کرکے بھگتی کے ساتھ انکی
پوجا وغیرہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بہت چھان بین کرنے والوں کا کلیان نہیں ہوتا ہے
ایسا ہی شیش تلک میں کہا ہے۔

भक्ति भक्त पदानेद्दिकापरीक्षा नपस्विनाम
नेसंतः सन्त्व सन्तोषाग्रुहोवानेन सुहृनि.

ترجمہ۔ جب صرف بھگتی سے ہی دان دینا ہے تو پھر اس میں سادھوؤں کی کیا شناخت کرنی۔
خواہ وہ اچھے ہوں یا نہ ہوں۔ دان دینے سے تو شودر تک شدھ ہوجاتے ہیں تو پھر کیا گرہستی
دان کے پھل سے خالی رہیں گے۔؟

سویتامبر منیوں کو چاہئے کہ وہ دگمبر پرتما کی مانتا کریں۔ ستھانک باسی منیوں کو مناسب
ہے کہ وہ بھی پرتما پوجن پر زیادہ اعتراض نہ کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ جین مت میں نشچے اور بیوہار دونو
طرح کا ذکر کیا ہے۔ مورتی پوجن گرہستی کے واسطے بیوہار کے نقطہ خیال سے ضروری ہے۔ محراب دار مکان
بنانے کے لئے پہلے ڈھولا لگانے کی ضرورت ہے۔ اِس لئے ڈھولے کے ترک کرنیکا اپدیش
دینا گویا محراب دار مکان نہ بنانے دینے کا اپدیش ہے۔ دگمبریوں کو چاہیئے کہ موجودہ جین منیوں
کی عزت کریں۔ اور منیوں کو مناسب ہے کہ وہ ہر ایک جینی سے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو دویش نہ رکھتے

ہم نے ہر دو فرقوں کی رائے اوپر درج کر دی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دگمبر فرقہ کا آدرش بہت اونچا ہے۔ آدرش کے مطابق چال چلن ہونا بہت ہی کٹھن ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بات ضروری ہے کہ آدرش کا نیچے کر دینا بھی ٹھیک نہیں ہوتا ہے سوتیامبر فرقہ جن کلپی اور ستھاور کلپی دونوں طرح کے منیوں کو مانتا ہے۔ دگمبر فرقہ ان سے صرف پہلے کو جو ہر دو میں اعلیٰ ہے تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں زیادہ بحث ومباحثہ فضول ہے۔ استری چونکہ کلی تیاگ نہیں کر سکتی اور وہ بہ نسبت مرد کے قدرتاً کمزور ہوتی ہے اور اس ہی لئے اس کو اور ابلا کہتے ہیں۔ لہٰذا جمع شدہ کرموں کے کاٹنے اور مکتی حاصل کرنے کے لئے جس قدر سخت تپ یا کی ضرورت ہے وہ اپنے موجودہ جسم میں نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے اس کو پھر مرد کے قالب میں آنا پڑتا ہے۔ مرد کے قالب میں آکر تپ یا وغیرہ کر کے مکتی ہوتی ہے

کیول گیان حاصل ہونے پر صرف چند کرم پرکرتیوں کے علاوہ باقی تمام کرم ناش ہو جاتے ہیں اس سے کیول گیانی پرش انسانی جسم میں ہوتا ہوا بھی ایک غیر معمولی انسان ہو جاتا ہے اس لئے اگر دگمبر فرقہ اس کی بابت یہ کہتا ہے کہ اس کے معمولی انسانوں کی طرح بھوک اور پیاس نہیں رہتی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ وہ تو خود ہی ایک قابل تعجب شخص بن جاتا ہے خیر کچھ ہی ہو۔ ان باتوں کو چھوڑ کر اور پوجن کے مختلف طریقہ کو ایک طرف رکھ کر جین کے ہر ایک فرقہ کو مناسب ہے کہ وہ جین فلسفہ پر غور کرے۔ یہ جین فلسفہ ہی دراصل جین دھرم ہے۔ اور اس میں کسی فرقہ کا اختلاف رائے نہیں ہے۔ اس لئے ہر ایک فرقہ کے جینیوں کو خواہ وہ دگمبر ہیں۔ خواہ سوتیامبری۔ خواہ ستھانک باسی۔ چاہئے کہ جین فلسفہ اور جین دھرم پھیلانے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مشترکہ سبھائیں مقرر کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت بڑھائیں۔ ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہوں جو تعصب گرد

میں ہونگے (از سدھانت سار ستر لوک پرگیتی - پارس پران بھاشا)

سوتیامبر منند، جو ذیل لمنتے ہیں (ا) ایکر پشٹ اور گاہنا کے دہاری ۱۰۸ - آدمی ایک سمے میں مکت میں نہ جاویں اس کال میں گئے (ب) سنبھوناتھ اور سیتل ناتھ کے درمیانی عرصہ میں دھرم گم ہوا - اور اسن پتی کی پوجا ہوئی (ج) مل ناتھ تیرتھنکر استری ہوئے - (د) دو باسدیوں کا سنکہ شبد سے ملتا ہوا (ہ) جگلے مرکر نرک نہ جاویں اس کال میں ہوگئے (و) تیرتھنکر چھتری کل کے سوائے اور کے گربھ میں نہ آویں - اب کے دفعہ مہابیر سوامی برہمن کے گربھ میں آئے اور آن کا گربھ بدلا گیا (ز) تیرتھنکروں کے دہرم ویشنا بے سود نہ جاوے - اب کے دفعہ مہاویر سوامی کی گئی (ح) کیول گیان ہونے بعد آپ مشرگ ہوئے اب کے دفعہ مہابیر سوامی کو ہوا (ط) چندرما اور سورج مول بمان سے منش لوک میں آئے (ی) چمرندر کا اتپادت اوردھ لوک میں ہوا (از کلپ سوتر)

(۸۲) دگمبر جیو اجیو - آشرو - بندھ - سمبر - نرجرا - اور موکش سات تتو مانتے ہیں - سوتیامبروں میں پن اور پاپ کو ملا کر نو تت کہتے ہیں - دگمبر ان نو کا نام نو پدارتھ رکھتے ہیں (۸۳) ہر دو فرقوں کا سدھانت ہے کہ پانچسو دھنس سے زیادہ شریر والے کو مکتی نہیں ملتی مگر سوتیامبر مرودیوی کو جس کا شریر ۵۲۵ دھنش تھا مکت گئی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ استثنا تھی (۸۴) سوتیامبر سری کرشن کے پتا باسدیو کے ۷۲۰۰۰ عورتیں ملنتے ہیں - دگمبر نہیں مانتے -

(۲۳) سوتیامبر مانتے ہیں کہ پرلے میں اندر ۷۲ جوڑے اٹھا کر تمبر پربت پر رکھ دیتا ہے - دگمبر اس کو نہیں مانتے مہا پرلے سوتیامبر بھی نہیں مانتے - پرلے صرف بھرت چھیتر میں آتی ہے

کسی کسی پستک میں چند اور بھی معمولی اختلافات لکھے ہیں - انکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ سوائے تین باتوں کے ایک کیول گیان حاصل کرنے کے لئے بیرونی پرگرہ کا تیاگ دوسرے استری کو موکش - تیسرے کیولی کے آہار و روگ وغیرہ - باقی تفاوت معمولی باتوں میں ہیں اور وہ قصہ کہانیوں کے تفاوت قابل غور نہیں ہیں - ان تینوں باتوں کی بابت

پنجمنگ ہوے ای منگلنگ" دراصل نمسکار منتر تو سب ساہونگ تک ہی ہے۔ باقی اس منتر کی تعریف ہے کہ یہ پانچ طرح کا نمسکار منتر سب پاپوں کا ناش کرنے والا اور سب طرح کے سکھ دینے والا ہے (۸۰) دگمبریوں کا اعتراض ہے کہ سوتیامبر ایسا مانتے ہیں کہ سلسا شراوکا کے ساتھ دیوتا نے بھوگ کیا۔ اس کے ۳۲ لڑکے پیدا ہوئے۔ سوتیامبریوں کا جواب ہے کہ دراصل یہ بات ہے کہ سلسا شراوکا کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اس نے دیوتا کی آرادھنا کی دیوتا نے ۳۲ گولیاں دوائی کی دیں اور کہا کہ ایک ایک گولی کھانے سے ایک ایک گُن کا دھاری ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ سلسا نے ۳۲ گولیاں ایک دم کھائیں اس لئے ۳۲ لڑکے ایک دم پیدا ہوئے۔ (مؤلف) ایک دم ۳۲ لڑکوں کا پیدا ہونا خلاف مشاہدہ ہے۔

(۸۱) دگمبر ہنڈا اوسرپنی کال سے مندرجہ ذیل غیر معمولی باتیں ہوئی مانتے ہیں۔ (ا) تیرتھنکروں کا جنم ہمیشہ اجودھیا میں ہی ہونا چاہیئے۔ اب کے دفعہ کئی اور جگہ بھی ہوا مثلاً پارس ناتھ جی کا بنارس میں۔ مہاویر کا کنڈل پور میں وغیرہ وغیرہ (ب) تیرتھنکروں کی مکتی سمیا سکھر سے ہونی چاہئیں اب کے دفعہ رشب دیوجی کی کیلاش سے نیم ناتھ جی کی گرنار سے مہاویر جی کی پاوا پور سے ہوئی - (ج) تیرتھنکروں کے تیری پیدا نہ ہو اب کے دفعہ رشب دیوجی کے ہوئی۔ (د) چکرورتی کا مان بھنگ نہ ہو۔ بھرت کا باہوبلی نے کیا (ہ) تیرتھنکروں کو اپ سرگ نہ ہو۔ پارس ناتھ جی کو ہوا (و) تیرتھنکر اور اگیان کو چھپت اوستھا میں برکاشت نہ کریں۔ رشبھ دیو نے کیا (ز) باسدیو کا مرنا بھائی کے ہاتھ سے نہ ہو کرشن جی کا جرت کمار سے ہوا (ح) برہمن کُل کی اتپتی اور کال میں نہ ہو۔ اب کے ہوئی (ط) ۶۳ شلاکہ پرش ۶۳ ہونے چاہئیں۔ اب کے دفعہ ۵۸ ہوئے یعنے ایک ایک شخص دو دو پدوی کے دھاری ہوئے (ی) نویں تیرتھنکر سے لیکر ۱۶ ویں تک کے زمانہ میں دھرم بالکل گم ہو گیا (ک) رُدر اور نارد اور کال میں پیدا نہیں ہوتے (ل) ۱۸ کلکی اور ۲۱ ردھر کلکی آئندہ کال

(۴) منشوں کا اندر چکروتی (۵) ترنیچ کا اندر شیر (۶) پہلے چار سورگوں میں دو دو اندر - دو دو پرتی
اندر = ۸ (۷) پانچویں چھٹے سورگ میں ایک اندر ایک پرتی اندر (۸) اسی طرح ساتویں
اور آٹھویں سورگ میں دو (۹) نویں سے بارہویں سورگ تک دو اندر دو پرتی اندر = ۴
(۱۰) تیرہویں سے سولھویں سورگ تک ۴ اندر چار پرتی اندر = ۸ میزان کل ۱۰۰
سوتیامبر ۶۴ - اندر اس طرح مانتے ہیں - ویتر کے ۳۲ - بھون باشی کے ۲۰ - سورگ
کے ۱۰ - جیوتشی ۲ = ۶۴ ÷
(۱۰) دگمبر چنڈال کے مہابرت اور موکش نہیں مانتے - سوتیامبر مانتے ہیں (۱۱) سوتیامبر
دھرم نندک کو ڈنڈ دینا جائز سمجھتے ہیں - دگمبر کہتے ہیں کشما کرنی مناسب ہے (۱۲) دگمبر
یادوبنش کو ماتس اہاری نہیں بتلاتے - سوتیامبر کہتے ہیں جنہوں نے ورت لیا تھا وہ
نہیں (۱۳) ۶۳ شلاکا پرش تیرتھنکر - چکری - بلدیو - باسدیو - پاتارائن - پرتی باسدیو ان
میں سے تیرتھنکر مکت جانتے ہیں - چکری مکت - دیولوک یا نرک جاتے ہیں - بلدیو مکت یا
دیولوک و باسدیو اور پرتی باسدیو نرک جاتے ہیں
(۱۴) سوتیامبر کستوری کا استعمال کرتے ہیں دگمبر نہیں کرتے ہیں (۱۵) دگمبر کہتے ہیں کہ سوتیامبر
شاستروں کو اچیتن سمجھکر انکی بے تعظیمی نہیں کرتے - سوتیامبروں کا جواب ہے کہ یہ غلط بات
ہے (۱۶) سوتیامبر دیہی دہاری منی اور بدیا دہر کا ماں کہوتر پربت سے پرے جانا مانتے ہیں
دگمبر کہتے ہیں کہ منش صرف مان کہوتر تک جاتا ہے (۱۷) سوتیامبر کہتے ہیں کہ جان بچانے
کی غرض سے ورت کو توڑ دے تو کچھ ہرج نہیں (۱۸) رات کو دوا کھانے میں کچھ ہرج
نہیں (۱۹) دگمبر ۸ پرکار کی پوجا مانتے ہیں - سوتیامبر ۲۱ پرکار کی اور ہیں تیتی ۲۰ پرکار کی (۲۰)
سوتیامبر نمسکار منتر کے ۹ پد اور ۶۸ حروف مانتے ہیں - دگمبر ۵ پد اور ۳۵ حروف مانتے ہیں
پورا منتر اس طرح ہے " نمو آری ہنتانگ نمو سدھانگ - نمو آئری یانگ نمو وجہایانگ
نمو لوئے سب سا ہونگ - ایسو پنچ نمو کارو سب پاپ پناسنو - منگلا نچ سب بے منگل -

یا آنکھوں میں تنکا گر پڑے تو نہیں نکالتے۔ سامنے شیر یا چیتا آجاوے تو پیچھے نہیں ہٹتے اگر چھاتہ تک آبارنہ ملے تو ہمت نہیں ہارتے

ایسے سادھو اب نہیں ہیں۔ دگمبری ایسے سادھوں کو مانتے ہیں۔ دوسرے ستھاور کلپی جو کپڑے وغیرہ رکھتے ہیں جیسے سوتیامبر سادھو ہیں جواب موجود ہیں۔ دگمبر سادھو صرف تین اپ کرن رکھتے ہیں (۱) گیان اپ کرن یعنے شاستر (۲) سنجم اپ کرن یعنے مور کے پنکھ کی پچھی۔ زمین کو شدھ کرکے بیٹھنے کے لئے (۳) سوچ اپ کرن یعنی کمنڈل آبدست لینے کے لئے

بھوجن کے متعلق سوتیامبر (۶۱) چمڑے سے چھوئے ہوئے گھی اور سینگ اور چمڑے کے ڈول سے پانی پیتے ہیں اور (۶۲) باسی بھوجن کھانے میں کچھ ہرج نہیں سمجھتے دگمبر ان کو اشدھ سمجھتے ہیں۔

پرتما کے متعلق (۶۳) سوتیامبر پرتما کے لنگوٹ اور آبھوشن ہوتے ہیں۔ دگمبر پرتما کے نہیں ہوتے۔ سوتیامبر پرتما کے نو جگہہ انگوٹھا۔ زانو۔ ہاتھ۔ کندھا۔ مستک۔ للاٹ۔ کمنٹھ۔ ہردا۔ ناف پر تلک لگاتے ہیں۔ بہن کرتے ہیں۔ اور اس کا نام انگ پوجا کہتے ہیں۔ دگمبر ایسا نہیں کرتے ❖

متفرق اعتراضات (۶۳) سوتیامبر پانچوں پانڈوں کو موکش مانتے ہیں۔ دگمبر ان میں سے صرف تین کو یعنی نکل اور سہدیو کو موکش نہیں مانتے (۶۴) سوتیامبر دروپدتا کو پنج بھرتاری مثل دیگر اہل ہنود کے مانتے ہیں۔ دگمبر اس کو صرف ارجن کی عورت بتلاتے ہیں (۶۵) دگمبر چکرتی راجا کے ... ۹۶ عورتیں مانتے ہیں۔ سوتیامبر ... ۶۴ (۶۶) سوتیامبر کہتے ہیں کہ سورگ کا دیو عورت سے جماع کرسکتا ہے۔ دگمبر اسکو نہیں مانتے (۶۷) دگمبر سورگ ۱۶ مانتے ہیں اور سوتیامبر ۱۲ تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ و کتاب ہذا۔ تتوارتھ سوتر میں جس کو سوتیامبر بھی مانتے ہیں سولہ سورگ لکھے ہیں (۶۸) دگمبر کہتے ہیں کہ ترشٹ شلاکا پرش آہار کرتے ہیں مگر نہار نہیں کرتے۔ سوتیامبر کہتے ہیں کہ وہ نہار بھی کرتے ہیں (۶۹) دگمبر سو اندر مانتے ہیں سوتیامبر ۶۴۔ دگمبروں کے ایکسو اندروں کی تفصیل یہ ہے (۱) ونیتر دیو کے ۸ قسم ہر ایک میں دو دو اندر۔ ۱۶ دو دو پرتی اندر ۳۲ = ۳۲ (۲) بھون باسی دس قسم ہر ایک میں دو دو اندر ۲۰ دو دو پرتی اندر ۲۰ = ۴۰ (۳) جیوتشی دیووں میں چاند اندر اور سورج پرتی اندر = ۲

بجر رشبھ ذکرم سیوم میں ﴿یا﴾ راگ سنگھنن نہیں ہوتی۔ اور مکتی کے واسطے بجر رشبھ کا مار اچ
سنگھنن ضروری ہے۔ سوتامبر آمناے میں بھی استری کا پُن مرد سے کم مانا گیا ہے
اور اس ہی سے ساوھو۔ سادھوی کو نمسکار نہیں کرتا۔ خواہ وہ کیسی ہی گیاتن وان اور بڑی
ہو۔ اسکے متعلق دیکھو پراتم مارگ ورشنک صفحہ ۱۴۷ سوتامبر کہتے ہیں کہ بھاؤ استری کو
مکت نہیں۔ استری بھاؤ نویں گن استھان تک ہے۔ جب اس کا ناش ہو گیا تو پھر
شریر استری اگلے گن استھانوں پر چڑھ کر گھاتیا کرموں کا ناش کر دیتی ہے اور مکت حاصل
کر لیتی ہے۔ مرد میں استری کا۔ اور استری میں مرد کا بھاؤ اپرمت اوستھا یعنی ساتویں
گن استھان میں نہیں رہتا۔ اس سے نیچے رہتا ہے۔

سادھو کے متعلق دگمبریوں کے اعتراض

۵۳ سوتامبر سادھو چودہ
اپکرن رکھتے ہیں۔ چول پٹے (۱) ۲ چادر (۲) کمل ایک، مکھ پٹی ایک، بستر، اجوہرن ایک جھولی
ایک، پھلنا ایک، لاٹھی ایک، پاترے تین، پونچھنی ایک، (۵۳) شراوک کے گھر سے
بھوجن لاکر اپاسرے میں کھاتے ہیں (۵۴) آہار اگر بچ رہے تو مرت رکھے ہوئے سادھو کو
کھلاتے ہیں (۵۵) شودر کے گھر کا آہار لے لیتے ہیں (۵۶) منہ پر پٹی لگا کر بولتے ہیں (۵۷) آہار
کے واسطے اگر کوئی بلا کر لے جاوے چلے جاتے ہیں (۵۸) دن میں دو دفعہ بھوجن کرتے ہیں
اور ایسا بھی کہتے ہیں کہ (۵۹) اگر سادھو کو کام بادھا ہو تو اس کے مٹنے میں ہرج نہیں ہے۔
دگمبر ان جملہ باتوں کو منی اور سادھو کے لئے ناجائز خیال کرتے ہیں۔ انکی شٹ پاہڑ پاہڑ
نمبر ۲ شلوک ۲ لغایت ۲۲ میں لکھا ہے کہ جین سوتر میں تین طرح کا لنگ ہے ایک منی کا۔ جو
بالکل برہنہ ہو۔ ہاتھ میں لیکر بھوجن کرتا ہو۔ دوسرا گیارہویں پرتما دھاری شراوک کا جو گھوم کر
بھکشا کرتا ہو اور برتن میں یا ہاتھ میں لیکر بھوجن کھاتا ہو۔ تیسرا آرجکا کا جو صرف ایک کپڑا
رکھتی ہو۔ اور ایک دفعہ بھوجن کرتی ہو۔ سوتامبر کہتے ہیں کہ منی دو قسم کے ہوتے ہیں۔
ایک جن کلپی۔ جو بالکل برہنہ رہتے ہیں۔ اگر چلتے وقت ان کے پاؤں میں کانٹا چبھ جاوے

جب ہنسا اور پرگرہ کا پورا تیاگ نہوا تو اسکے مہابرت نہیں ہوسکتا۔ نیز استری کے
پرتیا کھیان کشائے کا چیوپ شم نہیں ہوسکتا۔ اس لئے انترنگ یا اندرونی مہابرت بھی
نہیں ہوسکتا۔ جب تک استری گرہست آشرم میں شراوک کی دسویں پرتما تک ہوتی ہے
شراوکا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارھویں پرتما میں ہوتی ہے تو اس کو "ارجکا" کہتے ہیں۔
کیونکہ اس کے اس وقت گرہست کے متعلق کوئی پرگرہ نہیں ہوتی۔ استری کا پرگرہ تیاگ
یا مہابرت صرف اپچار سے کہا جاتا ہے اس کا درحقیقت مہابرت نہیں ہوتا۔ سو تیامبر اس پر
یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہے تو ست پاٹھ میں یہ شلوک کیوں ہے۔

वीसन पुंसकवेमा इच्छ विपोयहीन चालीसा
पुवेया ॰पडयाला समय हागेहा सिज्झति ।।

جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سمے میں ۲۰ نپنسک بیدی ۴۰ استری بیدی اور ۱۰۸ پرش
بیدی ۱۰۸ جیو مکت میں جاتے ہیں۔ اس کا جواب دگمبریہ دیتے ہیں کہ یہ کتھن بھاؤ استری
کے لحاظ سے ہے نہ کہ دربیہ استری کے لحاظ سے یعنے کہ جین شاستروں کے مطابق مرد یا عورت
کا جسم ملنا نام کرم کے آدھین ہے اور خواہش مردانہ اور زنانہ کا ہونا موہنی کرم کے متعلق
ہے۔ جو جیو جسم سے مرد ہے اس کو خواہش زنانہ بھی ہوسکتی ہے۔ اور جس کا جسم زنانہ ہے اسکو
خواہش مردانہ بھی ہوسکتی ہے افلہ یہ بازی اسکی تصدیق کرسکتی ہے۔ لہذا جس جگہ کا یہ ذکر ہے
کہ چالیس استری بیدی جیو مکت کو جاتے ہیں۔ وہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ
ایک سمے میں ایسے چالیس مرد مکت کو جاسکتے ہیں جو دسویں گن استھان چڑھنے سے پیشتر
جسم کے لحاظ سے مرد مگر خواہش کی عادت کے لحاظ سے عورت تھے۔ لفظ بید کے معنی جو اس جگہ
استعمال ہوا ہے خواہش کے ہیں نہ کہ جسم کے اور ان بیدوں کا اُدے دسویں گن استھان
تک رہتا ہے۔ اور عورت صرف چھٹے گنی استھان تک چڑھتی ہے آگے نہیں۔ نیز استری کے

(۴۲) ہری بنس کی اُت پتی جگلیہ سے ہوئی جس کو ایک دیوتا ہری دیس سے آریہ ورت میں لایا (۴۳) وہ جگلیہ مر کر نرک گیا (۴۴) جگلیہ حملہ کر کے آپس میں لڑتے ہیں۔ (۴۵) جگلیہ کا شریر کافور کی طرح بہیں اُڑتا ہے

گندھر کے متعلق سوتیامبر مانتے ہیں کہ (۴۶) منی سبرت سوامی کا گندھر ایک گھوڑا تھا (مولف) مانو دھرم میں بحوالہ شترنجی مہاتم لکھا ہے کہ یہ دگمبریوں کے غلطی ہے منی سبرت سوامی کا گن دھر گھوڑا نہیں ہوا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب منی سبرت سوامی کیولی کی حالت میں بہار کرتے ہوئے بھرگو کچھ (بھڑوچ) میں آئے تو دیکھا کہ شہر میں برہمن اشومیدہ یگ کر رہے ہیں۔ جس گھوڑے کو یگ کے واسطے لائے تھے وہ بھگوان کا پہلے جنم کا متر تھا۔ اس لئے اُنہوں نے گھوڑے کو دھرم اُپدیش دیا۔ اس کو جاتی سمرن گیان ہوا۔ اور انسن کر کے آٹھویں سورگ میں گیا۔ وہاں سے مر کر انسان ہوگا۔ اور اگلی چوبیسی میں گندھر ہوگا۔

(۴۷) سوتیامبر مانتے ہیں کہ گوتم گندھر ایک برہمن کے سنسکار کے واسطے گئے۔

استری کے متعلق سوتیامبر (۴۸) استری کے مہابرت (۴۹) استری کے کیول گیان (۵۰) جیو کی استری کے جسم سے موکش مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۵۱) مل ناتھ بھگوان استری تھے۔ دگمبران کو نہیں مانتے۔ دگمبر اچاریہ کند کند سوامی کرت شٹ پاہڑ میں لکھا ہے کہ استریوں کے اندام نہانی و پستان و ہر دو بغلوں میں سوکشم جیو ہوتے ہیں اس لئے وہ ہنسا کا پورا تیاگ نہیں کر سکتی اور موکش نہیں جا سکتی۔ سولہویں سورگ تک جاتی ہے۔ استریوں کے چت میں شدھتا نہیں ہوتی۔ پرنام کٹل ہوتے ہیں۔ ہر مہینے حیض آتا ہے اس لئے نشنک (بے خطر) دھیان نہیں کر سکتی۔ لہذا موکش نہیں جاتی۔

(دیکھو پاہڑ دوم شلوک ۲۴ لغایت ۲۶)

استری ہر گز کبھی پورا تیاگ نہیں کر سکتی اُس کو اپنے بدن پر کپڑا ضرور رکھنا پڑتا ہے

ہلا دیا (۳۰) مہابیر سوامی کو روگ ہوا تو انہوں نے ماس کھایا (مؤلف) دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ غلط اتہام ہے اور ترجمہ کی غلطی ہے - مہابیر سوامی نے پیٹھا پاک ایک طرح کا معجون کھایا تھا - ماس نہیں کھایا تھا - (۳۱) مہابیر سوامی نے اپنا اندر کا دیا ہوا سفید بستر ایک مفلس برہمن کو دیا (۳۲) مہابیر سوامی کی پہلی بانی برتھا گئی یعنے کسی نے سنگرہ نہیں لیا (مؤلف) دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ کیول گیان ہونے کے ساتھ کی بات تھی اُس وقت اُنکے پاس صرف دیوتا موجود تھے - انسان بعد میں آئے تھے - دیوتا سنگرہن نہیں کرتے اس لئے اُنکی پہلی بانی خالی گئی - (۳۳) مہابیر سوامی کے سموسرن میں گرشالہ گوالے نے اُن کی نندا کی دو سادھو بدلہ لینے کی غرض سے اُٹھے اور تیج لیشیا سے مرگئے (۳۴) مہابیر سوامی چٹ شالا میں پڑھنے لگے -

دگمبر ان باتوں میں سے کسیکو نہیں مانتے

رشب دیو اور اُنکے خاندان کے متعلق

(۳۵) رشب دیو اور سنندا جگلیہ پیدا ہوئے اور (۳۶) اور اُن کا آپس میں بیاہ کیا گیا (۳۷) نندا ایک اور جگلیہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی - جب وہ مرگیا تو نندا کا بیاہ نابھہ راجہ نے رشب دیو کے ساتھ کر دیا دگمبر مانتے ہیں کہ نندا اور سنندا راجہ کچھ کی لڑکیاں تھیں (۳۸) سوتیامبر کہتے ہیں کہ رشب دیو کے ایکسو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں - دگمبر مانتے ہیں کہ ایک سو ایک لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں (۳۹) سوتیامبر مانتے ہیں کہ بھرت کا بیاہ براہمی سے اور باہو بلی کا سندری سے ہوا جو انکی بہنیں مگر علیحدہ علیحدہ بطن سے تھیں - دگمبر کہتے ہیں ان لڑکیوں کا بیاہ نہیں ہوا بلکہ وہ رشب دیوجی کے ساتھ دکشا لے گئیں (۴۰) سوتیامبر کہتے ہیں کہ رشب دیو نے دکشا لیتے وقت ۴ مٹھی بال نوچ لئے - دگمبر کہتے ہیں پانچ مٹھی +

جگلیوں کے متعلق

سوتیامبر مانتے ہیں کہ (۴۱) نابھہ اور مرو دیوی جگلیہ تھے

ایک سفید کپڑا اُن کے جسم پر ڈال دیتی ہے۔ دگمبر کہتے ہیں کہ جب تیرتھنکر گھر ے کا تیاگ
کر دیتا ہے تو پھر اندر انی کوئی کپڑا نہیں ڈال سکتی۔ غالباً سویتامبریوں نے یہ داستان
سویتامبر مت ثابت کرنے کی غرض سے بنائی ہے۔ اور دگمبر اس کو اپنا دگمبر مت قائم
کرنے کے لئے نہیں مانتے۔

(۱۸) سویتامبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کے جنم کے وقت اندر پالکی لیکر آتا ہے۔ دگمبر کہتے
ہیں کہ ایراوت ہاتھی لے کر آتا ہے (۱۹) دگمبر تیرتھنکر کو مندرجہ ذیل اٹھارہ دوش سے
مبرا مانتے ہیں۔ چھدا۔ ترشنا۔ بھے۔ شوک۔ راگ۔ جرا۔ مرن۔ جنم۔ مد۔ موہ۔ ستوید۔ کھید۔
نندرا۔ بسمے۔ چنتا۔ رتی۔ آرتی۔ بشاد۔ سویتامبر اٹھارہ دوشوں کو اس طرح مانتے ہیں۔
پانچ انترائے۔ دان۔ لابھ۔ بھوگ۔ اُپ بھوگ۔ ویریہ (پراکرم) اور ہاسیہ۔ بھے۔ رتی
ارتی۔ شوک۔ دوگنچھا۔ کام۔ متھیات۔ اگیان۔ نندرا۔ ابرتی۔ راگ۔ دویش۔

(۲۰) سویتامبر کہتے ہیں کہ مل ناتھ اور نیم ناتھ دو تیرتھنکر بال برہمچاری تھے۔ دگمبر
کہتے ہیں نہیں پوج۔ مل ناتھ۔ نیم ناتھ۔ پارسناتھ اور مہابیر سوامی پانچ کا بیاہ نہیں ہوا۔

مہابیر سوامی کے متعلق

سویتامبر مانتے ہیں کہ (۲۱) مہابیر سوامی کا گربھ
اندر نے دیونندی برہمنی کے بطن سے ترشلا چھترانی کے بطن میں تبدیل کر دیا۔
(۲۲) مہابیر سوامی کے کان میں تپ کرتے وقت جگیا نے لوہے کے کیلے ٹھوکے۔
سوامی نے پکار کی پربت پھٹے (۲۳) مہابیر سوامی کا سموسرن ایک کہار کے احاطہ میں ہوا
(۲۴) مہابیر سوامی کا بیاہ ہوا۔
(۲۵) اُس کی پتری جمالی نام مالی کے ساتھ بیاہی گئی۔ (مؤلف) سویتامبریوں سے دریافت
کرنے پر معلوم ہوا کہ جمالی مالی نہیں۔ بلکہ چھتری تھا۔ (۲۶) مہابیر سوامی نے ان آریہ دیش
میں بہار کیا (۲۷) مہابیر سوامی کے سموسرن میں چاند اور سورج اُتر کر آئے (۲۸) مہابیر سوامی
کے ماتا پتا اُنکی دکشا لینے سے قبل فوت ہو گئے (۲۹) مہابیر سوامی نے جنم کے وقت سمیر پربت

کرموں کے دور ہو جانے کی وجہ سے وہ غیر معمولی انسان ہو جاتا ہے۔ اِس لئے انسانوں کی طرح کولا ہار نہیں کرتا۔ اور ویدنی کرم کی موجودگی تو اس کی ضرورت ہے۔ مگر موہنی کرم کے نہ ہونے کی وجہ سے ویدنی کرم کچھ دکھ نہیں دے سکتا جیسے کہ ایک دانت ٹوٹا ہوا سانپ کسی کو کاٹ نہیں سکتا۔ رکھا تیا کرم وجیدنی کا تعلق جسم کے ساتھ ہے اِس لئے جب تک جسم موجود ہے ویدنی کرم کی موجودگی بھی ہے۔ گرویدنی کرم کا پھل جو دکھ سکھ ہے وہ راگ دویش وغیرہ کے ذریعہ محسوس ہوتا ہے۔ اور کیولی کے موہنا کرم کے نہ رہنے کی وجہ سے راگ و دویش اور کیول گیان ہو جانے کی وجہ سے موہ یعنے اگیانتا نہیں رہی ہے اِس لئے دکھ سکھ جو اندریوں کے ذریعے محسوس ہوتے تھے وہ اب محسوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ کیولی جو کچھ جانتا ہے وہ اب آتما کے ذریعے سے ہے۔ اندریوں کے ذریعہ نہیں۔ اِس لئے کیولی کو روگ اور اُپ سرگ نہیں ہو سکتا۔ کیولی کا شریر موکش جانے تک موجود تو ہوتا ہے مگر اُس میں ایک ایسی کرامات موجود ہو جاتی ہے کہ اُس میں سات دہات نہیں رہتی۔ اور اُس سے کسی ستھاور جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے۔ کیولی سب کا گرو ہونے کی وجہ سے کسی کو اپنا گرو نہیں مانتا۔ اور اس لئے وہ کسی کو نمشکار نہیں کرتا۔"

اِس جھگڑے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوتیامبر کیول گیان کا ہونا بھاؤ کی ذرا ہی شُدھی پر اور کیولی کو بلحاظ جسم کے معمولی انسان سمجھتے ہیں جس کے کھانا پینا بیماری وغیرہ سب کچھ معمولی انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔ دگمبر ایسا نہیں مانتے۔

تیرتھنکروں کے متعلق (۱۴) سوتیامبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کا شریر موکش جانے کے بعد پڑا رہتا ہے۔ دگمبر کہتے ہیں کہ کافور کی طرح اُڑ جاتا ہے۔ (۱۵) سوتیامبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کے موکش جانے کے بعد دیوتا اُس کی ڈاڑھ سورگ میں لے جا کر پوجتے ہیں۔ دگمبر کہتے ہیں کہ دیوتا ناخون اور بال سورگ میں لے جاتے ہیں۔ (۱۶) سوتیامبر کہتے ہیں کہ جب تیرتھنکر کشا لیتے ہیں تب وہ سب کپڑے اور زیور اُتار دیتے ہیں مگر اندرا تی

کہ جس کپل کو کیول گیان ہوا وہ نارائن نہیں تھا۔ بلکہ ایک برہمن تھا۔ لہذا اس میں دگمبریوں نے کپل کے نام سے دھوکا کھایا ہے

کیولی کے متعلق اعتراضات

سوتیامبر کیولی کے (۶) کولاہار (خوراک) (۷) نہار (پاخانہ) (۸) چھینک (۹) روگ (۱۰) اپ سرگ (۱۱) کیولی کے شریر میں سات دہات (۱۲) کیولی کے شریر سے پنچ ستھاور کا گھات مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۱۳) کیولی دوسرے شخص کو نمشکار بھی کرتا ہے۔ **نوٹ**۔ سوتیامبر کہتے ہیں کہ "چونکہ کیولی کے ویدنی کرم موجود ہے اور اسکی وجہ سے اپریشہ یعنی:۔

چھدا (بھوک)، ترشا (پیاس)، شیت (سردی)، اشن (گرمی)، دنس مشک (ڈانس مچھر)، چریا (ننگے پاؤں چلنا)، ستھا (زمین پر سونا)، بدہ (مارنا)، روگ (بیماری)، ترن سپرس (کانٹے چبھنا) اور مل (گرد وغبار) کا ہونا۔ تتوارتھ سوتر ادھیائے ۹ سوتر ۱۱ میں مانا ہے اس لیے کیولی کے دہار نہار۔ روگ۔ اور اپ سرگ ضرور ہے۔ اور جب تک جسم موجود ہے اس کی قائمی کے واسطے آہار کی ضرورت ہے۔ اور جب تک آہار کیا جاوے گا تو پھر نہار بھی ضرور ہوگا۔ اور شریر کے ساتھ میں روگ بھی لگا ہوا ہے۔ اور سات دہات کا ہونا بھی اس میں ضرور ہے۔ کیونکہ اودارک شریر میں سنگھنن یعنی ہڈی۔ ماس وغیرہ ہوتا ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ کیولی آہار نہار کرتا ہوا کسی کو دکھتا نہیں ہے۔ اور پنچ ستھاور کا گھات کیولی کے جسم سے ہوتا تو ہے۔ مگر چونکہ کیولی کا ارادہ ہنسا کا نہیں ہوتا ہے اس لئے اس کو اس کا پاپ نہیں لگتا ہے۔ لیکن سیوگی ہونے کی وجہ سے (کمریہ سہت (حرکت کرنے والا) ہوتا ہوا ہنسا سے بچ نہیں سکتا۔ کیولی اپنے گرو کو نمشکار کرتا ہے اور نمشکار کرتے جاتا ہے مگر گرو کرتے نہیں دیتا (دیکھو چپاتم مارگ درشک صفحہ ۸۰)

دگمبریوں کا جواب یہ ہے کہ اہار چھ قسم کا ہوتا ہے (۱) کرم آہار تارکیوں کا (۲) کولاہار انسانوں کا (۳) لیپ اہار۔ ایک اندری جیوں درختوں وغیرہ کا (۴) اوجاہار پرندوں کا (۵) منشاہار دیوتاؤں کا (۶) نوکرم آہار۔ کیولیوں کا۔ کیولی انسان تو ضرور ہوتا ہے۔ مگر جلد گھاتیا

سوتیامبر ملتے ہیں

کیول گیان کے متعلق دگمبریوں کے اعتراض

کہ (۱) مرودیوی (رشبھ دیوجی کی ماں) کو ہاتھی پر چڑھے ہوئے کیول گیان ہوا۔

(۲) بھرت راجہ کو شیش محل میں کیول گیان ہوا۔ (۳) کپل نارائن کو کیول گیان ہوا۔

(۴) ایک چیلہ بوڑھے گرو کو کندھے پر لے جا رہا تھا۔ چیلا اُلٹے رستہ چلنے لگا۔ گرو نے اُسکے ڈنڈا مارا۔ چیلے نے کشما مانگی۔ کیول گیان ہو گیا۔ پھر گرو کو کندھے سے اُتارا۔

(۵) کیول گیان بھاؤ چرترت ہوتا ہے ورب یہ چارتر سے نہیں۔

نوٹ:۔ اِن اعتراضات کی بنیاد اِس بات پر ہے کہ سوتیامبر دربیہ چارتر کے بدون صرف بھاؤ چارتر سے کیول گیان ہونا مانتے ہیں۔ دگمبر کہتے ہیں کہ اس میں تو شک نہیں کہ دربیہ چارتر (بیرونی تیاگ) بھاؤ چارتر (اندرونی تیاگ یا صفائی باطن) کے بدون کسی کام کا نہیں۔ مگر بھاؤ چارتر دربیہ چارتر بدون نہیں ہو سکتا۔ یعنے اندرونی خواہشات راگ دویش موہ اور ممتا اُس وقت تک نہیں چھوٹ سکتی جس وقت تک کہ اسباب دنیاوی کا ظاہری طور پر ترک نہ کر دیا جائے۔ کوئی شخص زہر کھا کر یہ کہے کہ اُس کا اثر نہ ہو۔ کوئی شخص آگ کے پاس بیٹھا ہوا یہ کہے کہ اسکو گرمی نہ پہنچے تو اُس کا کہنا فضول ہے۔ اِس لئے کیول گیان حاصل کرنے کے لئے پہلے بیرونی ترک کی ضرورت ہے۔ بیرونی ترک سے اندرونی ترک حاصل ہوتا ہے۔ ہم بادام کے اندرونی چھلکے کو اُس وقت تک دور نہیں کر سکتے جس وقت تک کہ بیرونی چھلکا (جو اندرونی کی نسبت بہت مضبوط ہوتا ہے) نہ توڑا جاوے۔ اِس لئے ترک باطنی کے واسطے اسباب دنیا زن و فرزند۔ مال و دولت۔ کپڑا۔ برتن وغیرہ سے قطع تعلق ضروری ہے۔ نیز کیول گیان کوئی ایسی معمولی شے نہیں ہے کہ ذرا سی بات میں حاصل ہو جاوے۔ اُس کے واسطے بڑی سخت ریاضت اور لگے ہوئے کرموں کے ناش کرنے کی ضرورت ہے۔ کپل کو کیول گیان ہونے کی نسبت سوتیامبریوں کا بیان ہے

کی ہیں اور ان میں کہیں کہیں واقعات میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شاستر میں یہ بھی لکھا ہے کہ نیم ناتھ جی کا جنم شوری پور میں ہوا۔ کسی نے کہا ہے کہ دوارکا میں ہوا۔ دگمبر شاستر کہتے ہیں کہ مہابیر سوامی کا بیاہ نہیں ہوا۔ سویتامبر کہتے ہیں کہ ہوا۔ مگر یہ قصے کہانیوں کے اختلافات کچھ قابل وقعت اختلاف نہیں ہیں۔

(۲) کرنانو یوگ یا گنانو یوگ۔ اس میں جین جیوگرافی۔ علم ہیئت۔ جوتش وغیرہ ہے۔ ترلوک سار۔ جوتش سار۔ سیہ گنت۔ چندر گیتی۔ سورج پرگیتی وغیرہ گرنتھ اس قسم میں آگئے ہیں۔

(۳) چرنانو یوگ میں منیوں اور گرہستیوں کے فرائض کا ذکر ہوتا ہے۔ اچار سار۔ مولاچار شراوکا چار وغیرہ۔ دگمبریوں کے اور آچارانگ۔ اُپاسکا دھین۔ نسیت۔ چھید سوتر وغیرہ۔ سویتامبریوں کے شامل ہیں۔

(۴) دریا نو یوگ میں سبع دہاوہ وغیرہ دربیوں کا ذکر ہے۔ اور یہی جین فلسفہ ہے۔ گومٹ سار۔ پرچن سار۔ رَج وارتک۔ اشٹا سہسری۔ پرمے کمل مارتنڈ۔ دگمبر اچاریوں کے اور سیادباد منجری وغیرہ سویتا آچاریوں کے گرنتھ اس قسم میں شامل ہیں۔ دراصل جین مت یہی ہے۔ اور اس میں دگمبر۔ سویتامبر۔ ستھانک باسی کسی کا بھی کچھ اختلاف نہیں ہے۔ سب کا ایک سدھانت ہے۔

دگمبر اور سویتامبر فرقے کا اختلاف

دگمبر اور سویتامبر فرقے میں خاصکر ۸۴ باتوں میں اختلاف رائے ہے جن کا ذکر دگمبر پنڈت ہیم راج نے اپنی چوراسی بول نام پستک میں اور سویتامبر سادھو شانتی بجے جی نے اپنی پستک مانو دھرم سنگتا میں کیا ہے۔ ہم انکو واسطے آگاہی ناظرین ذیل میں درج کرتے ہیں۔

سے سادھو ہوست نیہ جی نے اپنے آپ کو یتیوں سے تمیز کرنے کی غرض سے ایک پیلی چادر رکھنی اختیار کی جس کی وجہ سے یہ لوگ پیتامبر کہلانے لگے۔

اس پیتامبر فرقہ میں سمت ۱۸۹۳ سے سمت ۱۹۵۲ تک شری آنند نیہ جی معروف شری آتما رام جی گذرے ہیں۔ جنہوں نے پنجاب میں جین مت کا بہت پرچار کیا ہے۔ برہمو سماج کے بانی راجہ رام موہن رائے۔ اور آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی جی اور مسلمانوں کے مشہور لیڈر سرسید احمد خان ان کے ہمعصر تھے۔ سوامی آتما رام جی نے ۱۸۹۳ء میں مسٹر ویرچند گاندھی بیرسٹرایٹ لا کو اپنی طرف سے مذہبی کانفرنس چکاگو واقعہ امریکہ میں بھیجا جہاں انہوں نے جین دہرم کا خوب اپدیش دیا۔ اور کئی امریکن اور یوروپین کو جینی بنایا۔ آجکل منی لبھ منی نیہ جی و منی ولبھ نیہ جی و پنڈت لانس وغیرہ اس فرقہ کے مشہور لیڈر ہیں۔ یہ ہے جین مذہب کی مختصر تواریخ۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ جین مت کی دو بڑی شاخیں دگمبر اور سوتیامبر ہیں۔ اور پھر ایک ایک شاخ کے بڑے بڑے دو فرقہ ایک مورتی پوجک۔ دوسرا مورتی نہ پوجنے والا۔ سوتیامبریوں میں مورتی نہ پوجنے والا فرقہ ڈھونڈیا۔ یا ستھانک باسی کہلاتا ہے۔ اور دگمبریوں میں تارن پنتھی۔ اوما سوتی اچارج کا تصنیف کیا ہوا تتوارتھ سوتر جسکو جین مذہب کا وید سمجھنا چاہیئے دونوں فرقوں میں مانا جاتا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ یہ اُس وقت کا بنا ہوا سوتر ہے جس وقت جین مت کی دو شاخیں نہیں ہوئیں تھیں۔ بعد ازاں ہر دو فرقوں کے اچاریوں نے ہزارہا شاستر تصنیف کئے۔ جو اپنے اپنے فرقے میں مانے اور پڑھے جاتے ہیں۔ یہ سب شاستر چار قسموں میں منقسم کئے جاتے ہیں (۱) پرتھما نویوگ یا دھرم کتھا انویوگ۔ اس میں دھرماتماؤں کے چرتر۔ راجہ مہاراجوں کی تاریخ۔ سوانح عمریاں ہیں۔ جیسے دگمبر فرقہ کے رام چرتر۔ پدم پران۔ پانڈو پران۔ ہری ونش پران پارش پران۔ مہاپران۔ بیشنو دھرم چار ترتر وغیرہ۔

اور سوتیامبر فرقہ کے اترادھین۔ گیاتا دھرم کتھا وغیرہ۔ یہ کتابیں مبتدیوں کے پڑھنے

ویکالک - چار چھید سوتر (۱) ویشا سرت شکند چھید (۲) بیوہار سوتر (۳) نشیت سوتر (۴) برہت کلپ سوتر اور ایک آویشک سوتر - یہ سب سوتر پراکرت میں ہیں۔ ستھانک واسی سادھو کہتے ہیں کہ لوکا لکھاری نے پہلے دس ویکالک سوتر لکھا تھا۔

لوکا لکھاری سوتروں کی دو دو نقلیں کرنے لگ گیا۔ دن کے وقت تو یتیوں* کے لئے نقل کرتا تھا۔ اور رات کو اپنے واسطے - جب وہ ۳۲ سوتروں کو نقل کر چکا تو ایک روز یتی اُس کی غیر حاضری میں اُس کے مکان پر آیا۔ اور اُس کی لڑکی سے نقل کئے ہوئے شاستر مانگے - لڑکی نے کہا کہ دن کے نقل کئے ہوں یا رات کے - اس پر یتی کو شبہ ہوا۔ اُس نے اور سوتر نقل کے واسطے نہ دیئے - لوکا نے ان ہی ۳۲ سوتروں کو مستند قرار دیا ہے - باقی کے لئے اس کا بیان ہے کہ یتیوں نے اُن میں بہت کچھ کمی بیشی کر دی ہے - کو سما کے اُپدیش سے ۴۵ آدمی سادھو ہوئے تھے جن میں سے ۲۳ کی شاخ نہیں چلی - باقی ۲۲ کے بائیس ٹھولے اب تک موجود ہیں - اِس طرح سوتیامبر فرقے کے دو فرقے ہوئے - ایک سمیگی - دوسرا ڈھونڈیا یا ستھانک باسی -

سمت ۱۸۱۸ بکرم میں بھکم جی ستھانک باسی سادھو نے تیرہ پنتھ[۱۳] چلایا - کہتے ہیں اُن کے نزدیک اگر جانور دوسرے کو پکڑے جاتا ہو تو اُس کو چھڑانا پاپ سمجھا جاتا ہے یہ تیرہ پنتھ دگمبر آمنا کے تیرہ پنتھ سے علیحدہ ہے - جس طرح ستھانک باسی سادھوؤں کے ۲۲ ٹھولے ہیں - اسی طرح سمیگی سادھوؤں کے ۸۴ گچھ ہیں - جن میں سے ۸۴ گچھ والے یتی یا پوج کہلاتے ہیں - یہ بھی نیتی دگمبر فرقے کے بھٹارکوں کی طرح گدی دار ہیں - اور پرگرہ یعنے روپیہ پیسہ نہیں رکھتے - یہ سب مورتی پوجک ہیں - سفید کپڑے پہنتے ہیں - منہ پر پٹی نہیں باندھتے - اٹھارہویں صدی بکرمی کے شروع میں تپ گچھ والے

* یتی بھنے جتی یا سادھو -

اُس پاس کوئی شخص کسی جانور کو ذبح نکرے۔ پھر بجے سین سوری ہوئے۔ اُن کے ودیا گرو بیکھہ ہرش۔ اور پرمانند ہوئے جنہوں نے سمت ۱۶۷۱ میں جہانگیر شاہ سے فرمان حاصل کیا جس میں لکھا ہے کہ کوئی شخص جین مندر یا دھرم شالہ میں نہ اُترے۔ اور جو شخص جین مندر بنوانا چاہے۔ کوئی اُسکو منع نہ کرے۔ اور ہفتہ میں اتوار اور بیروار کے روز مہینے میں سدی پڑوا کو عید کو اور نوروز کو اور جو جو مبارک دن ہیں ان میں کوئی شخص کسی جانور کو نہ پکڑے۔ اور نہ مارے۔ بعد ازاں بجے بھدر سوامی کے وقت میں جن کا سرگ باش سمت ۱۷۴۹ میں ہوا۔ سورت شہر میں ایک بیوپاری شریمان بانیہ رہتا تھا۔ اُس کی ایک لڑکی پھلی نام بال بدھوا تھی۔ جس نے لوجی نام ایک لڑکے کو متبنیٰ کیا تھا۔ جب لڑکا لونکا مت کے اُپاسرے میں پڑھنے گیا تو اِس کو وہاں ویراگ ہوا۔ اُس نے گرو سے کہا کہ شاستروں میں جو سادھوؤں کے اچار یہ و طریقہ رہائش لکھے ہیں وہ آپ میں نہیں ملتے۔ گرو نے جواب دیا کہ پنچم کال میں تمام کر پالینی مشکل ہیں۔ اِس جواب سے تسلی نہ پاکر اُس نے لونکامت چھوڑ دیا۔ بھانو اور سکھ جی اُس کے ساتھ ہو گئے۔ تینوں نے منہ پر پٹی باندھی۔ لوگوں نے اُن کو رہنے کو کہیں جگہ نہ دی۔ وہ ایک پرانے مکان میں جا رہے جس کو گجرات میں ڈھونڈ کہتے ہیں۔ اِس لئے اُن کا نام ڈھونڈیا پڑ گیا۔ یہ واقعہ سمت [illegible] کا ہے۔ یہ سادھو ستھانک باسی کہلاتے ہیں۔ یہ ۴۵ سوتروں کو نہیں مانتے صرف ۳۲ کو مانتے ہیں۔ جنکے نام اِس طرح پر ہیں۔ گیارہ انگ (۱) اچار انگ (۲) سوتر انگ سے یا سوتر کرتانگ (۳) ٹھانانگ یا ستھانانگ (۴) سموایانگ (۵) بھگوتی (۶) گیاتا دھرم کتھا (۷) اپاسکا سوتر۔ (۸) انت گڑ (۹) انوتروپائی (۱۰) پرشن ویاکرن (۱۱) بپاک سوتر (۱۲) بارہ اپانگ۔ (۱) اواِئی جی (۲) راے پسینی (۳) جیوابھگم (۴) پنّوتا (۵) چندر پنوتی (۶) سورج پنوتی (۷) جمبو دیپ پنوتی (۸) نراولکا یا نریاولی (۹) کپ ونسیا یا کلپا وتنسکا (۱۰) پُپھیا یا پُشپکا (۱۱) پُشپ چُولیا۔ (۱۲) بنے دساچار مول (۱) نندی (۲) رن یوگ دوار (۳) اُتراد ھیین (۴) دسویں

سے اُنکی بابت دریافت کیا تو اُس سے صاف جواب نہ دیا جس کی وجہ سے جھگڑا ہوا۔ لوگوں
نے لوکا کو اپاسرے سے نکال دیا اور اُس کو لکھائی کا کام دینا بند کر دیا۔ وہ ناچار ہوکر احمد آباد
سے ۴۰ کوس کے فاصلہ پر لیمڈیری نام ایک شہر میں چلا گیا۔ وہاں اُس کی ذات کا ایک
لکشمی شاہ بانیہ راج دربار میں ملازم تھا۔ اُس کی مدد سے لوکا نے وہاں اپنے نئے مذہب
کا اُپدیش دینا شروع کیا۔ سادھوؤں کی مذمت کرنے لگا۔ اور پرتما پوجن کو ناجائز بتلایا۔
جن سوتروں میں جن پرتما کا بہت ذکر تھا اُن کو غیر مستند قرار دیا۔ اور جن میں تھوڑا ذکر
تھا اُس کا ترجمہ او مطلب کچھ اور بیان کیا۔ آوشیک سوتر کو جس میں پرتما کا ذکر تھا بگاڑ کر
کچھ کا کچھ کر دیا۔ ایک روز اُس سے کسی شخص نے کہا کہ دکشا لئے بدون شاستر کا پڑھنا
بیوہار سوتر میں منع کیا ہے۔ تو اُس نے بیوہار سوتر کو بھی غیر مستند ٹھیرایا۔ سمت ۱۵۳۳ میں بھانا
نام ایک بانیہ نے اُس کے اُپدیش سے سادھو کا بھیس کیا جس کا نام بھانا رشی ہوا۔
اُس کا شاگرد ۱۵۶۰ میں روپ جی ہوا۔ پھر لوکا مت کی تین شاخیں۔ گجراتی۔ ناگوری۔
اور لاہوری ہوئیں۔ پھر سمت ۱۵۶۲ میں کڑوا نام ایک بانیہ نے کڑوا مت چلایا۔ اُس سے
تین تھوئی ماتی سمت ۱۵۷۰ میں نبے کچھ نکلا۔ پھر سمت ۱۵۷۲ میں پارشچند نے چندی مت نکالا
بعد ازاں سادھوؤں میں بہت کچھ سستی آگئی۔ بہت سے مورتی پوجا کے خلاف ہوگئے
تب سمت ۱۵۸۲ میں آنند میل سوری اور ایک سمبگیہ سادھو جگہ بجگہ دھرم اُپدیش دیکر
لوگوں کو راہِ راست پر لائے۔ اُس وقت سے سوتیامبر سادھو سمبگی کہلانے۔ پھر ہیر بجے
جی سوری ہوئے۔ جنہوں نے سمت ۱۶۳۹ بکرم میں اکبر بادشاہ سے ایک فرمان حاصل کیا۔
جس میں لکھا ہے کہ اسکی سلطنت میں سدھاچل جی۔ گرنار جی ستارنگا جی۔ آبو جی۔ کیسریا ناتھ
جی۔ راج گرہی کے پانچ پہاڑ۔ سمید سکھر وغیرہ پارسناتھ وغیرہ جو جو جگہ تیرتھ کی ہیں۔ اُن کے

۔ ہنوز تین تھوئی سینے اور جت۔ سنہ ۔ ادھم حرم تین ہی کی آ تکی یا ہم ضروری ہے۔ ریادہ کی نہیں۔

کو صرف ۴۵ سوتر کو مستند شمار کرتے ہیں۔ ان میں سے ۳۲ کے نام پہلے صفحہ ۱۱ پر بیان کر دیئے ہیں۔ جن کو ستھانک واسی سوتیامبری مانتے ہیں باقی ۱۳ کے نام اس طرح پر ہیں۔ چتو شرن۔ آیو پرتیاکھیان۔ بھگت پرگیا۔ مہاپرتیاکھیان۔ تندل بتالک۔ چندرویدک۔ گنت شبد یا شرن سمادہی۔ دیویندر ستو۔ بعض اسکی جگہ سستارک پرکیرنک گنتے ہیں۔ گچھاچار۔ پنچ کلپ۔ مہانشیت۔ پنڈنریکت سوتر۔

یہ ۴۵ سوتر دوادشانگ باق کا بہت ہی تھوڑا حصہ ہیں۔ فرقہ دگمبران کو مستند نہیں سمجھتا۔ ان سوتروں میں کہیں کہیں ایک دوسرے کے بیان میں فرق بھی ہے۔ مثلاً آچارانگ سوتر میں لکھا ہے کہ مہابیر سوامی کے والدین مرکر بارہویں سورگ میں گئے۔ اور آودشک سوتر میں لکھا ہے کہ چوتھے سورگ میں گئے وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ تفاوت فقط کہانیوں کا تفاوت ہے۔ فلاسفی میں تفاوت نہیں ہے۔ جین فلاسفی میں تو دگمبر اور سوتیامبر فرقہ کے کسی شاستر میں بھی فرق نہیں ہے۔

مہابیر سوامی سے ۸۰۰ برس بعد سادھو پوشدشالا میں رہنے لگے۔ ابتک جنگلوں میں رہتے تھے۔ پھر مہابیر سوامی سے ۱۰۵۵ برس بعد ہری بھدر سوامی آچاریہ ہوئے انہوں نے ۱۴۴۴ شاستر تصنیف کئے پھر سمت ۱۱۶۶ بکرم میں ہیم چند آچاریہ کو سوامی کا خطاب دیا گیا۔ جنہوں نے بہت سے گرنتھ اور پنچانگ ویاکرن تصنیف کیا۔ ان کا جنم سمت ۱۱۴۵ میں اور سورگباش سمت ۱۲۲۹ میں ہوا۔ پھر رتن سیکھر سوامی کے زمانہ میں سمت ۱۵۰۸ بکرم میں لوکامت چلا جس کا ذکر سوامی آتمارام جی اپنی کتاب جین تتو آورش میں بحوالہ شیش آودشک سوتر اس طرح لکھتے ہیں۔

سمت ۱۵۰۸ بکرم میں احمدآباد گجرات میں ایک شخص لوکا نام جسکا ذات کا لکھاری تھا جو گیان ساگر نام یتی کے اپاسرے میں پستک لکھنے کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اسکے پاس سے ایک گرنتھ کے سات ورق بدون لکھے رہ گئے۔ جب وہ گرنتھ پڑھا گیا۔ اور لوکا

اس میں بھول گئے۔ اور پھر کئی مہا بیر زبان سے جو ۱۰۷۵ برس بعد راجہ سن پرتی اور آریہ سہت آچاریہ کے وقت میں بارہ سالہ قحط پڑا اس میں بھول گئے اور کئی تیسرے قحط میں جو بیر زبان سے ۷۱۵ برس بعد بجر سوامی کے وقت میں پڑا بھول گئے چوتھا بارہ سالہ قحط مہابیر سوامی سے ۹۸۰ برس بعد بکرم سمنت میں پڑا اس وقت اکتالیسویں پاٹ پر دیوآندھی گن چھما شرون براجمان تھے۔ اُنہوں نے شتر نجے پہاڑ سے آکر بلبھی نگر میں چوماسہ کیا۔ ایک روز اُنہوں نے کسی مطلب کیواسطے سونٹھ کی ایک چھوٹی سی گرہ منگائی تھی اور اپنے کان پر رکھ لی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ اس کو بھول گئے۔ جب پرتی کرمن کرنے لگے تو وہ گرہ نیچے گر پڑی۔ اس وقوعہ سے اُنکو خیال ہوا کہ سوتر یکے بعد دیگرے بھولے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کا حافظہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ جو سوتر اب تک یاد ہیں اُنکو تحریر میں لایا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے گجرات اور سورٹھ کے تمام سادھوؤں کو بلاکر سوتر لکھوائے۔ کچھ سادھو منہ سے بولتے جاتے تھے کچھ لکھتے جاتے تھے۔ ان سوتروں میں بعض دفعہ ایک ہی قسم کا مضمون بار بار آجاتا تھا۔ مثلاً شہروں کی تعریف۔ بیانوں کا ذکر کسی سادھو کی دکشا کا تذکرہ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے موقعوں پر ایک مضمون کو بار بار لکھنا تکرار کلام اور فضول سمجھا گیا۔ چنانچہ ایک سوتر کا حوالہ دوسرے میں دیا گیا۔ اس طرح صرف پینتالیس سوتر جو اس وقت تک یاد رہ گئے تھے تحریر میں آئے بلبھی نگر کے سنگھ نے جو سوتر لکھے وہ بلبھی واچنا کہلائے۔ جس وقت بلبھی واچنا تحریر میں آئے اسی وقت متھرا میں سکندل سوامی نے پورب دیس کے سادھوؤں کو اکٹھا کر کے متھرا واچنا لکھی۔ پھر سکندل اچاریہ معہ اپنے سادھوؤں کے بلبھی نگر میں آئے۔ اور وہاں سب نے جمع ہو کر ایک دوسری واچنا کا مقابلہ کیا۔ اور ۴۵ سوتروں کو دوبارہ تاڑ پتر وں پر لکھا اور اُن کا نام بلبھی متھرا واچنا رکھا۔ جہاں جہاں یادداشت میں فرق تھا وہ فرق بھی درج کر دیا تھا۔ اس طرح یہ ۴۵ سوتر ۱۳ سال کے عرصہ میں لکھے گئے۔ ان ۴۵ سوتروں

کہاکہ دیکھو میں اس ہی کو دہارن کرکے دکھلاتا ہوں۔ گرو نے بہت سمجھایا وہ نہ مانا۔ اور جِن
کلپ دہارن کر لیا۔ اِس طرح دگمبر مت چلا۔ لیکن اس بیان کو غور سے پڑھنے پر معلوم
ہوگا کہ یہ کہانی خود دگمبر مت کا قدیم ہونا ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے جمبو سوامی
کے زمانے تک اس کا ہونا بعد میں کچھ زوال آنا اور پھر شو بھوتی کا ترقی دینا پایا جاتا ہے۔ نہ کہ
دگمبر مت کا ایجاد کرنا۔ شو بھوتی کے دو چیلے کونڈینہ و کوشٹ بیر ہوئے۔ پھر اُنکے چیلے
بھوت بلی اور پشپ دنت ہوئے۔ جنہوں نے مہابیر سوامی سے ٦٨٣* برس بعد دھون بے
دسول دھوادھول گرنتھ کرناٹک بھاشہ میں لکھے۔

بعد ازاں مہابیر سوامی سے ٩٨٠ برس بعد دیو آردھی گن چھماسترون نے [illegible]
میں ٥٠٠ جین اچاریوں کو اکٹھا کر کے سوتروں کو پستک کی شکل میں لکھا۔ اب تک زبانی
یاد کرنے کی رسم چلی آتی تھی۔ اس کا مفصل ذکر سویتامبر جین اس طرح بیان کرتے ہیں
کہ دوادشانگ بانی کو گوتم گندھر نے سوتر روپ میں بنایا۔ اور مہابیر سوامی سے پندرہویں
پاٹ تک جو آچاریہ ٥١٤ برس کے عرصہ میں ہوئے انہوں نے ٧٢ انگ سوتر (جن
میں سے ٣٣ کو انگا لک اور ٣٩ کو کالک سوتر کہتے ہیں) تصنیف کئے۔ اس طرح کل
٨٤ سوتر ہوگئے۔ ان کے نام نندی سوتر میں درج ہیں۔ یہ چوراسی تو مول سوتر ہیں۔
پھر ان پر ترکیت چورنی۔ بھاشیہ او ٹیکا لکھے گئے۔ اور پانچوں ملکر پنچ انگی بانی کہلائے
ہم آپ کو یہاں یہ بتلا دیتے ہیں کہ جس طرح سویتامبر فرقے کے آچاریوں نے ٨٤ سوتر
بنائے ویسے ہی دگمبر فرقہ کے اچاریہ سری کند کند سوامی نے مہابیر سوامی کے ١٤٥
برس بعد تک بہت سے سوتر تصنیف کئے ان میں سے بہت سے ساتھ ہی ساتھ ہوئے بھی
جانے لگے۔ چنانچہ مہابیر سوامی سے ٢١٥ برس بعد جو پہلا بارہ سالہ قحط پڑا۔ کئی سوتر سادھو

(یہ نوٹ صفحہ ٦٦ کا ہے)
* سویتامبر سادھو ١٤ پکرن رکھتے ہیں جن کے نام آگے آوینگے۔

چلایا۔ اس کا مفصل حال اترادھین کی ورتی اور وشیک ادشیک سوتر میں لکھا ہے۔ پھر مہاویر سوامی سے ۶۰۹ برس بعد شری کرشن سوری ہوئے۔ جن کے چیلے شوبھوتی نے دگمبر مت چلایا۔ اس کا حال برہدورتی وشیک آوشیک و پرچن پریکشا میں اس طرح لکھا ہے:

رتھ ویر پور میں ایک شخص شوبھوتی نام رہتا تھا اُسکی عورت اپنی ساس سے لڑا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ تمہارا بیٹا رات کو بارہ بجے گھر آتا ہے۔ مجھے اسوقت تک جاگنا پڑتا ہے۔ ایک روز ساس نے بہو سے کہا کہ تم سو جاؤ میں جاگتی رہونگی۔ جب شوبھوتی حسب معمول بارہ بجے گھر آیا تو دروازے پر آواز دی۔ شوبھوتی کی ماں نے جواب دیا کہ جہاں دروازہ کھلا ہوا ہو وہاں چلے جاؤ۔ وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ اُس وقت سادھوں کے آپاسرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہاں گیا اور دکشا مانگی۔ سادھوؤں نے دکشا نہ دی مگر وہ خود سادھو بن گیا۔ بعد ازاں سادھوؤں نے اُسے اپنے میں شامل کر لیا اور سادھو وہاں سے چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد سادھو پھر اُس شہر میں واپس آئے۔ دیکھا کہ شوبھوتی کے پاس ایک رتن کمبل ہے جو اُس کو وہاں کے راجہ نے دیا تھا۔ وہ کمبل کو دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ سادھو کو کمبل رکھنا مناسب نہیں ہے۔ آخر کچھ رد و قدح کے بعد انہوں نے اُس کمبل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جوہرن* وغیرہ بنا لئے۔ ایک دفعہ شوبھوتی کے گرو جن کلپی (برہنہ رہنے والے) سادھوؤں کا ذکر شاستر میں پڑھ رہے تھے۔ شوبھوتی نے کہا کہ جب جن کلپی پرگرہ (اسباب دنیاوی) سے مبرا ہوتے ہیں تو آپنے یہ اڈمبر کیوں رکھ چھوڑا ہے۔ جواب ملا کہ جن کلپ مشکل ہونے کی وجہ سے دھارن نہیں کیا جا سکتا جمبو سوامی کے موکش جانے کے بعد جن کلپ صرف نام کو رہ گیا ہے۔ شوبھوتی

---

* اجوہرن یچی کو کہتے ہیں۔ جو سویتامبر سادھو اپنے پاس جگہ صاف کرنے کے لئے رکھتے ہیں۔

راجہ کی سبھا میں جو براہ میر تھا وہ سنگتا کا مصنف نہیں ہے - بعد باہو سوامی کے پٹ پر ستھول بھدر آچاریہ راجہ چندر گپت کے وقت میں ہوئے جو مہا بیر سوامی سے ۲۱۵ سال بعد سورگ گئے - جمبو سوامی کے بعد جو چھ آچاریہ - پربھاؤ سوامی شیمبو سوامی - پشو بھدر سوامی - سمبھوت بجے - بھدر باہو - اور ستھول بھدر ہوئے وہ سب چودہ پرب کے عالم ہوئے - ستھول بھدر کے بعد پہلے چار پورب - بجر رشبھ - ناراج سنگھن اور سم چتر سنستھان باقی رہی - ستھول بھدر کے شاگرد آریہ مہا گر اور سو ہست سوری ہوئے - ان دونوں کی الگ الگ پٹاولی چلی - آریہ مہا گر کے شاگرد بلی سہت سوری اور اس کے سواتی سوری شاگرد ہوئے - سواتی کے بعد شیاما چاریہ ہوئے جنہوں نے پنّوناسوتر بنایا - اور مہا بیر سوامی سے ۳۷۶ سال بعد فوت ہوئے - شیاما چاریہ کے شاگرد اوما سوامی ہوئے - جنہوں نے تتوارتھ سوتر تصنیف کیا - جو دگمبر اور سویتامبر دونوں فرقوں میں مانا جاتا ہے - ان اوما سوامی کو دگمبر کند کند اچاریہ کا شاگرد بتلاتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ یہ سمت ۷۶ میں ہوئے ہیں - اوما سوامی کو سویتامبر سادھو شانتی بجے جی کی بنائی ہوئی پستک مانو دھرم سنگرہا کے صفحہ ۱۹۵ پر شیاما چاریہ کا شاگرد لکھا ہے - اور جین تتو آدرش مصنفہ سوامی آتما رام جی کے صفحہ ۵۷۰ پر شیاما آچاریہ کو اوما سوامی کا شاگرد بتلایا ہے - مگر بندی راجہ چندر گپت کا بیٹا بندو سار - اُس کا اشوک* اُس کا کونال اُوس کا سمپرتی ہوا جس کے راج میں جین دھرم کی بہت ترقی ہوئی - اُس نے ۹۹۰۰۰ پرانے جین مندروں کی مرمت کرائی اور ۲۶۰۰۰ نئے مندر تیار کرائے - اور سونے چاندی پیتل و پتھر کی سوا کروڑ پرتما بنوائی - مفصل حال پرشٹ پرب میں لکھا ہے پھر سکند جنا منی (سدھ سین دواکر) راجہ بکرم کے وقت میں ہوئے - پھر بکرم سے ۸۰ برس بعد جنری گپت سوری اچاریہ ہوئے - اُن کا شاگرد رو ہ گپت लोहगुप्त ہوا جو اپنے گرو سے لڑ کر الگ ہو گیا - اُس نے کناد کو اپنا شاگرد بنایا - کناد نے ویشیشک مت

* راجہ اشوک پہلے جین مت کا پیرو تھا [illegible]

وغیرہ پنڈت گزرے ہیں جنہوں نے بہت سے گرنتھوں کو بھاشا میں لکھا ہے۔ اور پوجا بھی بھاشا میں بنائی ہے۔ بیس پنتھی بھاشا کی پوجا نہیں پڑھتے۔ پھر تیرہ پنتھ میں سے ٹوڈرمل جی کے پتر گمانی رام نے سمت ۱۸۳۷ میں گمان پنتھ نکالا۔ اور پرتما کو اشنان کرانے کا ترک کیا۔ پھر سمت ۱۸۷۵ میں سمیا پنتھ نکلا جو مورتی پوجا بالکل نہیں کرتے اور صرف شاستروں ہی کو مانتے ہیں۔ یہ لوگ سیسی گڈھ۔ لہار گڑھ۔ ناگپور۔ بھیلسا۔ اور بسودا وغیرہ میں آباد ہیں۔ آجکل فرقہ دگمبر کے مشہور ودوان پنڈت گوپال داس جی برّیا۔ بادرچ کیسری بنائے ودیا چیتی اور پنڈت پنالال جی نیاسے دواکر وغیرہ ہیں۔

اب سویتامبر فرقہ کا حال سنئے۔ سویتامبر شاستروں میں لکھا ہے کہ مہابیر سوامی کے بعد گوتم سوامی کو کیول گیان ہوا۔ اور سُدھرما سوامی آچاریہ مقرر ہوئے۔ سُدھرما سوامی کے شاگرد جمبو سوامی ہوئے۔ جنہوں نے گیارہ انگ اور چودہ پورب اپنے گورو سے پڑھے اور آخر مہابیر سوامی سے ۶۴ برس بعد موکش گئے۔ جمبو سوامی کے موکش جانے پر (۱) من پریہ گیان (۲) پرم رودہی گیان (۳) پلاک لبدہی (۴) آہارک شریر (۵) چھپک شرینی (۶) اُپ شم شرینی (۷) جن کلپ مُنی یعنے دگمبر رہنا (۸) پربارٹہی چارتر (۹) سوکشم سمپرائے چارتر (۱۰) موکش حاصل کرنا۔ یہ دس باتیں بھرت چھیتر سے وداع ہو گئیں۔

جمبو سوامی کے بعد شری پربھو سوامی پھر شینبو۔ پھر یسو بھدر۔ پھر شینبوت نے اور پھر بھدر باہو سوامی ہوئے۔ بھدر باہو سوامی نے آوشک نریکت۔ دس ویکالک نریکت سورج پرگیتی نریکت۔ آچاریہ انگ نریکت۔ سوترکرتانگ نریکت۔ اُتراد ھیین نریکت۔ رشی بھاشت نریکت۔ کلپ نریکت۔ بیوہار نریکت۔ دشا نریکت۔ بیوہار۔ وشاستر سکندھ۔ بھدر باہو سنگھتا دجوتش گرنتھ) اُپ سرگ ہر ستوتر تصنیف کئے۔ اور مہابیر سوامی سے ۱۷۰ برس بعد سورگ گئے۔ اِن ہی بھدر باہو سوامی کا حقیقی بھائی براہ میہر تھا۔ جو پہلے جینی تھا مگر بعد ازاں اُس نے جین مت چھوڑ دیا تھا۔ براہ میہر سنگھتا اُسی کی بنائی ہوئی ہے۔ بکھو جیت

ان کے بانی تارن سوامی۔ کوتاشاہ۔ کبیر صاحب۔ اور نانک صاحب ایک ہی وقت میں
گذرے ہیں۔ ان سب نے مورتی پوجن کی تردید کی۔

بعد ازاں جب بھٹارکوں میں دھرم کی کمی پائی گئی۔ اور وہ عیش و آرام میں پڑ گئے
تو سمت ۱۶۸۳ سالباہن۔ مطابق سمت ۱۸۱۸ بکرم میں تیرہ پنتھی فرقہ نکلا۔ جس نے بھٹارکوں کو
اور اُنکے چیلے پانڈوؤں کو گرو ماننا چھوڑ دیا۔ اُس وقت سے بھٹارکوں والا فرقہ بیس پنتھی
کے نام سے مشہور ہوا۔ کیونکہ وہ بیس طرح کے دھرم کریاؤں کے پابند ہیں۔ تیرہ پنتھیوں
نے ان میں سے سات چھوڑ دیئے ہیں۔ اور اس لئے اُن کا نام تیرہ پنتھی ہے۔

" نیز اسلئے کہ وہ تیرہ طرح کے چارتر کے پلنے والے آچاریوں کے مت پر چلنے والے ہیں۔ دھرم کو نہیں مانتے
سوتیامبر سادھو شانتی بنجک کی بنائی ہوئی مانو دھرم سنگتنا میں دگمبریوں کے تیرہ پنتھ کا آغاز سمت ۱۸۲۶ بکرم میں لکھا
ہے۔ اور سوتیامبریوں کے تیرہ پنتھ کا آغاز جس کا ذکر آگے آویگا جین تتو آدرش میں سمت ۱۸۱۸ بکرم میں بیان کیا ہے

سات باتیں جو تیرہ پنتھیوں نے چھوڑ دی ہیں وہ یہ ہیں (۱) مورتی کا پنچامرت سے
اشنان کرانا (۲) چندن کیسر مورتی کے چرنوں پر لگانا (۳) تازے پھول پرتما پر چڑھانا۔ تیرہ
پنتھی اس کے بجائے چانولوں کو کیسر میں رنگ کر چڑھاتے ہیں اور ان کا پشپ نام رکھتے
ہیں (۴) کافور یا گھی کا چراغ پرتما کے آگے رکھنا اور آرتی کرنا۔ تیرہ پنتھی اس کے بجائے
کھوپرے کو رنگ کر چڑھاتے ہیں (۵) نی ویدیہ میں پکوان و تازہ مٹھائی۔ برفی و قلاقند وغیرہ
کا چڑھانا۔ تیرہ پنتھی اس کے بجائے گولے کی گریاں چڑھاتے ہیں (۶) پھل سبز۔ نارنگی
وغیرہ چڑھانا۔ تیرہ پنتھی اس کے بجائے خشک پھل بادام وغیرہ چڑھاتے ہیں (۷) چھیتر پال
وغیرہ کی پوجا۔ علاوہ ازیں بیس پنتھی گائے کے بالوں کے چنور کام میں لاتے ہیں۔ تیرہ پنتھی
گوٹے وغیرہ کے بناتے ہیں۔ بیس پنتھی پرتشٹھا کے موقعہ پر نوگرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ اور برت
کے لیتے وقت اور ختم کرتے وقت گرو کی پیچھی یا مالا کو گرو کی تھاپنا سمجھ کر نمشکار کرتے ہیں۔ شام
کو مندر میں آرتی کرنا بھی بیس پنتھیوں کا ہی رواج ہے۔ تیرہ پنتھ میں ٹوڈرمل جی و سدا سکھ

میں چلے گئے اور وہاں بیوپار کرنے لگے۔ ایک روز تارن سوامی مندر میں گئے اور بھوجن کا تھال مہاراج کے سامنے رکھہ اور استتی وغیرہ کر کے روٹی کھانے اپنے گھر چلے آئے جب پھر لوٹ کر مندر میں گئے تو دیکھا کہ بھگوان کی مورتی نے تھال میں سے ایک لقمہ بھی بھی نہیں کھایا۔ خیال کیا کہ شاید بھگوان نے اشنان نہ کیا ہو۔ دو تین روز کے بعد وہ ایک دن بھگوان کی مورتی کو تالاب میں اشنان کرانے لے گئے۔ اور غوطہ مار کر مورتی کو تالاب کی تہ میں چھوڑ دیا اور باہر آ کر کہنے لگے کہ مہاراج چلئے دیر ہوتی ہے۔ جب اس کا کچھ جواب نہ ملا تو یہ کہکر چلدیئے کہ اچھا میں جاتا ہوں۔ بھوجن کر کے مندر میں آؤنگا۔ اس عرصہ میں آپ چلے آئیں۔ بعد ازاں جب آپ بھوجن کر کے مندر میں پہنچے تو دیکھا کہ مہاراج نہیں آئے اسی دن شام کو ان کے والد گاؤں سے واپس آئے۔ بھگوان کی مورتی مندر میں نہ ملی۔ دریافت کرنے پر تارن سوامی نے تمام حال کہہ سنایا۔ والد بہت خفا ہوئے اور تارن سوامی کو بیتوا ندی میں ڈبونے کے لئے ایک ملاح کے سپرد فرمایا۔ وہ نہ ڈوبے۔ پھر ان کو زہر دیا گیا مگر وہ نہ مرے اور ملہار گڑھ کو چلے گئے۔ تارن سوامی نے کھیڑی کے پہاڑ پر بیٹھ کر سمایک کی جس جگہ انہوں نے سمایک کی۔ وہاں اب چبوترے بنے ہوئے ہیں۔ تارن سوامی نے چودہ شاستر بنائے اور ۳۹ ۳۶۔ آدمیوں کو جو مختلف اقوام کے تھے اور جن میں مسلمان بھی شامل تھے اپنا شاگرد بنایا۔ مورتی پوجن منع کیا۔ تارن سوامی سمت ۱۵ بکرم میں سورگ گئے۔

مورتی پوجن کی ہسٹری ہم آگے چلکر اس ہی کتاب میں بیان کرینگے یہاں صرف اتنا بتا دیتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں مورتی پوجن ایک عرصہ سے چلا آرہا تھا۔ جین مت کے ہر دو فرقے دگمبر و سوتیامبر کے شاستروں میں اس کا ذکر ہے۔ مگر جب مسلمانوں کا زور ہوا اور مسلمانوں نے ہندوؤں کے مندروں کو مسمار کرانا شروع کیا اور انکے واعظان نے بت پرستی کے بخلاف وعظ دینے شروع کئے تو سولہویں صدی کے شروع میں دگمبر فرقے میں سے تارن پنتھ۔ سوتیامبروں میں سے لُنکا یا ڈھونڈیا مت اور ہندوؤں میں سے کبیر اور نانک پنتھ

کہا۔ لوہا اچاریہ نے جواب دیا کہ اگر تم جین ہو جاؤ تو بھوجن کریں گے۔ غرضیکہ اس وقت اُنہوں نے ۷۰۰ آدمیوں کو جینی بنایا۔ اور ایک مندر تعمیر کرایا۔ اُس وقت پتھر کی مورتی نہ مل سکی۔ لوہا اچاریہ نے لکڑی کی مورتی بنوا کر پرتشٹھا کر دی۔ اس طرح کاشٹھا سنگھ کا آغاز ہوا۔ علاوہ ازیں ایک ماہر سنگھ بھی ہے جس کو رام سین نام ایک مُنی نے کاشٹھا سنگھ کے دو سو برس بعد متھرا میں چلایا۔ اِس سنگھ میں سوائے اس کے اور کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ کاشٹھا سنگھ والے اکشٹ سے پہلے پُشپ پوجا کرتے ہیں اور اُن کی پیچھی بھٹارک مور کی جگہ گائے کی پونچھ کی ہوتی ہے۔

اِس طرح تیسری صدی بکرمی میں دگمبر اور سوتیامبر بالکل علیحدہ ہوئے اور دونوں نے اپنے اپنے شاستروں کی تصنیف شروع کی۔

فرقہ دِگمبر کے جو مشہور اچاریہ ہوئے۔ اور جو جو شاستر اُنہوں نے تصنیف کئے اُن کا ذکر ہم اس کتاب کے تتمہ میں کریں گے۔ دِگمبر مُنی فیروز شاہ تغلق کے وقت تک ہزاروں کی تعداد میں ہوتے رہے۔ فیروز شاہ کے وقت میں (سنہ ۱۳۵۱ء سے سنہ ۱۳۹۸ء تک) پربھاچند بھٹارک دِگمبر مُنی تھے۔ بادشاہ کے حکم سے اُنہوں نے کپڑے پہننے شروع کئے اور سمت ۱۳۱۶ سالباہن مطابق سنہ ۱۳۹۴ء میں شہر دہلی میں بھٹارک گدی قائم کی۔ اِسی طرح اور مقامات پر بھی بھٹارکوں کی گدیاں مقرر ہوئیں۔ اُس وقت سے دِگمبر مُنی ہونے تقریباً بند ہو گئے بھٹارکوں نے جینیوں میں مورتی پوجن کو بڑی ترقی دی۔ اودیاپن وغیرہ کرنے اور سونے چاندی کے برتن۔ چھتر۔ چنور وغیرہ مندروں میں چڑھانے کے متعلق بہت سے شاستر لکھے۔ بعد ازاں بکرم کی سولھویں صدی کے شروع میں دِگمبر فرقہ میں سے ایک تارن پنتھ نکلا جس نے مورتی پوجن ترک کیا۔ تارن پنتھ کے بانی تارن سوامی سمت ۱۵۰۵ بکرم میں پوہپا نام ایک شہر میں جو دہلی کے علاقہ میں تھا گڑھا ساہو نام پوار سیٹھ کے گھر پیدا ہوئے جب جوان ہوئے تو اپنے والدین کے ساتھ علاقہ سرونج میں سیمر کھیڑی نام ایک گاؤں

کو خیال ہوا کہ اب مُنیوں کو اپنی اپنی سنگھ میں راگ ہو گیا ہے۔ اس لئے اُنہوں سنے جو مُنی گپھاؤں میں سے آئے تھے اُن کا نام نندی سنگھ جو اشوک باٹکا سے آئے تھے اُس کا دیو سنگھ۔ جو پنچ ستوپوں سے آئے تھے اُن کا نام سین سنگھ۔ اور جو کھنڈ کیسر برکشوں کے نیچے سے آئے تھے اُن کا سنگھ سنگھ رکھا۔ اس طرح دگمبر آمنائے میں چار سنگھ مقرر ہوئے۔ اور گن۔ گچھ سوامی۔ اور ماسوامی۔ دیونندی سوامی۔ نندی سنگھ میں اور ہیمنت بھدر۔ شوکوٹی۔ بھوت بل۔ اور پُشپ ونت سین سنگھ میں شمار ہوئے۔ پھر ان سنگھوں میں بلات کار۔ پناٹ۔ دیشی۔ کانور۔ وغیرہ گن اور سرسوتی پارجت۔ لپتک وغیرہ گچھ بنے۔ یہ گچھ اور گن صرف منیوں کی ٹولیوں کے لحاظ سے ہوئے اِن میں دگمبر اور سوتیامبر جیسا مت بھید داختلاف رائے نہیں ہے۔ ان چار سنگھوں کے علاوہ ایک کاشٹھا سنگھ بھی ہے جس کے چار گچھ۔ نندی تٹ۔ ماتھر۔ باگڑ اور لاڈ باگڑ ہیں۔ مگر یہ کاشٹھا سنگھ دگمبر آمنائے کے نیتی سار گرنتھ میں جینا بھاس مانا ہے۔ جہاں کہا ہے کہ کاشٹھا سنگھ سوتیامبر دراور۔ یاپ یہ اور نی پچھک یہ پانچ جینا بھاس اصلی جین نہیں مگر جین میں سے نکلے ہوئے ہیں۔ اِس کے آغاز کا حال سری دیوسین سوری کے درشن سار میں اِس طرح لکھا ہے کہ کمار سین سنے جو جین سین آچاریہ کے گرو بھائی تھے ایک دفعہ بھرشٹ ہو کر مور کی پیچھی چھوڑ کر گائے کے بالوں کی پیچھی رکھنی اختیار کر لی۔ اور تمام باگڑ دیس میں عورتوں کو مُنی دکشا دینے کا اور چھولکوں کو منیوں کی طرح رہنے کا آپدیش دیا۔ اور چھٹے گُن۔ گُن استھان کا اور پراشچت کا کچھ اور ہی طرح ذکر کیا۔ یہ کاشٹھا سنگھ بکرم کے مرنے کے ۷۵۳ سال پیچھے نندی تٹ شہر میں ہوا۔ لیکن بچن کوش میں کاشٹھا سنگھ کا آغاز کچھ اور ہی طرح لکھا ہے۔ اُس میں لکھا ہے کہ لوہا اچاریہ ایک دفعہ بوجہ بیماری سنگھ سے علیحدہ ہو گئے۔ اور اگروہا شہر میں پہنچے وہاں کے اگروالوں کی اِن میں بہت شردھا تھی۔ اُنہوں سنے اِن کو بھوجن کرنے لئے

بڑی تکلیف دی۔ اُنکے ہزار ہا مندر توڑوا لے اور اُن کی بجائے شیو کے مندر بنوائے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت بہت سے بودھ سادھو جینیوں کے فرقہ سوتیامبر میں شامل ہوگئے
اور اُن کا بہت کچھ اثر سوتیامبر فرقہ میں پڑا۔ اور بودھ مت کی بہت سی داستانیں اُنکے
سوتروں میں داخل ہوگئیں۔ بودھ مت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بُدھ دیو کی شادی ہوئی
تھی۔ اُنکے سامنے ہی اُنکے ایک چیلے مگدانی نے کچھ تھوڑا سا بھید کرکے اپنا مت علیحدہ کرلیا
تھا۔ بدھ دیو نے چھند تھیرے کے گھر "شوکر یار دو" کھایا تھا "شوکر مار دو" کے معنی کھمبی
کے ہیں جو ایک نباتات ہے اور برسات کے دنوں میں زمین سے نکلتی ہے اور جسکو بہت
سے لوگ سانپ کی چھتری کہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہی لفظ "شوکر مار دو" کے معنے بعض شخص
سؤر کا مانس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدھ دیو نے سور کا مانس کھایا تھا جس سے اُسے
ہیضہ ہوگئی تھی۔ اُس کے ایک چیلہ دیودت نے جو اپنا فرقہ علیحدہ کرلیا تھا وہ ستھاور کہلاتا
تھا۔ اور بودھ دیو والے فرقے کا نام مہاسنگھ تھا۔ اِس ہی قسم کی باتیں مہابیر سوامی کے
متعلق سوتیامبر سوتروں میں لکھی ہیں۔ یعنے کہ اُن کے داماد جمالی نے اپنا علیحدہ مت چلایا
تھا۔ گوشالہ گوالے نے اُن کے سامنے اُنکی نندا کی تھی۔ مہابیر سوامی کو روگ ہوا تو انہوں
نے کوکر مار دو (؟) کھایا۔ جس کا ترجمہ بعض مانس اور بعض پیٹھا پاک کرتے ہیں۔ لیکن
مؤخرالذکر درست ہے۔ سوتیامبر اپنے آپ کو ستھاور کلپی کہتے ہیں۔ ایسی ایسی باتوں
سے یوروپین مورخ مہابیر سوامی اور گوتم بدھ کو ایک شخص قرار دیتے ہیں۔

جب سوتیامبر فرقہ علیحدہ ہوا۔ تب دگمبر فرقہ مول سنگھ کے نام سے مشہور ہوا اور
پھر اُس کے چار حصے نندی۔ سنگھ۔ دیو۔ اور سین ہوئے۔ اس کا ذکر شرت اوتار کتھا
نیتی سار اور نندی سنگھ کی پٹاولی میں اِس طرح لکھا ہے کہ جب اریدلی اچاریہ نے
یگ پرتی کرمن کے وقت منیوں سے پوچھا کہ سب یتی آگئے۔ تب انہوں نے جواب دیا
کہ ہاں مہاراج ہم سب اپنی اپنی سنگھ سمیت آگئے ہیں۔ اِن کا یہ جواب سُنکر آپ بولے

"کاشکا" بھی اِن ہی کی بنائی ہوئی ہے۔ کاشکا کا مصنف جئیندر سوامی لکھا ہے اور غالباً
یہ اِن ہی کا نام ہے۔ دیونندی آچاریہ۔ پوج پاد۔ جیندر گومی۔ اور جئیندر بدھی کے نام سے
بھی مشہور ہیں۔

پُشپ ونت اور بھوت بلی نے کرم پرابھرتی کے کھنڈ کھنڈ شاستر کی تصنیف کی۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سری کُند کُند سوامی۔ اوما سوامی۔ سمنت بھدر شوکوٹی۔ دیونندی
پُشپ ونت۔ اور بھوت بلی سب ہمعصر گزرے ہیں۔ اور سمہ ۱۸۴ اور سمت ۲۸ بکرم کے
درمیان ہوئے ہیں۔ اِنہیں کے زمانہ میں ہت بلی آچاریہ ہوئے ہیں جن کے وقت میں
سمت ۱۳۶ سالباہن یا سمت ۲۱۷ بکرم میں اردھ پھالک سوتیامبر کہلانے لگے۔ اُس کا ذکر اس
طرح پر ہے کہ اُس وقت اُجین میں چندر کرتی راجہ تھا۔ اُسکی لڑکی چندر لیکھا نے
اردھ پھالک سادھوؤں سے شاستر پڑھا تھا۔ وہ لڑکی سورٹھ دیس کی راہ نبھی نگر
نواسی لوک پال سے بیاہی گئی تھی۔ ایک روز چندر لیکھا کے کہنے پر اُس کے خاوند نے
چندر لیکھا کے گروؤں کو بلایا۔ جب وہ آئے تو لوک پال نے دیکھکر کہا کہ یہ کونسا مت نکلا
ہے ننگے ہوکر کپڑے رکھتے ہوئے تو کوئی سادھو دیکھے نہیں۔ اخیر رانی کے سمجھانے سے
اُنہوں نے سفید کپڑے پہنے اور سوتیامبر کہلائے۔ اُس وقت جن چندر آچاریہ نے کیولیوں
کے کوالاہار۔ استری کے موکش۔ مہابیر سوامی کے گربھ کا برہمنی کے بطن سے چھترانی کے بطن
میں بدلا جانا بتلایا۔ اُس وقت سے سوتیامبر فرقہ بالکل علیحدہ ہوگیا۔ اور ان کے اچاریوں نے
اپنے شاستر علیحدہ تصنیف کرنے شروع کئے جو سوتروں کے نام سے مشہور ہیں۔

شنکر سوامی بھی جنہوں نے بودھ مذہب کا کھنڈن کیا اور شیو مت چلایا۔ اُس ہی
زمانے میں گزرے ہیں۔ خاندان موریا میں جو بودھ مت کا بڑا حامی تھا اُس وقت زوال آچکا
تھا۔ شنکر سوامی ویدک ہنسا کو جائز قرار دیتا تھا۔ اِس ہی سے وہ بودھوں کا جو ویدک یگیوں
کے برخلاف تھے سخت دشمن تھا۔ اُس نے اپنے زمانے کے راجاؤں کی مدد سے بودھوں کو

پتھر کی بنی ہوئی سرسوتی کی مورت سے کہلا دیا تھا کہ دگمبر مت سچا ہے۔

اوماسوامی نے تتوارتھ سوتر تصنیف کیا۔ جو جین مت کے ہر دو فرقوں دگمبر وسویتامبر میں مانا جاتا ہے۔ اور جین مت کا وید و قرآن ہے۔ یہ اوماسوامی واچک شرومنی۔ ناگرواچک اور اُوماسوامی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ کیونکہ اوما ان کی ماتا کا نام تھا۔ اور سواتی پتا کا نام تھا۔ اوماسوامی کند کند سوامی کے شاگرد تھے۔ جو سمت ۷۶ سالباہن یا سمت ۲۱۱ بکرم میں ہوئے۔

سوامی سمنت بھدر سے سینبھو ستوتر۔ تتوارتھ۔ سوتر کا گندھ ہستی مہابھاشیہ جس کے منگلاچرن) کا نام دیو آگم ستوتر۔ یا آپت میانسا ہے۔ جین ستک آلنکار۔ رتن کرنڈ شراوکاچار۔ یکتی نوشاشن۔ بیے دھول ٹیکا۔ تتوانوشاشن تصنیف کئے۔ بنارس کے راجہ شوکوٹی کو جو شو بھگت تھا۔ جین بنایا۔ یہ سمت ۱۲۵ سالباہن یا سمت ۲۶۰ بکرم میں ہوا۔

شوکوٹی منی نے بھگوتی آرادھنا پراکرت میں لکھی۔

دیوانندی اچاریہ نے جینندر* ویاکرن (پنج ادھیائے) تتوارتھ سوتر کی ٹیکا سرارتھ سدھی۔ سمادی ستک وغیرہ تصنیف کیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانینی سوتر کی ورتی

---

* شاکٹاین منی بھی جس کا شاکٹاین ویاکرن مشہور ہے اور جو پانینی سے پہلے کا ہے ایک جین آچاریہ سمجھے ہیں انکا ٹھیک وقت تو معلوم نہیں مگر وہ چندر گپت کے زمانہ سے پہلے ہوئے ہیں۔ شاکٹاین کا نام رگوید اور شکل یجروید کی پرتی شاکھیا اور یکش نروکتی میں بھی ہوا آتا ہے سو دیکھو دیباچہ شاکٹاین ویاکرن از پروفیسر گسٹاوا اوپرٹ۔ پانینی ویاکرن میں شاکٹاین کا ذکر ہے۔ اور شاکٹاین نے اپنے منگلاچرن میں وردھمان یا مہابیر سوامی کو نمسکار کیا ہے۔ پانینی نند وردھن کے آخیر دنوں میں یعنی سنہ عیسوی سے قریباً ۳۲۰ سال پیشتر ہوا ہے دیکھو تحقیقات مسٹر کے پی۔ جیسوال ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا مطبوعہ آریہ پترکا ۶ مئی سنہ ۱۹۱۲ء امر سنگھ آچاریہ امرکوش کے بنانے والے بھی جین سویتامبر منی ہوئے ہیں بعض کا خیال ہے نہ بودھ تھے۔

آچاریہ یہ پانچ آچاریہ پہلے انگ کے عالم ۲۸ سال کے اندر ہوئے۔ اِس طرح مہابیر سوامی سے ۶۸۳ برس بعد تک یعنی ۲۱۳ بکرم یا سنہ ۱۵۶ء تک جین مت کا اُپدیش سینہ بسینہ چلا آیا۔ اور کوئی شاستر نہیں لکھا گیا۔

لوہا اچاریہ کے بعد کوئی مُنی ایسا نہیں ہوا جس کو دوادشانگ بانی کا ایک انگ بھی پورا یاد ہو۔ اُس زمانہ کے مُنیوں نے ذہانت اور حافظہ میں روز بروز کمی ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ مناسب سمجھا کہ جو کچھ اب یاد ہے اُس کو قلمبند کیا جائے۔ چنانچہ شری کُند کُند سوامی نے پرچن سار۔ سمے سار۔ کریا سار۔ جوتی سار۔ تتو سار۔ بھاؤ سار۔ نیم سار اشٹ پاہڑ۔ آہارنا پاہڑ۔ لب.ی پاہڑ۔ بند پاہڑ۔ نیا سار پاہڑ۔ چھپن پاہڑ۔ دربیہ پاہڑ کرم پاہڑ۔ وویا پاہڑ۔ انگھاٹ پاہڑ۔ سدھانت پاہڑ۔ چرن پاہڑ۔ سمواے پاہڑ۔ نے پاہڑ پرکرتی پاہڑ۔ وستو پاہڑ۔ سوتیا پاہڑ۔ بدھی پاہڑ۔ اتپاد پاہڑ۔ جیو پاہڑ۔ آچار پاہڑ۔ ستھان پاہڑ۔ پمان پاہڑ۔ آلاپ پاہڑ۔ چول پاہڑ۔ لوکرم پاہڑ۔ کمٹ درسن پاہڑ۔ سنتھان پاہڑ۔ سالمی پاہڑ۔ وغیرہ چوراسی پاہڑ۔ اور پنچ استی کائے۔ اور دوادشانو پریکشا تصنیف کئے۔ شری کُند کُند سوامی دِگمبر آمنائے کے پہلے مُنی ہیں۔ جنھوں نے شاستر تصنیف کئے۔ نندی سنگھ کی پٹاولی میں اُن کا نام پدم نندی۔ ایلا آچاریہ گردھ پچھ اور بکر گریو بھی لکھا ہے۔ مگر شروَن بیل گول کے چالیسویں کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گردھ پچھ اوما سوامی کا نام تھا۔ اور ایسا ہی کہیں کہیں سے یہ پتہ بھی لگتا ہے کہ بکر گریو اور ایلا چارج بھی۔ اور آچاریہ تھے۔ نندی سنگھ کی پٹاولی کے مطابق سری کُند کُند سوامی پوہ بدی ۸ سنہ ۴۹ سالباہن مطابق سنہ ۱۸۴ بکرم میں پٹ پر بیٹھے۔ اُس وقت انکی عمر ۴۴ سال کی تھی۔ انہوں نے پچاسی سال کی عمر میں سنہ ۲۳۶ بکرم میں وفات پائی۔ مگر بعض لوگوں کی رائے میں یہ سمت ۴۹ کی بجائے ۱۴۹ سال باہن میں پٹ پر بیٹھے۔ کہتے ہیں کہ گرنار پہاڑ پر سویتامبر آچاریوں کے ساتھ جب انکا مباحثہ ہوا تو انہوں نے

مُنی کے وہاں رہنے لگے۔

جب بھدر باہو سوامی کا دیہانت ہوا۔ چندر گپت اُنکے چرنوں کے نشان بناکر اُنکی سیوا کرنے لگا۔ جس جگہ گفا (غار) کوہ میں بھدر باہو سوامی اور چندر گپت کے چرن بنے ہوئے ہیں وہ سرون گول کے نام سے مشہور ہے۔ اور اُس کو اب چندر گری بھی کہتے ہیں۔ اُجین میں سخت قحط پڑا۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے بچوں کو مار کر کھانے لگے۔ شراوکوں نے مُنیوں کو جو اب تک ہمیشہ جنگلوں میں رہتے تھے بغرض حفاظت جان شہر میں رہنے کے لئے مجبور کیا۔ وہ کمبل اوڑھکر اور پاتروں کو ہاتھ میں لیکر رات کے وقت آہار لے جانے لگے اور دن میں کھانے لگے۔ قحط کے ہو چکنے بعد بشاکھاچاریہ کرناٹک سے اُجین واپس آئے۔ اور رامل ستھول آچاریہ اور ستھول بھدر سے ملے۔ اُس وقت ستھول آچاریہ نے پھر قدیم طریق دِگمبر پر آجانے کے لئے اُپدیش دیا مگر رامل اور ستھول بھدر نے نہ مانا۔ اور اپنا نیا طرز اختیار رکھا۔ چنانچہ جب سے وہ اَردھ پھالک کہلانے لگے۔ اُس وقت تک جین مت میں کوئی فرقہ نہ تھا۔ یہ مذہب آرہت جین۔ انیکانت وغیرہ ناموں سے مشہور تھا۔ اور اُس کے سب رِشی بالکل مادر زاد برہنہ رہتے تھے اور اِسی واسطے دِگمبر کہلاتے تھے۔ بھدر باہو سوامی کا جو آخری شُرت کیولی د تمام شاستروں کے عالم تھے سورگباس ہو چکا تھا۔ لہٰذا اب دگمبر فرقے کا گرو بشاکھاچاریہ ہوا اور اردھ پھالک کا ستھول بھدر +

بشاکھاچاریہ کے بعد دِگمبر فرقہ میں پروشٹلاچاریہ۔ چھتریہ۔ جے سین۔ ناگ سین۔ سِدھارتھ۔ دھرت کھین۔ بجے۔ بدھمان۔ گنگ دیو۔ دھرم سین۔ گیارہ مُنی گیارہ انگ اور دس پورب کے جاننے والے ہر ۱۸۳ برس کے اندر ہوئے۔ پھر نچھتر۔ جے پال۔ پانڈیہ۔ دھرت سین۔ کنس آچاریہ۔ پانچ آچاریہ صرف گیارہ انگ کے ماہر ۲۲۰ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ بعد ازاں سو بھدر۔ یسو بھدر۔ بھدر باہو ثانی۔ مہاپش اور لوہا

بعد ازاں...... وشنو نندی مترا۔ اپراجیت۔ گووردھن۔ اور بھدر باہو پانچ شرت کیولی ایک سو سال کے عرصہ میں ہوئے۔ یہ سب دوادشانگ بانی کو اپنی یادداشت میں رکھتے رہے اور دوسروں کو زبانی اُپدیش دیتے رہے پہلے زمانہ کی مثل وِدیا کنٹھ اور پیہ گنٹھ ابتک مشہور ہے۔

بھدر باہو چترر راج ولی کتھا اور سرون بیل گول (ریاست میسور) کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ بھدر باہو سوامی معہ اپنے سنگھ کے اونتی (اُجین) نگری میں گئے اُسوقت وہاں راجہ چندر گپت* راج کرتا تھا۔ چندر گپت جینی تھا۔ چندر گپت کو سولہ سُپنے (خواب) آئے۔ وہ اُنکی تعبیر پوچھنے بھدر باہو سوامی کے پاس آیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں بارہ سال کا سخت قحط پڑے گا۔ یہ سنکر وہ اپنے بیٹے سیمھ سین (نند کمار) کو سلطنت سپرد کر منی ہو گیا جب قحط کا وقت نزدیک آیا تو بھدر باہو سوامی نے اپنے سنگھ کو بُلا کر کہا کہ یہاں قحط پڑے گا۔ کرناٹک چلو۔ تب جِن داس۔ مادھودت۔ بندھودت وغیرہ سیٹھوں نے عرض کی کہ مہاراج ہمارے یہاں بہت سا اناج پڑا ہے آپ نہ جائیں مگر بھدر باہو سوامی نے نہ مانا۔ اور وہ معہ اپنے بارہ ہزار چیلوں کے کرناٹک کیطرف روانہ ہوئے۔ مگر رام لِ ستھول اچاریہ۔ اور ستھول بھدر وغیرہ شہزادوں کے کہنے سے وہاں ہی رہ گئے۔ بھدر باہو سوامی جب موجودہ ملک میسور کے شمال مغربی ضلع میں کٹ وپر پہاڑ کے نزدیک پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ اُنکے مرنے کا وقت نزدیک آ گیا ہے۔ اُس وقت اُنہوں نے بشاکھا چاریہ کو جو دس پورب کو جاننے والے تھے اپنے پٹ پر بٹھا کر معہ تمام سنگھ کے چول منڈل (شمالی کرناٹک) دیس کو بھیجدیا۔ اور خود معہ چندر گپت

---

* چندر گپت نے سن عیسوی سے ۳۲۲ سال پیشتر مگدھ فتح کیا اور وہ ۲۹۱ برس پیشتر فوت ہوا۔ اس کے لئے میرا ٹریکٹ "چندر گپت جین" پڑھیں۔

دھرم کی بدولت ہے۔ رحم اور ہمدردی کی محبت سے کئی ایک لوگوں کے دل بے رحمی کے کاموں سے رُکنے لگے اور اُنہوں نے مصلحت وقت سمجھ کر صاف لکھدیا کہ جس وید میں ہِنسا ہے وہ ہم کو تسلیم نہیں ہے۔ جو دیوتا ہِنسا سے خوش ہوتا ہے اُس کی ہمکو ضرورت نہیں۔ جن شاستروں میں ہِنسا کا ذکر ہے وہ ہم سے دُور رہیں۔ رحم اور ہمدردی کی محبت سے جین دھرم پیدا ہوا ہے۔ اِس ہی نے اسکو قائم رکھا ہے۔ اور اِس ہی سے ہمیشہ جیتا جاگتا رہے گا۔ اس دیا (رحم) کی چھاپ جب برہمن دھرم پر پڑی۔ اور ہندوؤں کو دیا دھرم کے پالنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تب اُنہوں نے یگ میں جیتی یا آٹے کا جانور بنا کر ڈالنا شروع کیا۔ اِس طرح مہابیر سوامی کا اُپدیش کیا ہوا جب سب کو ماننا پڑا۔ اور جین دھرم اور برہمن دھرم میں دیا (رحم) دھرم کا مول (جڑ) قرار دیئے گئے۔

شری مہابیر سوامی کا نروان پاوا پوری میں ہوا۔ یہ جگہ بہار سے ۷ میل ہے اور اُسکے نزدیک ہی راج گری کے کھنڈرات موجود ہیں۔ کاتک بدی اماوشں کو صبح کیوقت مہابیر سوامی کو موکش* حاصل ہوئی۔ دیوالی کا تیوہار انکی یادگار ہے۔ مہابیر سوامی سمت بکرم سے ۴۷۰ سال سالباہن سے ۶۰۵ سال اور سن عیسوی سے ۵۲۷ سال پیشتر مکت گئے۔ شری مہابیر سوامی کے زمانہ میں اکشپاد** گوتم نے نیائے رتن تصنیف کیا۔ دِگمبر فرقہ کے شاستروں کے بموجب مہابیر سوامی کے موکش جانے کے بعد گوتم سوامی۔ سُدھرم اچاریہ۔ اور جمبو سوامی تین کیولی ۶۲ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ اور

* جب مہابیر سوامی مکت گئے۔ چوتھے کال کے ۳ برس ۸½ مہینے باقی رہ گئے تھے۔

** اکشپاد گوتم مصنف نیائے درشن۔ اندر بھوتی گوتم مہابیر سوامی کا گن دھر اور ساکیہ منی گوتم بدھ علیحدہ علیحدہ شخص ہوئے ہیں یہ سب ایک ہی زمانہ میں گذرے ہیں۔

جو راج گرہی کے نزدیک پہاڑ پر ہے۔ مہاویر سوامی کا سموشرن اکثر آتا تھا۔ اور
شرینک راجہ مع اپنی رعیت کے اُپدیش سننے آیا کرتا تھا۔ مہاویر سوامی کے
اُپدیش سے یگ میں حیوانات کا ڈالنا بند ہوا۔ لوگ دیوتاؤں پر بجرے کے سر کی
بجائے ناریل۔ اور ماس کی بجائے حلوا چڑھانے لگے۔ وام مارگ کو زوال آیا۔
دُنیا میں سُکھ و شانتی پھیلی۔ ہندوؤں میں ماس اور شراب کا جو کچھ ترک نظر آتا
ہے یہ مہاویر سوامی کے ہی اُپدیش کا اثر ہے۔ وید منتروں کے کچھ کے کچھ معنے
کرکے جو آجکل یہ دکھلایا جاتا ہے کہ وید میں جیو ہنسا کا اُپدیش نہیں ہے۔ یہ اُن ہی
کی تیس سال کی کوشش کا پھل ہے۔

مسٹر بال گنگا دھر تلک اپنے لکچر میں جو اُنہوں نے بمقام بڑودہ بتاریخ ۳۰ نومبر
۱۹۰۴ء بموقعہ جین سوتیامبر کانفرنس عام دیا تھا۔ فرماتے ہیں "جیسا کہ شریمان
مہاراج گائیکوار نے پہلے دن کانفرنس میں فرمایا تھا کہ "اہنسا پرمو دھرمہ" کے
عالمگیر مسئلہ نے برہمن دھرم پر قابل دید چھاپ ماری ہے"۔ وہ چھاپ یہی ہے
کہ یگ کے واسطے جو پشو ہنسا ہوتے تھے وہ جین دھرم کے اُپدیش کی بدولت
آجکل نہیں ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں یگ کے واسطے بے شمار جانور ذبح کئے جاتے
تھے اِس کا ثبوت میگھ دوت وغیرہ بہت سی کتابوں سے ملتا ہے۔ رتی دیو نام
راجہ نے جو یگ کیا تھا اُس میں اِسقدر جانور مارے گئے تھے کہ ندی کا پانی خون سے
سُرخ ہو گیا تھا۔ اُسی وقت سے اُس ندی کا نام چرم وتی (چنبل) مشہور ہے۔ اُس
وقت لوگ سمجھتے تھے کہ حیوانات کو یگ میں ہوم کرنے سے سورگ ملتا ہے۔ لیکن اِس
گھور پاپ دگنا عظیم کا برہمن دھرم سے رخصت کرنے کا ثواب جین دھرم کا ہی
حصہ ہے۔ برہمن دھرم اور جین دھرم میں بنا ہر فساد ہنسا تھی وہ اب دور ہو گئی ہے
برہمن اور ہندو دھرم میں ماس کھانا اور شراب پینا بند ہو گیا۔ یہ جین

نام پچھلے صفحہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم کے ساتھ گئے۔ مہابیر سوامی نے دیکھتے ہی کہا۔ اے اندر بھوتی گوتم تو آیا۔ گوتم نے سوچا کہ مہابیر سوامی نے میرا نام کیسے جانا۔ مگر اس نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک مشہور پنڈت ہوں۔ اس لئے جانا ہوگا۔ سروگیہ جب جانوں جب دل کا شک دور کریں۔ اس وقت مہابیر سوامی نے کہا۔ کہ اے گوتم تمہارے دل میں یہ شک ہے کہ روح جسم سے کوئی علیحدہ شے ہے یا نہیں؟ وید میں اس کے متعلق مخالف شرتیاں ہیں کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ لکھا ہے۔ دراصل روح ایک علیحدہ جاودانی شے ہے۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ سے ملکر پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اگر اُس سے ملکر پیدا ہوئی ہوتی تو ایک سکھی اور دوسرا دکھی نہ ہوتا۔ سب یکساں ہوتے۔ روح کا تعلق جسم سے کرم کی وجہ سے ہے۔ اور اس ہی لئے اس سے ایسا مخلوط ہو رہا ہے جیسے پانی دودھ سے ملکر ہو جاتا ہے۔ جب کرم سے رہائی ہو جاتی ہے۔ تب روح جسم سے علیحدہ ہو کر نجات ابدی حاصل کرتی ہے۔ غرضیکہ جب مہابیر سوامی نے گوتم کی اس طرح تسلی کر دی تب وہ معہ اپنے پانچسو شاگردوں کے اُنکا چیلہ ہو گیا۔ اسی طرح باقی پنڈتوں کا بھی شک دور کیا۔
غرضیکہ اس طرح ایک دن میں مہابیر سوامی کے گیارہ بڑے پنڈت اور اُنکے ۴۴۰۰ شاگرد چیلے ہوئے۔ بعد ازاں بہت سے راجا اور عام لوگ اُن کی شاگردی میں آئے سادھو۔ سادھوی۔ شراوک۔ شراوکا۔ چار سنگھ کے نام سے مشہور ہوئے۔

مہابیر سوامی نے تیس سال تک مگدھ۔ بہار۔ شراوستی۔ ویشالی۔ راج گرہی کوشامبی۔ پریاگ۔ چمپاپوری وغیرہ میں بہار (دورہ) کیا۔ راجہ شرنیک (بمبہ سار) والئے راج گرہی* اُن کا بڑا بھاری معتقد تھا۔ اُس کی رانی چیلنا بودھ متی تھی۔ وہ بلا چون

* راج گرہی آجکل راج گری پہاڑ کہلاتا ہے۔ جو پٹنہ سے ۴۸ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔

میرے گرو مہابیر سوامی جی سنسمون دھارن کر رکھا ہے۔ اِس سئے آپ کو تکلیف
دی ہے۔ وہ شلوک یہ ہے۔

त्रैकाल्यं द्रव्य   षट्कं सकल गतिगणा समवायेनवैक
विश्वंपंचा स्तिकामाव्रत स मिति विदुस ज्ञानवा निधर्मा
सि द्धेमाजे। स्वरत पं यि। चेजन जिन फलं जीवषट का योग्य
एतान्य : श्रद्ध धा ति जिनवच नर तो मुक्तिगामी सभव्य:।

جس وقت گوتم سے یہ شلوک سُنا وہ سمجھ نہ سکا کہ تین کال۔ چھ دربیہ۔ پانچ استی کائے
تمام گیتان۔ نو پدارتھ۔ پانچ برت۔ پانچ سمتی۔ سات تتو دہرم۔ سدھ اون کا مارگ
اون کا سروپ۔ کرم کا پھل جیون کی چھ لیشیا سے کیا مُراد ہے۔ چنانچہ وہ معہ اپنے
پانچسو چیلوں۔ اور وایو بھوتی و اگنی بھوتی وغیرہ بھائیوں کے بحث کرنے کی غرض
سے مہابیر سوامی کے پاس گیا۔ مگر اُنکے جلال کو دیکھ کر اُس کا غرور کافور ہو گیا۔
اور وہ فوراً اُنکے چرنوں پہ گر پڑا۔ اور جین مت کا اُپدیش لیا۔ اُس کے بھائی اور چیلے
بھی مہابیر سوامی کے سنگھ میں داخل ہوئے۔ سوتیامبر سوتروں میں یہ حال زیادہ
تشریح کے ساتھ درج ہے۔

اُن میں لکھا ہے کہ جس وقت مہاویر سوامی کو کیول گیان ہوا اُس وقت
مدہ پاپا نگری میں سومل نام برہمن یگ کر رہا تھا۔ اُس نے یگ کے واسطے بڑے
بڑے وِدوان برہمن گوتم وغیرہ بلائے تھے۔ اُس یگ بھومی کے قریب مہاسین بن
میں مہابیر سوامی کا سموسرن آیا۔ لوگوں نے کہا کہ آج سروگیہ آئے ہیں۔ جن کے
اُپدیش سننے سے انسان کے سب شک و شبہ دور ہو جاتے ہیں۔ گوتم سروگیہ کا
نام سُنکر خفا ہوا اور کہنے لگا کہ ہمارے سوائے اور سروگیہ کون ہے؟ یہ کہکر وہ بحث
کرنے کے ارادے سے مہاویر سوامی کے پاس گیا۔ دس بڑے بڑے پنڈت بھی چلے

کمہار شمشان میں پڑا ہوا تھا۔ اُس کو دھو کر پہن لیا"۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بُدھ نے پہلے جین دِکشا لی ہوگی۔ مگر جب سختی برداشت نہوئی تو اُسکو چھوڑ اپنا نیا مذہب جاری کیا۔ جین مذہب کی طرح اُس نے بھی چار سنگھ مقرر کئے۔ اور بُدھ اور جِن کہلایا۔ بہت سی باتیں جین مت کی اپنے مت میں قائم رکھیں۔ مثل جین مت کے رات کا کھانا منع کیا ہے۔ پانی چھان کر پینے کی ہدایت کی وغیرہ وغیرہ +

گوتم بُدھ نے پراوپکار اور راستی کی زندگی بسر کرنے پر زور دیا۔ اور بھوکا مرنے اور جسم کو خواہ مخواہ تکلیف دینے میں کچھ فائدہ نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہوئی کہ بودھ دھرم تھوڑے ہی عرصہ میں تمام ہندوستان اور ایشیا میں پھیل گیا۔ اور ابتک دُنیا کے ایک تہائی حصّہ میں پھیلا ہوا ہے۔

مہاویر سوامی نے تیس ۳۰ سال کی عمر تک سلطنت کی۔ بموجب دِگمبر شاستروں کے اُنکی شادی نہیں ہوئی۔ مگر سویتامبر شاستروں میں لکھا ہے کہ اُنکا بیاہ یشودھا کے ساتھ ہوا۔ جو سمر بیر نام وزیر کی لڑکی تھی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہابیر سوامی کے ایک لڑکی انوجایا یہ ورشنہ پیدا ہوئی تھی جس کی شادی جمالی کے ساتھ ہوئی۔ اور اُس سے ایک لڑکی ششیاوتی یا یشووتی ہوئی۔ مہاویر سوامی نے تیس سال کی عمر میں سلطنت چھوڑی۔ بارہ سال تپشیا کی۔ بیالیس سال کی عمر میں اُنکو کیول گیان ہوا۔ اِندر بھوتی معروف گوتم اگنی بھوتی۔ وایو بھوتی کمپن۔ موریا۔ سدھرم۔ منڈت۔ چتر۔ ماتریہ۔ ماڈیہ۔ آن دھول۔ پربھاسک۔ یہ گیارہ شخص اُنکے گن دہر یا شاگرد رشید ہوئے۔

دِگمبر شاستر مہاویر چرتر میں اِنکے جین دھرم اختیار کرنے کا حال اِس طرح لکھا ہے کہ گوتم اندر بھوتی ایک برہمن وسوبھتی کا لڑکا بڑا بھاری وِدوان پنڈت تھا جب مہابیر سوامی کو کیول گیان ہوا۔ تو اندر برہمن کا بھیس دھر کر اُس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ بڑے وِدوان ہیں مجھے ایک اشلوک کے معنے اور مطلب بتلا دیجیے

اور چند مشابہتیں ہیں جو دونوں مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً دونوں میں ایشور کو سرشٹی کرتا نہیں مانا ہے۔ دونوں مت ویدوں کے خلاف ہیں۔ دونوں نے یگوں میں جو پشو بدھ ہوتا ہے اُس کے برخلاف اوپدیش دیا ہے۔ مہاویر اور گوتم بدھ ایک ہی وقت میں ہوئے ہیں۔ اور ایک شخص گوتم نامی اُن کا گندھر (بڑا چیلا) ہوا ہے۔ ان دونوں مذہبوں کی بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ مگر ان مورخوں نے اُن باتوں کا خیال نہیں کیا جو ایک دوسرے کے برخلاف ہیں۔ مثلاً مہاویر سوامی کا جنم کنڈل پور میں۔ اور بدھ کا کپل وستو میں ہوا ہے۔ مہاویر سوامی کا نروان پاواپوری میں اور بدھ کا کوشی نگر میں ہوا ہے۔ جین مت انیکانت مت ہے۔ بدھ مذہب ہر شے کو چھن بھنگر (ہر لمحہ ناش ہونے والی) مانتا ہے۔ جین مذہب میں مانس کھانے کی سراسر ممانعت ہے۔ بدھ مذہب والے مرے ہوئے جانور کے کھانے میں ہرج نہیں سمجھتے۔ ہندو دھرم کا مشہور پنڈت مسٹر بال گنگا دھر تلک اپنے لکچر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۴ء میں فرماتے ہیں۔ کہ کئی پستکوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ مہاویر سوامی کا چیلا تھا۔ بدھ دیو کی سوانح عمری سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ پہلے بدھ نے بہت سخت تپشیا کی۔ اور کتنے دن بغیر کھائے پیئے کے گذار دیئے موسم سرما کی سخت سردی ننگے بدن برداشت کی۔ چھ سال تک جین پستکوں۔ مچھروں اور مکھیوں وغیرہ کے کاٹنے سے جنگل کے جانور بھی چلا اُٹھتے تھے۔ نازک بدن کمار نے اُنکی کچھ پروا نہ کی۔ چھ برس کے عرصہ میں پالتی مارے زانوؤں کو ایک دن کے لئے بھی نہ پسارا اور نہ کبھی آسن چھوڑ کر کھڑے ہوئے۔ اس غیر طبعی سادھن سے اُن کا خوبصورت بدن سوکھ کر کانٹا سا ہو گیا۔ اسقدر ریاضت کر کے جب وہ سدھ نہ ہو سکے تو اُنکی سمجھ میں یہ بات آئی کہ جسم کو اس طرح تکلیف پہنچا کر مقصد پورا نہ ہوگا۔ یہی سوچتے سوچتے وہ ایک دن جوگ آسن چھوڑ کر اٹھے اور نبی رنجی ندی کے کنارے پر ٹہلنے لگے۔ اور آخر میں پھر باقاعدہ خوراک کھانی شروع کی۔ ایک دن ندی کے کنارے پر کسی غریب عورت کی لاش کا

لکڑی میں سے دو جوڑا ادھ مرا نکال کر دکھایا۔ ان کے کان میں نمو کار منتر پھونکا۔ جس سے
اُنکے دل کو شانتی ہوئی اور وہ مر کر سورگ میں دیوا ور دیوی ہوئے۔
جب شری پارش ناتھ جی دُنیا ترک کر کے تپسیا کرنے لگے اُس وقت آنکے پہلے جنم
کے ایک دشمن نے جس کا نام کمٹھ تھا اُن پر آگ اور دھول وغیرہ برسانی شروع کی۔ اور
بڑی تکلیف دی۔ تب اُس دیوا ور دیوی نے سورگ سے آکر اُنکے دشمن کو بھگایا۔ چنانچہ
اُنکی مورتی پر آج تک سانپ کا پھن بطور اُس واقعہ کی یادداشت کے بنایا جاتا ہے۔
جس جگہ یہ وقوعہ ہوا تھا وہ "آہی چھتر" ضلع بریلی میں واقعہ ہے۔ آجکل اُس کا نام رام نگر
ہے۔ شری پارش ناتھ جی کو کیول گیان یہاں ہی ہوا تھا۔ اِس جگہ ایک بڑا بھاری مندر
شری پارش ناتھ جی کا بنا ہوا ہے۔

شری مہاویر سوامی شری پارش ناتھ جی کے مکت جانے کے دو سو پچاس برس
بعد ہری بنس میں کنڈل پور کے راجہ سدارتھ کے یہاں شری مہابیر سوامی چوبیسویں اور
آخری تیرتھنکر سمت بکرم سے چارسو ستر اور سنہ عیسوی سے پانچسو ستائیس سال پیشتر
ہوئے۔ اِن کا نام دِگمبر شاستروں میں ویر۔ مہاویر۔ آتی ویر۔ سن متی۔ اور بردھمان۔ اور
سویتامبر سوتروں میں گیاتا پتر بھی آتا ہے۔ کنڈل پور پاپاپور یا بدیہہ مگدھ میں واقعہ
تھا۔ مہاویر سوامی کا گوت کیشپ اور ورن چھتری تھا۔ اِن کے زمانہ میں پارش ناتھ جی
کے آمنائے کے ایک شاگرد موگلاین ریشی نے مہاویر سوامی سے مخالفت کر کے راجہ
سدھودھن والئے کپل کی دستو کے بیٹے ساکھے سنگھ گوتم کو بدھ دیو ٹھیرا کر بدھ
مت جاری کیا۔ اس موگلاین رِشی کا ذکر بدھ مت کی کتابوں میں بہت آتا ہے۔
اور اُس کو گوتم بدھ کا معاون و مددگار لکھا ہے۔ بعض یوروپین مورخ جین اور بودھ مذہب
دونوں کو ایک یا ایک کو دوسرے کی شاخ سمجھتے ہیں۔ بلکہ جین تیرتھنکر مہاویر اور بدھ
دیو ساکھی سنگھ گوتم کو بھی ایک ہی شخص قرار دیتے ہیں۔ یہ اُنکی غلطی ہے۔ اور غلطی کی آنی

کے چرن کہتے ہیں اور سب پوجتے ہیں ۔ راج متی نے اُس پہاڑ کی جس گپھا میں تپ کیا تھا ہی ابتک موجود ہے۔ اور اُس کے اندر راج متی کی مورتی بنی ہوئی ہے۔ ہزاروں آدمی ہرسال اُنکے درشنوں کو جاتے ہیں۔

شری نیم ناتھ جی کے زمانے میں جیمنی نے پورب میمانسا اور ویشمپاین نے اُتر میمانسا یا ویدانت درشن تصنیف کئے۔ اور ویدوں کے مختلف حصّوں کو جو مختلف رشیوں کے بنائے ہوئے تھے ترتیب دی اور موجودہ صورت میں بنایا۔ اِس ہی رُشی کا نام ویاسؔ یا مؤلف مشہور ہوا۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ اٹھارہ پُران بھی اِن ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ اِن میں سے بہت سے بعد کی تصنیف ہیں۔ کورو پانڈو کا مشہور جنگ مہابھارت کُرکشیتر (تھانیسر) کے مقام پر اِن ہی کے زمانہ میں ہوا۔ جس میں کورو کو فتح حاصل ہوئی۔ اِس جنگ کا مفصل حال پانڈو پران سے معلوم کریں راج کرنے کے بعد پانڈو نے شترنجے پہاڑ پر تپشیا کی۔ بموجب فرقہ دگمبر یدھشٹر بھیم اور ارجن نے مکتی اور نکل اور سہدیو نے سورگ حاصل کیا۔ بموجب سویتامبر شاستروں کے پانچوں کی مکتی ہوئی۔ دگمبر شاستروں میں دروپدی کو ارجن کی بیوی۔ اور سویتامبر شاستروں میں پانچوں پانڈوں کی عورت لکھا ہے۔

شری پارشناتھ جی [۲۳]

شری نیم ناتھ جی کے بعد شری پارشناتھ جی جین دھرم کے ۲۳ ہویں تیرتھنکر بنارس میں پیدا ہوئے۔ ایک دفعہ اُنہوں نے ایک تپشوی کو دیکھا کہ چاروں طرف آگ کی دہونی رمائے بیٹھا ہے۔ اُن کو گیان کی طاقت سے معلوم ہوا کہ جلتی ہوئی لکڑی میں ایک سانپ اور سانپنی کا جوڑا جل رہا ہے۔ انہوں نے فوراً اُس سادھو کو اپدیش دیا کہ آگ کی دہونی رماکر تپشیا کرنا پاپ ہے۔ اِس میں بہت جیو ہتیا ہوتی ہے۔ لکڑی کے اندر ابھی سانپ اور سانپنی جل رہے ہیں۔ تپشوی کو یقین نہ آیا۔ اُنہوں نے

تھا۔ سیتاوتر میں اُس کو خاص راجہ جنک کی بیٹی لکھا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جین شاستروں میں راون کی موت لکشمن جی کے ہاتھ سے لکھی ہے۔ رامچندر جی کے ہاتھ سے نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہنومان جی وغیرہ بندر بنا نہیں بتلایا بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ باتر بنس کے تھے اور اُنکے جھنڈوں وغیرہ پر بندر کا نشان تھا جیسے انگریزوں کا نشان شیر اور روس کا ریچھ ہے اور اسلئے بندر کہتے تھے اصل میں وہ بندر نہ تھے بلکہ انسان تھے کہتے ہیں کہ راجہ اوگرسین جو اگروال دیشوں کے بزرگ ہیں راجہ رامچندر جی کے زمانہ میں گزرے ہیں کہ منی سبرت ناتھ جی جین تیرتھنکر کے بعد نمی ناتھ جی ہوئے اور نمی ناتھ کے بعد نیم ناتھ جی تیرتھنکر ہوئے

شری نیم ناتھ جی نیم ناتھ جی جو جین دھرم کے بائیسویں ریفارمر تھے۔ شری کرشن جی کے تاؤ سمندر بیجے جی کے پُتر تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ جین دھرم مہابھارت کے زمانہ سے پہلے کا ہے۔ انکا رشتہ ناگدھ کے راجہ اوگرسین کی لڑکی راج متی یا راجُل کے ساتھ قرار پایا تھا۔ ہری ونش پُران میں لکھا ہے کہ جب شری نیم ناتھ جی رتھ میں سوار ہو کر دولہا بنے ہوئے معہ برات راجہ اوگرسین کے محل کی طرف چڑھاؤ پر جا رہے تھے تو انہوں نے یکایک ایک احاطہ میں بند کئے ہوئے پشوؤں کے بلبلانے کی آواز سُنی۔ رتھ بان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پشو برات میں آئے ہوئے ملیکش لوگوں کے کھانے کے واسطے بند کئے ہیں۔ یہ حال معلوم کر کے انکا دل "اہنسا پرمو دھرمہ" سے ایک دم جوش میں آگیا۔ فوراً کنگنا اور موڑ توڑ۔ برات چھوڑ دنیا سے مُنہ موڑ جونا گڈھ کے پاس شری گرنار پربت پر چڑھ گئے۔ اور مُنی ہو گئے۔ راج متی نے فوراً دکھشا لی۔ شری نیم ناتھ جی شراب اور ماس کے برخلاف خاصکر اپدیش دیا کرتے تھے۔ شری نیم ناتھ جی نے گرنار پہاڑ پر جس جگہ بیٹھ کر تپشیا کی اور جہاں سے وہ موکش گئے اُس جگہ پر اُن کے چرنوں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔ ہندو اِن کو دتاتریہ اور مسلمان بابا آدم

میں راکھش لکھا ہے۔ غالباً جو لوگ ہنساوالی یگ کے برخلاف تھے اور جینی تھے اُنکو برہمن راکھش کہتے تھے۔ ورنہ راون راکھش کیسے ہوسکتا ہے جبکہ اُن کے ہاں یہ لکھا ہے کہ وہ مہادیو کا بڑا بھگت تھا اور اُس نے ویدوں کا بھاشیہ کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پُرانا وید بھاشیہ راون کا ہے۔ اور بھاشیہ لکھنے کی ضرورت بھی اُس کو اِس ہی لئے محسوس ہوئی ہوگی کہ وہ عام لوگوں کو یہ تبلادے کہ ہنساوالے یگ اصلی ویدوں کے برخلاف ہیں۔ مگر اُس وقت زِناکاری بہت بڑھ گئی تھی۔ وام مارگ چل پڑا تھا۔ مانس اور شراب کا رواج بڑھ گیا تھا۔ بن کے رہنے والے تپشوی سادھو تک عورتیں رکھنے لگ گئے تھے۔ لہٰذا اُنہوں نے بہت سے منتر نئے بناکر ویدوں میں داخل کردیئے! اور بہت سوں کے ترجمے اپنی منشا کے مطابق کرڈالے۔ مہی دھر نے وید بھاشیہ لکھکر لوگوں کو جتلایا کہ یگ میں گائے۔ گھوڑے بکرے وغیرہ جانور ڈالنے جائز ہیں۔ اُس نے اِسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ "گن نامتا" منتر کا ایسا بیہودہ ترجمہ کیا کہ ججمان کو چاہئے کہ اپنی عورت کو گھوڑے کے ساتھ صحبت کرادے!!! (دیکھو یجروید)۔ آدمی بھاشیہ بھومکا) اس طرح برہمن یا ویدک مت قدیم اور جین دھرم سے علیحدہ ہوا۔ اور جیو ہنسا اسکی بنیاد ہوئی۔

شری رامچندر جی۔ راون اور رامچندر جی کی جنگ کا حال شری پدم پران وغیرہ شاستروں سے معلوم کریں۔ جین شاستروں اور راماین میں اس کے متعلق تین بڑی باتوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ راماین میں سیتاجی کو رشیوں کے خون سے جسکو راون نے بطور ڈنڈ لیا تھا پیدا ہوا لکھا ہے۔ اور جین شاستروں میں اِس کو رانی سُندری کے بطن سے پیدا ہوئی خاص راون کی بیٹی لکھا ہے۔ جسکو اُس نے پیدا ہوتے ہی بوجہ منحوس سمجھنے کے لنکا سے دور راجہ جنک کی راج دھانی میں گڑوادیا

سکت مَتی ایک شہر ہے جس کا راجہ ابھے چندر ہے اِس کے بیٹے کا نام بِشنو ہے
اُس ہی شہر میں سبر کند نب نام ایک اُپادھیائے تھا جس کے بیٹے کا نام پربت ہے
مَیں۔ بشو۔ اور پربت۔ تینوں اُس اُپادھیا ئے کے پاس پڑھے تھے۔ اُپادھیائے
تو تارک الدنیا ہو گئے۔ اُس کا بیٹا پربت اُپادھیائے مقرر ہوا۔ اور ابھے چندر کے بعد
بشو راجہ ہو گیا۔ ایک روز جو میرا گذر گرو کے مکان پر ہوا۔ تو میں نے پربت کو رِگ وید
پڑھتے پایا۔ جس میں یہ شرتی آئی अजैर्यष्टव्य मिति پربت نے کہا
کہ اس میں جو "اج" لفظ آیا ہے اُس کے معنے بکرے کے ہیں جس کو یگ کے موقعہ
پر ہوم میں ڈالنا چاہیئے۔ مَیں نے کہا کہ اج کا ترجمہ न जायन्ताइत्यज
پُرانا جو سے جو پھر پیدا ہو۔ اُس کے گرو نے یہی معنے بتلائے تھے۔ آخر یہ بات قرار پائی
کہ بشو راجہ جو فیصلہ کر دے وہ منظور ہے۔ اور جو جھوٹا ہو اُسکی زبان کاٹ دیجائے۔
یہ بات گرو کی عورت کو معلوم ہوئی۔ وہ بشو راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ تم "اج" کا ترجمہ
بکرا ہی کرنا۔ ورنہ میرے بیٹے کی زبان کاٹی جاویگی۔ چنانچہ اُسنے ویسا ہی بتلایا۔ اُس کا
یہ کہنا تھا کہ اُس کا پھٹک مئی سنگھاسن اُس ہی وقت ٹوٹ گیا۔ اور وہ مر کر نرک میں پہنچا
لوگوں نے پربت کو شہر سے باہر نکال دیا۔ اُس نے ضد سے یگ میں مدھ اور مانس کا
رواج چلایا۔ اِس کتھا کا ذکر مہا بھارت شانتی پرب موکش دھرم ادھیائے ۳۳۷ میں بھی ہے
راون چونکہ ایسے یگیوں کو روکتا تھا۔ اِس ہی لئے اُسکو برہمنوں کے شاستروں

---

* دیگر فرقہ کے شاستر ہوم ہمان میں بشو کو بپائی کا بیٹا اور اجودھیا کا راجہ لکھا ہے۔
یگ کے معنے پوجا ہیں۔ جو لڑکا پیدا ہونے سر فتح ہونے۔ نئے مکان میں داخل ہونے وغیرہ وغیرہ تشبیہ
کاموں کے موقعہ پر کی جاتی تھی۔ اُس وقت منتر پڑھکر گھی جو۔ گھی خوشبویات وغیرہ ڈالی جاتی تھیں
غالباً یہ رسم ہوا صاف کرنے کی غرض سے اور اپنے اِشٹ دیو کو منانے کے واسطے کی جاتی تھی۔

سورج کے پاس سے سیکھی۔ اِس طرح موجودہ ویدیاگ ولکیہ اور اِس کی اِستری سُلسا
وشِتر پپلاد اور مداگنی۔ وکیشپ وغیرہ نے مختلف وقتوں میں بنائی۔ ویدوں کے منڈل
واسکت بھو تُبھرگو۔ انگرا۔ گرت شمد۔ وشوامتر۔ وِششٹ۔ وامَم وایو۔ بھاردوج۔ اتری
وغیرہ کے نام سے منسوب ہیں۔ اُن کا بھی یہی مطلب ہے کہ ویدوں کے وہ حصے اِن
رِشیوں کے بنائے ہوئے ہیں جس میں سے رِشی بھا لغایت ۸ رام چندر جی کے وقت
میں موجود تھے۔ ویدوں کے دو حصّہ ہیں۔ ایک منتر بھاگ جس میں اِندر۔ سورج۔ اگنی
وایو۔ وغیرہ دیوتاؤں کے حمد و ثنا کے بھجن ہیں۔ دوسرا برہمن بھاگ جس میں یہ بتلایا گیا
ہے کہ ویدک کرم یگیہ وغیرہ کیونکر کئے جاتے ہیں۔ اور کس کس موقعہ پر کون کون سا منتر
کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہیئے۔ اِن ویدوں میں کوئی فلاسفی نہیں ہے ویدوں
کے بعد اُپنشد تصنیف کئے گئے جو ویدوں کا تیسرا انگ حصّے مانے جاتے ہیں۔ اِن میں
ویدانت فلاسفی ہے۔

دیگر فرقہ کے شاستر پدم پُران۔ وسوتیامبر فرقہ کے آوشیک سوتر۔ آچارونکو ورسیت
شیلا کا اُپدیش چارِتر وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب راون یگ ودھ جے کرتا پھرتا تھا تو نارد مُنی شکایت
لیکر اُس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ راج پور نگر میں مرت راجہ برہمنوں کے اُپدیش سے
یگ میں پشوؤں کو مارتا تھا میں نے اُس کو منع کیا اور کہا کہ یگ کا اصلی طریقہ یہ لکھا
ہے کہ تپ روپی اگنی۔ کرم روپی ایندھن۔ اور کرودھ۔ مان۔ لوبھ روپی پشو ڈالنے
چاہئیں۔ سب جیوؤں کو ابھے دان روپی دکشنا دینی چاہیئے۔ اور درشن گیان۔
چارتر روپی تربیدی ہونا چاہیئے۔ یہ سُنکر برہمنوں نے مجھے مارا پیٹا۔ اِس لئے میں
تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم اُسکو سمجھاؤ۔ راون نے مرت راجہ کو سمجھایا۔ وہ مان گیا
پھر راون نے نارد مُنی سے دریافت کیا کہ یگ میں حیوانات کو مار ڈالنے کا
رواج کیسے چلا۔ تب نارد مُنی نے بیان کیا کہ دریا سے سکت متی کے کنارے

میں جھیل مان سرودر سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس پر بھرت نے ۷۲ جین مندر
بنوائے تھے۔ آجکل تبت والے اس کو کبیر پوری کہتے ہیں۔ اس طرح چوتھے کال یا ست یگ
کے شروع میں شری رشب دیوجی اور اُنکے بیٹے بھرت نے مذہب اور تہذیب کی
بنیاد ڈالی۔ بھرت کے بعد اُس کا بیٹا سورج یش یا لوک کیرتی سورج بنش کا اور باہوبلی کا بیٹا
سوم چندر بنس کا موجد ہوا۔

شری رشب[1] دیوجی کے بعد اجیت[2] ناتھ۔ سمبھو[3] ناتھ۔ ابھی نندن[4] ناتھ۔ سُمت[5] ناتھ۔
پدم پربھو[6]۔ سوپارشو[7] ناتھ۔ چندر[8] پربھوجی تیرتھنکر ہوئے۔ چندر[9] پربھو کے موکش جانے کے
بعد جین مذہب کو زوال آیا۔ تب بہت سے برہمنوں نے جین مت کو چھوڑ دیا۔ اور وہ
سورج۔ اندر۔ اگنی۔ وایو۔ وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ اور انکی حمد و ثنا کے
بھجن گانے لگے۔ جو بعد میں چار وید۔ رگ۔ سام۔ اتھرو۔ یجر کے نام سے مشہور ہوئے
شری چندر پربھو کے بعد شری پشپ[10] دنت جی تیرتھنکر ہوئے۔ اُن کے وقت میں پھر جین مذہب
کو عروج ہوا۔ اُن کے بعد شیتل[11] ناتھ جی شری یانس[12] ناتھ جی۔ واس[13] پوج جی۔ بمل ناتھ جی[14]
اننت[15] ناتھ جی۔ دھرم[16] ناتھ جی۔ شانت[17] ناتھ جی۔ کنتھ[18] ناتھ جی۔ ارہ[19] ناتھ جی۔ مَل[20] ناتھ جی
مُنی سبرت[21] ناتھ جی۔ جین تیرتھنکر ہوئے۔ بہرحال یہ تیرتھنکر ایک دوسرے کے بہت عرصہ
بعد ہوئے ہیں جس سے کہ جین مت کی قدامت کا پتہ لگتا ہے۔

مُنی شری سبرت ناتھ جی کے کچھ عرصہ بعد اجودھیا میں سورج بنسی شری راجہ رامچندر جی۔ اور
لنکا میں راون ہوا۔ اِنکے وقت میں یا اِن سے ذرا پہلے موجودہ ویدوں کا بہت سا حصہ
تصنیف ہوا۔ اور یگ میں گھوڑے۔ گائے۔ بکرے وغیرہ جانوروں کو ہوم کرنے کا رواج
پڑا۔ برہدارنیک اُپنشد کے بھاشیہ میں لکھا ہے کہ یگیوں کے کرنے والے۔ یاگ ولکیہ رشی
ہوئے ہیں۔ اِس سے ظاہر ہے کہ یگیوں کی رسم یاگ ولک سے چلی ہے
نیز یہ بھی لکھا ہے کہ یاگ ولکیہ نے پہلی رسم وِدیا چھوڑ کر نئی برہم وِدیا۔ ....

واقف ہوکر انسان سنکلپ وکلپ کو چھوڑ سواستھان یا خود شناسی میں لگتا ہے۔
خود شناسی کی منزل پا انسان کو دُنیا کی بے شمار اشیا کی صفات کے جاننے کی
ضرورت ہے اس لئے انکو سمجھوایا یا تیسرے چوتھے انگ کا سبق دیا۔ پھر گیان کے
زیادہ ہونے سے جو بہت سے دلائل سوجھتے ہیں اُنکی تسلی کے واسطے پانچواں انگ
بھگوتی سوتر سکھلایا۔ بعد ازاں چھٹے انگ **گیاتا دھرم کتھا** کا اُپدیش دیا جس
میں بہت سی کتھائیں ہیں جنکو سُن کر تیاگ ویراگ حاصل ہوتا ہے۔ پھر رشبھ دیو جی نے
ساتویں انگ **اُپاسک دشانگ** کی تعلیم دی جن میں اُپاسک یا شراوک یا گرہستی
دھرم آتما کے فرائض کا ذکر ہے۔ اور آغاز حمل سے مرنے تک کے سنسکاروں کا مکمل
حال درج ہے جس کا مختصر سا ذکر ہم نے صفحات ۲۰ لغایت ۲۹ کتاب ہٰذا میں کیا
ہے۔ آٹھواں انگ **انت کرت دشانگ** ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ فرد کو
کو سنسار کا انت موکش اُس کے حاصل کرنے کے واسطے سنجم تپ وغیرہ کیا کیا کرنا
چاہئیے۔ پھر سنجم و تپ وغیرہ سے جو سورگ ملتا ہے اُس کا بیان **انوتروپ پادک
دشانگ** میں جو نواں انگ ہے کیا ہے۔ دسویں انگ **پرسن ویاکرن** میں۔ ہنسا۔
جھوٹ۔ چوری۔ میتھن۔ وغیرہ پانچ پاپوں کا اور دیاست آدت۔ برہم چریہ۔ اور امتو پانچ پنوں
کا اور اُنکے پھل وغیرہ کا بہت سا کتھن ہے۔ گیارھواں انگ **وپاک سوتر** ہے۔ جس میں
یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ جیو کس طرح پاپ کرتے ہیں اور اُس کا پھل کس طرح بھوگتے ہیں۔ اور
کس طرح پُن کرتے ہیں۔ اور کس طرح اُس کا نتیجہ پاتے ہیں۔ آخیری انگ **درشٹی باد** ہے
اس میں پورا شرت گیان ہے اور ۳۶۳ مت کے پاکھنڈ متوں کا کھنڈن اور جوتش وغیرہ علوم
کا ذکر ہے۔ بارھویں انگ کو **چودہ پورب** بھی کہتے ہیں۔ اور اسی لئے دوادشانگ
بانی کو گیارہ انگ اور چودہ پورب بھی بولتے ہیں۔
شری رشبھ دیو جی کیلاش پربت سے موکش گئے۔ کیلاش پربت تبت کے شمال

پرگرہ ہے وہ نرک میں جانا چاہئے۔ سورگ یا مکت اُس کو نہیں مل سکتی۔

بھرت کو یہ بات معلوم ہوئی۔ اُس نے اُس شخص کو بُلا کر شہر میں طرح طرح کے ناچ تماشوں کا حکم دیا۔ اور اُس شخص کے ہاتھ پر تیل سے لبالب بھرا ہوا کٹورہ رکھا۔ اور اپنے نوکر کو حکم دیا کہ اِسکو تمام شہر میں پھراؤ۔ اور میرا تمام محل و اسباب و خزانہ و لشکر دکھاؤ۔ اور پھر اِسکو میرے پاس لاؤ۔ لیکن اگر اِس کٹورے میں سے ایک بوند بھی نیچے گر جائے تو اسکو فوراً قتل کر دو۔ چنانچہ تعمیل حکم کی گئی۔ جب وہ شخص تمام جگہ پھر پھرا کر بھرت کے پاس واپس آیا۔ تو بھرت نے پوچھا کہ بتلاؤ تم نے کیا کیا دیکھا۔ اور کیا کیا اسباب دیکھا۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ مہاراج موت کے ڈر کی وجہ سے میرا دھیان تو اس کٹورے میں رہا۔ میں تو کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ اِس پر بھرت نے اس شخص کو سمجھایا کہ جس طرح تم نے باوجود ناٹکوں وغیرہ میں سے گذرنے کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور صرف تیل کے کٹورے پر دھیان رکھا۔ اِسی طرح میں نے بھی باوجود اس قدر پرگرہ میں پھنسا ہوا ہونے کے اپنے دل کو اِنکی محبت میں نہیں لگایا۔ بلکہ ہمیشہ آتم گیان کا فکر رکھا۔ کنول کے پھول کی طرح باوجود پانی میں رہنے کے اپنے آپ کو پانی سے علیٰحدہ رکھا۔ اِس کے اس طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اُس نے پرگرہ کو ترک کیا تو ڈیڑھ گھڑی کے اندر اُسکو کیول گیان پیدا ہو گیا۔ رِشب دیو جی نے اپنے ننانوے بیٹوں کو جو مُنی ہو گئے تھے جو دھرم اُپدیش دیا وہ مندرجہ ذیل بارہ حصّوں میں منقسم ہے اور دوادشانگ بانی کہلاتا ہے۔

پہلا انگ اچارانگ ہے جس میں مُنیوں کے فرائض کا ذکر ہے۔ جب وہ اپنے فرائض کا سبق حاصل کر چکیں تو اُن کو دوسرا انگ۔ سوتر کرتانگ بتلایا جس میں وچار کے لئے اخلاقی باتیں اور اُن آچاروں یا طریقوں کا ذکر ہے جن سے مُنیوں کو پرہیز واجب ہے۔ بعد ازاں تیسرا انگ ستھانانگ سِکھلایا جس میں تتو گیان کی بڑی بڑی باتیں ہیں

(۲) سنستھاپن پاسھر دشن وید (۳) تتو انبودھ وید (۴) ودیاپربودھ وید۔ ملکہ جنکو برہمن پڑھتے پڑھاتے رہے۔ اُن اصل ویدوں کے منتر کرناٹک دیس میں جین برہمن کے ابتک یاد ہیں۔

بھرت بڑا نامور راجہ گذرا ہے۔ اُس نے انتظام سلطنت کے لئے بڑے بڑے قوانین بنائے اِس لئے اُسکو سولہواں کل کرپا منو* بھی کہتے ہیں۔

مؤلف کے خیال میں منوسمرتی بھی اِسی منوجین بھرت کے زمانہ سلطنت کے قانونی یادداشت ہے۔ جس میں بعدازاں بہت سے شلوک ملا دیئے گئے ہیں۔ جن میں ہنسا کا ذکر ہے۔ اِس ہی بھرت کے نام پر ہندوؤں میں ایشیا کا نام آجتک بھرت کھنڈ ہے۔ جیسا کہ برہمن سنکلپ پڑھتے وقت کہتے ہیں "بھرت کھنڈے آریہ ورتے" وغیرہ وغیرہ۔

اگرچہ بتیس ہزار راجہ بھرت کے زیر حکومت تھے ایک لاکھ ہل کی اُسکی کھیتی ہوتی تھی۔ نوندھ اور چودہ رتن اُس کے قبضے میں تھے۔ چھیانوے ہزار رانیوں کا وہ مالک تھا۔ جن میں ہزارہا ملیکش راجاؤں کی لڑکیاں تھیں۔ مگر وہ ایسا دھرماتما تھا کہ دھرم کو ایک لمحہ بھی نہیں بھولتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اُسکی اِس قدر بھاری دولت وحشمت کو دیکھ کر ایک شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص کے پاس اسقدر

---

* ہندو شاستروں میں منو کو برہما کا بیٹا لکھا ہے۔ اور وشنو کوش میں بھرت کے پتا رشبھ دیو جی کا لالا برہما بھی لکھا ہے اِس لئے غالبًا یہ بھرت راجہ ہی ہندوؤں میں منو کے نام سے مشہور ہے اور ہندو جو برہما کو چتر مکھ یا چار منہ والا کہتے ہیں اُسکی وجہ تسمیہ جین شاستروں میں اِس طرح لکھی ہے کہ رشبھ دیو کا سموسرن یا بیکنٹھ کا اِندر نے ایسی کاریگری سے بنایا تھا اور اُس میں آئینے ایسی ترتیب سے لگائے تھے کہ رشبھ دیو جی کا منہ چاروں طرف نظر آتا تھا۔ اِس لئے اُسکو لوگ چتر مکھ برہما کہتے تھے ورنہ انسان کے چار منہ بتانا خلاف عقل ہے

چنانچہ ان تینوں میں باہوبلی کو فتح اور بھرت کو شکست حاصل ہوئی۔ اِس پر باہوبلی کو دُنیا کے تمام عیش و آرام حقیر نظر آئے۔ فوراً سلطنت چھوڑکر تارک الدنیا ہو گئے۔ اور تپشیا کر کے موکش حاصل کی۔ باہوبلی کی مورتی ۵۷ فٹ ۳ انچ اونچی چامنڈرائے کی بنائی ہوئی سروَن بیل گولا علاقہ میسور میں قابلِ دید ہے۔ جو گومٹ سوامی کی مورتی کہلاتی ہے۔ بھرت اب چکروتی راجہ بن گیا۔ اور اُس نے دان دینے کے لئے دہرم آتما آدمیوں کو چھانٹ کر برہمن وردن قائم کیا۔ سُوامی آتمارام جی اپنی پُستک جین تتو آدرش میں بحوالہ سوتیا مبر سوتروں کے لکھتے ہیں کہ جب بھرت کے ۹۸ بھائی سادھو ہو گئے تو وہ اُن کے واسطے بہت سا پکوان بنا کر لے گیا۔ اور بھگوان رِشب دیو جی سے عرض کی کہ آپ اِنکو آہار کے واسطے حکم دیں۔

بھگوان نے فرمایا کہ سادھو اِس طرح لایا ہوا بھوجن نہیں لیتے۔ اُس وقت اِندر نے کہا کہ آپ اِس بھوجن کو اُن لوگوں کو دیدیں جو آپ سے گُن میں زیادہ ہوں۔ بھرت نے کہا کہ ورتی شراوک میرے سے زیادہ گنوان ہیں۔ چنانچہ اُن کو بھوجن دیا۔ یہ وِرتی شراوک بعد میں برہمن کہلائے۔ بھرت تمیز کے واسطے اِن برہمنوں کے بدن پر کاکنی رتن سے تین نشان کر دیا کرتا تھا جس سے اسکی یہ مراد تھی کہ اِن میں تین باتیں۔ گیان برت۔ گُن برت۔ اور شکشا ورت۔ پائی جاتی ہیں۔

راجہ بھرت کے بعد اُس کے بیٹے سورج یش یا ارک کیرتی نے برہمنوں کو سونے کا جنیو پہنانا شروع کیا۔ اُس کے بعد مہایش راجہ نے چاندی کا جنیو ڈالا۔ بعدازاں ریشمی اور پھر سوت کا مقرر ہوا۔ بھرت کے بعد اور لوگ بھی برہمنوں کو بھوجن کرانے لگ گئے۔ بھرت نے بھگوان رِشب دیو کی اُستتی کرنے اور شراوک دھرم تبلانے کے واسطے برہمنوں کے لئے چار وید یا گیان پُستکیں تصنیف کیں۔ جن کا نام (۱) سنسار درشن وید

جب بھرت فتح کر کے اجودھیا میں واپس آئے تو اُس نے اپنے ننانوے ۹۹ بھائیوں کے پاس سفیر بھیجے۔ اور اطاعت قبول کرنے کے لئے کہلا بھیجا۔ اِن میں ۹۸ بھائیوں سے نہ تو اطاعت قبول کی اور نہ بڑے بھائی سے لڑنا پسند کیا۔ چنانچہ اُنھوں نے سلطنت چھوڑ رِشب دیوجی کے پاس دِکشا لے لی۔ مگر باہوبلی نے لڑنے کا ارادہ کیا۔ اُسوقت ہر دو طرف کے ارا کین سلطنت نے مشورہ کیا کہ ناحق خلقت کا کُشت و خون کرنے میں کچھ فائدہ نہیں۔ اِس لئے مناسب ہے کہ بھرت اور باہوبلی دونوں آپس میں جل یدھ یعنی پانی کی لڑائی نیتر یدھ یعنی آنکھ کی لڑائی اور مل یدھ یعنی کُشتی کریں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵) (۳) ترک یا ترکستان (۵) رُلیب یا اشیاء روم و عرب (۶) روسک یا ایشیائے روس یا علاقہ سائبیریا۔ چھ کھنڈ یا چھ حصّے ہیں۔ یہ چھیوں ملکر اُس زمانہ میں بھرت کھنڈ یا بھرت چھیتر کہلاتے تھے جیسی شاستروں میں لکھا ہے کہ اِن چھیوں کھنڈوں میں سے ایک یعنی شمالی ہندوستان آریہ ورت کہلاتا تھا۔ اور باقی پانچ انارتیہ یا ملیکش کھنڈ کہتے تھے۔ سوتیا سہ ورتہ کے پرگیا پناسوتر میں بھرت کھنڈ میں ۳۲۰۰۰ دیس لکھے ہیں جن میں سے ۲۵½ آریہ دیش کہلاتے تھے۔ آریہ دیشوں کے نام یہ ہیں (۱) مگدھ راج گریہی (۲) انگ۔ چمپا نگری (۳) بنگ۔ تامر تاری (۴) کالنگ۔ کانچن پور نگری (۵) کاشی۔ بنارس نگری (۶) کوشل اجودھیا نگری۔ (۷) کرو ہستناپور نگری (۸) کُشاورت سورگ پور نگری (۹) پنچال کانپل پور نگری (۱۰) جنگل آہی چھتا نگری۔ (۱۱) سوراشٹ دوارکاوتی نگری (۱۲) ودیہہ متھلا نگری (۱۳) شاتنڈ یہ دیس نندی پور نگری (۱۴) کوتل کوشامبی نگری (۱۵) دیس بھدلپور نگری (۱۶) وچھ دیس ۔ ویراٹ نگری (۱۷) ورن اچھا پوری (۱۸) دشارن مرتکاوتی (۱۹) چیدی شکتی مرتی (۲۰) سندھ و سوویر بیت بھی نگری (۲۱) سورسین پاپا نگری (۲۲) بھنگ دیس ماس پوری (۲۳) کنال شراوستی نگری (۲۴) لاڑھ۔ کوٹ ورش نگری (۲۵) کیکئے ادھا دیس سویتا کیا نگری۔ اِن دیسوں میں تیرتھنکر چکروتی بلدیو نارائن وغیرہ پیدا ہوتے تھے اِس لئے آریہ دیس کہلاتے تھے۔ اور یہ سب ہمالیہ اور بندھیاچل کے درمیان تھے۔

صحیح کہتے ہو۔ مگر تمہارے میں غلطی ہے تو صرف یہی ہے کہ تم اندھوں کی طرح ہاتھی
کے صرف ایک عضو کو ٹٹولکر اس کو صرف چھاج جیسا۔ یا لاٹھی جیسا سمجھتے ہو۔ جین مت
اور دیگر مذاہب میں یہی فرق ہے۔

بعض ناواقف جین مذہب کے ایکانت مت ہونے کی وجہ سے اسکو سیکپٹیسزم
SCEPTICISM یا تشکی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک پہلو پر قائم نہیں رہتا ہے
جب کسی جین سے سوال کیا جاوے کہ ایشور ایک ہے یا انیک۔ تو جین اس کا ایک
صاف جواب نہیں دے گا۔ وہ کہے گا کہ ایک بھی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اگر اس سے
پوچھا جاوے کہ اچھا برا تقدیر سے ہوتا ہے یا تدبیر سے تو وہ جواب دیگا کہ تقدیر سے بھی۔
اور تدبیر سے بھی۔ اس قسم کے جواب سنکر لوگ اس مت کو تشکی مت کہتے ہیں۔
لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جین مت نے مختلف
پہلوؤں پر نظر کرکے جواب دیا ہے۔ اور یہ درست ہے۔ مثلاً اگر آپ سے سوال
کیا جاوے کہ "دیودت" بیٹا ہے یا باپ۔ تو آپ کیا جواب دینگے۔؟ یہی کہیں گے
کہ وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے اور فلاں کا باپ ہے۔ آپ اسکو صرف بیٹا یا باپ نہیں
کہہ سکتے۔ جین مت کی صداقت اس ہی سے ظاہر ہوتی ہے۔

جب رشبھ دیو جی کو کیول گیان ہوا تب انہوں نے لوگوں کو دھرم کا اپدیش
دیا۔ اور کاشی۔ اونتی۔ کوشل۔ گرجنگل۔ سُمبھ۔ چیدی۔ رنگ۔ بنگ۔ کالنگ۔ مگدھ
اندھر۔ ببب۔ پنچال۔ بال چند۔ سارسا۔ وغیرہ ممالک میں دورہ کیا۔ اور اخیر کیلاش
پربت پر جاکر دھیان کرنے لگے۔ رشبھ دیو جی کے بیٹے بھرت نے چھ کھنڈ* فتح کئے

* مؤلف کے خیال میں چھ کھنڈ سے مراد ایشیا یا سنگناسے جین دیاپان ہے جس میں (۱) آریہ
ورت یا ہندوستان (۲) بلارات یا علاقہ ہرات یعنی افغانستان (۳) ولایت یعنی ولایت فارس (بقیہ آئندہ)

اور کہ چیتنے کے ذریعہ دھاننا = ۴ کل ۳۲ + ۴ = ۳۶ ہوئے

بنے اک وہ ہے جو صرف بنے ہی کو مانتا ہے اور اس کا کوئی شاستر نہیں ہے
وہ کہتا ہے کہ دیو - راجہ گیانی - یتی - بوڑھا - بالک - ماتا - پتا - ان آٹھوں کے من بچن
کائے اور دان ان چار سے بنے - یا خدمت کرنی ہی کافی ہے - اور کسی جپ تپ کی
ضرورت ہی نہیں ہے - اس طرح بنے اک کے ۸×۴ = ۳۲ بھید ہیں -

اس طرح سب ملکر ۳۶۳ مت ہوئے ہیں - دُنیا کے تمام مذاہب ان ہی میں شامل
ہیں - ان کے علاوہ بعض شخص پُرشارتھ بادی یعنی کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ تدبیر سے
ہوتا ہے - بعض دیو بادی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے - بھاگ یا تقدیر سے ہوتا ہے
بعض سنجوگ بادی ہیں جو میل سے ہی سب کچھ مانتے ہیں - جیسے ایک پہیئے کی گاڑی
نہیں چل سکتی - بعض لوک بادی ہیں - جو یہ مانتے ہیں کہ جس کو دُنیا اچھا کہے وہ اچھا اور جسکو
بُرا کہے اُس کو بُرا سمجھنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ -

یہ مذاہب ایکانت مت ہونے کی وجہ سے جھوٹے ہیں - یعنے ان میں بات کا صرف
ایک پہلو لیا ہے - مثلاً کال بادی - یا دہریہ نے صرف کال کو ہی سب کچھ کرنے والا مانا
ہے - سبھاؤ بادی یا نیچری نے صرف سبھاؤ کو - اور ایشور بادی نے ایشور کو - برہم
بادی نے برہم کو - وغیرہ وغیرہ - اور ہر ایک اپنے اپنے خیال کو درست اور دوسرے کے
خیال کو غلط سمجھ کر ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرتا ہے - اور لڑتا جھگڑتا ہے - مگر
جین مذہب انیکانت مت ہے جو شے کے ہر پہلو پر نظر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
اشیا کے بنانے اور بگاڑنے میں کال بھی مدد ہے - سبھاؤ بھی مدد ہے جیو بھی کرتا ہے
تقدیر کا بھی دخل ہے - تدبیر کی بھی ضرورت ہے - اس لئے ایک شے کے بننے میں
اُس کے کئی کارن ہوتے ہیں - جین مت ان سب مذاہب کے جھگڑوں کو رفع کرتا ہے
اور ہر ایک سے کہتا ہے کہ بھائی ایک خیال سے تم بھی سچے ہو - ایک خیال سے تم بھی

ہے۔ فانی ہے۔ قائم نہیں ہے۔ لہذا کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔

ناستک پُن اور پاپ کو نہیں مانتے۔ اُن کے نزدیک پُن پاپ کوئی شے نہیں ہے۔ اور نہ وہ من اور آتما کو مانتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی میں اُن کا ایک فرقہ ایسا ہے جو یدرِچھا بادی کہلاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کسی شے میں علت معلول کا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بننا ہوتا ہے ویسا بن جاتا ہے۔ یہ کوئی عام قاعدہ نہیں ہے کہ مینڈک مُردہ مینڈک کی مٹی سے ہی پیدا ہو۔ بلکہ مینڈک گوبر سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بڑ کا درخت بڑ کے بیج سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اُس کی شاخ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لہذا اکریا باد کی ۸۴ قسمیں ہیں جو اسی طرح پر ہیں۔ پُن و پاپ یا من اور آتما کو چھوڑ کر سات پدارتھ × ۲ کرتا یعنے کال۔ ایشور۔ آتما۔ نیتی اور سُبھاؤ پانچ اور یدرِچھا یا اِچھا ۲ سوتہ وَپرتہ = ۸۴

ناستک کہتا ہے کہ کسی شے کا کرتا کال نہیں ہے اور نہ ایشور ہے۔ نہ نیتی ہے۔ نہ سُبھاؤ ہے۔ نہ کوئی قاعدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اکریا باد ہیں

اگیان بادی (جاہل) اُسکو کہتے ہیں جس کا گیان غلط ہے۔ یا وہ جو یہ بات مانتا ہے کہ کسی شے کے جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جاننے سے جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ جاننے سے ذمہ داری زیادہ بڑھتی ہے۔ اور جاننے سے غرور پیدا ہوتا ہے کسی نے کہا ہے کہ "آں راکہ عقل بیش غم روزگار بیش" اگیان باد کے ۶۷ بھید ہیں جو اس طرح پر ہیں۔

۹ پدارتھوں کو سات بھنگ[1] کے ذریعہ نہ جاننا ۹ × ۷ = ۶۳

اُتپتی کو یا شُدھ پدارتھ[2] کو پہلے چار بھنگ یعنے استی۔ ناستی۔ استی ناستی

---

[1] سات بھنگ کا ذکر متعلق کے تحت میں آگے کیا جاوے گا۔

[2] سوترتا سیر شاستروں میں اُتپتی اور دِگمبر شاستروں میں شُدھ پدارتھ کہا ہے۔ دیکھو جین تتو آدرش صفحہ ۱۲۴ اور گومٹ سار کرم کانڈ شلوک ۸۸۵ و ۸۸۶۔۔۔ ایک پستک میں دیو اور بالک کی جگہ سورج اور دھرم لکھا ہے۔

غرضیکہ اُن گمراہ شدہ منیوں نے متمیات یا جھوٹے مذہب کی بنیاد ڈالی۔
جسکی بعد میں چار قسمیں (۱) کریا باد (۲) اکریا باد (۳) اگیان (۴) وِنے اِک ہو گئے
(۱) کریا باد سے مراد کرتا ماننے سے ہے۔ اکریا بادی وہ شخص ہے جو یہ مانے کہ ہر شئے
کسی کی بنائی ہوئی ہے یعنی ہر شئے کا کوئی نہ کوئی خالق و صانع ہے۔ جین فلاسفی میں
شئے کی نو قسمیں بتلائی ہیں جیو۔ اجیو۔ آشرو۔ بندھ۔ سنبر۔ نرجرا۔ موکش۔ پُن۔ پاپ
اور ویشیشک درشن میں نو شئے یہ شمار کی ہیں۔ پرتھوی۔ اپ۔ تیج۔ وایو۔ آکاش
وک۔ کال۔ من۔ آتما۔ چنانچہ ان نو اشیا کا کرتا۔ کوئی کال کو۔ کوئی ایشور کو
کوئی آتما کو۔ کوئی نیتی کو۔ کوئی سُبھاد کو بتلاتا ہے۔ اِس طرح نو کو پانچ میں ضرب دینے
سے ۴۵ ہوتے ہیں۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ ان اشیا کے بننے کا کوئی خاص وقت
نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ انکو خاص وقت میں بنایا ہے۔ اِس لئے ۴۵ کو دو میں ضرب
دینے سے ۹۰ ہوئے۔ اور پھر کوئی کہتا ہے کہ یہ اشیا خود ہی مادہ سے بنی ہیں۔
کوئی کہتا ہے کہ دوسرے مادہ سے بنی ہیں۔ اِس طرح ۹۰ کو ۲ میں ضرب دینے سے
۱۸۰ بھید کریا باد کے ہوئے یعنی ۹ پدارتھ × ۵ کرتا × ۲ نت وانت × ۲ سوتہ و پرتہ = ۱۸۰

کال بادی کہتا ہے کہ ہر شئے کا بنانے والا کال ہے۔ کال ہی درخت پر پھل
لگاتا ہے۔ کال ہی کھیتی پکاتا ہے۔ کال ہی جوان کرتا ہے۔ کال ہی بوڑھا کرتا ہے۔
سب کچھ کال ہی کرتا ہے۔ ایشور بادی ہر شئے کا اور ہر بات کا کرنے والا ایشور کو
بتلاتا ہے۔ اِس طرح آتم بادی آتما کو فاعل مانتا ہے۔ نیتی بادی کہتا ہے کہ ہر شئے کے
بننے کا جو قاعدہ مقرر ہے وہی اُس کا فاعل ہے۔ سبھاؤ بادی کا یہ قول ہے کہ جیسی
جسکی خاصیت ہوتی ہے اُس سے ویسا ہی پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نیم سے کڑوا پھل
میں کانٹے۔

اکریا باد سے مراد ناستک ہے جو یہ مانتے ہیں کہ چونکہ ہر ایک شئے لمحہ بلحاظ ہوتی

ہوگئی۔ یہ حال دیکھ کر اُن کو زندگی کی بے ثباتی پر خیال ہوا۔ اُسی وقت سلطنت
بھرت کے سپرد کر منی ہو گئے۔ اُنکی دیکھا دیکھی کچھ سمجھے و ماتر بج وغیرہ چار ہزار آدمی
اکشواکو بھوج ناتھ اور اُوگر۔ چار مشہور خاندانوں کے تارک الدنیا ہو گئے۔
اور رشبؔ دیو جی نے اسباب دُنیا کو ایسا ترک کیا۔ کہ بدن پر سے کپڑے تک
اُتار پھینکے۔ اور ننگے ہو کر تپسیا شروع کی۔ چھ مہینے تک کے واسطے ایک دم ورت
رکھ کر دھیان (مراقبہ) میں لگ گئے۔ دوسرے منیوں سے بھوک پیاس و سردی
وگرمی کی تکلیف برداشت نہ ہو سکی۔ اُنھوں نے لاچار ہو کر درختوں کے پھل پھول
کھانے شروع کیئے۔ اور رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر گنگا کے کنارے رہنے لگے
مہا کچھ نے جو رشب دیو جی کا سالا تھا۔ کند مول کھانا ہی دھرم بتا کر سنیاس دھرم
چلایا۔ اور رشب دیو جی کے پوتے یعنے بھرت کے بیٹے ماریچ نے پربراجک بن کر
شہری پات کا بھیش دھرا۔ اور تین ڈنڈا اور چھتری رکھنی اختیار کی۔ اِس ہی نے ۲۵
تتو (دیکھو سانکھ درشن) کا اُپدیش اپنے شاگرد کپل کو دیا۔ اُس کا چیلہ آسری ہوا۔
اور آسری کا سنکھ ہوا۔ جس نے موجودہ سانکھ درشن بنایا۔ ماریچ نے ہی پاتنجل
شاستر میں ہٹ یوگ مقرر اور سانس کو بس میں کر کے سمادھی لگانا بتلایا۔ شکر۔ اور
برہستی نے چارواک مت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا اُپدیش یہ ہے کہ جیو آتما و پرماتما کچھ
نہیں ہے۔ چار اشیا قدیمی۔ آب۔ ہوا۔ خاک۔ آتش (جو مادہ کی اقسام ہیں) کی
ایک خاص ترکیب کیمیاوی میں مل جانے سے جسم خود بخود بن جاتا ہے۔ اور اس
میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ترکیب میں فرق آنے سے جسم کے اجزا پھر
عناصر میں مل جاتے ہیں۔ پُن و پاپ اور سورگ و نرک کچھ نہیں ہے۔ ؎

جو چلے اجل سے وہ چل بسے۔ ہے سزا جزا کی خبر کسے
یہیں کے ہیں سب مباحثے۔ نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے

سُندری پیدا ہوئے۔ رشب دیوجی نے بھرت کو اجودھیا کا۔ اور باہوبلی کو پودناپور کا
اور دیگر لڑکوں کو اور دلیسوں کا راج دیا۔ جو ان ہی کے نام پر انگ (بہار) سنگ
(بنگالہ) کالنگ (اڑیسہ) کاشمیر پنچال۔ (قنوج کا علاقہ) کچھ (کرناٹک) کوشل (اودھ)۔
سندھو (سندھ) کندھار (قندھار) یون (فارس) چھیدی (بندھیل کھنڈ) (بلخ)۔
تنک (روم) کامبوج (گجرات) کرجانگل (ہستناپور کا علاقہ) چول (شمال کرناٹک) یہ سب
دیش بجتار وہ پربت سے لے کر سمندر تک آباد ہوئے۔
بموجب دگمبر شاستر براہمی اور سندری کا بیاہ نہیں ہوا۔ وہ رشب دیوجی کے ساتھ
ارجکا (سادھوی) ہوگئی۔

باہوبل کی راج دھانی کا نام بھی سوتیامبر شاستروں میں ٹکشلا لکھا ہے۔
جس کے کھنڈرات آجکل راولپنڈی کے پاس کھودے جا رہے ہیں۔ مگر جین
تتو آدرشن میں لکھا ہے۔ کہ مہابیر سوامی سے ۱۴۹۶ برس بعد تک اس کا نام غزنی
رکھا گیا تھا۔ رشب دیوجی مہاراج نے ایک عرصۂ دراز تک اجودھیا میں سلطنت کی
اور تہذیب کی بنیاد ڈالی۔
ایک روز دربار میں ناچ ہو رہا تھا کہ یکایک نیل انجنا اپسرا ناچتے ناچتے فوت

* غالباً کوہ ہمالیہ کے سلسلہ کوہ سے مراد ہے۔ آدپران میں لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر ناگ کیسر اور
سپاری کے درخت ہیں۔ اور سفید ہاتھی۔ ارنا بھینسا اور جنگلی سور رہتے ہیں۔ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ آریہ قوم وسط ایشیا
سے اُسوقت چاروں طرف پھیلی اور اُس کے نزدیک اُسنے مختلف ممالک آباد کئے۔
۲ بعض شخصوں کا خیال ہے کہ پودناپور کا نام ہے جس سے ہندو اس میں مہادیو جی کا مندر بتلاتے ہیں۔
یہ مہادیو وہ ہی ہوں رشب دیوجی ہیں اس لئے ان کا مندر وہاں بنوایا ہوگا۔

(۱۳) وویا آرنبھ۔ (۱۴) بواہ (۱۵) ورت آروپ (۱۶) انت کرم یا مرتیو سنسکار
(دیکھو مانو دھرم سنگتا مصنفہ سوامی شانتی نیجے جی۔ سویتامبر منی)
ان سنسکاروں کا رواج اب جینیوں میں بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ صرف کوئی کوئی سنسکار کیا جاتا ہے۔ جنیٔو کا رواج تو تقریباً بالکل ہی اٹھ گیا ہے۔ ہستناپور جین برہم چریہ آشرم میں وویارتھیوں کو جنیٔو بھی دیا جاتا ہے۔

چوتھے کال کے شروع کے زمانہ کو جس میں رشب جی نے کاروبار دنیا سکھلائے کرت یگ (زمانہ کاروبار) کہتے ہیں۔ چونکہ اس زمانہ کے لوگ۔ جھوٹ۔ چوری۔ فریب۔ دغابازی۔ وغیرہ کم کرتے تھے۔ اس لئے اس کا نام ست یگ (زمانہ راستی) بھی ہے۔ پیدائش دنیا کے ماننے والوں نے غالباً اس ہی کو برہم ون لکھا ہے۔ اور تیسرے کال تک کے زمانہ کو جس میں کاروبار دنیا نہیں ہوتے برہم راتری کہا ہے۔ جین شاستروں میں آریہ ورت کا نام تیسرے کال تک بھوگ بھومی۔ اور چوتھے کال کے شروع سے چھٹے کال کے آخر تک کرم بھومی لکھا ہے۔

رشب دیوجی کی شادی بموجب دگمبر فرقہ کے شاستروں کے راجہ کچھ کی بہن نندا (سونندا کے ساتھ ہوئی۔ نندا کا دوسرا نام یشس وتی بھی ہے۔ سویتامبر فرقہ کے شاستروں کے مطابق۔ رشب دیوجی کی رانیوں کا نام سومنگلا اور سونندا ہے سوامی آتمارام سویتامبر سادھو کے جین تتو آدرش صفحہ ۴۰۰ کے مطابق۔ سومنگلا رشب دیوجی کے ساتھ جگلیہ پیدا ہوئی تھی۔ اور سونندا ایک اور لڑکے کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ یہ جوڑا ایک دفعہ تاڑ کے درخت کے نیچے پھر رہا تھا۔ تاڑ کا پھل گرنے سے لڑکا مر گیا۔ لڑکی سونندا باقی رہ گئی۔ راجہ نابھ نے سومنگلا اور سونندا کا بیاہ رشب دیوجی کے ساتھ کرادیا۔ اس وقت سے بیاہ کا رواج چلا۔ نندا کے بطن سے بھرت وغیرہ ننانوے لڑکے اور براہمی لڑکی پیدا ہوئی۔ اور سونندا کے بطن سے باہوبل اور

یا خانہ دار کے آٹھویں دھرم کے ورت جس کو آرمبھ تیاگ کہتے ہیں۔ ورت پالتا رہے

(۲۲) گرہ تیاگ کریا۔ پھر اپنا دھن اپنے بڑے بیٹے کے سپرد کر کے گھر میں رہنا چھوڑ دیوے۔ جائداد کے تین حصہ کر دیوے۔ ایک دھرم کے کاموں کے واسطے۔ دوسرا گھر کے خرچ کے لئے۔ تیسرا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے۔

(۲۳) رکشا کریا۔ پھر ہشتہ یا دھرم شالہ میں رہتا ہوا نویں اور دسویں اور گیارہویں پرتما کے ورت پالے۔

(۲۴) جن روپتا کریا۔ پھر کپڑے تک کا ترک کر دیوے۔

(۲۵) تو کریا۔ پھر دکشا لیکر منی کی طرح آہار کرے۔ اور گورو کے پاس دھرم شاستر پڑھتا رہے۔ مگر اپدیش دینے کا کام نہ کرے۔ یہ ۲۵ سنسکار دگمبر فرقہ کے شاستروں کے مطابق ہیں۔ سوتامبر فرقہ ۱۶ سنسکار مانتا ہے۔

(۱) گربھادہان۔ گربھ سے پانچویں مہینے۔

(۲) پنی سون سنسکار۔ آٹھویں مہینے۔

(۳) جنم سنسکار۔ جنم کے وقت۔

(۴) سورج چندر درشن سنسکار۔ جنم سے تیسرے روز۔

(۵) چھیر اسن سنسکار۔ جنم سے تیسرے یا چوتھے روز والدہ کا دودھ پلانا چاہئے پہلے نہیں۔ (۶) پوجن سنسکار۔ جنم سے چھٹے روز۔

(۷) سورج کرم سنسکار۔ یا سوتھن جنم سے گیارھویں روز۔

(۸) نام کرن گیارہویں روز۔

(۹) ان پراسن۔ لڑکے کو چھ مہینے اور لڑکی کو پانچ مہینے بعد۔

(۱۰) کرن بیدھن۔ تیسرے۔ پانچویں یا ساتویں سال

(۱۱) کیش چھن یا مونڈن۔ (۱۲) اپ نیتی یا جنیو۔ آٹھ سال کی عمر میں۔

سال۔ چھتری گیارہویں۔ اور ویش بارہویں سال یا زیادہ سے زیادہ اس سے کچھ چند عرصہ میں۔

(۱۵) ورت چریا جنیو پہننے کے کم سے کم آٹھ سال تک برہمچاری رہکر دینی دنیوی تعلیم حاصل کرے۔

(۱۶) ورن آتارن کریا۔ وِدیا پڑھنے کے بعد گورو کی اجازت لیکر گھر آوے۔

(۱۷) بواہ کریا۔ لڑکی کا بیاہ بارہویں سال۔ یا اس کے بعد جب حیض آنا شروع ہوا کرے (مؤلف کی رائے میں یہ عمر کم از کم ۱۶ سال ہونی چاہئے) لڑکے کی عمر لڑکی سے کم سے کم چار سال اور زیادہ سے زیادہ ۸ سال زیادہ ہونی چاہیئے۔

(۱۸) ورن لابھ کریا۔ جب بہو ہوشیار اور اپنا گھر سنبھالنے کے لائق ہو جاوے تو والد کو مناسب ہے کہ اپنے لڑکے کو روپیہ دیکر علیحدہ کاروبار میں لگا دیوے۔ اور علیحدہ رہنے کی اجازت دیوے۔ ایسا کرنے سے ساس بہو کی لڑائی نہ ہوگی۔ اور لڑکا خود مختار ہوکر کاروبار میں لگ جاوے گا۔

(۱۹) کل چریا کریا۔ جب لڑکا اپنے والد سے علیحدہ رہتا ہو تو اس کو لازم ہے۔ کہ کھٹ کرم یعنی چھ فرائض خانہ داری ادا کرتا رہے جو اس طرح پر ہیں (۱) اجیا۔ بھگوان کی پوجا واستتی (۲) وارتا۔ اپنی ورن کے مطابق۔ اسی مسی۔ کرسی۔ وانجیہ۔ ودیا اور شلپ کا روزگار (۳) تپ یا دھیان و ورت (۴) دان یا خیرات (۵) سوادھیائے یا مطالعہ کتب مذہبی (۶) سنجم۔ ضبط حواس و پرہیز از ایذا رسانی۔

(۲۰) گرہستیا کریا۔ فرائض خانہ داری ادا کرتے ہوئے اور دھرم کے ساتھ روزگار کرتے ہوئے جب خوب تجربہ ہو جاوے تو گرہستیاچاریہ یا چودھری و پنچ کا رتبہ حاصل کرے (۲۱) پرشانتا کریا۔ جب گرہستی کاروبار دنیا کرتے ہوئے اس قابل ہو جاوے کہ وہ گھر سے علیحدہ ہو جاوے تو گھر کا کام اپنے بیٹے کو سپرد کرکے خود آٹھویں پرتما

رشب دیوجی نے ہی انسان کے واسطے گربھ سے لے کر مرنے تک ترپن
کریا۔ یا سنسکار مقرر کئے۔ جن میں سے ۲۵ گرہستی یا شراوک کے واسطے ہیں۔
اور ۲۸ مُنی یا سنیاسی کے لئے۔ اِن کا مفصل حال اور ان موقعوں پر پوجا۔ و
ہون وغیرہ کرنے کی ترکیب آدی پران سے جاننی چاہیئے۔ ہم گرہستی کے ۲۵ سنسکاروں
کا بہت ہی مختصر حال ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) گربھادان۔ یہ رسم اپنی عورت کے ساتھ حیض آنے سے پانچویں دن صرف
اولاد پیدا کرنے کی غرض سے بھوگ کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

(۲) پریتی کریا۔ حمل سے تیسرے مہینے کی جاتی ہے۔

(۳) سوپریتی کریا۔ حمل سے پانچویں مہینے۔

(۴) دھرت کریا۔ ساتویں مہینے۔

(۵) مود کریا۔ نویں مہینے۔

(۶) پریودبھو کریا۔ یا جنم سنسکار۔ پیدایش کے دن۔

(۷) نام کرم۔ جنم سے بارہویں دن بچے کا نام رکھنے کے وقت۔ اُس کا نام عمدہ
اور بامعنی رکھنا چاہیئے۔ چھتر۔ گوڈر۔ نتھو۔ فتو۔ واہیات نام نہ رکھنے چاہئیں۔

(۸) بہریان کریا۔ دوسرے۔ تیسرے یا چوتھے مہینے بچہ کو گھر سے باہر نکالنے کے
وقت (۹) نِشدھ کریا۔ پانچویں مہینے۔ یا جب بچہ بیٹھنے لگ جاوے۔

(۱۰) انّ پراسن کریا۔ ساتویں۔ آٹھویں یا نویں مہینے۔ بچہ کو اناج کھلانا شروع کرتے وقت

(۱۱) برش بردھن یا برس بدھاوہ۔ ایک سال کی عمر ہونے پر۔

(۱۲) مونڈن کریا۔ دوسرے یا تیسرے یا چوتھے سال۔ کان بھی اُسوقت بندھوائے

(۱۳) لپی سنکھان کریا۔ پانچویں سال لکھنا پڑھنا شروع کرتے وقت۔

(۱۴) اُپ نیتی یا جنیو آٹھ سال کی عمر میں۔ اور ترورناچار شاستر کے مطابق برہمن آٹھویں

اور ہر ایک اپنی اپنی اولاد کو اپنا ہی پیشہ سکھلانے لگا۔ اِس سے بڑا فائدہ یہ تھا
کہ بچہ اپنے آبائی پیشہ کو آسانی سے سیکھ سکتا تھا۔ اور وہ اُس میں کمال حاصل
کر سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان چاروں ورنوں کی سینکڑوں ذاتیں مقرر ہو گئیں۔
بہت سی تو بلحاظ پیشہ کے ہوئیں۔ جیسے دھوبی۔ نائی۔ سُنار۔ بڑھی وغیرہ وغیرہ
بہت سی بلحاظ سکونت کے ہوئیں۔ جیسے ویشوں میں اگروال۔ کھنڈیلوال۔
اوسوال وغیرہ۔ برہمنوں میں۔ کشمیری۔ گجراتی۔ کانیکبج۔ گوڑ۔ سارسوت۔ ہر ایک
بات کے دو پہلو اچھا اور بُرا ہوتے ہیں۔ اِس فرقہ بندی سے جبکہ پیشہ وروں کو
پیشہ میں کمال اور اُس کے سیکھنے میں آسانی ہوئی۔ دوسری طرف بیاہ شادی
کا اور میل ملاپ کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ ہر ایک فرقہ میں ایک دوسرے سے ایک
قسم کی نفرت سی پیدا ہو گئی۔ آجکل جو ہندوؤں میں نااتفاقی اور ایک دوسرے
سے علیحدگی پائی جاتی ہے۔ اِس کا خاص سبب فرقہ بندی ہے۔ نااتفاقی سے جو
نقصان ہندوؤں کو پہنچ رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اِس لئے مؤلف کے خیال میں مناسب
ہے کہ اب کم سے کم ایک ورن کے آدمی آپس میں بیاہ شادی کرنے لگ جاویں۔

اگروال۔ کھنڈیلوال۔ اوسوال۔ پاراوتی پروار۔ سب ویش ہیں۔
کشمیری۔ گجراتی۔ کانیکبج۔ گوڑ۔ سارسوت۔ سب براہمن ہیں۔
اڈھائی گھرے۔ بیس گھرے سب کھتری ہیں۔

اِن میں آپس میں شادی بیاہ کرنے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ نیز بیاہ شادیوں میں
جو سینکڑوں آدمیوں کو بارات میں لے جایا جاتا ہے۔ اور بہت سا قیمتی کپڑا جہیز
میں دیا جاتا ہے۔ اُس کو بھی بند کرنا مناسب ہے۔ چونکہ جو کچھ دغا و فریب روپیہ کے
کمانے میں کیا جاتا ہے وہ سب بیاہ اور شادیوں کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے
کیا جاتا ہے۔ اگر یہ خرچ کم ہو جاوے تو ہندوؤں میں سے بہت سے پاپ کم ہو جائیں

لوہار۔ سُنار*۔ اکار وسب سے نیچے کے درجے کے شودر ہیں۔ ان میں بھیل۔ جھیئور پاردی۔ چانڈال۔ شامل ہیں (دیکھو دھرم شاستر کا چار ادھکار ۹ شلوک ۲۳۲ لغایت ۲۳۵۔ اور آدپران پرب ۱۶ اشلوک ۸۵ لغایت ۸۷)

نہ چھونے لائق شودروں کے چھو جانے سے مٹی کا برتن چھوڑ دینا چاہئے۔ لوہے کا برتن راکھ سے صاف ہونا چاہیئے۔ کانسی۔ پیتل کا برتن دوبارہ بنوانا چاہیئے۔ اگر ہڈی وغیرہ برتنوں کو لگ جاوے تو آگ ڈالنے سے پاک کرنا چاہیئے۔ اناج۔ لکڑی پھل۔ کپڑا۔ سونے۔ چاندی کے برتن پانی سے دھوکر صاف کرنے چاہئیں۔ (دیکھو دھرم سنگرہ شراد کا چار شلوک ۲۳۰ لغایت ۲۳۹) ابتدا میں ایک آریہ جاتی کے چار ورن۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور شودر۔ بغرض انتظام سوسائٹی مقرر کئے گئے تھے چاروں ورن آپس میں بیاہ شادی کرتے تھے۔ صرف اتنی بات ضرور تھی۔ کہ شودر صرف شودرانی کے ساتھ شادی کرتا تھا۔ ویش شودر۔ اور ویش عورت کیساتھ بیاہ کرتا تھا چھتری شودر۔ ویش اور چھترانی سے بیاہ کرتا تھا۔ برہمن چاروں ورن کی عورت سے سکتا تھا۔ جیساکہ آدپران کے مندرجہ ذیل شلوک سے ظاہر ہے۔

शुद्रा शुद्रेण वोढव्याना मा स्वा तांच नैगमः
वहेत्स्वा नो च राजन्यः स्वां द्विजन्माक्व चिच्चता:
प० १६० श्लो २४७

ایسا ہی منوسمرتی میں لکھا ہے۔ بعد ازاں ہر ایک اپنے ورن میں شادی کرنے لگ گیا

* سُنار کو آدپران میں سپرش شودر لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میٹر جاتی کے سُناروں نے جو اپنے آپ کو راجپوت بتلاتے ہیں۔ یہ پیشہ بعد میں اختیار کیا ہوگا۔ کیونکہ سہارنپور۔ انبالہ۔ کرنال۔ وغیرہ ضلعوں میں جہاں یہ لوگ آباد ہیں اُنکے ہاتھ کا پانی پینے کا رواج ہے۔ اور اُنکے یہاں کریوہ بھی نہیں ہوتا ہے۔

پایا جاتا ہے۔

ان ہی رشبھ دیوجی بانئے جین مت سے چھ قسم کے پیشے۔ اسی۔ مسی۔ کرسی۔ بانجیہ۔ ودیا۔ اور شلپ۔ ایجاد کئے۔ اسی۔ تلوار سے سپہ گری۔ مسی (سیاہی) سے حساب کتاب۔ کرسی سے کھیتی۔ بانجیہ سے بیوپار۔ لین دین۔ تجارت ودیا سے کلا و چترائی۔ گانا بجانا۔ ناٹک وغیرہ۔ شلپ سے کاریگری و دستکاری مراد ہے ان پیشوں کے کرنے والے تین ورن۔ چھتری۔ ویش اور شودر۔ مقرر کئے۔ چھتری کا کام سپاہگری۔ حکمرانی۔ وحفاظت رعیت۔ ویش کا کام حساب و لین دین و تجارت شودر کا کام کھیتی باڑی۔ گانا بجانا و صنعت و حرفت۔ قرار پایا۔ بعد ازاں اُن کے بیٹے بھرت نے چوتھا ورن برہمن مقرر کیا۔ جن کے واسطے کوئی پیشہ نہیں۔ دھرم میں لگے رہنا اور دوسروں کو دھرم اُپدیش دینا ہی جن کا کام ہوا۔ برہمن۔ چھتری اور ویش کی صرف ایک قسم یا جاتی (ذات) قرار دی۔ مگر شودروں کی دو قسم قرار پائی ایک ست۔ یعنی وہ جو ایک دفعہ بیاہ کریں۔ دوسرے است۔ جن کا بار بار بیاہ ہووے ست شودروں کی پھر دو قسمیں قرار دیں۔ ایک سوادھین۔ یعنے خود مختار۔ دوسرے پرادھین یعنے دوسروں کی ملازمت کرنے والے۔ است شودر بھی دو قسم کے قائم کئے۔ ایک کارو یعنے کاروبار کرنے والے جیسے دھوبی وغیرہ۔ دوسرے اکارو۔ جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں۔ پھر کارو کی بھی دو قسم قرار دیں۔ ایک سپرش۔ جنکے ہاتھ کا پانی پی سکتے ہیں۔ وہ پانچ قسم میں منقسم ہیں (۱) شالک یعنے ساڑی بنانے والے۔ یہ دکھن میں ایک قوم ہے (۲) مالک (مالی) (۳) کنبھکار (کمہار برتن بنانے والا (۴) تیلی (مسلمان تیلی نہیں) (۵) نائی۔

دوسری اسپرش۔ جن کے ہاتھ کا پانی نہیں پی سکتے۔

جیسے۔ دھوبی۔ کھاتی۔ دبڑہی۔ صیقل گر (لوہے کے اوزار صاف کرنے والا)

کیونکہ اُنکے اعتقاد میں آدم پہلا انسان ہے۔ جین مت میں رشب دیو جی کا نام بوجہ
کاروبار دنیا سکھلانے اور انسانوں کو تمدنی حالت میں لانے کے آدپرش ہے۔
جس کا ترجمہ پہلا انسان ہے۔ نیز جین مت میں اُنکو ارہم بھی کہتے ہیں جس کا تلفظ
آدم سے قریب قریب ہے۔ علاوہ ازین آدم کے معنے سنسکرت زبان میں آدیا شرع
میں پیدا ہوا ہوتے ہیں۔ اِس طرح بھی یہ لفظ آدپرش کا مترادف ہے۔ اہل اسلام
کی مستند کتابوں معارج النبوت وغیرہ سے آدم کا ہندوستان میں ہونا ثابت ہے
اب رہی یہ بات کہ عیسائی اور محمدی حضرت آدم اور دُنیا کی پیدایش حضرت عیسیٰ سے
صرف چار ہزار چار برس پہلے بتلاتے ہیں۔ یہ اُنکی غلطی ہے۔ کیونکہ دانایان علم ارض
پروفیسر ہکسلی صاحب وغیرہ نے بعد تحقیقات یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں نباتات
کے پیدا ہونے کا زمانہ ایک ارب سال سے زیادہ ہے (دیکھو ورلڈ لائیف)
نیز تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ
"در یکے از کتب معتبرہ بنظر درآمدہ کہ شخصے از صاحب سلونی مادون العرش و
فوق الفرش پرسید کہ یا امیر المومنین پیش از آدم سہ ہزار سال کہ بود۔ آنحضرت
جواب دادند کہ آدم۔ چوں ایں حق سہ مرتبہ تکرار یافت آں شخص ساکت شدہ سر
در پیش افگند۔ شاہ ولایت پناہ بر زبان مبارک آوردند کہ اگر سی ہزار بار مے پرسیدی
کہ پیش آدم کہ بود میگفتم "آدم" اس سے آدم کا عرصہ دراز پیشتر ہونا ثابت ہے۔
عیسائی و محمدی آدم کا بہشت سے۔ اور جین لوگ آرہم بھگوان آدپرش کا سورگ سے
آکر زمین پر پیدا ہونا بیان کرتے ہیں۔ اِس لحاظ سے بھی آدپرش اور آدم کا ایک ہونا

(بقیہ صفحہ ۲۱) جو کہ درست ہے۔ کیونکہ رشب دیو جی سے کیلاش پر تپسیا کی ہے۔ اور وہاں سے ہی موکش کو
گئے ہیں۔ بیل اُنکی سواری بتلائی جاتی ہے۔ بیل کا نشان اُنکی مورتی میں ہے +

نام ایشور۔ آدیشور۔ جگدیشور۔ جگت کرتا۔ جوگی۔ بھگوان۔ ارہنت۔ تیرتھنکر۔ پرتم بُدھ
سوکرا۔ مہادیو۔ آدناتھ۔ آدپرش۔ کاشب۔ گوتم۔ منو۔ کُل کر۔ کُل دھر۔ برہما۔ وشنو
مہیش وغیرہ ہوا۔ غرضیکہ بموجب جین کتب مقدسہ کے تہذیب کے ابتدائی سبق بھگوان
رشب دیو نے ہی سکھلائے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بانئے جین مت یا جین مت
خود زمانہ تہذیب کے آغاز میں ہوئے۔

مؤلف کی رائے میں اہل اسلام و عیسائیوں کے حضرت آدم بھی یہی ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) (۶۱) شاستر بُدھ (۶۲) سرپ موہن (۶۳) بہوت دمن (۶۴) منتر بدھی (۶۵) جنتر بدھی (۶۶) تنتر بدھی (۶۷) روپ پاک بدھی (۶۸) سوبرن پاک بدھی (۶۹) بندھن (۷۰) مرن (۷۱) چیتمین (۷۲) سنجیون ٭ ٭ استری کی ۶۴ کلا (۱) نرت (۲) چتر (۳) اوچت (۴) باجتر (۵) منتر (۶) جنتر تنتر (۷) گیان (۸) بگیان (۹) دہت (۱۰) جل ستمبھ (۱۱) گیت گان (۱۲) تال مان (۱۳) میگھ برشٹی (۱۴) آرام روپن (۱۵) اکار گوپن (۱۶) دھرم بچار (۱۷) دھرم نیتی (۱۸) شگن بچار (۱۹) کریا کلپ (۲۰) پرشاد نیتی (۲۱) سنسکرت (۲۲) بنی کابردھن (۲۳) سورن شدھی (۲۴) سگندھ کرنا (۲۵) بالا سنچرن (۲۶) گج پاتر نگ پریکشا (۲۷) استری لکشن (۲۸) پرش لکشن (۲۹) کام کریا (۳۰) لپی چھید (۳۱) تتکال بدھی (۳۲) وستو شدھی (۳۳) ویدک کریا (۳۴) سوبرن رتن بھید (۳۵) گھٹ بھرمن (۳۶) سار پریشرم (۳۷) انجن یوگ (۳۸) چورن یوگ (۳۹) ہست لاگھو (۴۰) بچن پٹتو (۴۱) بھوجن بدھی (۴۲) باج بدھی (۴۳) کابیہ شکتی (۴۴) ویاکرن (۴۵) شالی کھنڈن (۴۶) مکھ منڈن (۴۷) کتھا کتھن (۴۸) کسُم گوتھن (۴۹) شنگار کرنا (۵۰) سرب بھاشا گیان (۵۱) ابھی دہان (۵۲) آبھرن سج (۵۳) بھرتیو بچار (۵۴) گرہیا چار (۵۵) پنچے کرن (۵۶) نرا کرن (۵۷) دہان رندھن (۵۸) کیش بندھن (۵۹) بتیا ناد (۶۰) تنڈ باد (۶۱) انک بچار (۶۲) لوک بیوہار (۶۳) انتر بیچھد (۶۴) پرش ہیلی۔ لکت کلا کے ۱۸ لپی ہیں (۱) ہنس لپی (۲) بھوت جی (۳) راکھش لپی (۴) یوتی بھی (۵) ترکی (۶) کیری (۷) دراوری (۸) سندھوی (۹) مالوی (۱۰) کاٹری (۱۱) ناگری (۱۲) لاٹی (۱۳) فارسی (۱۴) انی میتی (۱۵) پاکی (۱۶) مول دیوی (۱۷) اودری پھر اور بھی ہوگئے جیسے گجراتی۔ سورٹھی مرہٹی وغیرہ ٭ نوٹ صفحہ ہذا سلے مہادیو کا باس کیلاس میں بتلایا جاتا ہے (بقیہ آئندہ)

دیوجی پیدا ہوئے۔ جنکو پندرہواں کل کر بھی کہتے ہیں۔ یہ جینیوں کے پہلے تیرتھنکر
ہیں جنہوں نے چوتھے کال کے شروع میں جین مت جاری کیا۔ اِن رِشبھ دیوجی کو
ہندو مت کے شری مدبھاگوت پران میں پرمیشور کا اوتار بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ
ہمنے پہلے ذکر کیا ہے رِشبھ دیوجی نے اپنی رعیت کو مکانات کا بنانا۔ شہروں کا آباد
کرنا۔ ہل جوتنا۔ زراعت کرنا۔ ورد۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ تجارت کرنا۔ مویشیوں کی حفاظت
کرنا۔ کھانا بنانا وغیرہ وغیرہ ۲۷ کلا پُرش کی* اور ۶۴ کلا استری کی* سکھلائی۔ اِس واسطے انکا

* پُرش کی ۷۲ کلا۔ (۱) لکھت کلا (۲) گنت (۳) روپ پراورشن (۴) نرت (۵) گیت (۶) تال (۷) باجتر (۸)
سبزی (۹) نرکشن (۱۰) ناری لکشن (۱۱) گج لکشن (۱۲) اشو لکشن (۱۳) ڈنڈ لکشن (۱۴) رتن پریکشا (۱۵) دہاتو باد
(۱۶) منتر باد (۱۷) گیت شکتی (۱۸) ترک شاستر (۱۹) نیتی شاستر (۲۰) تو بچار یا دھرم شاستر (۲۱) جوتش شاستر (۲۲)
ویدک شاستر (۲۳) گھر بہاشا (۲۴) جوگ ابھیاس (۲۵) رساین (۲۶) انجن (۲۷) سوپن شاستر (۲۸) اندر جال (۲۹) کرشی
کرم (۳۰) شستر بدہی (۳۱) جوآ (۳۲) بیاپار (۳۳) راج سیوا (۳۴) شگن بچار (۳۵) وایو ستمبھن (۳۶) اگن
ستمبھن (۳۷) میگھ برشٹی (۳۸) بالیپن (۳۹) موہن (۴۰) ساور دھ گمن (۴۱) سوبرن سدھی (۴۲) روپ سدھی
(۴۳) گھٹ بندھن (۴۴) پتر چھیدن (۴۵) مرم بھیدن (۴۶) لوکاچار (۴۷) لوک رنجن (۴۸) پھل آکرشن
(۴۹) اپھل پھلن (۵۰) دھار بندھن (۵۱) چتر کلا (۵۲) گرام باس (۵۳) ککٹ ستارن (۵۴) شکشٹ یدھ
(۵۵) گرڈ یدھ (۵۶) درشٹی یدھ (۵۷) واک یدھ (۵۸) نشٹی یدھ (۵۹) باہو یدھ (۶۰) ونڈ یدھ (باقیہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ ۱۹) اب رات دن میں روشنی آن ہی کے ذریعہ سے ہوا کریگی۔ اِس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے
ہیں کہ پرتی سرت سے پہلے لوگ کسی ایسی جگہ میں رہا کرتے ہونگے۔ جہاں چاند اور سورج کی روشنی
نظر آتی ہوگی۔ ایسے ممالک بحر شمالی کی طرف ہیں۔ جہاں چھ مہینے تک سورج نظر نہیں آتا۔ لہذا
اگر آریہ قوم کا ہندوستان میں کسی اور ملک سے آنا تصور کیا جائے تو وہ بحر شمالی کے قریب کے ممالک
ہوسکتے ہیں۔ مسٹر بال گنگا دھر تلک نے بھی اپنی کتاب آرکٹک ہوم میں ایسا ہی لکھا ہے۔ جس زمانہ کا ذکر
ہے اُس وقت بحر اٹلانٹک کی جگہ میں ایک بڑا بھاری براعظم بستا تھا۔ (مؤلف)

آریہ ورت سے مراد شمالی ہندوستان ہے۔ جو ہمالیہ سے لیکر بندھیاچل تک آباد ہے جیساکہ امرکوش میں بھی لکھا ہے۔

आर्य्यो वर्त्तः पुण्य भूमि मध्य विन्ध्यहिमालय

ایسا ہی منو سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۲ سے ظاہر ہے جو اس طرح پر ہے

आ समुद्रात्तु वै पूर्व्वा दासमुद्रात्तु पश्चिमात्
तयोरेवान्तरं गिर्य्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः

آخری کل کریا منو راجہ نابھہ نے دھات اور مٹی کے برتن بنانے سکھلائے۔ اور شہر اجودھیا آباد کیا جس کا دوسرا نام اکشور کو بھوم اور نبتیا نگری بھی ہے۔ جین رشیوں کے قول کے مطابق آریہ ورت میں سب سے پہلے یہ شہر آباد ہوا۔ جین سوئتامبر فرقہ کے سوتروں کے بموجب یہ اجودھیا نگری جو راجہ نابھہ نے آباد کی وہ کشمیر دیش سے پرے تھی۔ اور اُس کے چاروں طرف چار پہاڑ تھے۔ پورب کی طرف اشٹاپد یا کیلاش دکن کی طرف مہا شیل پچھم کی طرف سمر شیل اور اُتر کی طرف اُدیاچل۔

نوٹ۔ اس[*] سے آریہ ہندوؤں کا بحر شمالی کی طرف سے وسط ایشیا میں کیلاش یا تبت کے نزدیک آباد ہونا معلوم پڑتا ہے۔

شری رشبھ دیو۔ راجہ نابھہ کے یہاں اُس کی رانی مرو دیوی کے بطن سے شری رشبھ

[*] جین شاستروں سے اس خیال کی تصدیق کہ آریہ ہندو کہیں اور سے آکر یہاں آباد ہوئے صاف صاف طور پر نہیں ہوتی۔ لیکن اُن میں لکھا ہے۔ کہ جوتی انگ قسم کے کلپ برکشوں کی جوتی (روشنی) جب پچھلے کل کر پرتی شرت کے وقت میں جاتی رہی۔ تب اساڑھ شدی پورنماشی کے دن شام کیوقت پورب اور پچھم کی طرف چاند اور سورج نظر آئے۔ سورج غروب ہوتا ہوا۔ اور چاند نکلتا ہوا۔ لوگوں نے اُن کو دیکھ کر خوف کیا۔ اُن کا خوف پرتی شرت نے سمجھا کر دور کیا۔ اور اُن کو بتلایا کہ یہ چاند اور سورج ہیں (بقیہ آئندہ)

سب کچھ اب بھی درختوں ہی سے لئے جاتے ہیں۔ لیکن انسانوں نے اُس زمانہ دراز کے گذرنے پر رفتہ رفتہ بہت سی تبدیلیاں پیدا کرلی ہیں۔ پہلے زمانہ میں لوگ درختوں کے پتے اپنے بدن پر ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ وہی اُن کے کپڑے تھے۔ افریقہ کے بعض باشندے اب بھی ایسا کرتے ہیں۔

چونکہ زر۔ زمین و زن کے جھگڑے اُس زمانہ میں نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی قصبہ و شہر آباد ہوتا ہے۔ اِس لئے اُس زمانہ کے لوگوں میں راجہ و رعیت کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔ سب یکساں ہوتے ہیں۔ اُنکی عمر بھی بڑی اور قد بڑے اونچے ہوتے ہیں۔ ایک عورت کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی دونوں توام یعنی اِکٹھے پیدا ہوتے ہیں اور جگلیہ یا جوڑے کہلاتے ہیں۔ جب وہ جوان ہوجاتے ہیں۔ تو آپس میں مرد و عورت کی طرح رہنے لگ جاتے ہیں۔ بیاہ شادی کی کوئی رسم نہیں ہوتی۔ غیر تمدنی حالت میں رہتے ہیں۔ دونوں اکٹھے مرتے ہیں مرکر سورگ میں جاتے ہیں۔ چوتھے کال کے شروع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تمدنی حالت اختیار کرتے ہیں جس میں وہ چھٹے کال تک رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی گذشتہ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک ہوتا رہا۔ بعد ازاں انسانی ضروریات آہستہ آہستہ بڑھنے لگیں اور کلپ برکشوں کی حدبندی و تقسیم کی بابت آپس میں جھگڑے پیدا ہونے لگے جنکو اُنکے مکھیاؤں نے فیصلہ کیا۔ یہ مکھیا **کل کریامنوں** کے نام سے معروف ہوئے اور یکے بعد دیگرے تعداد میں چودہ ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) پرتی سرت (۲) سن متی (۳) چھیمے مانکر (۴) جے ماند (۵) سی مانکر (۶) سیمان (۷) بپل باہن (۸) کلپشوکمان (۹) یشسوکی (۱۰) ابھےچندر (۱۱) چندنابھ (۱۲) مرودیو (۱۳) پرسین جیت (۱۴) راجہ نابھہ۔ اِن کل کریامنوں اور عام لوگوں میں راجہ اور رعیت جیسا تعلق رہا اور یہ سب آریہ ورت میں گنگا و سندھ کے درمیان ہوئے ٭

کے بعد دیگرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ
پہلے تک جو انسان ہوتے ہیں۔ وہ نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ چوری کرتے ہیں۔ نہ ان
میں کوئی زانی ہوتا ہے۔ اور نہ فریبی وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ دھرم بھی مذکورہ بالا گناہوں
سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کی عدم موجودگی میں کوئی شخص کسی
قسم کا ورت اور سنجم وغیرہ دھرم بھی نہیں کرتا۔ اس وقت میں زراعت بھی نہیں
ہوتی۔ سب انسان اپنی ہر قسم کی مطلب براری **کلپ برکشوں** (مراد پوری
کرنے والے درخت) سے کرتے ہیں۔ کلپ برکش دس قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) مدیانگ۔ مقوی اشیا دینے والے (۲) تریانگ۔ باجے دینے والے۔
(۳) بھوشن آنگ۔ زیور دینے والے (۴) بھوجن آنگ۔ بھوجن دینے والے۔
(۵) بھاجن آنگ۔ برتن دینے والے (۶) بستر آنگ۔ کپڑے دینے والے
(۷) مالیانگ۔ مالا دینے والے۔ (۸) گرہانگ گھر دینے والے۔
(۹) جیوترانگ۔ روشنی دینے والے (۱۰) دیپانگ۔ چراغ دینے والے۔

کلپ برکش کو اہل اسلام طوبیٰ اور عیسائی Celestial tree
یا بہشتی درخت بولتے ہیں۔ امریکہ وغیرہ ممالک میں اب بھی ایسے درخت ہیں۔ جنکو
(روٹی کا درخت) Bread tree اور (دودھ کا درخت) Milk tree
وغیرہ کہتے ہیں۔ بعض جزائر میں ایسے درخت بھی پائے گئے ہیں۔ جو رات کو
روشنی کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً چنار اور بہتوں میں سے سفید پانی نکلتا ہے۔ جیسے کہ لمپ
میں سے۔ یہ بات ٹھیک طور پر نہیں کہی جا سکتی کہ کلپ برکشوں سے مراد ایسے ہی
درخت ہیں یا کچھ اور۔ مگر مؤلف کے خیال میں تو یہ آتا ہے کہ اس زمانے کے انسان
باجے۔ زیور۔ کپڑے۔ بھوجن۔ سب درختوں سے بناتے تھے۔ اور ابتک بھی بناتے
ہیں۔ مثلاً بین وغیرہ باجے۔ پھولوں کے ہار اور گجرے۔ درختوں کے پھل وغیرہ وغیرہ

ہوجاتا ہے۔کبھی ایک دریا کہیں کو جاتا ہے۔کبھی اپنا رُخ دوسری طرف تبدیل کرلیتا ہے
کبھی کوئی نیا شہر آباد ہوجاتا ہے۔کبھی کوئی پرانا کہیں سے اُجڑ جاتا ہے۔کبھی کسی طوفان
عظیم کے آنے سے۔کوہ آتش فشاں کے پھٹنے سے۔وبا و طاعون وغیرہ کے پھیلنے سے
غیر ملک والوں کے حملہ سے۔ملکی فساد سے۔بموجب رفتار زمانہ تہذیب کے اُٹھ جانے سے
اور حالتِ تمدن کے بدلتے رہنے سے۔شہر کے شہر۔اور ملک کے ملک بھی غارت ہوجاتے
ہیں۔اور تہذیب کے پھیلنے وآبادی کے زیادہ ہوجانے وغیرہ سے نئے نئے ملک آباد ہوتے
رہتے ہیں۔مگر دنیا کی ہیئتِ مجموعی میں کبھی فرق نہیں آتا جس طرح ایک مہینہ میں دو پکش
بدی اور سُدی اور سال میں چھ موسم۔بسنت۔گریکھم۔برشا۔شستر۔سرد اور ہیم ہوتے ہیں
اِسی طرح ایک کلپ میں دو دَور اوسرپنی अवसर्पणी اور اُتسرپنی उत्सर्पणी
اور ایک دَور میں چھ کال (زمانہ) سُکھما سُکھما۔سُکھما۔سُکھما دُکھما۔
دُکھما سُکھما۔دُکھما۔دُکھما دُکھما ہوتے ہیں۔اور سرپنی دور میں انسان کی طاقت۔قد
عمر وغیرہ درجہ بدرجہ کم۔اور اُتسرپنی میں بتدریج زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔پہلے کال
سکھما سکھما۔چار کوڑا کوڑی ساگر کا۔دوسرا سکھما۔تین کا۔اور تیسرا سکھما دُکھما۔دو کا ہوتا ہے
چوتھا کال۔دُکھما سُکھما بیالیس ہزار برس کم ایک کوڑا کوڑی ساگر کا ہوتا ہے۔پانچواں
دُکھما اور چھٹا دُکھما دُکھما ایک ایک اکیس اکیس ہزار برس کا ہوتا ہے۔اِس طرح ایک دَور دس کوڑا
کوڑی ساگر کا اور ایک کلپ بیس کوڑا کوڑی* ساگر کا ہوتا ہے۔یہ اوسرپنی و اُتسرپنی دَور

* ساگر برس کا دوسرا نام جوجد اور ابدی بھی ہے۔اس وجہ شمار اعداد کا نام ہے جو ایک کے ہندسہ پر چودہ صفر دینے
سے حاصل ہوتا ہے اور کوڑا کوڑی کے معنے ہیں کروڑ ضرب کیا یا ہوا کروڑ میں۔لیکن کروڑ کو کروڑ میں ضرب دینے سے بھی
ایک کے ہندسہ پر چودہ صفر آجاتے ہیں۔اِس لئے مصنف کی رائے میں الفاظ کوڑا کوڑی ساگر کی تشریح میں یعنی کوڑا
کوڑی ساگر کے معنے لیا ساگر ہے جو کروڑ کو کروڑ میں ضرب دینے سے حاصل ہوتا ہو گر جین مت کے شاستروں الخ میں لفظ

جین مت کی مختصر تاریخ

اب ہم جین مت کی مختصر سی تاریخ اس کی قدامت اور اسکے جملہ دیگر مذاہب سے پیشتر ہونے کا حال بموجب جین شاستروں۔ شری پدم پران جی۔ و ہری بنس پران جی۔ آدی پران جی۔ اور دھرم پریکشا جی۔ و جین تتو آدرش وغیرہ بیان کرتے ہیں۔ یہ معلوم رہے کہ جین مت کے پران ہندوؤں کے پرانوں جیسے نہیں ہیں کہ جن میں جیسے کہ آریہ سماج کہتی ہے بعید از عقل باتیں لکھی ہیں بموجب اعتقاد جین مت کے یہ دنیا ازلی و ابدی ہے۔ نہ اسکو کسی نے کسی خاص وقت میں بنایا ہے۔ اور نہ کبھی اسکو کوئی بگاڑتا ہے۔ یاں اس کے اجزا میں قدرتی اور ملکی اسباب سے تغیر اور تبدل البتہ ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً کبھی کوئی نیا جزیرہ بن جاتا ہے۔ اور کوئی جزا ناغرقاب

(بقیہ صفحہ ۱۴) گزرے ہیں۔ اس حساب سے پیدائش دنیا موجودہ کو بہ تفصیل ذیل ایک ارب ستانویں کروڑ انتیس لاکھ انچاس ہزار انتالیس سال گذرے ہیں۔ چہ منونتر =

۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ = ۶ × ۳۰۶۷۲۰۰۰۰

ساتویں کی ۲۷ چتر یگی = ۱۱۶۶۴۰۰۰۰ = ۲۷ × ۴۳۲۰۰۰۰

آٹھویں کے تین یگ = ۱۲۹۶۰۰۰ + ۱۷۲۸۰۰۰ + ۸۶۴۰۰۰ = ۳۸۸۸۰۰۰

کل یگ کا سن حال ۱۹۳۷ء تک = ۵۰۳۹۔ سات درمیانی سندھیاں جو گذر چکیں = (دیو شرمان صفحہ ۲۲۶)

۱۲۰۹۶۰۰۰ = ۷ × ۱۷۲۸۰۰۰ میزان = ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۹

اِس منتر سے ویدک زمانہ میں مگدھ دیش میں ایسی قوم کا ہونا ثابت ہوتا ہے
جو ویدک یگ نہیں کرتے تھے۔ لیکن یگ کو بوجہ بے رحمی اور ہنسا کا کام ہونے کے
بُرا سمجھنے والی مگدھ دیش میں دو ہی بڑی قومیں بدھ اور جین ہوئی ہیں۔ بدھ مذہب
کو تو جاری ہوئے صرف دو ہزار پانچ سو ہی برس ہوئے ہیں۔ مگر رگوید کی تصنیف کو
جس میں مذکورہ بالا اشلوک ہے بموجب محققان یورپ تقریباً تین ہزار نوسو برس۔ اور
بموجب ہند و مت و آریہ سماج ایک ارب ستانویں کروڑ انتیس لاکھ انچاس ہزار
پندرہ سال گذرے ہیں۔ اِس لئے وید کا اشارہ غالباً جین مذہب والوں کی طرف ہے
جس کا ہونا بموجب بھاگوت پران (جیسے کہ ہم نے پیچھے بیان کیا ہے) سوایمبھو منو کے
زمانے میں جس کو ہندو لوگ پیدایش آفرینش کا وقت خیال کرتے ہیں ثابت ہے +

(بقیہ صفحہ ۱۳) اِن چاروں یگوں کا مجموعہ یعنے پنیتالیس لاکھ بیس ہزار برس کے عرصہ کو ایک چتر یگی یا مہا یگ
کہتے ہیں۔ اکہتر چتر یگی کا ایک منونتر ہوتا ہے۔ جس کے سالوں کی تعداد تیس کروڑ سرسٹھ لاکھ بیس ہزار ہے
منونتر یا منو چودہ ہیں جن کے نام یہ ہیں (۱) سوایمبھو (۲) سوارو چس (۳) اوتم (۴) تامس (۵) ریوت۔ (۶)
چاکھس (۷) ویوسوت (۸) ساورنیہ (۹) دکش ساورنیہ (۱۰) برہم ساورنیہ (۱۱) دہرم ساورنیہ (۱۲) رُدر ساورنیہ (۱۳)
راجشیچ (۱۴) بھوتنگ۔ چودہ منتروں کے سال چار ارب انتیس کروڑ چالیس لاکھ اسی ہزار ہوئے۔ ہر ایک منونتر
کے شروع اور خاتمہ میں ایک سندہی (وقفہ درمیانی) سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کی ہوتی ہے۔
سندھیاں بھی پندرہ ہوتی ہیں۔ جن کے سالوں کی تعداد دو کروڑ انسٹھ لاکھ بیس ہزار ہوتی ہے
اس طرح ایک کلپ ۴۲۹۴۰۸۰۰۰ + ۲۵۹۲۰۰۰۰ چار ارب بتیس کروڑ سال ہوتی ہے جس میں سے ۶
منونتر گذر چکے ہیں۔ ساتویں منونتر کی اٹھائیسویں چتر یگی میں سے کلجگ کے پانچ ہزار [illegible] سال
[illegible] وید دیکھو)

اور جین مت کا سوایمبھو منو کے زمانہ میں ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سوایمبھو منو بموجب منوسمرتی وغیرہ کتب مقدسہ اہل ہنود موجودہ دُنیا کے آغاز میں ہوئے ہیں۔ جسکو آج تک (سنہ ۱۹۳۵ء) ایک ارب[1] ستانویں کروڑ انتیس لاکھ انچاس ہزار انتالیس[۳۹] سال گذرے ہیں اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آیا ویدوں میں بھی جو سب سے پُرانی کتابیں مانی جاتی ہیں۔ کہیں جینیوں کا ذکر ہے یا نہیں۔ اِس کے واسطے ہم رگ وید منڈل ۳۔ اشٹک ۳۔ ادھیائے ۳ ورگ ۱۰ کے چودھویں منتر کو پیش کرتے ہیں جو اس طرح پر ہے

किंते कृण्वंति कीकटेषु गावो नाशिरं दुह्रेन तपन्तिघर्मा
पानोभर प्रमगन्दस्य वेदो नैचा शाखं मघवन्रन्धयाना

اِس کا مطلب سلیس بھاشیہ کے مطابق یہ ہے۔ کہ اے اندر جو لوگ مگدھ وغیرہ آناریہ دیشوں میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی گایوں کے دودھ یگ وغیرہ کاموں میں کام آنے کے واسطے نہیں دیتے۔ اور نہیں تپاتے۔ اِس لئے تم یہ گائیں ہم کو دو۔ اور جو لوگ پیسہ اُدھار دے کر دُگنا پیسہ کرتے ہیں۔ اُن کا دھن۔ اور اُن لوگوں کا دھن جو شودر ہیں۔ ہم کو دو۔ کیونکہ وہ دھن بھی یگ وغیرہ میں کام نہیں آتا

---

[1] واضح ہو کہ ہندو مت میں دنیا کی عمر چار ارب بتیس کروڑ سال کی بتلائی ہے۔ جو ایک کلپ یا ایک ہزار مہایگ۔ یا ایک برہم دن کے نام سے موسوم ہے۔ اسی قدر عرصہ کا نام جبکہ پرلے ہو کر تمام ارواح و مادہ برہم (پرماتما) میں شامل ہو کر جاتا ہے برہم راتری ہے۔

یگ یا زمانے چار ہیں۔ پہلا[1] ست یگ یا کرت یگ۔ جو سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کا ہوتا ہے

دوسرا[2] تریتا جو بارہ لاکھ چھیانویں ہزار برس کا ہوتا ہے۔

تیسرا[3] دواپر۔ جس کی تعداد آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس ہے

اور چوتھا کل یگ۔ جس کی چار لاکھ بتیس ہزار برس تعداد ہوتی ہے۔ (نوٹ۔ باقی صفحہ ۱۴۴ پر دیکھو)

تپسیا اور یگ کی۔ نارائن نے خوش ہو کر درشن دیئے۔ اور کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے ؟
نابھ راجہ نے عرض کی۔ کہ مہاراج تمہارے جیسا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو۔
نارائن نے جواب دیا۔ کہ ہم خود تمہارے یہاں اوتار لینگے۔
چنانچہ مرو دیوی رانی کو حمل رہ گیا۔ برہما وغیرہ نے آکر نابھ راجہ کو مبارک باد دی۔
اور کہا کہ اے راجہ تیرا بھاگ اودے ہوا۔ جو آدی پرش بھگوان تیرے یہاں پتر ہو کر اوتار
لینگے۔ چنانچہ رشب دیو جی نے اوتار لیا۔ دیوتاؤں نے بمان (ہیلوں) میں بیٹھ کر خوشی
سے پھول برسائے (چوتھا ادھیائے) اندر نے اپنی لڑکی جینتی जयन्ती سے
رشب دیو کی شادی کر دی۔ اس سے بھرت وغیرہ ایک سو لڑکے پیدا ہوئے۔ جن میں
سے نو برکت (تارک الدنیا) ہو کر نو جوگیشوروں کے نام سے مشہور ہوئے۔
ایک دفعہ رشب دیو جی نے یگ کی۔ اور سب پرجا کو اپنے سامنے بٹھلا کر دنیا کی
بے ثباتی پر اپدیش دیا (پانچواں ادھیائے) اور آخر بھرت کو راج دیکر پہاڑ پر بھجن کرنے
چلے گئے۔ اور جڑ بھرت کا روپ بنا لیا۔ (چھٹا ادھیائے) جڑ بھرت روپ رہنے میں
شاستروں کے موافق دھرم رکھنے اور کھٹ کرم یعنی چھ روزانہ ضروری فرائض کرنے کا کچھ
کام نہیں رہتا۔ اس لیئے بہت سے آدمیوں نے رشب دیو جی کے چلن کو دیکھ کر شنان
کرنا اور وید پڑھنا چھوڑ دیا اُس وقت سے اوسوال اور سراوگی کا مت۔ جو لوگ وید اور شاستر کو نہیں
مانتے۔ دنیا میں پھیل گیا +

ہندوؤں کے عام خیال میں بھاگوت پران ویشم پاین و یاس کی تصنیف ہے جو
راجہ یدھشٹر کے وقت میں ہوئے ہیں۔ مگر اس پران میں لکھا ہے کہ ویاس کے بیٹے شکدیو
جی نے یہ پران راجہ پریکشت کو سنایا۔ بہرحال یہ پران یدھشٹر کے وقت کا ہے۔ جو سمت
بکرم سے ۳۰۴۴ برس پیشتر ہوا ہے۔ اور اس طرح اس کی تصنیف کو ابتک پانچ ہزار سال
گزرے ہیں۔ بھاگوت پران کی مذکورہ بالا شہادت سے جینیوں کے پہلے تیرتھنکر یعنے رشبھ دیو

(سکندہ ۳۔ ادھیائے ۹ لغایت ۱۱) مہا پرلے کے بعد جب چاروں طرف جل مئی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا۔ اس وقت وہ آدپُرش شیش ناگ کی چھاتی پر سین کرتے تھے۔ اُن کی نابھ (ناف) سے ایک کنول کا پھول نکلا۔ اِس پھول کی نال سے برہما جی پرگٹ ہو کر اس پھول پر آبیٹھے۔ برہما جی نے اپنے داہنے انگ سے سوایمبھو منو نام ایک پُرش۔ اور بائیں انگ سے ست روپا نام استری پیدا کی۔ اور ان دونوں کا بیاہ کر دیا۔ اور کہا کہ آدمی پیدا کرو۔

سوایمبھو منو نے جواب دیا۔ کہ آدمی پیدا ہو کر کہاں رہیں گے۔ اب تک جو کچھ آپنے پیدا کئے وہ سب کنول کے پھول پر بیٹھے ہیں۔

تب برہما جی نے آدپُرش کا دھیان کیا۔ اور وہ پاتال سے پرتھوی کو لے آئے سوایمبھو منو کے ہاں پریہ ورت بیٹا ہوا۔ (سکندہ ۵ ا ادھیائے ا و ۲)

پریہ ورت نے شانتی اور برکھمتی سے شادی کی۔ پہلی سے آتم و تامس و ریوت۔ تین لڑکے پیدا ہوئے۔ جو چودہ منونتروں میں شمار ہوئے۔ دوسری سے اگنی دھر وغیرہ ہوئے۔ پریہ ورت نے اِس غرض سے کہ رات کی وجہ سے پوجا و ترپن وغیرہ کے کام بند نہ ہوا کریں۔ ایک پتیہ کا ایک رتھ سورج کی طرح روشن بنوایا۔ اس رتھ پر بیٹھ کر اس نے پرتھوی (زمین) کے گرد سات بار پکّا (طواف) کی۔ اور ایک چھتر راج کیا۔ رتھ کے پتیہ کے سات بار پھرنے سے سات دیپ (اقالیم) جمبو وغیرہ اور سات سمندر و نو دھی (بحر منہد) وغیرہ بن گئے۔

پریہ ورت کے تارک الدنیا ہونے کے بعد اس کا بیٹا اگنی دھر راج کا مالک ہوا اِس نے پورب چِتی اپسرا سے بیاہ کیا جس سے نابھ وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوئے اگنی دھر نے جمبو دیپ کے نو کھنڈ (حصے) کر کے نابھ کو بھرت کھنڈ کا راج دیا (تیسرا ادھیائے) نابھ راجہ نے اپنی زوجہ مرو دیوی سمیت اولاد کی خاطر جنگل میں جاکر

یوگ بشسٹ کے ویراگ پرکرن میں مہان اہنکار (یعنی خودی) کی مذمت کی ہے۔

ایسا لکھا ہے رام उवाच ॥ नाहं रामो नमे वाञ्छा भावेषु न च मे मनः। शान्त आसितुमिच्छामि स्वात्मनीव जिनो यथा ॥ सर्ग १० श्लो० ८

اس کا ترجمہ یوگ بشسٹ ویراگ دموموکش پرکرن کے صفہ ۶۰ پر جو مطبوعہ ۱۸۸۸ء اور شریف صالح محمد کا چھپوایا ہوا اور بابو جی واداجی کا چھاپا ہوا ہے۔ ایسا کیا ہے۔

ترجمہ۔ یہ جو میں رام ہوں۔ سو نہیں۔ اور اِچھا د خواہش بھی کچھ نہیں۔ کا ہے ستے جو میں نہیں۔ تو اِچھا کس کو ہووے۔ اور اِچھا ہوئی تو بھی ہوئی۔ جو اہنکار کے ارہنت پد کی پراپت ہووے۔ جیسے جنیندر کو اہنکار کا اتھان उत्थान نہیں ہوا۔ تیسا میں ہوں۔ ایسی مجھ کو اِچھا ہے" یعنے رامچندر جی کہتے ہیں کہ میں رام نہیں ہوں۔ اور نہ مجھ میں کچھ خواہش ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ جیسی جنیندر دیو نے خودی کو ترک کیا ہے۔ ویسے میں بھی ترک کروں ؎

اس پستک کی ٹیکا (شرح) کرنے والا بیان کرتا ہے۔ کہ یہ پستک ویدانت مت کی بہت پرانی کتاب اور رشی بالمیک کی تصنیف ہے۔ بالمیک جی راجہ رامچندر جی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جن کو بموجب تاریخ دنیا مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ۱۸۹۸ء تک ۸۶۸۹۹۴ برس ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے مندرجہ بالا اشلوک میں رامچندر جی جنیندر دیو کی طرح خواہشات سے بری ہونا چاہتے ہیں۔ جس سے جین مت کا راجہ رامچندر جی سے پہلے ہونا ثابت ہے۔

شریمد بھاگوت پران اُردو مترجمہ پھن لال مطبوعہ نول کشور پریس لکھنو میں رشبھ اوتار کا جو جینیوں کے پہلے تیرتھنکر ہیں۔ ذکر ہے۔ جس کو ہم مختصراً ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ؎

خلیج کسپین تک پھیلا ہوا تھا" صرف ایشیا ہی میں نہیں۔ بلکہ جین لوگ یورپ اور افریقہ میں بھی آباد تھے۔ جہاں آنکی شہادتیں ابتک پائی جاتی ہیں +

میجر جنرل جے۔ بی۔ آر۔ فارلونگ صاحب ایف۔ آر۔ ایس لکھتے ہیں :۔

"جین دھرم ہندوستان میں سب سے پرانا دھرم معلوم ہوتا ہے۔ ۱۵۰۰ سال قبل از مسیح کے قریب۔ اور تواریخی زمانے سے پہلے کل شمالی ہند اور شمالی مغربی حصہ ہند پر ایک قوم دراوڑ حکمران تھی۔ اس قوم کے لوگ اکثر سانپ اور درختوں کی پوجا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں تمام ہند میں جین مذہب موجود تھا۔ یہ ایک بڑا قدیم شائستہ اور فلسفانہ مذہب ہے۔ اور اس مذہب سے بودھ مذہب کی پیدایش ہوئی ہے۔ آریہ لوگوں کے گنگا ندی تک پہنچنے سے پہلے جینیوں کے بائیس ۲۲ ترتھنکر دینی تعلیم کی اشاعت کر چکے تھے۔ اس وقت دوسری مذہبی کتابوں کی ہستی بالکل نہ تھی +

بابو پیارے لال صاحب زمیندار بروٹھ اپنی کتاب "ہندوستان قدیم" میں لکھتے ہیں کہ یونان میں ایک پہاڑ پرناسس ہے جسکی وجہ تسمیہ یہ بتلاتے ہیں کہ جین مت کے سنت لوگ یہاں پرناس یعنے پتوں کی جھونپڑیوں میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے اس کا یہ نام پڑا تھا۔ وہی صاحب لکھتے ہیں کہ افریقہ میں ایک صوبہ گرنار ہے جس میں مندر اور مورتیاں گرنار پہاڑ جیسی ہیں۔ گرنار پہاڑ جینیوں کا ایک خاص تیرتھ کاٹھیاواڑ گجرات میں ہے۔

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر اپنی کتاب جہاد میں مصر اور ناتال میں جینیوں کا ہونا بتلاتے ہیں۔ ویدانت درشن مصنفہ ویاس کے دوسرے ادھیائے کے دوسرے ۲۵ پاد کے ۳۳ و ۳۴ سوتروں میں جو اس طرح ہیں

नैक स्मिन संभवात् ३३ एवं चात्माकार्त्स्यम् ३४

جین مت کے مسئلہ سپت بھنگی نیائے" اور آتما کا جسم کے برابر ہونے" کی تردید کی ہے جس سے جین مت کا مہابھارت سے پہلے ہونا ثابت ہوتا ہے۔

موسوم ہے۔ جین مت شے کے ہر پہلو پر غور کرنے کی وجہ سے ایکانت مت کہلاتا ہے۔ دیگر تمام مذاہب کے خیالات اس میں مشتمل ہیں۔ اس لئے یہی مذہب یونیورسل مذہب ہوسکتا ہے۔

جین مذہب کی قدامت کا ثبوت

یوں تو ہر شخص اپنے مذہب کو سب سے پہلا مذہب۔ اور اپنی مذہبی کتاب کو ایشور واکیہ یا کلام الٰہی کہتا ہے۔ لیکن اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جبکہ محقق اور دوسرے مذہب والے خود قدیم مذہب بتلا دیں وہی مذہب قدیم ہوسکتا ہے چنانچہ شری جے۔ اے۔ ڈوبائی J A. Dabois اپنی کتاب جس کا نام

"Description of the character, manners and customs of the people of India and of their institutions, religious and civil."

ہے۔ اور جسکو ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۸۱۶ء میں فرانسیسی زبان سے ترجمہ کرا کر شائع کیا تھا۔ اس طرح لکھتے ہیں۔

yea, his (Jain) religion is the only true one upon earth, the primitive faith of all mankind.

ترجمہ "بلاشبہ جین دھرم ہی روئے زمین پر ایک سچا دھرم ہے۔ اور یہی تمام انسانوں کا سب سے پہلا مذہب ہے" اس ہی کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ "ایک زمانہ میں جین مذہب تمام ایشیا میں سائبیریا سے راس کماری تک اور کیسپین جھیل سے لے کر

ایسے شخص کے لئے دُنیا میں کوئی شے مرغوب یا غیر مرغوب نہیں ہے — وہ ہر شے کو اسکی اصلیت کے لحاظ سے دیکھتا اور جانتا ہو ا جن کہلاتا ہے۔ راگ (یعنی محبت) دویش (یعنی نفرت) اگیان (یعنی جہالت) سے پیدا ہوتے ہیں۔ کرودھ (غصّہ) مان (غرور) مایا (فریب) لوبھ (طمع) ہنسا۔ جھوٹ چوری۔ زنا۔ پرگرہ (بوالہوسی) جذبات حیوانی و خواہشات نفسانی ہیں۔ وہ سب راگ دویش کی اولاد ہیں۔ جس شخص نے راگ دویش کو جیت لیا ہے اُس میں نہ اگیان ہو سکتا ہے اور نہ کسی قسم کی دُنیاوی خواہش۔ لہذا جن مت کے معنے ہیں۔ ایسے شخص کی رائے جس میں نہ تو اگیان ہے اور نہ وہ کسی سے دوستی و دشمنی کے جذبات سے مرعوب ہے۔ پھر ایسا شخص جو کچھ کہے گا وہ بات بلا رُو و رعایت اور بالکل صحیح ہوگی۔ کیونکہ نہ تو جھوٹ بولکر اُسے کسی سے کچھ لینا ہے۔ اور نہ سچ بولنے سے اُس کو کسی کا ڈر ہے نہ اُسکو کسی کی رعایت منظور ہے۔ اور نہ اُسے کسی سے تکرار ہے ؞

جن مت کو ہی عام گفتگو میں جین مت بھی کہتے ہیں۔ لفظ جین کے معنے جن ہیں۔ اعتقاد رکھنے والے شخص کے ہیں۔ لہذا جین مت کے معنے۔ یہ دُنیا کیا ہے؟ کس طرح بنی ہے وغیرہ وغیرہ سوالات کی نسبت بلا رو و رعایت کہنے والے شخص کی رائے کے ہوئے۔

ایسا شخص ایک ہی نہیں ہوا۔ بلکہ دُنیا میں قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔

لہذا جین مت بھی قدیمی مذہب ہے۔ موجودہ کلپ میں یہ مت شری رشبھ دیوجی نے چلایا ہے٭ یہ رشبھ دیوجی کون تھے۔ اِنکی بابت میں اِس وقت صرف اتنا بتلاتا ہوں کہ یہ وہی مہاپُرش ہیں جنکو ہندو برہما۔ وشنو۔ مہیش کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور مسلمان و عیسائی بابا آدم بتلاتے ہیں۔ اُنہوں نے جو اُپدیش دیا وہی جین مت کے نام سے

٭ یہاں یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ عام کا یہ خیال کہ جین مذہب کے بانی شری مہابیر سوامی۔ یا بھگوان پارشناتھ جی تھے۔ غلط ہے۔ یہ ہر دو بزرگ ہستیاں جین دھرم کے چوبیسویں و تیئسویں ریفارمر تھے

مت یا مذہب کسکو کہتے ہیں؟

ہر ملک یا ہر قوم میں دُنیا کے کرشمے۔ اُس کے عجائبات۔ اُس کے راز وغیرہ دیکھ کر غور کرنے والے اشخاص کے دلوں میں اکثر یہ سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ دُنیا کیا ہے؟ کس طرح بنی ہے کس نے بنائی ہے؟ اس کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے؟ اِس کا خالق و منتظم کون ہے؟ اور وہ کیا ہے؟ انسان کیا ہے؟ کوئی سکھی اور کوئی دُکھی کیوں ہے؟ سکھ اور دکھ کون دیتا ہے؟ کیا دُنیا کے دکھوں سے دامی رہائی مل سکتی ہے؟ اگر مل سکتی ہے تو کس طرح؟ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اِن باتوں کی نسبت غور و فکر کے بعد جو انکی رائے قائم ہوتی ہے اُسکو مت کہتے ہیں۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں لفظ مت کے معنے رائے کے ہیں۔ مت کو ہی اصطلاح عربی میں مذہب۔ انگریزی میں ریلیجن (RELIGION) اور ہندی میں پنتھ کہتے ہیں۔ لہٰذا جین مت۔ سانکھیہ مت۔ بودھ مت۔ عیسائی مت وغیرہ غور و فکر کرنے والے بزرگوں کی مختلف رائیں ہیں +

جین مت یا جین مذہب کیا ہے؟

جین مت دو لفظوں جین اور مت سے مرکب ہے۔ ایسا شخص جس نے راگ دویش کو جیت لیا ہے۔ یعنی کہ جسکی نہ کسی سے دوستی ہے۔ اور نہ دشمنی۔ جو نہ کسی مرغوب طبع دنیاوی شے کے حاصل کرنے کی رغبت رکھتا ہے۔ اور نہ ناگوار طبع شے کے دور کرنے کی خواہش

میں نے سنہ ۱۹۱۴ء میں ایک کتاب "جین پرکاش" سنہ ۱۹۰۶ء میں "شاہراہ نجات" اور سنہ ۱۹۱۱ء میں "دھرم کے دس لکشن" و "خلاصہ مذاہب" نام کے دو ٹریکٹ اُردو زبان میں لکھے تھے اُس ہی سلسلہ میں اب یہ کتاب "جین مت سار" ہے۔ اس میں جو کچھ درج ہے وہ مستند جین شاستروں سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور اُن کا حوالہ جگہ بجگہ دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب جہانتک ہو سکے جین کے تینوں فرقوں۔ دِگمبر۔ سوِتامبر و ستھانک باسی کے کارآمد ہو۔ چنانچہ جس بات میں ہر سہ فرقوں میں اختلاف رائے ہے وہ موقعہ موقعہ درج کردی گئی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب زمانہ حال کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کریگی۔ اور اُردو خواں جین بھائیوں اور دیگر حق پسندوں کے واسطے ایک بڑی کارآمد چیز ثابت ہوگی۔ میں نے اِس کتاب کو بوجہ عدیم الفرصتی بہت ہی مختصر طور پر لکھا ہے۔ جن لوگوں کو یہ کتاب پڑھکر جین مذہب کا زیادہ حال معلوم کرنے کا شوق ہو اُنکو چاہئے کہ وہ جین کے شاستروں کا جن کے حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ اور جن کی ایک فہرست اِس کتاب کے اخیر میں درج ہے مطالعہ کریں۔ میں نے اگر کہیں اِس کتاب میں کچھ اپنی رائے سے لکھا ہے۔ یا کسی دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ کی جین مذہب سے مطابقت۔ یا مقابلیت دکھائی ہے تو وہ دھرم بھاؤ سے دکھائی ہے۔ نکتہ چینی کی نگاہ سے نہیں۔ لیکن اگر جین مت کے بارے میں میری کم لیاقتی و کم واقفیتی کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو۔ تو اُمید ہے کہ رموز دانایان مذاہب مجھے معاف فرمائیں گے۔

شمیر چند۔ اکاؤنٹنٹ

ہے رام وہی رحیم وہ ہے — ہے گوڈ وہی کریم وہ ہے

بدھ اور کرم اسی کا ہے نام — نِروان و دھرم* اسی کا ہے نام

کب بحث کوئی صفات پر ہے — تکرار کوئی نہ ذات پر ہے

جیسا وہ بنا بنا دے مجھ کو — جگ جال سے وہ چھڑا دے مجھ کو

مطلب تو یہی شمیر کا ہے — خدمت میں کھڑا وہ دیر کا ہے

تمہید

سرو گیہ ویتراگ۔ پوتر پرماتما کی حمد و ثنا کے بعد بندۂ ہیچمداں شمیر چند ولد لالہ
جمنا داس اگروال سنگھل۔ جین دگمبر۔ متوطن قصبہ بوڑیہ تحصیل جگادھری حال آباد صدر بازار انبالہ
چھاؤنی اکاؤنٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب۔ ناظرین والاتمکین کی خدمت میں عرض پرداز ہے
کہ اگرچہ جین مذہب ہندوستان کا ایک قدیم مذہب ہے۔ مگر اسکے عقائد و مسائل کا حال
عام لوگوں پر اچھی طرح روشن نہیں ہے۔ عام لوگ تو رہے درکنار۔ خود بہت سے جینی بھی اپنے
آبائی دہرم سے ناواقف ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے مستند شاستر پراکرت و سنسکرت زبان
میں ہیں۔ جن کا آجکل رواج نہیں رہا۔ اِس کمی کو پورا کرنے کی غرض سے۔ اٹھارھویں صدی
بکرمی میں جین کے مشہور پنڈتوں۔ ٹوڈرمل جی۔ سداسکھ جی۔ دولت رام جی وغیرہ نے
بہت سے گرنتھوں کا ہماری زبان میں ترجمہ کیا۔ جن کو پڑھ کر بہت سے بھائیوں نے فائدہ
اٹھایا۔ اور ابتک اٹھا رہے ہیں۔ مگر آجکل وہ بھاشا بھی لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اِسلئے
اِس وقت سلسلۂ مذہب کو جاری رکھنے کے واسطے یہ نہایت ضروری ہے کہ اپنے مذہبی
اصول و تواریخ کو واقفیت عامہ کے لئے مروجہ زبان میں لکھا جائے۔ اِس ہی خیال سے

* دہرم۔ مراد شے کی خاصیت و گن ــــ یعنی ارہنت اوستھا

جین مت سار
یا
ہندو مت اختصار

منگلا چرن (در بحر خفیف)

چوراسی کو جیت جن کہایا — جنم اور مرن سے پار پایا

ایشور پر برہم نام جس کا — برتر ز فلک مقام جس کا

کرتا جو نہیں ہے جگت پیدا — اِس جھگڑے سے ہی کو فائدہ کیا

کرموں کا نہ پھل کسی کو دیوے — قضیہ نہ یہ اپنے سر پہ لیوے

سُکھ سے نہ کسی کے کام جسکو — دُکھ سے نہ کسی کے کام جسکو

یعنی کہ نہیں وہ راگی دویشی — پر ہے وہ پرم ہتو اپدیشی

یہی جس وقت وہ سکل ہے — اُس وقت نہیں کہ جب نکل ہے

ہے پاک پوتر ذات جسکی — پرمان سے ٹھیک ہو بات جسکی

اوتار دھرے نہ آکے نقل میں — وہ ایک نہیں اگنی وایو جل ہیں

گھٹ گھٹ کی گرو وہ جانتا ہے — دنیا ہیں اسی کی مانتا ہے

شنکر بھی وہی جنیل وہ ہے — برہما بھی وہی ہمیش وہ ہے

فہرست مضامین

لالہ ہمیر چند چینی ڈپٹی اکونٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب انبالہ چھاؤنی

دو لفظ

بابو سمیر چند جی جین منیار کا دفتیشیت محکمہ پبلک ورکس پنجاب ساکن نہال جلانی اگرچہ آج اِس دارِ فانی میں نہیں ہیں۔ لیکن اُنکی یادگار نہ محض سطحِ ارض پر بلکہ اہلِ دنیا کے دلوں میں جاگزین ہے۔ اِسمیں شُبہ نہیں کہ اُنھوں نے لائق اور ہونہار اولاد بھی چھوڑی ہے۔ لیکن ادبی دنیا میں اپنے زورِ قلم سے وہ عماد سنگین نصب کئے ہیں جو ہمیشہ اُنکی ذات باصفات کی یاد آوری سے دنیا داروں کے دلوں کو گدگداتے اور آنکھوں کو بصیرت پہنچاتے رہیں گے۔ بقولیکہ

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق — اولاد سے رہا یہی تو دو پُشت چار پُشت

بابو صاحب موصوف پہلے اہلِ قلم اور دیرینہ صاحبِ ذوق تھے۔ آپ دگمبر جین عقیدت کے پابند تھے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے مذہب کے نکات و اصول اور تفصیلات و توضیحات سے بھی کافی سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ دیگر مذاہب کو بھی اُنہوں نے اِسقدر دلچسپی سے مطالعہ کیا تھا کہ اُنکی ہر بات کو اپنے مذہبی تخیل سے وزن کرتے رہتے تھے۔ مذہبی کتابیں تو اُنہوں نے بہت سی لکھی ہیں جنکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں لیکن یہ کتاب موسومہ جین مت سار یا ہندو مت اختصار ایک عجیب تالیف ہے۔ جسکو پڑھکر ہر شخص نہ محض جین دھرم سے ہی پوری واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ دیگر ہندو مذاہب سے بھی بخوبی بہت آشنا ہو سکتا ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ ادبی و مذہبی دُنیا میں مرحوم کی اِس محنت شاقہ کی قدر ہوگی۔ اور پڑھنے والے اِس روحِ جنت نشین کو محبت و منزلت سے یاد کرتے رہیں گے۔

پیارے لال جین درخشاں جھنڈ ضلع میرٹھ

جین مترمنڈل - ٹریکٹ نمبر ۱۰۹

اوم

جین مت سار
یا
ہندومت اختصار

مصنفہ

لالہ شمبیر چند جین مرحوم سابق ڈویزنل اکاؤنٹینٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب

جسکو

جین مترمنڈل دھرم پورہ دہلی

نے

بلئے افادہ اردو خواں جینی اور دیگر شائقین مذاہب شائع کرایا ۔

سمبت ۲۴۶۴ نروان مہاویر سوامی مطابق مئی ۱۹۳۸ء

باردوم

ایک ہزار گپتا پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا قیمت ۸ر